ذخیر

جو 4

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

بزرگے :- فریادکناں خدائے را میجویند
مگر ایں قوم خدائے دوری دارند

بیروں از تونیست ہرچہ در عالم ہست
از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی

بزرگے :- اے آنکہ شب و روز خدا میطلبی
کوری مگر از خویش جدا میطلبی
حق با تو شب و روز عیاں میگوید
سر تا قدمت منم کرا میطلبی

مغربی :- یار ما ہر ساعتے آید بہ بازارِ دگر
تا بود حسن و جمالش را خریدارِ دگر
کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند
مظہرے دیگر نماید بہرِ اظہارِ دگر

بزرگے :- بہ طوفِ کعبہ کجا میروی خدا اینجاست
بہ سنگِ مردہ چہ سر میزنی صفا اینجاست
تو آہوئے ختنی مشک جوئی از صحرا
زناف خویش نداری خبر خطا اینجاست

بزرگے :- تو از دوکان دل اکنوں متاعِ نیک بہر دل کن
کہ آید خود خریدارے کہ چوں دل با صفا داری
تو آہوئے ختن ہستی بصحرا مشک شے جوئی
زِ ناف خود نمیداری خبر اینجا خطا داری

Marfat.com

خواجہ حافظ صاحب :۔

خانہ خالی کن دِلا تا منزلِ جانان شود
ایں ہوسناکان دِل و جان جائے دیگر میکنند

ولہ :۔ چشم دِل بیدار شد معشوق را در خویش دید
عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم حباب

" میانِ عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

نظامی :۔ پردہ بر انداز و بیرون آئے فرد
گر منم آن پردہ بہم در نورد

قرآن شریف :۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَاِیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔

خواجہ نیاز احمد صاحب :۔

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا
کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا

نکتۂ اینما سے واقف ہو
جلوۂ یار جا بجا دیکھا

عشق میں آ عجب مزا دیکھا
خویش و بیگانہ آشنا دیکھا

کہیں ہے بادشاہ تخت نشیں
کہیں کاسہ لئے گدا دیکھا

کہیں زاہد بنا کہیں عابد
کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا

کہیں لیلیٰ بنا کہیں مجنوں
آپ پر آپ کو جلا دیکھا

کہیں عاجز نیاز کی صورت
سینہ بریاں و دل جلا دیکھا

Marfat.com

بزرگے :-

بہر رنگے کہ خواہی جامہ پوش ؛ من انداز قدت را میشناسم

بیدل :-

بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد
در تماشائے خودش شد سیر ایں گلزار ما

جامی :-

آنچہ دل از پیش بدانستہ بود ؛ پیش بصر جملہ ہویدا نمود
دید کہ عالم ز سمک تا سما ؛ نیست بجز واجب ممکن نما
چوں پئی گوہر سوئے دریا شتافت ؛ ہیچ گہر جز گہر خود نیافت
چوں بہ تماشا سوئے خود بنگریست ؛ ہیچ ندانست کہ جز بحر چیست

بزرگے :-

بنام آن کہ او نامے ندارد ؛ بہر نامے کہ خواہی سر برآرد

فقیرے لنگوٹی پوش در لکھنؤ بہ محفل رقص و سرود بر غزل قتیل دہلوی "مارا بغمزہ کشت و بقصد ادا بہانہ ساخت" والی غزل پر

آں کس کہ خاک مارا گِل کرد و خانہ ساخت
خود در میاں در آمد و مارا بہانہ ساخت

سائیں بھلے شاہ صاحب :-

اربعہ عناصر آپے بنیا تے وڈ بیٹھا وچہ آپے
آپے پئے ٹٹے آپے رووے آپے کرے سیاپے

سعدی :-

ندارم روا با تو از خویشتن ؛ کہ گویم تو ئی باز گویم منم
عجب است با وجود تو من بماند

Marfat.com

گورو نانک صاحب :-

آپ گوائے تاں شوہ پائے اور کیہی چترائی

دیدار۔ شنائے است کہ بردار فروشند ؛ گل نیست کہ در کوچہ و بازار فروشند

مطلب کہ نفی خود کرے۔ واجب الوجود کو ہی موجود سمجھے۔

محقق طوسی :-

موجود بحق واحد اوّل باشد ؛ باقی ہمہ موہوم و مخیّل باشد

ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت ؛ نقشِ دو بین چشم احول باشد

بزرگے :- یک حقیقت جلوہ گر در کفر و اسلام است و بس

اختلافات مذاہب محض اوہام است و بس

از تعصب کاسۂ شیخ و برہمن شد جدا

ورنہ در میخانہ یک ساقی و یک جام است و بس

خواجہ شیراز۔ "اسلام و کفر سے پرے اپنا مقام ہے"

بزرگے درحیرتم کہ دشمنیٔ کفر و دین چراست

از یک چراغ مسجد و بتخانہ روشن است

بزرگے نیست غیر از یک صنم در پردۂ دیر و حرم

کے بود آتش دورنگ از اختلاف سنگہا

خواجہ حافظ شیرازی صاحب :-

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید خ

دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

گوہرے کز صدفِ کون و مکان بیرون بود م

طلب از گمشدگانِ لبِ دریا میکرد

Marfat.com

سالہا دل طلب جام جم از ما میکرد
آنچہ خود داشت ز اغیار تمنا میکرد

محمود شبستری۔

اگر کافر ز بت آگاہ بودے ٭ چرا در دین خود گمراہ بودے
مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست ٭ بدانستے کہ دین در بت پرستی است

بزرگے۔ تا ہست نمِ خودت نہ بخشایندت
تا با تو توئی است ہیچ ننمایندت
تا از خود و از دو کون فارغ نشوی
این در مزن اے خواجہ کہ نگشایندت

وصالی

بجہاں در ہمیشہ پیدائی : لیک در چشم من کمے آئی
اے کہ ہیچ جا نداری جا : بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی
گاہ مستی و گاہ ہشیاری : گاہ پیری و گاہ برنائی
گاہ دُرّی و گاہ غواصی : گاہ موجی و گاہ دریائی
اندرون و برون از پس و پیش : در چپ و راست زیر و بالائی
خجل از آفتاب طلعتِ تو : چہرہ ہائے بتان یغمائی
از جمالت کہ بے مثال آمد : خرّم آنم کہ پردہ بالائی
دوش گویندۂ ادا میکرد : با دلِ زار [illegible]

کہ بچشمان دل مبین جز دوست

ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست
یار من با کمال رعنائی : خود تماشا و خود تماشائی

Marfat.com

نکتہ ۱۱:-

نصیحت بہ نفس خود

اے دل ببر از ہر چہ ترا پیوند است : زیرا ہمہ بر جان تو فرد ایند است
سودے طلب از عمر کہ سرمایۂ عمر : روزے چند است و کس نداند چند است

شوقے کہ شود بجز خدا پابندے است : عقلے کہ شود مائل دنیا بندے است
در راہِ خدا بجز خدا اے سالک : دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بندے است

ہر خیالِ غیر حق را دزد خوان : عارفان راہزن ایں دردان

ایکہ دستت میرسد کارے بکن : پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار
بیا تا برآریم دستے ز دل : کہ نتواں برآورد فردا ز گل

۲۶- فروری سنہ ۱۹۰۸ء
برکت رائے در گڈھ شنکر

دعا-پرارتھنا

(واقعہ ۹- اپریل سنہ ۱۹۰۸ء بروز پنجشنبہ درگا اشٹمی - در گڈھ شنکر)

اے اعلےٰ طاقت گیان سروپ (علیم بالذات) سرب شکتیمان (قادر مطلق) آتما (قائم بالذات) اکہ (لازوال) آپ کی تعریف کس طرح کرسکوں اور آپ کے گنا باد کس طرح گاؤں - آپ کی ذات کی اور آپ کی قدرت - کی کما ینبغی تعریف کرنی میری طاقت

Marfat.com

فہم وادراک سے باہر ہے۔ سعدی:۔ ؎

توان در بلاغت بہ سحبان رسید ؛ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

تاہم جو کچھ میں سمجھتا ہوں۔ اور تعریف کرسکتا ہوں۔ کرنا چاہتا ہوں۔ کُل کائنات کی بناوٹ کُل سے لیکر جزو تک آپ کی ہستی کے ثبوت پر شاہد ہے۔ جامی:۔ ؎

کون و مکان شاہد جودِ تو اند ؛ حجّتِ اثبات وجودِ تو اند

کائنات ایک لامحدود فضا (آکاش) میں موجود ہے۔ لامحدود تار اگن خورد و کلان آکاش میں متمکن ہیں۔ جو ہمکو اوپر معلوم ہوتے ہیں۔ بوجہ گردش ہماری زمین کے جو ایک چھوٹا سا کرہ ایک لامحدود فضا میں سرگردان ہے ورنہ سب تار اگن لامحدود فضا میں بے نہایت فاصلوں پر برابر برابر موجود ہیں۔ اکثر اپنے پرکاش سے اور بعض اُن کے پرکاش سے نورانی ہیں۔ چمک دمک رہے ہیں۔ بعض لمبی لمبی دموں اور چوٹیوں سے غیر محدود فضا میں چکر لگا رہے ہیں اپنی کرۂ ارض کی صرف کسی قدر کیفیت ہمکو معلوم ہے۔ کیونکہ ہم اسپر موجود ہیں۔ جہاں تک ہمارا گذر اس پر ہوتا ہے۔ وہاں تک اس کے حالات معلوم ہوئے ہیں۔ دریا کوہ دشت جھیل سمندر یہہ آپ کی حکمتوں بالغہ اور کاریگریوں عجیب کے شاہد ہیں۔ موالید ثلاثہ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات مطلق و ناطق اسی پر نشو و نما کرکے ارض پر آپ کی حکمتوں کا خوب۔ پکا۔ یقینی غیر متزلزل سبق دیتی ہیں

سعدی:۔ برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

Marfat.com

ببیں تا یک انگشت از چند بند : باقلیدسِ صنع در ہم فگند
کہ بے گردشِ کعب زانو و پا : نشاید قدم بر گرفتن ز جا
ازان سجدہ بر آدمی سخت نیست : کہ در پشت او مہرہ ملیخت نیست

اسی فضا میں نور ظاہر کیا اسی میں گیان (علم و عقل) اسی میں طاقت برقی۔ مقناطیسی وغیرہ۔ آگ۔ باد۔ آب۔ خاک سب آپ کے کرشمے ہیں۔ آدمی کو دیکھو۔ اس میں کتنی چیزیں جمع کی ہیں۔ ارادہ یا توجہ (جو آدمی کی اصل ہستی ہے) جلد۔ استخوان باقاعدہ ایک دوسرے سے رابطہ مناسبت سہارا و پیوند کے رکھنے والیں۔ رگ۔ ریشہ خون۔ صفرا۔ بلغم۔ سودا۔ پران (تنفس) آنکھ بینائی۔ ناک سونگھائی۔ کان شنوائی۔ لمس چھوائی۔ رجولیت (قوت حظ گیرندہ جماع) ذائقہ چکھائی رودہ امعا معدہ جگر تلی جائے بول و براز مثانہ قلبون دل پھیپھڑہ دماغ حافظہ متخیلہ حس مشترک قوت ہاضمہ۔ جاذبہ ماسکہ۔ دافعہ۔ سنیڈ۔ کھنگار۔ آب چشم۔ گیڈ۔ کانوں کی میل رطوبت ہاتھ۔ پاؤں۔ شکم۔ ناف۔ بازو۔ ساعد۔ انگشت۔ دست و پاء۔ کفِ دست۔ کفِ پا۔ سرین۔ ران۔ زانو۔ پنڈلی شتالنگ۔ پاشنہ۔ دانت۔ زبان۔ لطق مجری غذا۔ مجری تنفس۔ رحم۔ مثیمہ۔ نارہ۔ خصیہ۔ فرج۔ پستان۔ شیر پستان۔ ناخن۔ بال (موئی)۔ سر۔ کھوپری۔ اعصاب عضلات شریان۔ یہ سب چیزیں بجائے خود کیسی ضروری ہیں۔ اگر ایک بھی نہ ہو۔ تو بدن کی مشین (کل) کیسی نکمی اور ناقص دکھائی دیتی۔ اسی بدن میں پھر نیچرل (قدرتی) طور پر صفات

Marfat.com

حسنہ۔ حلم۔ رحم۔ ایمان۔ سخاوت۔ شجاعت۔ تہور۔ ظرافت وغیرہ اور صفات ذمیمہ۔ تکبر۔ حسد۔ بغض۔ غضب۔ تمسخر بخل۔ کینہ۔ شہوت۔ بزدلی وغیرہ رکھی ہیں۔ رنج و راحت خوشی (مسرت) قلق (بیقراری) امید۔ خوف۔ تذبذب۔ کڑھنا رونا۔ ہنسنا۔ فازہ۔ خمیازہ وغیرہ رکھے ہیں۔ بتاؤ یہ کس کس مقام میں ہیں۔ اپنے اپنے وقت پر اوتپت (ظہور پذیر) ہو جاتے ہیں۔ غریب۔ مسکین۔ مظلوم۔ نا قادر کو دیکھ کر دیا یا رحم آ جاتا ہے۔ بُرے کاموں کو کرتا ہوا دیکھ کر غضب نازل ہو جاتا ہے۔

پہلے ایک قطرہ آب کا ہونا اور اُس میں سب کچھ بطور اجمال موجود ہونا۔ پھر بستار (تفصیل) بڑھتے جانا (نشو نما پانا) جوان ہونا۔ بڑھاپا ہونا مر جانا۔ پھر خاک ہو جانا۔ پھر خاک سے نباتات بن کر اُگنا پھر اُس کو حیوانات نے کھانا۔ پھر خون نطفہ دودھ وغیرہ بنجانا۔ حیوان۔ انسان بن جانا۔ یہ نیرنگیں یہ قدرتیں عجیب غریب مجھکو حیران کر رہی ہیں۔ یا گل بنا رہی ہیں اب اس سے آگے چلیں۔ پرندوں کے عجیب عجیب رنگ بوقلمون آوازیں۔ سُریں۔ چونچ۔ پنجہ۔ اور یہی کچھ سمجھ [illegible] کی حفاظت کی جنسی جنسی سے الفت غیر جنس سے نفرت۔ ظلم کے موقعہ پر آہ و فغان وقت پر آشیان میں چلے جانا۔ وقت پر سیران و طیران یہ حکمتیں اُن کے اجسام کی عجیب اثر طبیعت پر پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح سے حیوانات چار پائے زندہ

Marfat.com

تندہار کی حالتیں اُن کے سینگ کھُرپنجہ دانت راکھشی۔ ہاتھی دانت وغیرہ عجیب تحیّر میں ڈالتے ہیں۔ آگے چلیں تو حشرات الارض چھوٹی چھوٹی کیڑیاں۔ مکوڑے۔ تیتریاں۔ رنگ برنگ زنبور مگس۔ مچھر۔ پسو۔ کھٹمل۔ مینڈک۔ سانپ۔ چپکلی۔ جھینگر نیول۔ موش۔ خرگوش۔ چمگادڑ۔ چام چھہ۔ سینکڑوں جو ہیں یکہ دکھ بدنی کیڑے۔ ہیضہ طاعون کے اجرام اور ان کی کیفیتیں اور افعال عجیب حیرت پیدا کرتے ہیں۔ پھل مختلف مزوں کے۔ انگور سیب ناسپاتی۔ انار۔ بیر۔ لکاٹ۔ شہتوت بیدانہ لیچی سنگترہ۔ میٹھا لیموں۔ سٹابری۔ کشمش۔ اخروٹ۔ پستہ۔ چلغوزہ۔ آنب۔ ککڑی کھیرہ۔ مولی۔ گاجر۔ وغیرہ عجیب مزہ دار اونپت ہوکر ایک عجیب حالت دل پر پیدا کر رہے ہیں۔ رنگ برنگ کے پھول انکی خوشبوئیں علیحدہ علیحدہ۔ گلاب۔ کیوڑہ۔ چنبیلی۔ موتیا۔ چوب خوشبودار صندل عود وغیرہ علیحدہ دل لبھا رہے ہیں۔ نافہ آہو میں عجیب دلاویز خوشبو رکھی ہے۔ ایک خون میں یہ طاقت پیدا کردی۔ کہ کل خوشبوؤں کی سردار ہے۔ گاؤ عنبری کے براز میں خوشبو ڈالدی ہے۔ کہ ۹۶۰ روپے تولہ بکتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

آبی جانوران گھڑیال۔ مچھلیاں رنگ برنگ سنہری۔ لال چٹی کالی۔ پیلی۔ چھوٹی سے چھوٹی۔ اور دیل تک عجیب طرح سے عقل کو حیران کرتی ہیں۔

کیا کیا کہوں میں تیری قدرت کا کھیل سبحان اللہ جس چیز کی جہاں جہاں ضرورت ہے اُسی طرح کی بناوٹ مچھلیوں میں گل پڑھ

Marfat.com

کہ پانی نکل جاوے۔ رحم میں بچہ پرورش پاوے مشیمہ (آنول) میں
اُس کا فضلہ رحم میں جمع رہے۔ تاکہ رحم کو نہ جلاوے۔ پستان
میں پیدائش سے پہلے ہی خون کا دودھ بنا دینا۔ واہ پیارے
واہ بجائے بول و براز کا رحم میں اپنے افعال سے مصلی رہنا۔
ناف سے مشیمہ میں فضلہ کا جانا۔ نر میں رحم کے عضو کا
مادہ میں ہونا۔ نر کا آلت باہر بنظر دخول بنایا جانا۔ مادہ کا عضو
تناسل بطور غلاف اُس کے بنظر قبولیت بنایا۔ ان جگہوں میں
ایسی لذت کی طاقت رکھنا کہ فریقین خواہش [illegible]
زبان میں ذائقہ کا رکھنا کہ رغبت سے غذا کھائے۔ سبحان اللہ
سبحان اللہ!! واہ واہ واہ!!! میں ٹڈی مکوڑی کیا کیا کہوں۔
سبحان اللہ۔ سبحان اللہ!! بیداری۔ خواب [illegible]۔ موت عجیب
حالتیں۔ خوبی ان کی بیان سے باہر ہے۔ جیسا جنم معمولی ہے
بیہوشی سے ویسا پون معمولی ہے بیہوشی سے۔ کہاں سے آتا ہے
کہاں جاتا ہے۔ صرف تجھے معلوم۔ تیرے [illegible]
واہ واہ واہ واہ جی واہ جنما کرمارنا بظاہر بُرا معلوم ہوتا ہے
لیکن جیسے تیرے اور کام بقول فعل الحکیم۔ لا یخلو عن الحکمت
حکمت سے بھرپور ہیں۔ اسی طرح سے میں خیال کرتا ہوں
بھی ایک بڑی ہی حکمت کا کام [illegible]
خوبی سمجھنے کے ناقابل ہیں۔ [illegible]
رہے پیشیم آور [illegible] کام : تو [illegible]
ہر حالت میں تمہارا ارادہ ہم کو تمہارا اپنا آپ معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

بحالت سکپت (آرام کی نیند) اور بیہوشی میں یہ ارادہ بھی محو ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جسم جوں کا توں بمعہ قوائے دماغی کے ہوتا ہے۔ تو اس سے میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ ارادہ تو ہے۔ یعنی وہ تیرا جلوہ (چمتکار) ہے۔ جو بیہوشی اور نیند یا آرام کی حالت میں ہٹ جاتا ہے۔ قوت بینائی بھی ایسی ہی ہوگی . . . . آنکھوں سے دیکھتا ہے لیکن اگر ارادہ رغب نہ ہو تو کچھ نہیں دیکھتا۔ پس آنکھیں گویا اور ارادہ بینا ہے اسی طرح کانوں سے سنتا ہے پر جب توجہ (ارادہ شنوائی) پر مبذول نہ ہو تو کچھ نہیں سنتا۔ پس ارادہ ہی (قوت ارادی جو انسان کا عین ہے) سنتا ہے۔ اسی طرح سمجھنے کے وقت بھی ہوتا ہے۔ کہ مخاطب کی طرف سمٹکہ ہو کر قوائے دماغی کو رجوع کرتا ہے۔ لیکن ارادہ اور طرف ہو (جو ایک ہی چیز ہے) تو کچھ نہیں سمجھتا۔ سعدی ؎ "دو چو آشفتی الف با تا ندانی"

اگر جسمانی بناوٹ کا ہی کوئی نتیجہ ارادہ ہے جس کا مقام جسم کے کسی اعضاء میں پایا نہیں جاتا تو یہی اسکی ہستی فی الواقعہ کل قوائے جسمانی سے اشرف معلوم ہوتی ہے۔ وہ تیری ہی ہستی پر منحصر ہے۔ جیسے سب سرشٹی تیری پھرنی پر منحصر ہے جب تو پھرنا کرتا ہے۔ جگت ہو جاتا ہے جب پھرنا چھوڑ دیتا ہے جگت نہیں رہتا۔ تیریاں تو ہی جانیں۔ لا علم لنا الا ما علمتنا

اب جب ایک چھوٹی کرہ ارض کی نانا پرکار کی موجودات کا انت نہیں ہے تو سورج چاند زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد

Marfat.com

ہرشل پنجوں سلاطن جونو دستا پالس وغیرہ اس نظام شمسی اور دیگر تاراگن سیریس (شعری الیمانیہ) لسرطایر سہیل۔ دبران عیوق بنات النعش۔ بطلی گوش۔ رجل۔ دہرو (قطب) وغیرہ شموس کی سرشٹیوں کی موجودات کا کون قیاس کر سکے وہ کس طرح کی اور کیا کیا تاثیرات والی سرشٹیاں ہیں۔ چھوٹے چھوٹے تارے اور کہکشان سب بیشمار شموس کا مجموعہ وفنار لامحدود ہیں ہیں آپ کی ہستی میں سب کچھ ہے۔ آپ کی ہستی کیا ہے وہ آپ ہی جانیں۔ نظامی:۔

نیندلشید اندیشہ افزوں ازیں ؛ کہ ہستی نہ بلکہ بیروں ازیں

نانک صاحب:۔ جے وڈ آپ جانے آپ آپنہ دہن توں دہن توں دہن توں دہن" جو سب کچھ ہست نما موجود ہے۔ فی الواقعہ آپ پر منحصر ہے۔ اپنے آپ کچھ نہیں۔

سائیں بھلے شاہ صاحب:۔ میں نا ہیں تو آپے ہیں اپنی آپ کریں دلجوئی

گورو نانک صاحب:۔ سوئی سوئی سدا سچ صاحب جا پاسا چی نائیں ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی" رنگیں رنگیں بہاتیں کر کر جنبی مایا جن اپائی۔ کر کر دیکھے کیتا اپنا جیویں تیویں دی وڈیائی۔ جو تس بھاوے سوئی کرسی حکم نہ کرنا جائی سو پادشاہ شاہاں پات صاحب نانک رہن رضائیں"

حافظ:۔ ما بداں مقصدِ عالی نتوانیم رسید۔ ہاں مگر فیضِ شما پیش نہد گامے چند۔" اے پاک پروردگار طمانیت دل اگر مجھکو حاصل ہوتی تو تیری سرشٹی میں جو متبرک اور مقدس واک شعری (اشلوک

Marfat.com

اور شری مہاراج رام چندر کے مکھ واک شری مہاراج بالمیک جی
کے بطور کتاب جوگ واشسٹ کے ہیں۔ اُن سے ہوتی ہے
یہ کتاب سراپا تیرا نور اور حق الظہور ہے۔ میرے خیال میں
یہ صادق تیری سرشٹی ان مہاوا کیوں کی ستیا پر محمول ہے (اسرے
ہے) اے مہاراج بالمیک نورانی ظہور اوتم خواجہ حافظ کا قول
تیرے آگے اپنی طرف سے بطور پرارتھنا کے گذارش کرتا ہوں
سار باں بار من افتاد خدارا مدد۔ کہ امید کرم ہمرہ ایں محمل کرد
اور بقول خواجہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سچ بات بھی یہی
ہے۔ کہ ؎ حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بہ حکمت ایں معما را

قولِ بندہ:۔ بکردے غم دامن عمر چاک۔ دستگ ارنبودے نگہبان من
برکت رائے ہانڈہ منصف گڈہ شنکر ولد منشی سکھدیال
صاحب مرحوم و مغفور سابق سرشتہ دار چیف کورٹ پنجاب
۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء مقام گڈہ شنکر:۔

ضمیمہ دعا جو فوراً دل میں آیا۔ خواجہ حافظ صاحب

ساقی بنورِ بادہ برافروز جام ما ؛ مطرب بگو کہ کار جہاں شد بکام ما

دو شعر اس کے ساتھ اور لکھنے کا حکم ہوا:۔

ما در پیالہ عکس رخِ یار دیدہ ایم۔ اے بیخبر ز لذتِ شربِ مدام ما
چنداں بود کرشمۂ ناز سہی قدان
کاید بجلوہ سرو صنوبر خرامِ ما
برکت رائے تحریر صدر۔ مقام صدر۔

Marfat.com

نکتہ ۱۲:- اس دنیا میں آن کر انسان کو تمام مشاغل دنیوی مثل زراعت۔ تجارت۔ صنعت حرفت کھیل کود ورزش جسمانی عیش وعشرت تعلیم وتعلم وغیرہ سے مقدم اور ضروری امر یہ ہے۔ کہ معلوم کرے کہ مرنے کے بعد میرا کیا ہوگا۔ آیا وفات پر ختم ہو جاؤنگا یا کچھ باقی رہونگا۔ اور اگر باقی رہونگا تو کس حالت میں رہونگا۔ اس کی تحقیق کیے بغیر جو شخص مر جائیگا۔ وہ ضرور ہر ضرور یقیناً اپنی عمر ضایع کر کر مرے گا۔ جو شخص اس دنیا کے مشاغل میں مصروف لگا تار رہے اور اس طرف توجہ نہیں کرتا ہے وہ اپنا عزیز سرمایہ عمر رائیگان برباد کر رہا ہے۔ پیچھے پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ "پیچھے پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" گورو تیغ بہادر فرماتے ہیں۔ اور جگاتے ہیں۔

کرنوں ہو سونا کیو پر لوہ کے پھند: نانک سیو رام گیو اب کیوں رووت اندہ

ایک اور بزرگ فرماتا ہے۔

اے آنکہ دل بعمر سبک رو نہادۂ: در رہگذار سیل میاں راکشادۂ
ایں راحتی کہ میطلبی از نسیم لطف: دامانِ فرصت است کہ از دست دادۂ

ایک اور بزرگ کہتا ہے۔

من نہ میگویم زیان کن یا بہ فکر سود باش
اے زِ فرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش۔ سعدی کہتا ہے۔

بیا تا برآریم دستِ زدل: کہ نتواں برآورد فردا زِ گل۔ ولہ
اے کہ دستت میرسد کار بکن: پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار

صدیوں جیئے۔ جیئے۔ آخر لقمۂ اجل اور لقمۂ موت ہوگا۔

Marfat.com

سب دنیا کال کا گراس ہے۔ کل شئے ھالک الا وجہہ ربک ذوالجلال
لایبقیٰ شئے الا وجہہ ربک ذوا لجلال۔ سعدی

قضا نقشِ یوسف جمالے نہ کرد ؛ کہ ماہی گورش چو یونس نہ خورد

یہ حیات چند روزہ ہے۔ اس کا قیام نہیں ہے۔ موت لازم ولابد ہے پس موت کا اور موت کے بعد کا حال معلوم کرنا زندگی کے وقت میں ہی ضروری ہے۔ عطار

ہر کہ اینجا ندید محروم است ؛ در قیامت نہ لذتِ دیدار

ظاہر میں موت یہ ہے۔ حرکتِ دل بند ہو جاتی ہے۔ تنفس بند ہو جاتا ہے۔ جسم کو کوئی گیات نہیں رہتی۔ جسم سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ مرنے کیوقت بیہوشی غش طاری ہو جاتی ہے۔ زبان کھچ جاتی ہے۔ حواس باصرہ سامع وغیرہ اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہیں سمجھا جاتا ہے کہ جسم بگڑ گیا ہے۔ زندگی ختم ہو گئی ہے۔ باقی کچھ نہیں رہا۔ ؎ نشنیدۂ ہر انکہ بمیرد تمام شد "

ماٹی میں ماٹی رلی اور پون میں پون۔ کہورے گیانی مُوا ہے کون
دنیا سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ۔ دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہی کہاں کا

اگر عدم سے عالم ناسوت میں نفیر
سو جا یہ مجھ کو زندگی مستعار ہے
ڈھونڈا نہ پاؤں سوزنِ ہیر شتہ کی طرح
تار نفس جو جائے تو نکس جسم زار سے

جیسے جل تے بُدبُدا اوپجے بنسے نیت
جگ رچنا تیسے رچی جان لہو رے میت

Marfat.com

اور ظاہر میں سچی بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ ؎

پھرا نہ ملک عدم سے کوئی کہ پوچھیں ہم ؛ مسافرو کہو منزل پہ کیا گذرتی ہے

لیکن بعض بزرگان جو عالم فاضل لاثانی ہوئے ہیں۔ وہ طرح طرح کی تعلیم سے بعد فساد بدن انسان کی ہستی کا باقی رہنا بتلاتے ہیں۔ جو روح ہے۔ یعنی جسکو روح کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ انسانی ہستی یہی روح ہے۔ جو جسم کے علاوہ جسم میں ایک پاک مجرد عن المادہ ایک ہستی ہے اور اُس کے معلوم کر لینے کے لئے طرح طرح کے طریقے بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ انسان کا مین پن یہی روح ہے۔

اور وہ بزرگان اپنے اپنے طریقوں سے اس روح کو معلوم کر کر مرگ سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ یہ بزرگان عقل کے طریقہ سے علیحدہ طریقہ دریافت روح اور دیگر علوم مبادی عالیہ کا بتلاتے ہیں۔ جو طریقہ کہ ریاضت و مجاہدہ و نفس کشی کا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اس سے ایک نور انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اُس سے روح کو اور دیگر اشرف معلومات کو دریافت کر لیتے ہیں۔ اور ریاضت سے ظاہری اور باطنی طہارت نصیب ہو جاتی ہے۔ اور خدا سے ایک خاص محبت یعنی عشق پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اصلی اور حقیقی باتیں بتلاتا ہے جن کا دریافت کرنا عقل کی طاقت سے باہر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقل کا دیکھنا دور کا ہے۔ اور عشق کا دیکھنا سر پر چڑھ کر دیکھنا ہے۔ ؎

آنچہ بیند قدم بہ یک دم حال ؛ نتوانید قلم بہ پنجہ سال

Marfat.com

یہ علم عشق کا ریاضت ہائے شاقہ کے کھینچنے اور دنیاوی لذائذ و حظوظ نفسانی کو خیرباد کہنے سے حاصل ہوتا ہے۔ نانک صاحب کہتے ہیں آپ گوائیے تاں شوہ پائیے۔ اور کیسی چترائی

ایک بزرگ کہتا ہے کہ ؎ جے تینوں پریم کہلین کا چار۔ سر کہہ تلی گلی میری آ ؎ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ؎

اندرون از طعام خالی دار ؎ تا درو نورِ معرفت بینی۔ مولوی رومؒ

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ؎ گر نہ بینی نورِ حق ہر ما بخند

روح کی حقیقت کے بارہ میں یہ فرماتے ہیں۔ ؎

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ؎ مالقا تو استخوان و ریشۂ

مولوی نظامی صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

مرا زندہ پندار چوں خویشتن ؎ من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

بعض اصحاب روح کو ذات واجب الوجود خداوند تعالےٰ کا ہی حصہ سمجھتے ہیں۔ مولوی جامی فرماتا ہے۔ گر گل گندد بخاطرت گل باشی ور بلبل بقرار بلبل باشی۔ تو جزوی و حق کل است گر روزے چند اندیشۂ کل پیش کنی کل باشی

خواجہ نیاز احمد بریلوی فرماتے ہیں۔ جس نے پہچانا ہے اپنے آپ کو ہے نیاز اپنے قدم پہ سرنگوں قول ہے۔ من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ

گورو تیغ بہادر فرماتے ہیں "کاہی ری بن کھوجن جائی۔ سرب نواسی سدا لیپا توہی سنگ سمائی۔ پوہپ مدھ جیوں باس بست ہی مکر ماہہ جیسو چھائی۔ تیسو ہی ہر بسے نرانتر گھٹ ہی کھوجو بھائی۔ جن نانک بن آپا چینے مٹی نہ

۵ دیدار حق کے است کہ بردار فروشند۔ گل نیست کہ در کوچہ و بازار فروشند۔ ایک گورو صاحب کہتے ہیں کہ

ف ذات ... بابر بہتر انکو جانو ایہہ گور کمال

Marfat.com

یعنی بغیر اپنے آپ کے دریافت کئے کبھی وہم دور ہی نہیں ہوتا
سبحان سبحانہ شاہ فرماتے ہیں۔ الف اپنا آپ تو نہ پہچانے کی وجہ سے ہی تیرا دعویٰ
باجہ اپنے آپ کے صحیح کیتے ہیں وچ دوجے دے وکھ بہا رے۔ پھر
راجہار راجہا کردی فی ہیں آپے راجہا ہوئی سدونی مینوں دیدو
راجہا سیر نہ آکھو کوئی۔ راجہا میں وچ میں راجہ ہور خیال نہ کوئی
عشق کی طاقت معلومات سے ان بزرگوں کے نزدیک عقل کو کوئی
نسبت نہیں ہے۔ جامی فرماتا ہے۔ جنبت العقل بالکشف
کر نسبت الوھم بالعقل۔ خواجہ حافظ فرماتے ہیں۔
بامدعی مگوئید اسرار عشق و مستی ۔ تا بیخبر بمیرد در رنج خود پرستی
عشق گرد انکہ دل در بند نقش چون خویش آید عاقلان دیوانہ گردند از پے زنجیر ما
حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را
حدیث از نقد صوفی گو کہ کار عشق بنوں کن کہ عاشق را زیاں دارد مقالات خردمندی
ملالان داد خواہی نیاید میرد م از دست غم خلاص دل آنجا کہ شکر شور

درش وقت صبح از غصہ تمام دانند ۔ کہ کاندران ظلمت شب آب حیاتم دادند
یہ لوگ جسمانی زندگی کے بعد اپنی حیات ابدی معلوم کر لیتے ہیں
بغلیں بجا بجا کر منادی کرتے ہیں۔ خوف مرگ سے آزاد اور فنا سے
ہوگئے ہیں۔ خواجہ حافظ فرماتے ہیں۔
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما
مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں۔
مرگ ہر مرد است گو نزد من آ ۔ تا دو خوشش بگیرم تنگ تنگ

Marfat.com

من ازو عمرے ستانم جاوداں اوزمن دلقے ستاند رنگ رنگ

بھگت کبیر جی فرماتے ہیں۔

جان مرنے نہیں جگت ڈری میرے من آنند ۔ مرنے ہی پائے پورن پرم آنند

سائیں بلھے شاہ فرماتے ہیں۔

بلھے شاہ اساں مرنا نہیوں مرگیا کوئی ہور۔

ساڈے دل بکھڑا موڑے آڑیا ساڈے دل بکھڑا موڑ

وہ جنم مرن دا ہے چکایا میں۔ آذر کیوای صنع بدنی کا علم ایسا جانتا تھا

کہ اُس کا قول ہے کہ جسم میں سے روان کو مثل بدن کے

پیراہن سے الگ کر لیتا اور ڈالتا ہوں۔ قولہ

چو من از بدن بر گسستم روان ۔ رواں بدیانِ رواں ہا روان الخ

دیکھو کتاب دبستان مذاہب

پاتنجل منی یوگ شاستر سے روح کی قدرت بدن پر ظاہر کر دی ہیں

شاہ گل حسن صاحب تذکرہ غونیہ میں ایک تماشا چشم دید سائیں غوث

علی شاہ صاحب کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہ مردہ طوطا میں اپنا روح

ایک ہندو فقیر نے ڈالدیا۔ غرضیکہ کئی ایک جماعتیں روح کے

وجود کی بعد فساد جسم مختلف طرح سے قائل ہیں

کوئی بہشت دوزخ بتلاتے ہیں۔ اس کی بابت ناسکیت گرنتھ

پوران اردشیر بابکان کی کارروائی معراج ارداے ویراف

جو دبستان مذاہب میں مذکور ہے وغیرہ وغیرہ بیان

کوئی تناسخ مانتا ہے۔ سناتن دھرمی آریہ اور مہ آبادیاں

جیسا کہ اُن کے عقائد کتاب دساتیر وغیرہ میں درج ہیں

Marfat.com

کوئی بھوت چڑیل پریت بتلاتے ہیں۔
کوئی جا بلسا۔ جا بلقا بتلاتے ہیں۔ کتاب شرح گلشن از شیخ
محمد لاہجی و دبستان مذاہب "نہ مشائین حکماء نفوس سادہ رہجانے
بتلاتے ہیں۔ بیندی و دبستان مذاہب ویدانتی آتما سے جیوا
کے اوتپتی اور اوسی بیں لیں مانتے ہیں۔ صوفی ذات الٰہی سے
روح کا محو ہو جانا مانتے ہیں۔
اے بھائیو۔ خواہ جسم تک زندگانی کا خاتمہ ہوتا ہووے۔ خواہ یقوں
مختلف جماعتہائے مذکورہ کے عقائد کی روح باقی رہتے ہووین خواہ کوئی اور
تیسری صورت ہووے۔ یہ کسی صورت میں مستحسن نہیں ہے۔ کہ
بغیر اس امر کے معلوم کئے زندگی گذار دیجائے۔ انسان کی بڑی ڈیوٹی
اور فرض عظیم میرے نزدیک یہ ہے کہ کل امور دنیاوی سے مقدم
اسی امر کا دریافت کرنا سمجھا جائے۔ خواہ عقلی طور پر خواہ ریاضت
کھینچکر خواہ عشق پیدا کر غرضیکہ جس طرح ہوسکے اپنے تئیں ہمیشہ کیحالات
کے متعلق سعی بلیغ دریافت میں کرنی چاہیے کیونکہ زر اندوزی اور
حصول اسباب آسائش و آرائش جسمانی زندگی تک موثر و محدود ہے
اور اس امر کا دریافت کرنا گویا کہ توشہ ابدی و دائمی کا حاصل کرنا ہے
اگر روح باقی نہیں رہتا تو اس امر کے معلوم کر لینے سے ہمارا کچھ
نہیں ہوگا۔ اور اگر روح کوئی چیز بدن سے علاوہ موجود ہے۔ اور
باقی رہے گا۔ تو ہم کو جسمانی زندگی میں اس کے چلے سے حالات
معلوم کر لینے سے بہت آرام ملیگا۔ جیسے کہ ایک مسافر نقشہ جات

Marfat.com

اور جغرافیہ شہروں ملکوں سے پہلے سے واقف ہونے سے سفر
میں بمقابلہ ناواقف مسافر کی سہولیت حاصل کرتا ہے۔ موت یقینی
ہے اس کا خوف مٹانا چاہیئے۔ ؎

گر نیاید بگوش ما رغبت کس ❊ بر رسولان بلاغ باشد و بس

برکت رائے ماندہ ۱۳ جون ۱۹۰۸ء وقت ۴ بجے
شام۔ مکان سرونٹ خانہ در لاہور

خلاصہ ہمارے مذہب کا یہ ہے جو میں رکھتا ہوں۔ میرا مذہب یہ
ہے۔ کہ کل نوع انسان ایک ہی جد امجد آدم کی اولاد ہیں۔
رنا مکن ادنیٰ ہیچ مگو۔

اول اللہ نور آرایا قدرت کے سب بندے بنے ایک نور تے سب جگ
اوپجیو کون بھلے کون مندے۔ ایک انسان کو دوسرے کو برا
جاننا چاہیئے۔ سعدی ؎ مرا پیرو اتاے مرشد شہاب

❊ اندرز فرمود بر روے آب

یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش ❊ دگر آنکہ در غیر بد بیں مباش

تو آن بار اد سعدی ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔

کل مذاہب کی شریعت خواہ کچھ ہو۔ ہمارے مذہب کی ہار
نہیں۔ ہم سب کی پیروی کرنے کو تیار ہیں۔ بجز ایک امر کے
جو خواجہ حافظ فرماتے ہیں۔

مباش در پئے آزار و ہر چہ خواہی کن ❊ کہ در طریقت ما غیر ازین گناہے نیست

Marfat.com

Marfat.com

انسان ایک ہی مذہب رکھتی ہے۔ سب اپنی برادری اور بھائی چارہ اور یگانہ ہیں پرہیز کس سے۔ بُت پرستی جہاں تک بزرگوں اور محسنوں کی یادگار رکھنے کے متعلق ہے جائز ہے اس سے بڑھ کر خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو معبود سمجھ کر بُت پرستی کرنی کفر ہے۔

برکت رائے تحریر صدر در لاہور

لُب لُباب مکتوبات کا

جب دماغ پر کلورافارم یا کسی اور طرح سے مخالف اثر پڑ جاتا ہے تو پھر بوجہ اس کے قوت ارادی ایمانی طاقت ادراک جس کو روح سمجھا جاتا ہے قائم نہیں رہتی۔ سب سُدھ بُدھ جاتی رہتی ہے اس سے یہ امر کہ روح پاک مجرد جسم میں ادراک کرنے والی قوت ہے یا دماغ ہی ہے۔ معرض اشتباہ میں آجاتا ہے اور بظاہر بھی زیادہ قرین قیاس پایا جاتا ہے کہ روح کوئی چیز جسم میں نہیں ہے دماغ ہی مدرک تھا۔ جب وہ خراب ہو گیا سمجھ جاتی رہی۔ برخلاف اس قیاس کے بڑے بڑے رکھی منی پتسوی۔ جوگی جن درمیان دینی مذہب عارفان و محققان کامل اصرار سے یہ بات کہتے ہیں کہ روح ایک پاک مجرد عن المادہ ہستی ہے۔ وہ ہی سمجھدار اور مدرک اور عالم چیز ہے۔ جسم جڑہ (عدیم الشعور) ہے۔ روح کے تعلق جسم سے اٹھا لینے سے جسم مردہ ہو جاتا اور سڑ جاتا ہے کچھ ادراک

Marfat.com

نہیں کر سکتا روح غیر فانی چیز ہے۔ وہ باقی رہتی ہے۔ جیسے
کہ نظامی کہتا ہے۔

رغبت آن پیدارش آرزو ست ✤ کزین غائب آگاہ گردد کہ ہست
تو نیز اے شاعر من ہفت ✤ فسردہ کہ جان ما زگرتن ہفت

خواجہ حافظ کہتا ہے کہ

چاک خواہم زدن ایں دلق ریای چو گل
روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم
دلم آن روز کزین منزل ویران بروم
حجاب چہرہ جان میشود غبار تنم
خوشا دمے کہ ازین چہرہ پردہ برفگنم
چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس
کہ در سرا چہ ترکیب تختہ بند تنم

چنیں نقش سرائے من خوش الحان آمد
روم بگلشن رضوان کہ مرغ آنجا نم
شب رحلت من از بستر روم تا تیہ جوانمرگی
اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ✤ اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

بلھے شاہ صاحب۔ بھلے شاہ اساں نانہیوں مرگیا کوئی ہور ساڈا
وال مکھڑا موڑ دے اڑیا ساڈے وال مکھڑا موڑ۔

Marfat.com

بیشتر کیشتر کی داستان میں واشسٹ دیو مہاراج فرماتے ہیں کہ
اس کی آتما محو ذات الٰہی ہو گئی۔ اور اس کا بدن سوکھے پتے
کی طرح جھڑ گیا بلکہ وہ اپنے تمام سخنان حقائق بند میں صرف
یہی ارشاد فرما رہے ہیں کہ تمام عالم جو سکاری ہے۔ مثل خواب کے
وہم و خیال ہے اور فنا ہے۔ صرف آتما ہی موجود اور قائم مالذات
لافنا ہے۔ پھر مہاراج فرماتے ہیں کہ آتما کو تلوار نہیں کاٹ
سکتی۔ آگ نہیں جلا سکتی۔ پانی نہیں ڈبو سکتا۔ ہوا خشک نہیں کر
سکتی۔ تو یہ اشچرج اور گوہڑ اور ضروری سے ضروری معاملہ دریافت
کرنے کے قابل ہے جس شخص نے دنیا میں آکر یہ امر دریافت
نہیں کیا۔ اس نے خواہ لاکھوں کروڑوں روپیہ پیدا کر لیے
اور جوڑ لیے اور تمام آسائشیں مثل معشوقان طناز کے وصل اور
جائداد منکاف شیش محل اور باغات پر فضا بنا لینے کے اور فرزندان
آگیا کاری کے حاصل کر لینے کے بلکہ بادشاہی حاصل کر لینے کے
اس نے اپنی بیچارگی اور بے بدل زندگی برباد کی۔ اور کتے کی موت مرا
پھر واشسٹ مہاراج فرماتے ہیں کہ راجہ ہو کر جو گیان (یعنی اپنے
سروپ کے دریافت) سے بے بہرہ ہے اگر وہ راجہ بھی ہے
تو گدھے کی طرح ہے۔ بزرگان کہتے ہیں۔

اے دل مبر از ہر چہ ترا پیند است ✤ زیرا کہ ہمہ بر جان تو فرد بندہ است
سودے طلب از عمر کہ سرمایۂ عمر ✤ روزے چند است دکس نداند چند است
شوقے کہ شود بجز خدا پابند است ✤ عقلے کہ شود مائل دنیا بند است
در راہ خدا بجز خدا اے سالک ✤ دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بند است

Marfat.com

جہاں تک میں نے خوش کیا ہے میں نے ایک رسالہ تحقیق روح
بھی مفصل عقلی دلائل سے تحریر کیا ہے جس کو علماء فضلاء لوگوں
نے بھی پسند کیا ہے لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ وہ تمام رسالہ
عقلی دلائل سے مملو ہے جو حقیقت ذات روح کا شاہد
نہیں کہ اس میں باوجود نہایت اقوی دلائل کے ایسا ہے کہ
اعتراض دلائل سے مبرا ہو۔ پس اس امر ضروری از ضروری کی
دریافت ہستی خود کا میرے نزدیک جو طریقہ ہے وہ ابھیاس ہے
خواہ پاتنجل منی جیو مہاراج سنگ یوگ شاستر کے طریقوں
سے کیا جائے۔ یا اہل سلوک اسلام کے مجاہدات کے طریقوں
سے کیا جائے خواہ آذر کیوانی پارسیوں کے طریقوں سے
کیا جائے۔ خواہ کسی دیگر اہل مذاہب کے طریقہ سے
کیا جائے جس سے یہ نتیجہ نکل آوے کہ روح علاوہ جسم
کے بصورت مخلوق روح ہے یا ہستی الٰہی کے جزو ہے جیسے
کہ مولوی جامی فرماتے ہیں۔

گر گل گذد بخاصیت گل باشی ٭ ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کل است گر روزے چند ٭ اندیشہ کل پیش کنی گل باشی

موجود ہے یا صرف جسم ہی جسم اقوی دلائل سے ثابت ہوا کہ میرا نفس
بھروح یا آتما کوئی چیز نہیں ہے۔ یا عاشقوں کے طرز
عشقبازی حقیقی کے ذریعہ سے دریافت کر لیا جائے جیسا
خواجہ حافظ علیہ الرحمت کے اقوال سے متبادر ہوتا ہے

بصل سال رنج و غصہ ندیم و عاقبت

Marfat.com

تدبیر ما بدست شراب دو سالہ بود

صاف ہے کہ ان کے کلام میں مئے دو سالہ سے شوق الٰہی اور پیر مغاں سے مرشد کامل ست گورو یا دوی میکدہ سے مرشد راہ نما کا گھر مراد ہے۔ اور دیگر اقوال کہ

دوش وقت صبح از غصہ نجاتم دادند
کاندران ظلمت شب آب حیاتم دادند

وغیرہ ہیں۔ واشٹ دیو جی نے جوگ واشٹ میں اونچی پہنچا کر کر پکار کر کہا ہے اور میں بھی کہتا ہوں۔ کہ زندگی تب ہی سپھل ہے کہ یہ امر جوں توں کر کے معلوم کر لیویں۔ ورنہ زندگی عبث کھوئی جاویگی اور پھر ہاتھ نہ آئیگی۔ اور کف تاسف ملنا ہوگا امولک رتن ضائع ہو جائیگا۔

اگر روح ثابت ہو جائے۔ تو عاقبت کے توشہ کے حصول کی کوشش کرو۔ ورنہ جسمانی زندگی بڑھانے کی کوشش کرو۔ کہ جتنا زیادہ جیئے اتنا ہی اچھا ہے ؎

گر بنالد بگوش رغبت کس
برسولان بلاغ باشد و بس

برکت رائے ہائی سکول لاہور۔ لوہاری منڈی محلہ چوپڑیاں ورمکان خود بوقت رخصت وقت ۴ بجے شام۔
۶ر جولائی ۱۹۰۹ء

نکتہ اوپر کے نکات تو میں نے علم الٰہی کے متعلق کہہ دیئے ہیں ایک نکتہ بنیادی موجودات کے متعلق لکھنا ضروری سمجھتا ہوں

Marfat.com

اور وہ یہ ہے کہ جب رات کو ہم پلنگ پر سونے کو لیٹتے ہیں
یا جب نیند سے آنکھ کھلتی ہے تو ایک نہایت فضا جگ
مگ کرتی نظر آتی ہے۔ یعنی خلا (ایتھر) میں ستارگان و
سیارگان بطور چھوٹے چھوٹے نکتوں دونیوں۔ چونیوں
اٹھنیوں روپیہ کے برابر چمکتے نظر آتے ہیں جو کمال بُعد کی وجہ سے ایسے
چھوٹے نظر آتے ہیں ورنہ اتنے بڑے ہیں جیسے کہ ہمارا سورج ہی بلکہ اس سے بھی کئی گنا بڑے علم
ہیئت میں بیان کئے گئے ہیں۔ جو سب سے بڑا ستارہ نیلے
رنگ کا ایتھر میں چمکتا ہے جس کو شعری یمانیہ بھی کہتے ہیں سوا سو
سے زیادہ گنا بڑا سورج سے بیان کیا جاتا ہے سہیل (کاست سن)
قطب جنوبی اس سے چھوٹا ہے۔ باقی نسر طائر بیوق۔ دبران وغیرہ
بھی اول درجہ کے ستارہ بڑے آب و تاب سے چمکتے ہیں۔ اب
تک یہ معلوم نہیں کہ یہ کس مادہ کے بنے ہوئے ہیں کتنے بڑے
ہیں ان میں کیا کیا موجودات موجود ہے چھوٹے ستارون کا جو
بہت ہی دور معلوم ہوتے ہیں اور بے نہایت ہیں۔ اُن کا تو ذکر
ہی کیا۔ سیاروں میں سب سے قریب زمین کے چاند
زہرہ اور مریخ ہیں سب سے بڑا سیارہ مشتری ہے یہ سیارات
ہمارے نظام شمسی میں ہیں۔ ان کا بھی کچھ حال معلوم نہیں
ہے باوجودیکہ یہ پیش نظر ہیں۔ اور باوجودیکہ بہت آدمی تعلیم یافتہ
علماء الفلکی اور شمس العلماء اور ایم۔ اے۔ بی۔ اے وغیرہ گریجویٹ
طبقہ دنیا میں موجود ہیں سے اور ہمچو من دگرے نیست کا دم
مارتے ہیں۔ اور پھر معلوم نہیں کر سکے۔

Marfat.com

(ہندی) جو بیدِ از راز شان
نداند کہ چون کردی آغاز شان

کہ یہ کیا اور کتنے ہیں۔ اور ان کی کیا حالت ہے ایسے علماء فضلاء گریجویٹ بہت تعظیم طلب اور اپنے آپ کو منتہی دریافت کا سمجھتے ہیں اور عامہ خلائق کو مورکھ جانتے ہیں اپنے آپ کو انسان اور خلائق کو حیوان سمجھتے ہیں۔ میں ان کی فضیلت کا تب قائل ہو سکتا ہوں۔ اور استادی کا خط ان کو دے سکتا ہوں۔ اگر یہ اپنے علم و ہنر طریقہ سائنس ایجاد دوربین وغیرہ سے مجھ کو اور ہم مخلوق کو کل ثوابت کواکب کا کم سے کم چند یا ایک دو کا ہی صحیح ٹھیک حال دریافت کرا دیویں۔ جب وہ یا ویسے متقدمین آفرینش دنیا سے اب تک آنکھوں کے سامنے موجودات کا حال ہم کو نہیں بتلا سکے اور مثل ہمارے نادانوں کے بتلانے سے عاجز ہیں تو ہم ان کو کبھی منتہی التعلم اور تعلیم کی چوٹی پر بیٹھا ہوا تسلیم نہیں کر سکتے بات صرف یہ ہے کہ ان کی نسبت زیادہ معلومات کی بذریعہ حصول تعلیم اعلےٰ اور حصول ڈگریات علمی کے عامہ خلائق سے ایسے سمجھے جیسی کہ ایک غیر تعلیم یافتہ اور معمولی تعلیم یافتہ ایک دوسرے سے اچھا سمجھ والا اور بہ دانا ہوتا ہے کبھی چاند کو غیر آباد کہدیتے ہیں کہ اس میں پانی نہیں ہے اور اس لئے وہ آبادی کے لائق ہی نہیں۔ حالانکہ پہلے زمانہ کے رکھی منی چاند میں امرت یعنی آب حیات بیان کرتی ہیں جب

Marfat.com

ایسے عالم فاضل ہیں۔ وان کہلا کر ایسی بے ٹھکانہ باتیں ایک
دوسرے کے متضاد کبھی کچھ کبھی کچھ بیان کر دیتے ہیں
تو ایسے لوگ انجان ہیں وان وفارغ التحصیل کیونکر کہلا سکتے
ہیں جو آنکھ علم سے بند کیے ہوئے اور دنیا کے سامنے آنکھوں
کی چیزوں کو کچھ بھی نہیں جانتے۔ اور جن پر یہ بھی ایسی
کہ لاکھوں لاکھ کروڑوں میلوں کا ایسا ایک نظر آتی ہیں
زمین کے بہت حصوں معلوم کر چکے ہیں۔ اور جغرافیہ سے
بچہ بچہ جانتا ہے لیکن ان بیانات کو تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ
اچھر کے دیگر موجودات کے علم سے خلائق کو واقف کر دیتے
میرے نزدیک وہ بھی تمام اشرف علوم سے جانے جاتے ہیں
علم کا جاننا بہت ضروری اور مفید اور دلچسپ ہے۔ اسکے
دنیا کے لوگو۔ عالمو۔ فاضلو۔ سب دلوں کا دھوکہ
کرنے والو۔ انجانو۔ بے علمو۔ تاوا قفو کو شرمندہ کرنے کمر
ہمت باندھو۔ ان سیاحان دستار گان سے حالات
دریافت کرو۔ سب سے پہلے ایسی دوربینیں ایجاد کرو۔
کہ ان اجرام کا رنگ و ریشہ نکتہ نکتہ نظر آجائے۔ تب انہیں
پہونچنے کے آلات بناؤ۔ اور پہونچو۔ بشرطیکہ یہ تمام باتیں
کے لائق پائے جائیں۔ زندگی کے قائم رکھنے
ہونے کی بھی تدابیر ان کے پہونچنے کے لئے ساتھ ہی
کرتے چلے جاؤ۔

وما سعی منی والا تمام من اللہ

Marfat.com

۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء بوقت ۶ بجے صبح۔

نکتہ پرتھکش کو چھوڑ کر پرمان کے پیچھے مت جاؤ۔ پرتھکش کو مانو۔ پرمان کی ضرورت نہیں ہے۔ یونہی حسن اعتقاد بنا کر کسی امر غیر پرتھکش اور غیر معقول کو مت مانو۔ کہ بمنزلہ دیدہ دانستہ خودکشی اور مگس خوری کے ہے۔ وہمی امر کو نہ مانو۔ نہ اس کی تقلید کرو۔ کبیر کے فقیر ہرگز نہ بنو۔ ہمیشہ عقل کو کام میں لاؤ۔ کہ نور عقل اسی لئے عطا کیا گیا ہے جو کچھ دکھائی دے رہا ہے پرتھکش ویراٹ روپ خدا ہے۔ یہ خدا کا ظاہری وجود ہے۔ جو گیان شکتی (طرقوت علمی) اس ویراٹ میں پائی جاتی ہے یعنی انسان حیوانات وغیرہ میں معلوم ہوتی ہے۔ یہ اس خدا آتما کے سوکشم (لطیف) وجود ہے۔ پس خدا کو ظاہری آنکھوں دیدہ سے دیکھ کر نور بصارت حاصل کرو۔ اور اس کی عالم ہستی کو دیکھکر اس سے ہر وقت رات دن صبح و شام ملاقات کرو۔ پاک پروردگار ظاہر سے اظہر ہے۔ گمراہ نادان۔ پرتھکش کو چھوڑ کر کے وہمی خدا کی تلاش میں سرگردان بھٹکتا پھرتا ہے۔ اور چونکہ سوائے ویراٹ بھگوان کے کوئی اور خدا فی الحقیقت نہیں ہے اس لئے ملتا نہیں۔ نظر نہیں آتا۔ پکارنے سے آواز نہیں دیتا اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ دولت کا خزانہ رکھتے ہوئے متلاشی دولت ہو کر دوڑتا پھرتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

فریاد کناں خدائے ما می جوئید
گر این قوم خدائے دوری دارند

Marfat.com

سائیں بُلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

بہس بچھڑاں چکڑ روزے کلمہ دے ہونہہ شاہی
بلھا شاہ شوہ اندروں پایا بتھی پہرے ہوکائی

ایک اور بزرگ فرماتا ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار۔
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لے

مولوی جامی فرماتا ہے

آنچہ دل از پیش بدانستہ بود
پیش بصر جملہ ہویدا نمود
دید کہ عالم زسمک تا سما
نیست بجز واجب ممکن نما

وشنٹ بھگوان فرماتے ہیں۔ جگت برہم برہم جگت ہے۔
قرآن شریف فرماتا ہے۔ واینما تولوا فثم وجہ اللہ و
نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔

اصلی ظہور انسان مطلق ہے۔ ہندو۔ مسلمان۔ یہود۔ نصارا۔ مجوس وغیرہ سوسائٹی رولز ہیں محض فرضی نام ہیں۔ ان سے انسان کی نیچر نہیں بدلتی نہ اس میں کچھ فرق آتا ہے۔ ہاں سب انسان بھائی ہیں ہمارا خاص بھائی وہ ہے جو جانور آزار بذریعہ ذبح یا کسی اور طور پر نہ کرے۔ جو ایسا کرے ہم کو اس سے کوئی متنفر چھوت چھات بائیکاٹ نہیں ہے۔

Marfat.com

نکتہ۔ حافظ۔ جناب عشق را درگاہ بسے بالاتر از عقل است

کسے این آستاں بوسد کہ جان در آستیں دارد

انسان کے خواب کی سرشٹی میں جیسے سرب برہمانڈ یکایک بن جاتا ہے آکاش بھی اسی میں سمہ تادا گن کے ہوتا ہے۔ اور خواب سے بیدار ہوتے پر وہ سرب سرشٹی نشٹ ہو جاتی ہے اسی طرح یہ آکاش بھی موجود بالذات (رشن) نہیں ہے۔ یہہ بھی پرماتما کا ہی رچا ہوا ہے۔ اس کے ارادہ ایکادکا بھات کے چھوڑ دینے پر ناش کو پراپت ہو جائیگا۔ موجود بالذات بطور رشن کے جاڈ یکیوں کے عقائد کے مطابق نہیں رہیگا۔ خداوند تعالےٰ کی ذات اقدس کی جگونگی معلوم کرنی محال ہے۔ کہ وہ کیسی ہے۔ سکھپتی میں گیان شکتی بھی ناش کو پراپت ہو جاتی ہے تمام اندریاں باطرہ۔ گیا ہے شامہ وغیرہ کر بھی ناش کو پراپت ہو جاتی ہیں۔ بس جو خالق ان کو رچتا ہے۔ وہ ان سے بالاتر ہے۔ علم سے بھی بالاتر ہے باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ وغیرہ سے بھی بالاتر ہے۔ کہ علم و حواس مذکورہ آکاش کو پراپت ہو جاتے ہیں اور وہ خالق ان کو پھر سنوادھان کر دیتا ہے۔ وہ ایسا عالم ہے کہ وہ جانتا ہے کہ علم کس طرح بنتا ہے اس کو بنا دیتا ہے۔ جو علم کہ برہمانڈ میں بھاتا ہے پس اس علم کا خالق ہے اور کیسا عالم ہے اسکے جگونگی کو دریافت میں عقل قاصر ہے وہ آنکھوں کانوں ناک وغیرہ کو سنا دیتا ہے اور ان میں قوت بینائی شنوائی وغیرہ رکھ دیتا ہے

Marfat.com

پیدا کر کر رکھ دیتا ہے۔ وہ خالق مالک جانتا ہے کہ بینائی کس طرح بنتی ہے اور شنوائی وغیرہ کسطرح بنتی ہیں وہ ایسا بینا شنوا وغیرہ ہے کہ بینوائی شنوائی موجودہ عالم کو بنا دیتا ہے بینائی و شنوائی وغیرہ وہ رکھتا ہے تو بینائی شنوائی وغیرہ کو جان کر بنا دیتا ہے۔ پس اُس کی بینائی و شنوائی وغیرہ کس قدر اس بینائی و شنوائی وغیرہ سے بلند و بالا تر ہیں اور اس قسم کے حدقہ چشم سے دیکھنے والا یا پردہ کان کے ذریعہ سننے والا نہیں ہے وہ کیسے ہی کس قسم کی ہے کوئی نہیں جان سکتا ہے۔ سبحان اللہ مولوی نظامی نے سچ کہا ہے ؎

نیندیشد اندیشہ افزون ازین
کہ ہستی نہ بلکہ بیرون ازین
وجود تو از حضرتِ تنگ بار
کند پیک اندیشہ را سنگسار

سعدی فرماتا ہے۔

تو ان در بلاغت بہ سبحان رسید
نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

نکتہ میں اونچی بجا کر پکار کر کہتا ہوں کہ جانوروں کو ذبح کرنے والا اور اُن کے گوشت کھانے والا کبھی ناجی و رستگار نہیں ہو سکتا خداوند تعالیٰ کی مخلوق کی جڑ کاٹنے والا شخص کیونکر [illegible] ہے اور دعوے کر سکتا ہے کہ خدا بھی [illegible] اور خود غرضی سے جانور کی خونریزی کر کر قربانی یا جگ نام رکھنا

Marfat.com

اور خدا کو راضی سمجھ لینا اور آپ کو پاپی و گنہگار نہ سمجھنا کمال غلطی اور نادانی اور گنہ گاری و خطاداری ہے۔ ایسا شخص بجائے ناجی و رستگار ہونیکے مقہور و مغضوب خداوند تعالےٰ کا ہے باغ کا مالی اُس شخص پر کیونکر خوش ہو سکتا ہے جو اُس کے باغ کے درخت یا کسے نونہال کو توڑ کر برباد کر دے یا خورد برد کر جائے۔ وقس علی ہذا ہے۔ ایسا جانور آزار مذہب حقانی نہیں ہو سکتا ہے۔

یکم فروری سنہ ۱۹۱۱ء برکت رائے دربھلور وقت ۵ بجے شام

پہلے بھی اوپر صریحاً و کنایتاً لکھ چکا ہوں کہ پرتہکش کو چھوڑ کر پرمان ماننا حماقت ہے۔ اب پھر بآواز دہل کہتا ہوں کہ آؤ مترو دیدہ سر سے جمال خداوندی ملاحظہ کرو۔ آنکھیں نورانی کرو یہ تمام عالم جو دیدہ سر سے دیکھا جاتا ہے یہ ویراٹ سروپ برہم ہے۔ اس میں ہستی علمہ (گیان شکتی) سوکھشم روپ برہم ہے۔ اربعہ عناصر اگنی وایو آب خاک آکاشی۔ قوت برقی۔ مقناطیسی کہربالائی مرکز ثقل وغیرہ کرشمہ جات سائنس سب جلوہ آلہی ہیں اُس بے شمار مالک کی بیشمار مدد قوائے قدرتین طاقتین ہیں۔ من و تو حاضر غائب) مائی قوئی بجر وجود میں چھلیں۔ ترنگین بلبلے ہیں آدیت کہیت ان کی سوبھاوک وجودی ہے۔

جو شخص ایسے پرتہکش خدا کو نہیں دیکھتا ہے اور یقین اُس میں خدائیت کا نہیں کرتا ہے۔ باوجود بصیر اور بینا ہونے کے اعمیٰ

Marfat.com

واندھا ہے۔ اور بدنصیب ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ایسے بدنصیبوں اور بدبختوں کے واسطے ؎

گم شدم در چشمہ خورشید و بے نورم ہنوز
غوطہ خوردم در شراب ناب و مخمورم ہنوز

تمام عمر کوشاں رہیں کہ کسی فرضی خدا کو پائیں کبھی کامیاب نہ ہونگے کیونکہ اور خدا تو ہے ہی نہیں۔ پس فرضی اور موہوم چیز کس طرح ملے ہو تو ملے۔ آخر کہدیتے ہیں (تھک کر) کہ خدا کا ملنا ناممکن ہے۔ یا محال ہے۔ یا بہت مشکل ہے۔ یار جا بجا مختلف شیوں سے جلوہ گر ہے۔

مغربی فرماتا ہے ؎

یار ما ہر ساعتے آید بہ بازار دگر
تا بود حسن و جمالش را خریدار دگر
کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند
مظہر دیگر نماید بہر اظہار دگر

اس میں شک نہیں کہ پرماتما کے سنکلپ سے سرشٹی ہوئی ہے سنکلپ پرماتما کا پرماتما سے باہر نہیں ہے۔ پرماتما اور اس کا سنکلپ خود کا ہے پس جب سنکلپ سوائے پرماتما کے وجود کے کوئی غیر خارجی وجود نہیں رکھتا ہے تو یا سرشٹی پرماتما ہی ہے۔ جدا کس طرح ہے ؎

جز تو کسے نیست بملک قدم
کہ لمن الملک فراز دعلم

Marfat.com

سائیں بلھے شاہ قدس سرہٗ نے اس باب میں ایک کافی خوب فرمائی ہے وُہنا رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی سدو نی مینوں۔ دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی۔

رانجھا سے خالق ہیر سے مخلوق مراد ہے۔ یعنی تحقیق وتجسس سے معلوم ہوگیا کہ مخلوق خالق ہی ہے۔ آگے چل کر اس کی صاف وضاحت فرماتے ہیں۔

رانجھا ہیں وچ میں رانجھے وچہ ہور خیال نہ کوئی

یعنی رانجھا (خالق) ہیں وچ یعنے قالب انسانی میں جو سنکلپ سے رچا ہوا ہے جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اور میں رانجھے وچ یعنے رانجھا (خالق) کے سنکلپ میں میرا قیام وجود ہے۔ دونوں لازم ملزوم ہیں۔ پہلے سنکلپ سے وجود عنصری رچا تو اس طرح سے میں رانجھا وچ ہو گیا۔ اور پھر میرے قالب عنصری میں بفحوائے متیرے اور اُنکھد وا تم پوران وقرآن شریف کے اُس قالب عنصری میں جلوہ افروز ہو گیا۔ تو قالب عنصری چیتن اور سواد ہان ہو گیا۔ پس ہور خیال نہ کوئی پس جب یہی سچی اور درست بات ہے تو اور باتیں ٹھیک نہیں ہیں اور فضول ہیں۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں کہ لامحدود سنکلپی ابدان میں ایک ہی نور بلا تقسیم جلوہ افروز ہے۔ جیسے حضرت نیر اعظم سیارگان ظلمانی۔ زحل مشتری۔ مریخ۔ زمین۔ زہرہ۔ عطارد۔ چاند وغیرہ کو منور کرتا ہے۔ اُسی طرح سے ایک ہی نور پرماتما سے سب

Marfat.com

ابدان عنصری سنکلپی منور ہو رہے ہیں۔ تناسخ بہشت۔ دوزخ۔ روحیک بھیانک واک ہیں۔ جدا جدا جیو آتما نہیں ہیں باب نہم۔ ستیارتھ پرکاش میں دیانند سرستی فرماتا ہے کہ جیو آتما کو جب اس دیہہ کا کھایا پیا یاد نہیں رہتا ہے تو پچھلے جنموں کے حالات کس طرح یاد رہ سکتے ہیں۔ یہ ایک خام جواب ہے۔ آدمی کو اس عمر کے چھوٹے امور کھائے پیئے اگر یاد نہیں رہتے تو بڑے بڑے واقعات زلزلہ۔ آتشزدگی ریلوے کلیشن وغیرہ جنگ و جدل۔ ڈاکہ وغیرہ چھوٹی عمر کے دیکھے ہوئے تو یاد رہتے ہیں۔ پس ایسے بڑے امور پہلے جنموں کے ضرور یاد ہونے اور رہنے چاہیں۔ بشرطیکہ علم کا ظرف کوئی جیو آتما ہو۔ کھایا پیا بھی یاد رہ جاتا ہے۔ جب کوئی بڑی خوش مزہ چیز یا بدمزہ کھائی جائے۔ تو وہ بھی عمر تک یاد رہتی ہے۔ دیانند سرستی کہتا ہے کہ انومان سے جانچ سکتے ہو کہ فلاں شخص آرام میں ہے فلاں شخص تکلیف میں ہے۔ اس کا کوئی کارن ہے۔ پس عبرت پکڑو۔

بھلا انسان تو یہ امر انومان سے جان سکتا ہے۔ حیوانات گائے بیل۔ گھوڑا۔ گدھا۔ مکھی پسو۔ مچھر وغیرہ کس طرح الہٰ سے ایسا امر جان کر عبرت پکڑ سکتے ہیں۔ دیانند سرستی عدالتی امر پر قیاس کو دوڑا کر تائید۔ تناسخ کی کرتا ہے وہ ایک ہی مکمل مالک کی قدرت کونین جدا جدا صفتون میں قائم بالذات قرار دیتا ہے۔ ایک ایٹوم (فرمی) کو دم بیشمار

Marfat.com

جیو دن (ارواح) کو سوم پرکرتی یعنی مادہ عناصر کو۔
نظامی فرماتا ہے ؎

پژوندہ را یاوہ زان شد کلید
کز اندازہ خویشتن در تو دید
کسے کز تو در تو نظارہ کند
ورق ہائے بیہودہ پارہ کند
ہر آنکس راکہ ایزد راہ ننمود
ز استعمال منطق ہیچ نکشود
ز دور اندیشی عقل فضولی
یکے شد فلسفی دیگر حلولی
محقق را کہ وحدت در شہود است
نخستیں نظر بہ نور وجود است
زہے نادان کہ او خورشید تابان
بنور شمع جوید در بیابان

پس جیوآتما جدا جدا انہیں۔ نہ تناسخ میں پھرتے۔ نہ بہشت دوزخ میں جاتے آتے ہیں۔ کوئی گردش نہیں کرتے۔ یہ سب اُورے اَورے کی باتیں ہیں۔ ہماری اوپت اُس بحر ناپیدا کنار واجب الوجود میں ہوتی ہے۔ اور اُسی میں کھپت ہو جاتی ہے۔ وہ جو آئے تھے وہ تو چل بسے۔ ہے سزا جزا کی جز کے یہ ہیں سب بیان کے مباحث۔ نہ ثواب ہے نہ عقاب ہے ؎

نشنیدہ ہر آنکہ بمیرد تمام شد

Marfat.com

دیہہ چھُٹے تے انت جیا گدھا تمیا سنت
مائی میں مائی رہی پون میں پون

کہو رے گیانی مو آہے کون - پنج تت تے تن رچیو ہے جانو چتر سجان - جہاں تے اوپجیا نا نکالین تا ہیں ہیں مان - جیسے جل تے بُد بُدا اوپجے بِنسے نیت جگ رچنا تیسے رچی جان یورے میت -

---

جو لوگ عبادت کے سلہ کی قدر کرتے ہیں اور اس کی ضرورت سمجھتے ہیں - اور جو لوگ دنیا کا انتظام اعتدال اور امن سے قائم رکھنا چاہتے ہیں - وہ لوگ جیو آتما (ارواح) کو علیحدہ جلوہ ذات الٰہی در ابدان سے سمجھتے ہیں - اور نرک سورگ آواگون کو مانتے ہیں - اس پر زور سے یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر نیک و بد کا انجام یکسان ہے - اور بعد مرگ کوئی ہستی روحانی باقی نہیں رہے گی تو پھر عبادت کرنے اور نیک اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے - یہ دلیل ایسی قاطع نہیں ہے کہ جس کے باعث سے حقیقت میں ایسی چیز جو علیحدہ وجود نہ رکھتی ہو - یعنی جیو آتما یا روح اس کو مان لیا جاوے - پرم آتما (حضرت واجب الوجود) کے پرکاش سے بدھی (یعنی دماغ) من (یعنی قلب) منور ہو کر گیانی (علیم) ہو جاتے ہیں - جب اعتدال زندگی درہم برہم ہو جاتا ہے - دماغ اور دل میں افاضۂ نور واجب الوجود

Marfat.com

کے قابل نہیں رہتی - تب وہ اگیانی ہو جاتے ہیں - اور علم
اور فہم و ادراک انسان اور حیوان کا جاتا رہتا ہے دماغی بیماریوں
سے پاگل ہو جاتا افراط تفریط (کچھ کا کچھ) کرنے لگ جاتا ہے
جب مر جاتا ہے سب علم جاتا رہتا ہے - اسی لئے ڈاکٹر
سرکشن (بلڈ وران خون) کے ختم ہو جانے پر موت قرار دیتے ہیں
کئی نفس ناطقہ کے قائل نہیں ہیں - انسان اور حیوان کی زندگی
کی حالت میں جسمانی - ظلمانی - قوائے دل اور دماغ جن کو
سنسکرت اصطلاح میں بدھی اور من کہتے ہیں - ذات آلہٰی
کے پرتو افگن ہونے سے نورانی ہو جاتے ہیں - اللہ بس باقی
ہوس - اللہ ہی اللہ ہے اور کچھ نہیں ہے

نبود آفرینش تو بودی خدا
بناشد ہمہ ہم تو باشی بجا
قرار ہمہ ہست بر نیستی
توئی آنکہ بر یک قرار ایستی
بودی ودین باغ دل افروز نے
باشی و میدان شب و روز نے
بجز بقائے تو دوام باقی سراب
منک المبدا و الیک المآب
جز تو کسے نیست بملک قدم
کز لن الملک فرازد علم

موجود بحق واحد اول باشد
باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد

Marfat.com

ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت ۔ نقش دو مین چشم احول باشد

کوئی خود خدا بننے کا الزام دیکر کوئی بے نورانی دقیانوسی فلاسفی میں مبتلا کر دیا نند
فرقہ نوین ویدانت نام رکھ کر اس اصلی اور منیرک علم حقانی
ویدانت تصوف کو مکروہ لغو اور نستکی اور کالی کی بنیاد بتلاتا ہے
جب سچ اسی طرح ہے کہ سرشٹی واجب الوجود کے سنکلپ
میں متمکن ہے ۔ اور سنکلپ اسکا تدروپ ہے تو ایسے
الزامات اور بدگوئی سے راستی کو زوال کیونکر آسکتا ہے ۔ سانچ
کو آنچ کیا ۔ دیانند کہتا ہے کہ ایک میعاد (سنکلپ) معین تک جیو
آتما پرم آتما میں پیرتا رہتا ہے ۔ گویا کہ پرماتما دریا ہے اس میں
پیرتا رہتا ہے ۔ لیکن اس کی ذات سے ایک نہیں ہوتا نہ ایک
شروع سے ہے ۔ جب جیو آتما کی ہستی ہی نہ رہیگی پرماتما میں
مل کر تو جیو آتما کو موکھش کیا اور آنند کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پرمیو ساجی لکھتے ہیں کہ ایشور
کے پریم سے اس کی گود میں کھیلنا رہیگا ۔ ایشور کوئی عورت
ہے نہ ایشور خلا تیرا تھ ہے ۔ اور نہ اس کی اوپر گود سے یہ
انسانی کمزور دلوں کے ڈھکوسلے ہیں سو ایسی باتیں ہیں کہ
حور و غلمان کے دھندل میں پڑا رہتا ہے ۔

تو و طوبی و ما و قامت یار ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

بھلا غور فرمایئے کہ یہ تعلیمات مذکورہ کون سے عالی اور
پھیکی اور ناقابل اعتراض و بحث قطعی ہیں ۔ کہ ویدانت
پر پھبتیاں جاتے ہیں ۔ ویدانت کا آنند جس کو آیا ہے وہ

Marfat.com

ہی جانتا ہے۔ ویدانت پر تہکش علم ہے دلیلی علم نہیں ہے کہ اعتراضوں کا مضرب بنے۔ نرلکیر کا فقیری علم ہے۔ دہریہ اور چارواکہ بھی اسی عالم کو ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ لیکن وہ باقاعدگی ایجاد عالم حسب ضروریات کو نہ دیکھ کر نظر انداز کر کر اس کائنات کو خدا نہیں مانتے۔ بلا خدا کے خود بخود قائم قدیم مانتے ہیں۔ صرف یہ اُن کی غلط فہمی ہے۔ یہ سب امور اوپر کے نکتوں میں میں مفصل لکھ آیا ہوں۔ ہم کو تو ہر وقت رابچہ میں وچ میں رابچے وچ کا خیال رہتا ہے۔ اسی میں مگن رہتے ہیں۔ آگے چل کر سائیں بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

میں ناہیں تو آپے ہیں اپنی آپ کریں دلجوئی

بس یہی اصلیت ہے ہمارا وجود موہوم ہے۔ اُس کا وجود اصلی ہے۔ قول درشٹ جیو برہم جگت ہے جگت برہم ہے جو ہمارا منظر چشم ہے

برکت رائے منصف پھلور وقت ۷ بجے شام

نکتہ جو نہ ہا ہے۔ خدا نے اُس کو اپنے دیدار سے محروم رکھا ہے کہ وہ جہان کو نہیں دیکھتا ہے جو خدا کا ظاہری پرتہکش وجود دیرات سروپ ہے۔

نکتہ جو شخص پوری عمر طبعی ۱۲۰ برس کی بھوگ کر مرتا ہے۔ اُس کے پر ان بلا تکلیف نکل جاتے ہیں۔ کہ اس کا جسم بتدریج ضعیف ہو ہو کر

Marfat.com

ناکارہ ہوا ہوتا ہے۔ صرف دم خفیف ہو کر بند ہو جاتا ہے
تکلیف صرف غیر طبعی عمر میں پرورش یافتہ جسم کے مرنے
میں ہوتی ہے۔ تو غور سے دیکھو کہ پرماتما دیوتا نے جو نیم ہزار (۵۰۰) برس
کے بعد مرنے کا بنایا ہے۔ کمال رحم کا ہے۔ کہ تکلیف اُس
میں نہیں ہوتی۔ جب ہم اپنی بے اعتدالیوں سے قبل
از وقت مقررہ جسم کو ناقص کر کر مرتے ہیں تو تکلیف ہم کو محسوس
ہوتی ہے سو یہ قصور ہمارا اپنا ہے۔ ہمارے بُرے افعال کا نتیجہ ہے
کہ ہم آپ ہی ہم نے بھنگ کیا (توڑا) نہ کہ پرماتما دیوتا کا۔ فقس علے
ہذا۔ برکت رائے مصنف پہلور یکم فروری ۱۹۱۱ء وقت ۱۰ بجے شام

نکتہ آؤ دیکھو پیاریاں سجناں نوں سردیاں رکھیاں نال

گل اک نکتہ وچہ کڈی ہے۔ کڈی بات سچی بہی لکڈی ہے
تمام دنیا ایک فرضی اور موہوم خدا کی طالب ہے۔ سو اس وجہ سے
دوام مایوسی اور محرومی میں رہتی ہے۔ کیونکہ فرضی اور موہوم خدا
نہیں ملسکتا ہے لیکن محقق بداکہ وحدت در شہود است
تحقیق نظر بہ نور وجود است محقق عارف۔
پرتبکش برہمانڈ ویراٹ سروپ کو جو برہم ہے۔ دوام حشم
مشاہدہ کرتا ہے اور فائز رہتا ہے [illegible]۔ جگت برہم
ہے۔ اسپندا [illegible] اسپندر (سکون) برہم کا
مہاپرلے (قیامت کبریٰ) خلوت اور بطون ثانت ہے جیسے
اسپندا یودے (ہوا) کا سپرش ہے نہ اسپندے سپرش ہے

جیسے اسپند بحر کا لہر ہے اور نہ اسپند آب صاف ہے ہستی وجود کا سبھاؤ سب کچھ ہونا ہے جیسے حرکت سے پانی میں لہریں ترنگیں چھلیں بھنور نمودار ہو جاتے ہیں ایسے ہی حرکت واجب الوجود (آتما) سے جہان گوناگون نمودار ہو جاتا ہے حرکت برہم کی صرف اس کا سنکلپ ہی ہے۔ کن فیکون کا یہی سئلہ ہے ؎

زدریا موج گوناگون برآمد ۔ زبحے چونی برنگ چوں برآمد
ہمہ در کوشش بیہم فرو شد ۔ ہمہ در صورت مجنون برآمد
ہمہ رندی ہو کتے زندگی ہو ۔ کتے ٹوپی پوش فرنگی ہو
کتے سنت عامہ و چہ بھگتی ہو ۔ کتے مردھری ہو وسدے ہو
تسی ہر رنگ وسدے چہ وسدے ہو ۔ سانوں لامکانی وسدے ہو

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا ۔ کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا
کہیں ہے بادشاہِ تخت نشین ۔ کہیں کاسہ لئے گدا دیکھا
کہیں زاہد بنا کہیں عابد ۔ کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا
کہیں لیلیٰ بنا کہیں مجنوں ۔ آپ پر آپ کو فدا دیکھا
کہیں عاجز نیاز کی صورت ۔ سینہ بریان و دل جلا دیکھا

لیکن یہ بات بھی ساتھ ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ جز کل کبھی نہیں بن سکتا۔ کل کی قدرت جز میں کبھی نہیں آسکتی۔ ایک تنذرہ (ذرہ) کا وزن اور طاقت برداشت نہیں رکھ سکتی۔ خواہ وہ تنذرہ کا خبر ہی ہے۔ حباب (بلبلے) کا وجود بحر ہے لیکن سارے بحر کا کام

Marfat.com

حباب (بلبلے) سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جو انسان عارف یا غیر عارف یہ خواہش کرتا ہے کہ میں یہ نکتہ سمجھ کر کہ میری اصلیت حضرت واجب الوجود (برہم) ہی ہے۔ خدائی کام کرنے لگ جاؤں وہ مایوس رہے گا۔ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ لاکھوں رتیاں مل کر من بن جاتا ہے اور رتی من کا جزو ہوتی ہے لیکن رتی من کے برابر وزن کو نہیں تول سکتی ہے آتما اوشٹان ہمارا ہے ساکھشی بھوت اہمان پرش جگت کا ہے ہمارے لئے اتنا ہی سمجھ لینا اور یقین کر لینا کافی ہے کہ ہم سوائے واجب الوجود کے کچھ نہیں ہیں اسی کے آشرے قائم ہیں وہ ہی ہمارا آشرا اور اوشٹان ہے یہ اصلیت سمجھ کر ہماری تسکین ہو جانی چاہئے زیادہ خواہش خدائی قدرت کی بے شرمی ہے کہ رتی من اور رائی پہاڑ نہیں ہو سکتی ہے۔ البتہ صفائی باطن اور تزکیہ نفس اور قلب سے کسقدر طاقت بشری معمولی طاقت سے زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ جیسے کہ جسمانی ورزش سے ایک انسان پہلوان بن جاتا ہے۔ اور چند ابنائے جنس سے زیادہ ان کی مغلوبی کی طاقت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح روحانی ورزش سے زیادہ تر معلومات (غیبی یا خفیہ) بھی انسانی ورزشی روحانی کو بہ نسبت ابنا جنس کے حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن پھر بھی محدود۔ روح ہمارا آتما کا پرکاش ہے جو جسمانی قوالی پر پڑ کر ان کو نورانی کر دیتا ہے اور انسان حیوان اوس سے عالم کیانی ... رک ہو جاتے ہیں جیسے سورج کی دھوپ سے تمام ظلمانی اجسام اور اجرام نورانی ہو جاتے

Marfat.com

ہیں - اور پھر یہی سورج کی دھوپ سورج سے منفک نہیں ہوجاتی
اور اجسام کے ساتھہ بلکہ سورج سے قطع بُرید نہیں ہوجاتی اُسی
کے ساتھہ بدستور قایم دائم رہتی ہے پس ہمارے پانی یوگ
یہی بات تھی سو ہم نے پالی - اس سے زیادہ کچھہ حاصل نہیں ہوسکتا
ہے کہ مشاہدہ جمال دوست سیری اس تحریر متذکرہ کے
مطابق چشمانِ سر سے کر لیا - اور کیا چاہیئے - باقی ہوس - بیجا ہے
اللہ بس باقی ہوس -
سائیں بلھے شاہ صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں -
مین پایا ہے مین پایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تین آپ سروپ وٹایا ہے
کہوں ترک کتاباں پڑھتے ہو ٭ کہوں بھگت بندو جپ کرتے ہو
کہوں گھور گھونگٹ وچ پڑھتے ہو ٭ ہر گھر گھر لاڈ لڑایا ہے
کہوں غافل کہوں نمازی ہو ٭ کہوں مسجد پڑھتے وضو ہو
کہوں تیغ بہادر غازی ہو ٭ کیوں اپنا بھیس بنایا ہے
کتنے ہیرے ہو کتنے بیلے ہو ٭ کتنے آپ گورو کتنے چیلے ہو
کتنے مجنوں ہو کتنے لیلی ہو ٭ ہر گھٹ گھٹ وچ سمایا ہے
کہوں مسجد کا در تارہ ہے ٭ کیوں بنیا ٹھاکر دوارہ ہے
کہوں جوگی آہے دھارا ہے ٭ آپو اپنا راہ چلایا ہے
بلھا شوہ دا میں محتاج ہویا ٭ مہاراج ملے میرا کاج ہویا
مجھے پیا کا درس معراج ہویا ٭ لگا عشق تان ابھر گن گایا ہے
مین پایا ہے مین پایا ہے ٭ تین آپ سروپ وٹایا ہے
پس سب کچھہ چھوڑ دو پیارے کے دیدار مین مگن ہو جاؤ

Marfat.com

بلھے شاہ صاحب

پڑھ نقطہ چھوڑ حسابوں نوں ۔ کر دور کفر دیاں بابوں نوں
لاہ دوزخ گور عذابوں نوں ۔ کر صاف دلیہ یار خوابوں نوں
گل ایسے گھر وچ ڈھہدی ہے ۔ گل اک نقطے وچ مکدی ہے

ایویں منتھا زمین گھمائیدا ۔ لمیا پا محراب وکھائیدا
پڑھ کلمہ لوک ہسائیدا ۔ دل اندر سمجھ نہ لیائیدا
کدی بات سچی وی لکدی ہے ۔ گل اک نقطے وچ مکدی ہے

کئی حاجی بن بن آئے جے ۔ گل نیلے جامے پائے جے
حج وچ ٹکے لے کھائے جے ۔ بھلا ایہ گل کنوں بھائے جے
کدی بات سچی وی لکدی ہے ۔ اک نقطے وچ گل مکدی ہے

اک جنگل بیلے پھاندے نی ۔ اک دانہ دنکے کھاندے نی
بے سمجھ وجود تھکاندے نی ۔ گھر آوندیاں ہوکے ماندے نی
ایویں چلیاں وچ جنڈ سکدی ہے ۔ اک نقطے وچ گل مکدی ہے

پڑھ مرشد عبد خدائی ہو ۔ وچ مستی بے پروائی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو ۔ بلھا بات سچی کدائی کدی ہے
گل اک نقطے وچ مکدی ہے

سائیں صاحب موصوف نے
تعلیم توحید کیا سچ فرمائی ہے ۔ سچ کہاں تاں پایا نہ جاوے
جھوٹھ کہاں بھی ناں کجھ پایا ہے ۔ ہی دوہاں گلاں توں جدا ہے
سچ سچ کے جیہا کہندی ہے
سونہہ آئی بات نبھدی ہے

Marfat.com

جس پایا بھیت قلندر دا ؛ راہ کہوجیا اُس تے اندر دا
اوہ باسی ہے اوس سندر دا ؛ جیتے کوئی نہ چڑھدی لہندی ہے
ایہو تکن بازی دیہڑا ہے ؛ تہم تہم ٹرو اندھیرا ہے
وڑ ویکھو اندر کیہڑا ہے ؛ کیون خفتن باہر ڈھونڈدی ہے
اوتھے لیکھا پون نیارا ہے ؛ اوہ صاحب سبنوں نیارا ہے

اوتھے قدرت دا چمکارا ہے ؛ جیوں چنگ دا روو پئی چندی ہے
جد ظاہر ہوے نور ہو رین ؛ جل گئے پہاڑ کوہ طور ہورین
دار چڑھے منصور ہو رین ؛ اوتھے شیخی پیش نہ وندی ہے
کتے ناز ادا و کہائیدا ؛ کتے عاشق بن بن آئی دا
کتے ہو رسول ملائیدا ؛ کتے جان جدایاں سہندی ہے
سب بھل جاون تکرار تائیں ؛ پھر ہار ون بلے یار تائیں
اتھے مخفی بات سوہندی ہے ؛ اک لازم شرط ادب دی ہے
ایہ بات معلوے سب دی ہے ؛ ہر ہر وچ صورت ربدی ہے
کتے ظاہر کتے چھپیندی ہے ؛ اساں پڑھیا علم تحقیقی ہے
ہور ساری گل دھیکی ہے ؛ اینوں رولا پا پاپندی ہے
بلہا شوہ اساں نہیں وکھ نہیں ؛ بن شوہ تہیں دوجا کجھ نہیں
پردیکھن والی اکھ نہیں ؛ تائیں جان جدائیاں سہندی ہے

سائیں صاحب ایک اور جگہ پر یہی کلام کھلا یوگ ابھیاس کے اشارت فرماتے ہیں دلا میں دجہیں تاں رہ گئی رائی
نین کارن ہیں جیسے ہو کٹ تو ورو وارے ند کے سو بار

Marfat.com

وسوین درتے آن کہلو یا ؛ ہن تان من میری آشنائی

ہر وقت ذات آلہی میں محو اور مگن رہو۔ مولوی روم صاحب
قافیہ اندیشم و دلدار من ؛ گو بدم میندیش جز دیدار من
واسشٹ بھگوان کی ہدایت کے مطابق ہمیشہ اس علم سے واقف
و دانا ہو کر دل ذات الٰہی میں مخور رکھو۔ اور دنیا کا کام سُتے سِدھ
کرتے چلے جاؤ۔ اب یہ فقیر کہتا ہے۔ کہ میری اس سچی رونما کتاب
کو پڑھ کر خیالات فاسد کمزور اور لکیر کی فقیری کا جناب کر لو۔ پھر
جوگ واسشٹ۔ آتم پُران۔ اپنکھد۔ بھگوت گیتا۔ وساتیر۔ مثنوی
مولانا روم۔ لوائح حضرت مولانا جامی۔ شرح گلشن راز تصنیف
حضرت بلھے شاہ صاحب قصوری۔ کافیاں۔ سی حرفی۔ دیوان
خواجہ حافظ شیرازی۔ دیوان شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی۔ گورو
گرنتھ صاحب (خصوصاً شبد ناوان محل گورو تیغ بہادر صاحب
ویراگ شتک راجہ بھرتری جیو۔ ترجیع بند وصالی۔ قصیدہ جودیہ
حضرت فرید الدین عطار صاحب۔ دیوان حضرت شمس تبریز
تصانیف حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔ مثنوی تحفۃ احرار
دسجۃ الابرار و رسالہ دُرّ مفاخرہ حضرت مولانا نور الدین عبد الرحمٰن
حاجی صاحب کے اوراد یہ مرکبہ کے استعمال سے اپنا خون
روحانی بڑھا کر موکھش اور نجات کی پہلی (درجہ) سے صحت
فنا فی اللہ حاصل کر لو۔ کتب منہود و شاستر میں جہاں ذکر تناسخ
اور نرک سرگ کا آیات اور دیگر کتب اہل اسلام میں جہاں ذکر

Marfat.com

بہشت اور دوزخ کا آیا ہے اُن کو بزرگاران دین کی حکمت عملی و مصلحت اندیشی سے روحیک اور بیانک و آک (اقوال) سمجھو ان کی اصلیت کچھ نہیں ہے۔ یہاں ہی بہشت ہے یہاں ہی دوزخ ہے۔ ایسے اقوال مثل ڈبہ یا صندوق کے ہیں کہ جن میں علم توحید کی دولت اور زیورات محفوظ رکھے گئے ہیں اور جیسے کتاب کے مقوہ میں مضمون کتاب محفوظ ہوتا ہے۔ ایسا ہی اقوال تناسخ بہشت دوزخ کے مقولوں میں علم توحید کو سمجھو جیسے استخوان سر میں مغز محفوظ ہے۔ اسی طرح علم توحید اقوال مذکور میں محفوظ ہے۔ جیسے مغز کی حفاظت کیلئے سر کی استخوان کی ضرورت ہے اسی طرح سے مغز توحید کی حفاظت کے لئے اقوال شرعی کے رکھنے کی ضرورت ہے لیکن محققان استخوانوں سے مغز کو نکال لیتے ہیں اور مغز سے ہی سروکار رکھتے ہیں اور استخوانوں کو پھینک دیتے ہیں جیسے مکھنی مکھن کو نکال کر چھاچھ کو پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح محقق عارف اقوال شرعی سے سروکار نہیں رکھتے۔

مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔

باز قرآن مغز را برداشتیم ✤ استخوان پیش سگان انداختیم

تبع فرید الدین عطار صاحب فرماتے ہیں۔

کہ کفر کافر را دین دیند ار راہ ذرۂ از درد دل عطار را

کہاں تک لکھتا جاؤں ؎ 1381/21

اگر در خانہ کس است ✤ حرفے بس است

Marfat.com

سائیں بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

مین عشق حقیقی مٹھی کوڑے مینوں دسو پیادا دیس نی مینوں
دسو سجن دا دیس۔ ماپیاں دے گھر بال ایا نی
پریت لگا کے ٹٹی کوڑے۔ مینوں دسو پیادا دیس نی مینوں
دسو سجن دا دیس۔ منطق معنی کنز قدوری میں پڑھ پڑھ علم گنی کوڑ
مینوں دسو پیا دا دیس نی ؛ مینوں دسو سجن دا دیس۔ نیاز
روزہ اوہناں کی کرنا جنہاں پریم صراحی لٹی کوڑے۔
مینوں دسو پیا دا دیس نی۔ مینوں دسو سجن دا دیس
بلھے شاہ دی مجلس بہ کے سب کچھ لٹی میری چھٹی کوڑ
مینوں دسو پیا دا دیس نی۔ مینوں دسو سجن دا دیس۔

کیونکر جائے کعبے نون ؛ دل لوچے تخت ہزارے نون
لوگ جو سجدہ مکے نون کردے ؛ میرا یار پیارے نون
بہس نماز قضا چکڑ روزے کلمہ دمبہ ناہی ؛ بلھا شاہ شوہ اندروں پایا باہلی پھیرے ہوکائی

خواجہ حافظ
زاہد تو دان خلوت و تنہائی نیاز ؛ عشاق را حوالہ بعیش مدام کرد

دیگر کمن نصیحت حافظ کہ رہ نیافت ؛ گم گشتہ کہ بادہ عشقش بکام رفت

چو طفلاں تاکے اے واعظ فریبی ؛ بہ سیب بوستان جوئے شیرم
بفریادم رس اے پیر خراباتی ؛ بیک جرعہ جوانم کن کہ پیرم

ولہ

بامدعی مگویید اسرار عشق و مستی ؛ تا بے خبر بمیرد در رنج خود پرستی

واعظ کمن نصیحت شوریدگان کہ ما ؛ با خاک کوئے دوست بفردوس نگریم

کہن یہ ہے کہ برہم جگت ہے جگت برہم ہے

Marfat.com

دیدار خداوندی پہ تکیہ ہو رہا ہے

دلے کز معرفت نور و صفا دید ÷ بہر چیزے کہ دید اول خدا دید

فرضی اور موہوم خدا کو تلاش مت کرو کہ نہیں ملے گا
جے جاگاں تدناں ہے سوای تدناں ÷ ٹردیاں پھر وہاں اٹھدیاں بیٹھدیاں نانواں
فریاد کناں خدا ے را مے جوئید ÷ گر این قوم خدا ے ! دوری دارند
چشم دل بیدا شد معشوق را در خویش دید ÷ عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم حباب

دعا

ساقیا مائے شباب بیار ÷ یک دو ساغر شراب ناب بیار
گر صواب است ور خطا خوردن ÷ گر گناہ ست و ور ثواب بیار
گرچہ مستم سہ چار جام دگر ÷ تا بکے شوم خراب بیار
برکت را ے در پہاور سکان رہائشی خود۔ وقت ۴ تا ۵ بجے
صبح ۔ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۱ء بوم یکشنبہ۔

نظم بطور نکتہ از برکت را ے گنہگار

لکھیا پڑھیا روڑہ پیا گیا بہلہ پیا سب فضل کمال
جے اک نکتہ جاتا نہیوں کی ہے اپنا اصل احوال
معلوم نہ شد کہ کیستم من ۔ واضح نہ شد کہ چیستم من
موت کیا شے ہے کسے واقف سے پوچھا چاہیئے۔
دو نفس میں ختم کرتی ہے یہ سوچا چاہیئے
جیتے جی جس نے نہ جانا صاحبو اس موت کو
زندگی برباد کرتا ہے اُسے احمق کہو

Marfat.com

موت کا ہی جاننا اک کام ہے ؛ ورنہ سارا علم حکمت خام ہے
جبکہ مرجاتا ہے کچھ رہتا نہیں ؛ یا کہ کچھ رہتا ہے یہ سمجھو یہیں
گر نہیں رہتا ہے کچھ چھوٹے بھلے ؛ گر ہو صورت دوسری تو کیا کرے
یہ مروڑی کھولنا ہی کام ہے ؛ ورنہ ساری عقل و دانش خام ہے
کُلّہم فضل و دانش سارا ہی واہیات ہے ؛ موت کا ہی جاننا اک بات ہے
رہبر گیا اوس شخص کا فضل و کمال ؛ موت کا جسنے نہ جانا اصل حال
ساری دولت موت تک ہی ساتھ ہے ؛ ورنہ جانا ہاں سے خالی ہاتھ ہے
یا خدا جو بات ہے اصلی بتا ؛ جہل و نادانی کا دے پردہ اٹھا
عقل تو باقی نہیں یہ مدعا ؛ نور عشق خویشتن را کن عطا
تا بہ ظلمات را رفع کند ؛ زنگ شبہ و شک را رفع کند
بن تری امداد کے ہین نارسا ؛ خواجہ حافظ نے ہی کیا اچھا کہا
ماں بدان مقصد عالی تو انیم رسید ؛ ہاں مگر پیش نہد فیض خدا گامے چند

از مصنف

نہ عاصی بچے اور نہ عارف بچے ؛ یہ مار سے اجل ہر کسی کو ڈسے

---

۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء در پہلور وقت صبح ۲ بجے

نکتہ۔ ہم ناستک ہیں کہ کسی فرضی موہوم غیر موجود خدا کو نہیں مانتے۔ ہم آستک ہیں۔ کہ سامنے کے موجود خدا کو مانتے ہیں جو آنکھون کے سامنے نظر آرہا ہے یعنی ویراٹ سروپ کے جہان نما خدا کو مانتے ہیں۔ اگر ہم اس جہان کو خود بخود بقو لیکہ۔
تو سپہ انی جہان خود بہتِ قایم ؛ بہ نور خویشتن پیوستہ دایم

Marfat.com

خدا سمجھکر نہ مانتے تو ناستک ہوتے ہم جہان میں باقاعدگی کی ایجاد حسب ضروریات معقول طور پہ مثل گردش ستارگان مرکز ثقل۔ قوت برقی۔ کہربائی۔ مقناطیسی۔ نور نار سردی گرمی رطب۔ یابس۔ عناصر اربعہ۔ آکاشی۔ بصر سماعت۔ شامہ۔ لامسہ ذائقہ۔ ہاضمہ۔ جلابیہ۔ دافعہ۔ دل۔ جگر۔ معدہ۔ امعا جائے بول۔ براز۔ رحم مشیمہ۔ اعضا تناسل۔ فرج۔ گوشت۔ پوست۔ استخوان اعصاب۔ شریان۔ عضلات۔ خون۔ شیر وغیرہ دیکھتے ہیں۔ بقول لیکہ

بہ بین تا نیک بخشت از چند بند ؛ باقلیدس صنع درہم فگند
تامل کن از بہر رفتار مرد ؛ کہ چند استخوان پے زدو وصل کرد
کہ بے گردش کعب و زانو و پا ؛ نشاید قدم برگرفتن ز جا
ازاں سجدۂ آدمی سخت نیست ؛ کہ در پشت او بہرہ یک لخت نیست
رگت برنشست اے پسندیدہ خو ؛ زمینے دروسی صدو شصت جو
بصر دہ سرو تن ذرائے و تیز ؛ جوارح وہر دل بدانش عزیز

اس لئے جہان کو جس میں سب کچھ باقاعدہ ہو رہا ہے خدا مان لیا ہے۔ ایک ہی چیز ممکن واجب لطیف سب کچھ بن رہی ہے۔ ایک نکتہ سابقہ میں ایک ہی چیز کے سب کچھ بننے کے تفصیل بیان کر دی ہوئی ہے۔ اسی کو خدا مانتے ہیں۔ اس سے غیر خدا کوئی اس واسطے نہیں مانتے کہ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو دکھلائی دیتا یا کسی نہ کسی طرح بتلا دیتا کہ میں خدا ہوں ایسا ہوں۔ تمام عمر ڈھونڈتے چلے آئے نہ ملا اگر ہوتا تو مل جاتا۔ پس جو لوگ سوائے

Marfat.com

ویراٹ سروپ ۔ برہمہ ایشور کے اور کسی خدا کو مانتے ہیں وہ فرضی خدا کو مانتے ہیں۔ جیسے بالک (بچہ) ہوا کو مانتے ہیں پر ہوا ہوتا نہیں ہے۔ اسی مین اُپت کہپت ہے۔ وجود (یعنی ہستی) ایک بحر ناپیدا کنارا ور نامتناہی اپنے سرمدیت میں موج زن ہو رہا ہے۔ یہی خدا ہے۔ ہم اُس میں لہرین ہیں ؎

ما در یا ئیم و دریا عین ما ست ؛ این سخن داند کسے کو آشنا ست

ذات و صفات ہر دو مقصد یکے بود ؛ تمثال موج دریا اصلش یکے بود
کو طالبش کہ بیند موجود غیر مطلق ؛ آدم رسول مولیٰ ہر سہ یکے بود

بحر لیت نہ کاہندہ نہ افزائندہ ؛ امواج بر و رونده و آئینده
عالم چو عبارت از ہمیں امواج است ؛ بود و دو زبان بلکہ دو آن پائیده

بحر لیت وجود جاودان موج زنان ؛ زان بحر پدیده غیر موج اہل جہان
از باطن بحر موج بین گشته عیان ؛ بہ ظاہر بحر و بحر در موج نہان

کتب مقدس دھانیز نامۂ جمشید ؛ بیاد بھگوت گیتا کے ویراٹ پرب اور آتم پران میں ویراٹ کی تعریف میں نہایت مفصل شرح و بسط سے یہی راز بیان کیا گیا ہے کہ برہمانڈ کس طرح سے واجب الوجود ہے۔ ان کتب مقدسہ میں ملاحظہ کرو ہماری کتاب نکات سے کہ تفاصیل اس کی

Marfat.com

اُن کی نقل کوئی ضروری نہیں ہے کہ نکتہ کی تعریف
زائل ہوتی ہے۔ اور طوالت ہوتی ہے۔ کتب مقدس اپنشد
جوگ واسشٹ۔ بھگوت گیتا۔ ویدانت سوتر یاس منی۔ آتم
پران۔ قصیدہ جودیہ عطار۔ لوائح جامی۔ دیوان خواجہ نیاز
ترجیع بند وسالی۔ کافی۔ وسی حرفی ہوشاہ صاحب شبد گورو
تیغ بہادر صاحب۔ تحفۃ احرار۔ دیوان حافظ۔ مثنوی مولانا
روم صاحب مفصل ہیں۔ ہر وقت پڑھو۔ اور فیض اُٹھاؤ
اور آنند حاصل کرو۔ موکھش پاوانِ کتابوں کو حرز جان رکھو
اِن کو پڑھتے ہوئے موت آجائے تو موکش سمجھو۔ حافظ
شاد باد ارواح آن رندے کہ او نہ بر سرِ کوئے بتاں یابد وفات

وہ بُت یعنی مصنف ان کتب کے تو موجود نہیں ہیں بحرِ
وجود دیرات سروپ میں لین ہو چکے ہیں ان کی تصانیف
مقدس ہی بُت ہیں جہاں ان کتب کی لائبریری ہو
اُس کو کوچہ بتاں سمجھو۔ او سمین وقات ہو تو شاد باد انواع
آن رندے۔ کا سلسلہ صادق آجائیگا۔ پیارو۔ ہم کو خود خدا
ہونے اور بننے کا الزام معترض اس مسئلہ وحدت وجودی
کو ماننے کے لئے دیتے ہیں جو سراسر اصلی واقعات اور
حالات کے خلاف ہے۔ سچ کو ماننے کی کیا شرم ہے جب
بات ہی اصلی فی الحقیقت یہ ہے۔ تو پھر کیا اُن کو شرم
نہیں آتی کہ جب وہ فرضی موہوم غیر موجود خدا کو مانتے ہیں
اور اُس کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ اور اُس خدا کو دکھلا نہیں

Marfat.com

سکتے ہیں۔

عاقل نقد را بہ نسیہ ندہد

ہمارے پاس تو نقد ہے سامنے ویراٹ روپ خدا کو دکھلا رہے ہیں۔ ان کے پاس نسیہ ہے کہ دکھلا نہیں سکتے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم اگر جہان کو خدا روپ نہ مانتے ہوتے صرف خود بخود مانتے ہوتے تو ہم کافر ہوتے ہم تو خدا کو ہی مانتے ہیں جہان ظہور روپ ہے اس میں گیان شکتی جو گو کہیں کہیں پرگٹ مثل چمک بجلی کے ہے وہ بطون روپ ہے جو شخص خدا روپ جہان کو نہیں مانتے جہان روپ مانتے ہیں وہ ناستک دہریہ ایتھٹ سفسطی ہیں۔

مولانا جامی فرماتے ہیں۔

سوفسطائے کہ از خود بیخبر است ÷ گوید عالم خیالے اندر نظر است
آرے عالم ہمہ خیال است ولے ÷ جاوید در و حقیقتے جلوہ گر است

یہی بات یافتنی ہے اسی میں ابھیاس رکھو۔ ؎

چون این یافتہ شد ہمہ یافتہ شد ÷ مقصد یافتنی دیگر نیست

چھٹے کانڈ یوگ ابھیاس جس نفس ریاضات کرنے سب کا مقصد اسی امر کا دریافت کرنا ہے اور باطن ہی باطن ہیں نہ کوئی مزید دریافت غیب کی ہے نہ فتوح غیب ہے نہ کوئی فرشتے ہیں نہ دیوتا ہیں نہ عالم عقبےٰ ہے نہ تناسخ ہے نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے سب شرعی دکھاوے ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو دریافت نہیں کیا وہ ہی ظلمات۔ دارکنس۔ جہالت۔ نادانی۔ دوزخ جہنم (حیوان کی صورت) آواگون میں ہے۔

Marfat.com

پھڑ نکتہ چھوڑ حسابان نون ÷ کر در کفر دیاں باباں نون
لاہ دوزخ گور عذاباں نوں ÷ کر صاف دلے دیاں خواہاں نون
میں پایا ہی میں پایا ہی تین اپنا بھیس وٹایا ہی ÷ نہ جا مسجد نہ کر سجدہ نہ رکھ روزہ نہ مر بھوکا
خودی کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا نہ بہن سٹ سوٹا کاسہ لوٹا ؎
چشم بکشا کہ جلوۂ دیدار ÷ متجلی است از در و دیوار

ہر وقت ظاہری آنکھوں سے دیراٹ سروپ عالم کو دیکھکر جلوہ دیدار اور نور بصر حاصل کرتا رہو۔ کوئی مخفی الٰہی نہیں ہے جو ملتا نہیں ہے مایوس نہ ہو تو فائز المرام ہے ؎

او بہ پیش تو ایستادہ چو سرو ÷ سرفرو بردۂ تو زگس وار

جاگ پیارے اور وصیان دہر بکتہ ہندو وغیر مذاہب والوں کو سنسکرت پڑھاؤ۔ در ریغ نہ رکھو۔ کہ اس میں نقصان مذہب ہنود ہے۔

بندۂ احقر برکت رائے منصف پھلور۔ خلف لالہ سکھدیال صاحب ہانڈہ سررشتہ دار چیف کورٹ پنجاب بن لالہ سوایا رام بن لالہ رام چند ستوطن بلدۂ قصور در پھلور مقام رہائشی خود وقت ۴ بجے صبح ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

نکتہ: پہلے بھی ایک مفصل نکتہ جیو ہنسیا یعنی ذبح جانوران کے خلاف لکھا ہے اب بھی مختصراً لکھتا ہوں کہ کوئی وہ مذہب الٰہی نہیں ہو سکتا جس میں ہنسیا جائز ہے خدا کی مخلوق کی بیخ کنی کر کر بے زبان۔ بے گناہ جانوروں کی خونریزی کر کر ان کے مردہ جسم کو غذا بنانا اس سے خدا راضی نہیں ہو سکتا۔ جو جانوران کو ذبح کر کر قربانی نام رکھتا ہو آپے میں رجی کجی آپے میرے بچے جیون کا مصداق ہے

Marfat.com

خودی کی قربانی کرنی چاہیئے۔ تذکرہ غوثیہ میں مذکور ہے۔ کہ ایک چیلہ فقیر کا کرامتیں متواتر دکھلانے لگ گیا۔ فقیر صاحب سے لوگوں نے اُس کی اُچاہٹی کی شکایت کی۔ تو فقیر صاحب نے فرمایا کہ چند روز مرغی کا گوشت کھلا دو۔ خود اُس کا سینہ سیاہ ہو جائے گا پس اس سے ثابت ہے کہ گوشت کھانے سے سینہ سیاہ ہو جاتا ہے نہ کہ نورانی۔ پس جو اشخاص زندہ جانور کو ذبح کر کر اُس کو مردار بنا کر گوشت خوری کرتے ہیں وہ اپنے مذہب کے رحمانی اور دل کے نورانی ہونے کے کس طرح دعویدار ہو سکتے ہیں ایسے بے رحم آدمی جو جانوروں کی گردن چھری سے گھڑ گھڑ کر کاٹتے ہیں اور جانور سامنے اُن کے جان توڑتا ہے اور وہ دیکھتے ہیں وہ خدا کے دوست اور پیارے کس طرح سے ہو سکتے ہیں۔ دیکھو حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتا ہے

کہ دوش مرغے بہ صبح می نالید ؛ عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
یکے از دوستانِ مخلص را ؛ مگر آواز من رسید بگوش
گفت باور نداشتم کہ ترا ؛ بانگ مرغے چنیں کند مدہوش
گفتم این شرط آدمیت نیست ؛ مرغ تسبیح خوان و من خاموش

اور جگہ فرماتا ہے۔ کہ

بذکرش ہر چہ بینی در خروش است ؛ دلے داند درین معنے کہ گوش است

پس جب کہ مرغان توحید ایزدی کے نغمہ سرا اور یاد خدا میں ہوں ایسے عابدوں کی ہلاکت کس طرح جائز ہے۔ اور اُن کو کاٹ کر کھا جانا کہاں کا انصاف ہے۔ حتیٰ کہ خدا کو بھی اس پر راضی بیان کیا جاتا ہے ہر جانوروں کی قتل عام ہر ہی ہر کو کیونکر منظور

Marfat.com

ہو سکتی ہے ہائے خود غرضی ؎

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

برکت رائے منصف پھلور ۶ بجے صبح ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

سوتر ہمارا گورمنتر۔

(۱) اہنسیا (جیو ہتیا) (ذبح جانور) مت کرو۔

(۲) پرتکھ کو چھوڑ پرمان مت مانو۔

(۳) جانو کہ جو کچھ دکھائی دے رہا ہے (برہمانڈ) یہی خدا ویراٹ سروپ ہے اور کوئی خدا اس کے علاوہ حقیقت میں نہیں ہے اسی میں اوپت کھپت حدوث وفنا ہے۔ یہی باقی یا بقا اپنے آپ میں قائم بالذات (آتما) ہے۔ کسی موہوم فرضی غیر موجود خدا کی تلاش میں کبھی مت دوڑو۔ کہ نہ پاؤ گے۔ چونکہ اس برہمانڈ میں سب کچھ باقاعدہ طور پر ہو رہا ہے۔ یا یہ برہمانڈ باقاعدہ طور پر بن رہا ہے۔ یہ مدبر خدا ہے۔ آستک دھرم رکھو۔ اگر بے قاعدگی نظر آتی ہو تو اس کو خدا نہ سمجھتے اور ناستک دھرم درست ہوتا اسی برہمانڈ کو ناستک باقاعدگی اور تدبیر کے امر کو دانستہ یا ہٹھ دھرمی یا بے وقوفی سے نظر انداز (اور بلک) کر کر از خود قائم قدیم بطور جگت اور دنیا کے مانتے ہیں۔ ہم اس برہمانڈ کو باقاعدہ مدبرانہ بنا ہوا دیکھ کر از خود قائم بالذات قدیم برہم (یا خدا) مانتے ہیں۔ لا انتہا آکاش۔ روپ تارا گن جمیع اقسام کی موجودات چرند۔ پرند۔ عناصر۔ اربعہ۔ نور ظلمات۔ سردی۔ گرمی

Marfat.com

برقی مقناطیسی قوتین۔ جس فضا رکھتا ہوا یہ برہمانڈ خدا ہے
یہ مجموعی صورت کا رکھنے والا خدا ہے۔ جیسے انسان کی شکل
پرنگ برنگی۔ سنہری۔ نیلی پیلی سبز کلگی وغیرہ والی ہے جیسے درختان
کی صورت شاخ برگ پھول پھل والی ہے۔ اسی طرح سے
خالق (خدا) کی شکل نامتناہی۔ آکاش۔ روپ۔ تاراگن (ثوابت
کواکب) جمیع موجودات۔ موالید ثلاثہ۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات
نور ظلمات سردی گرمی برقی مقناطیسی وغیرہ طاقتوں کے رکھنے
والی ہے۔ اپنی اپنی شکل ہے۔ اُس کی شکل اسی طرح کی ہے
(تمہاری مرضی کے مطابق زرہ پوش خود بکتر رکھنے والی منھیار
پکڑے ہوئے شجاعانہ یا نرگس یا آہو چشم۔ لب لعل خورشید خد
سرو قد دراز موئے معشوقانہ نہیں ہے کیا کرین ؎

چو قسمت از لی بے حضاری ما کردند
گراندکے نہ بوفق رضائے است خوردہ مگیر

پس وہی وہ ہے اور غیر کچھ موجود نہیں ہے ؎

سمایا ہے جب سے تو آنکھوں میں میرے ۔ جدہر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

ایکو اہنگ بُہشیامی (ایکو برہم دوتیو نا ستی)

وانما تولوفثم وجہ اللہ۔ لا الہ الا اللہ ؛

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد ؛ لم یلد ولم یولد

ولم یکن لہ کفوا احد ؛

Marfat.com

باپ (خالقی) صفت کو لئے ہوئے. بیٹا مخلوقی صفت کو لئے ہوئے روح القدس ان دونوں صفات سے معرّا حیثیت رکھتی ہوئے وہ ہی خالق وہ ہی مالک ہے۔ ست سری اکال۔ وہ بجز خارنا پیدا کنار واجب الوجود اپنی سرمدیت میں موجود ہے۔ سرب سرشٹی اس کی امواج (لہریں) ہے ؎

جیسے جل تے بدبدا اوپجے بنسے نیت ÷ جگ رچنا تیسے رچی جان لیو ریمیت

پس ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی سکھ وغیرہ سب سجاتی ایک روپ بھائی بھائی ہیں۔

رل مل ہرگن گائے ندی ناؤ سنجوگ

علیحدہ خدا بہشت دوزخ۔ آواگون سب فرضی ہیں۔ مت مانو ؎

وہ جو آئے تھے وہ چل بسے ÷ ہے سزا جزا کی خبر کسے

یہ ہیں سب یہیں کے مباحثے ÷ نہ ثواب ہے نہ عقاب ہے

حافظ صاحب فرماتے ہیں

چو طفلان تا کے اے واعظ فریبی ÷ بسیب بوستان دجوئے شیرم

بفریادم رس اے پیر خرابات ÷ بیک جرعہ جوانم کن کہ پیرم

زاہد نودان خلوت و تنہائی و نیاز ÷ عشاق را حوالہ بعیش مدام رفت

(دنیا کے نظام کو قائم رکھنے کے لئے اور افراط تفریط کے لئے ڈنڈ دینے کے لئے بادشاہی ظہور مالک کا ہے۔ تم مت فکر کرو) بہشت حور و غلمان۔ اپسرا اون۔ حوض کوثر۔ طوبےٰ۔ فلک برتر کی تمناؤں میں مت بھٹکتے پھرو۔ توحید کے ست سنگیوں کے دوارے پر آؤ کہ موکھش یہاں ہی پاؤ گے ؎

Marfat.com

نالان و دادخواہ بے خانہ میروم ÷ کز دست غم خلاص دل آنجا گر شود
غمے دنیا چو از پایم در آرد ÷ بجز ساغر نباشد دست گیرم
اگر غم شکر انگیزد کہ خون عاشقان ریزد ÷ من و ساقی بہم سازیم و بنیادش براندازیم
فرصت نگر کہ فتنہ چو در عالم اوفتاد ÷ عارف بجام میزد و از غم کراں گرفت
مے دہ کہ ہر کہ آخر کار جہاں بدید ÷ از غم سبک برآمد و رطل گراں گرفت

۴۔ جیسے پرمان کو پرکھش کے ہوتے ہوئے ماننا یوگ نہیں ہے اسی طرح سے اور کوئی علم غیب نہیں ہے۔ محض ایک ڈھکوسلہ ہے جو حال برہمانڈ کا ہے۔ علم سائنس سے دریافت ہوگا جیسے تار برقی کے ذریعہ یا بے تار برقی کے آلات کے ذریعہ پیغام لیتے دیتے ہو۔ جیسے ریل پر سوار ہو کر ہزاروں کوس دوزے جاتے ہو۔ برسوں کا کام مہینوں میں اور مہینوں کا دنوں میں دنوں کا گھنٹوں میں گھنٹوں کا منٹوں میں کر لیتے ہو۔ غباروں اور ہوائی جہازوں میں اُڑے پھرتے ہو۔ سڑکوں اور پلوں کے احتیاج سے چھوٹ گئے ہو۔ اسی طرح اس علم کی بدولت ترقی کرتے کرتے سیریس بیلی گوس۔ ریگل۔ سہیل۔ چاند۔ مشتری۔ زحل۔ وینس۔ مریخ وغیرہ تک جا پہنچو گے۔ اور کسی طرح سے نہ جا سکو گے۔ جیسے دوربین کے ذریعہ جو نو دسٹا پاس۔ مشتری۔ زحل وغیرہ کے چاند۔ ہرشل۔ پنچوں وغیرہ کو دیکھ لئے ہیں اسی طرح سے

Marfat.com

اور لوک دنیا میں سیبرلیں الفانسوڑی وغیرہ کے گرد گھومنی والی بھی دیکھ لوگے۔ میدان تحقیق میں قدم بڑھاتے جاؤ۔ سب کچھ پا لوگے۔ لیکن کبھی فضول علم غیب کی تمنا مت رکھو ایسے معلم کے گھٹنے مت چڑھو۔ کہ ایسا علم غیب ذہن نشین کرا کر پاگل بناتا ہے

۵۔ سروگ ویراٹ روپ سمندر الیشر ہی ہے۔ ہم لہرین الپگ ہیں سروگتا کی کوشش مت کرو کہ کامیاب نہیں ہوگے لہر بحر کا کام نہیں کر سکتی۔ سعدی

چہ شب ہا نشستم درین سیر گم ÷ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم
کہ خاصاں درین راہ فرس راندہ اند ÷ بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند
فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند ÷ سحرگاہ خروشان کہ وا ماندہ اند

ز خود گرچہ مرکب ببیروں راندہ ام
براہ تو در نیم راہ ماندہ ام

حکومت ختم شد۔ برکت رائے منصف پھلور بوقت ۴ بجے صبح قبل طلوع آفتاب در پھلور ۱۵ مارچ ۱۹۱۰ء آج مردم شماری کی تعطیل ہے

نکتہ۔ موکش اس امر کا دریافت کر لینا ہی ہے کہ جو کچھ دکھلائی دے رہا ہے۔ برہم ہے۔ برہم سب کچھ ہو رہا ہے۔
۲۔ بعد فساد بدن کے کوئی جیو آتما باقی نہیں رہتا۔ کہ جس کو آواگون ہو۔ یا بہشت دوزخ ملے۔ نہ آواگون ہے نہ بہشت دوزخ ہے میری اپکدیس

Marfat.com

کے مطابق محسوس جہان بھوت آتما ہے۔ گیان شکتی جو جہان میں معلوم ہوتی ہے پرم آتما ہے۔ غرضیکہ پرم اور بھوت اوپادی ہیں یعنی دو مختلف پوزیشنیں ہیں۔ دراصل ایک ہی آتما دو شانوں سے متجلی ہو رہا ہے۔ پرم آتما اپنے گیان کے نور سے بھوت آتما کو جو سنکلپ خود سے بن رہا ہے۔ منور کر رہا ہے۔ جب بھوت آتما یعنی جسم کا اعتدال بنا رہتا ہے۔ وہ فیض نور گیان پرم آتما سے نورانی رہکر گیانوان رہتا ہے۔ جب اُسکا اعتدال بگڑ جاتا ہے وہ مجہول اور ظلمانی ہو جاتا ہے۔ اِن معنوں میں خواجہ حافظ فرماتا ہے

جانان طلبی آئینہ را قابل ساز ٭ ورنہ ہرگز گل نسریں ندمد زآہن و روی

مطلب یہ ہے کہ جب اعتدال قابل قبول فیض نور گیان پرم آتما کا بھوت آتما (جسم) کو ہوتا ہے۔ تب نور مذکور سے وہ منور ہوتا رہتا ہے۔ اعتدال کے بگڑنے پر افاضہ نور مذکور نہیں کر سکتا ہے۔ اگر دوسرے معنوں میں خواجہ صاحب کے قول کی تعبیر کیجائے کہ آلائش تعلقات دنیوی سے دل کو پاک کرنا چاہیئے۔ تب عکس روئے جانان آئینہ دل میں پڑتا ہے۔ تب بھی اعتدال کے معنے ہی نکلتے ہیں۔ کہ صفائی اعتدال حاصل ہونے سے فیض نور سے منور ہوتا ہے۔ پرتکشش ہی پرتکشش جو ہے قابل یقین ہے۔ غیب کچھ نہیں ہے۔ صرف حکایات ہیں۔ جو اصلیت سے دور کر کر گمراہی میں ڈالنے والی ہیں۔ نہ غیب ہے نہ فتوح غیب ہے۔ جو کچھ ہے واضح ہے۔ علم دانائی اسی طرح حیرت میں ڈالکر تباہ کرنے والا ہے۔ مولانا روم ؎

پائے استدلالیاں چوبیں بود ٭ پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

ست سری اکال

Marfat.com

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء برکت رائے منصف پھلور
در پھلور وقت ۷ بجے صبح درخانہ رہائشی خود

۸۱

در لاہور مکان خود ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

المختصر ہمارا مذہب

نکات

نکتہ نمبر ۱۔ چابک یا کوڑہ جگانے والا۔
قول گورو تیغ بہادر صاحب غازی۔

کرنو ہو سونا کیو پریو لوہے کے پھند
ناتک چھوٹن رم گیو اب کیوں رودت اندھ

دل کو ٹہوکا لگا کر اس طرف آیا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ خود دل نے ہی جواب دیا کہ تین امور ذیل اوّل دریافت کرنے چاہئیں۔ پھر چوتھا امر ملحوظ رکھکر زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ پھر چوتھے امر کی مختصر تفصیل سمجھنی چاہیئے۔
پہلا امر کہ جو کچھ جہان دکھلائی دے رہا ہے اور خود ہے یا کہ بنا ہوا ہے اس کے بارہ میں دل نے جواب دیا کہ جہان باقاعدہ بنا ہوا ہے۔ اسلئے کسی مدبّر قادر مطلق کا بنایا ہوا ہے۔ اسپر قول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ یاد آیا۔ جو قادر مطلق خالق کے وجود پر استدلال کرتا ہے۔ اور وہ

Marfat.com

قول اثبات واجب الوجود کے لئے کافی ہے - وھو ھذا :-

بہ بیں تا یک انگشت از چند بند ✣ باقلیدس صنع درہم فگند
تامل کن از بہر رفتار مرد ✣ کہ چند استخواں پے زو وصل کرد
کہ بی گردش کعب زانوے پا ✣ نشاید قدم برگرفتن زجا
انساں سجدہ بر آدمی سخت نیست ✣ کہ در پشت او مہرہ یک لخت نیست

دوم - یہ امر کہ ہم کیا ہیں - جسم ہیں یا اُسکے سوا کوئی اور شے ہیں - ہم کو عقل اور حافظہ متخیلہ اور دیگر قوائے مدرکہ ظاہری اور باطنی - سب جسم کے اجزا ہی معلوم ہوئے - لیکن ابہامی پُرش یعنی اصلی عالم ایک اور چیز نظر آئی - کہ جو جسم کے علاوہ ہے - چشمان - ناک - کان ذائقہ - لامسہ من سب نورانی ہیں - لیکن بغیر اُسکے سب ظلمانی ہیں - یہ سب قوائے اپنی درست حالت میں کام پر بار ہوتے ہیں - لیکن وہ پُرش جسکو اپنی توجہ اور طرف کر لیتا ہے - یہ قوائے کچھ کام اپنے متعلقہ دیکھنے سننے وغیرہ کا نہیں کرتے - وہ پُرش ہم ہیں - کسی چیز کے یاد رہنے پر [illegible] آئینہ پر جو چیز (پرش) انعکاس کرتی ہے وہ ہم ہیں - جو چیز برے کاموں کے ترک کرنے کی قوت حاصل کرتی ہے اور بعد میں [illegible] وہ ہم ہیں - سخاوت - مروت - شجاعت - عشق جس چیز میں [illegible] ہیں ہم ہیں -

امر سوم - ہمکو کیا کرنا چاہئے - اسکا جواب دل نے [illegible] اسباب آسائش و آرائش دنیوی - دولت کہ [illegible] ہیں - انکا تعلق انسان سے انسانی زندگی تک ہے - پس تمام عمر ان اسبابوں کی بہم رسانی میں صرف کر دینی عمر کا ضائع کر دینا ہے - وہ چیز جو دائمی ہے

Marfat.com

پہونچا دے وہ حاصل کرنی چاہیئے۔ سو وہ چیز میرے نزدیک علم خلع بدن (نیوہ چینہ) (کایا پلٹ) ہے کہ جس سے روح کو اپنے اختیار سے جسم سے جدا کر لینے اور متعلق کر لینے کا قاعدہ آجاتا ہے۔ اس سے جنم مرن کا خوف اور دوکھ دور ہو جاتا ہے۔ پیدا ہو کر اگر یہ علم نہیں سیکھا تو بیشک عمر عزیز ضائع کر ڈالی اور انسانی جسم اکارتھ ہوا۔ پس سب کاموں کو چھوڑ کر یہ علم بخوبی طور پر سیکھو جب یہ علم معلوم ہو جائے تو معلوم کرو کہ یہ روح کیا چیز ہے۔ اسکی اصلیت کو پہچانو (شناخت کرو)۔ عارف کہتے ہیں۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

شاہ نیاز احمد صاحب ؎

جسنے پہچانا ہے اپنے آپ کو ٭ ہے نیاز اپنے قدم پر سرنگون

بلھا شاہ صاحب ؎

بلھا شاہ اساں مرنا ناہیوں۔ مرگیا کوئی ہور

خواجہ حافظ صاحب ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ٭ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

مولوی جامی صاحب ؎

گر گل گذرد بخاطرت گل باشی ٭ ور بلبل بیقرار بلبل باشی

؎ تو جزوی و حق کل است گر روزی چند ٭ اندیشہ کل پیش کنی کل باشی

تبصرہ

یہ تینوں امور ۱۔ اثبات واجب۔ ۲۔ اثبات روح۔ ۳۔ امر سعادت میں نے یہاں مختصر بطور دیوجا۔ سندھیا اور نماز ہر وقت) کے لکھ دئے ہیں۔ تاکہ میں انکو ہر وقت بطور حرز جان اپنے رکھوں۔ اور اپنے خلف اولاد کو فائدہ

Marfat.com

پہونچاؤں اور عامہ خلائق سے جو مستحق شخص اس سے فائدہ اٹھانا چاہے اوٹھالیوے - اِن تینوں امور کے لیئے مفصل میری کتابیں ۱- تحقیق روح ۲- ادیب الاعتقاد - ۳- تحقیق سعادت (بزبان فارسی) موجود ہیں جو شخص زیادہ تحقیق چاہے اُنکو دیکھ سکتا ہے - باقی رہا چہارم - وہ علم عاقبت ہے - سو اُسکی بابت میرے ولی عقائد یہ ہیں -

۱- یہ کہ الہام غیر وسیع ہو سکتا ہے - لیکن ابتک غیر وسیع الہام یعنے نامحدود علم ہوا ہوا معلوم نہیں ہوا - الہامیوں کے کلام میں بعض بعض غلطیں پائی جاتی ہیں مثل وجود افلاک وغیرہ -

۲- مذہب صرف ایک ہی حقانی ہے - وہ یہ ہے (بقول حضرت سعدی) کہ ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند - باقی سب سوسائٹی رولز ہیں - بقولیکہ ؎

کسی کو گل پسند آیا - کسی کو شمع خوش آئی -
محبت ہر کسی سے ہے کہ جسکے من بھائی

۳- کُل انسان ایک نوع ہیں - ایک کو دوسرے سے نفرت یا تفوق محبت قومیت اور شخصیت کی نہیں چاہیئے - ہندو مسلمان - یہودی - عیسائی مجوسی سب ایک ہیں - ہندوستانی - پنجابی - برٹانی - چینی - جاپانی - حبشی یورپین سب ایک ہیں - چھوت کا مسئلہ تعصب پر مبنی ہے - جو نہیں چاہیئے بقول حضرت سعدی ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب + دو اندرز فرمود بر روی آب
یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش + دگر آنکہ در غیر بدبیں مباش

کوئی کسی طرح رہے اُسکی عیب چینی نہیں چاہیئے کہ گندی بھیڑ ولنا - کتوا کو تو کا

Marfat.com

کام ہے لیکن جانور آزاری نہیں چاہیئے - دیا مرعی رکھنی چاہیئے - خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

باش دریغ آزار دہر چہ خوہی کن ✤ کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہی نیست

قول شخصے ؎

بہشت آنجا کہ آزاری نباشد ✤ کسے را با کسے کاری نباشد

سعدی علیہ الرحمۃ - بحوالہ حضرت فردوسی طوسی علیہ الرحمہ ؎

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد ✤ کہ رحمت بران تربت پاک باد

میانا رموری کہ دانہ کش است ✤ کہ جان دارد و جانِ شیریں خوش است

؎

شنیدم گوسپندی را بزرگے ✤ رہانیدند از دندان گرگے

شبانگہ کاردے بر حلقش مالید ✤ روان گوسپند از وی بنالید

کہ از چنگال گرگم کردہ بودی ✤ چو دیدم ہائے و گریہ تو بودی

؎

شنیدہ ام کہ بقصاب گوسپندے گفت ✤ دراں زماں کہ سرش بر کارد می سود

سزائے ہر خس و خارے کہ خوردہ ام دیدم ✤ ہر آنکہ پہلوئے چرب خورد چہ خوش زید

فضول خرچی موجب ادبار کا ہے - آرائش و چمک دمک موجب مفلسی شاہ کنجی ہے - کُلّی (مکان) جُلّی (کپڑہ) گُلّی (روٹی) اپنی چاہیئے - کمائی بذریعہ زراعت سب سے افضل ہے - تجارت اوسط ہے - نوکری ادنےٰ ہے بقولیکہ ؎

اوتم کھیتی - مدھ بیوپار ✤ نکھد چاکری - نہ پھٹ دوہار

کمانے والے کو کمائی اس طرح خرچنی مناسب ہے - چہارم میں خود گذارہ کرے

Marfat.com

چہارم والدین کو دے۔ چہارم اولاد کو دے۔ چہارم پس انداز کرے واسطے شادی غمی بیماری وغیرہ کی ضروریات کے۔ تا امکان قرضہ نہ لینا چاہیئے۔ خوش خلقی اور راست بازی۔ راست روی سے بسر کرنی چاہیئے۔ خصوصاً ہماری اولاد کو اسپر عمل کرنا چاہیئے +

برکت رائے ہانڈہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء

لاہور درخانہ خود ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء

خلاصۂ معرفت

سب چیزیں نباتات حیوانات۔ جمادات جن سے مختلف اقسام پیدا ہوتی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں اور اسی میں سما جاتی ہیں۔ زمین کے جملہ طبقے کی وجود ہوا جاتی ہے اور پھر ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسی کہ وہ تھی۔ اسی طرح ہوا درستارے سیارے گیس (گیسی) ذرات سے ہوئے ہیں۔ آگ [illegible] ہے۔ ہوا جیسا وجود ہوتی اور آگ جس روپ سے [illegible] روپ بجلی اور آگ خلا طیس وغیرہ ہے۔ آخر پھر آکاش ہے جس کا شبد ہے۔ آکاش اسکا استھول روپ ہے۔ بہت آکاش ہی خلا ہی خلا دکھائی دے رہا ہے کہ جسکے بیچ چلتے پھرتے ہیں۔ اور نہیں کچھ دکھائی دیتا کہ کوئی روپ سکار والا نہیں ہے۔

پس منبع واجب الوجود ہے۔ بیدل ؎

بود شاخ و برگ گل در تخم ذاتش منجمد + در تماشای خودش شد سیر این گلزار ما

برکت رائے ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء

Marfat.com

مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء وقت صبح ۹ بجہ مقام پھلور

جیسا کہ ہمارے اوپر کے خیالات سے ظاہر ہے۔ ہم موحد ہیں۔ ہم کو کسی سے اختلاف نہیں ہے ؛

۱۔ جو کہے کہ میں دہریہ ہوں۔ خدا کوئی نہیں۔ اُس سے بھی ہم کو اتفاق ہے کیونکہ وہ اس موجودات کو اپنے آپ قائم بالذات مانتا ہے۔ ہم بھی یہی مانتے ہیں کہ آتما جگت ہے۔ جگت آتما ہے۔ بہن (غیر) کوئی چیز نہیں ہے۔ پس خدا کا خدا کون۔ صرف باریکی سے دیکھنا ہے کہ ایک ہی چیز سب کچھ بن رہی ہے۔ یعنی چدآکاش۔ بھوت آکاش۔ بھوت آکاش، برق۔ مقناطیس۔ گیس۔ یہ چیزیں آگ۔ ہوا۔ پانی۔ خاک۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ سیارے۔ ستارے۔ مٹیارز۔ کہکشاں وغیرہ زمین۔ موالید ثلاثہ۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ بینائی۔ عقل۔ گویائی۔ شنوائی۔ پھر یہ سب چیزیں اپنی حیثیت اور ہیئت سے واپس یا زائل ہو کر پہلے زمین روپ ہو جاتی ہیں۔ پھر زمین ریزہ ریزہ ہو کر گیس۔ برق۔ مقناطیس بن جاتی ہیں۔ پھر یہ چیزیں بھوت آکاش ہو کر چدآکاش (جو آتما یعنی قائم بالذات ہستی ہے) سما جاتی ہیں۔

گو تم مت والے یا آریہ سماجی دیانندی جو جیووں (روحوں) پرمانوؤں (مادہ) ایشر (خدا) کو انادی مانتے ہیں۔ جیووں۔ پرمانوؤں کو ایشر کرت نہیں مانتے ہمارا ان سے بھی اختلاف نہیں ہے۔ ہم بھی یہی مانتے ہیں۔ ہم بھی تینوں چیزوں کو انادی مانتے ہیں۔ اس میں بھی صرف ایک بات باریک نگاہ سے دیکھنے کے قابل ہے۔ جو نہ دیکھی جانے کے سبب سے اختلاف مابین ہمارے اور اُنکے نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اُن آدتا کو ایشر مانتے ہیں۔ جسمیں یہ تینوں چیزیں۔ ایشر۔ جیو۔ پرمانو اں اکتر (یکجا) ہو جاتے ہیں۔ یعنی جو صفت کہ ان تینوں کے شامل ہے۔

Marfat.com

وہ ایشر ہے یہ تینوں اُس کے گُن یا مختلف ظہور ہیں یعنی یہ سمجھو کہ انادتا (ان آدتا) یا (قدیم) ایک ہستی واجب الوجود (قائم بالذات اپنے آپ) چلی آتی ہے۔ وہ اِن تین مختلف شئیوں سے ظاہر ہو رہی ہے۔ ایشرتا۔ جیوتا۔ پرکرتی یعنی پرمانوں ہونا اُس کے مختلف صفات ہیں۔ پس وہ چیز جو اِن تینوں اشیاء کو اپنے میں شامل کرتی ہے۔ وہ ایشر ہے اور وہ انادتا یعنی قدامت ہے۔ اگر قدامت کی صفت ان تینوں چیزوں پر اپنا اطلاق نہ کرے تو یہ حادث ہو کر قدامت کی شرفیانہ تعریف سے معرّا (خالی) ہو جائینگی پس قدیم نہ رہینگی۔ وہ قدیم ہونا (قدامت) ہی ہے۔ کہ جس نے انکو معرّا دیور قائم بالذات ہونیکا پہنایا ہوا ہے۔ وہ ہی قدامت ہمارا ایشر ہے جو متجلّی بہ شئیون غیر النہایت ہے۔

ویا (رحم) اصلی ذاتی صفت (یعنی گُن) آتما کی ہے۔ جو اسکے خلاف کام دیکھتی۔ راہزنی۔ قتل کا کرتے ہیں۔ اُن سے بھی ہمکو کوئی نفرت نہ کرنی چاہیئے۔ وہ بھی بھائی ابنائے جنس ہیں۔ ہم اپنے افعال کے ذمہ دار ہیں دوسرے اپنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا

وبقول بھگت کبیر صاحب ؎

کبیرا تُری جھونپڑی گل کٹین کے پاس
کریںگے سو بھریںگے تم کیوں بھے اداس

وبقول خواجہ حافظ صاحب ؎

کہ گناہ دیگران بر تو نخواہند نوشت

وبقول حضرت سعدی صاحب ؎

Marfat.com

متاب ای پارسا روی از گنہگار + بہ بخشائندگی بر وی نظر کن
اگر من ناجواں مردم بہ کردار + تو بر من چوں جواں مرداں گذر کن

وبقول بابا نانک صاحب ؎

کرمی آپو آپنی - کے نیڑے کے دور

یہ ہم اوپر اپنے نکات میں ذکر کر آئے ہیں کہ ؎

بے رضائے او یکے برگ نجنبد ز درخت

"مرضیٔ مولا از ہمہ اولےٰ" اُس کے بھید نہیں جانے جا سکتے۔ اُسی کی مرضی سے تند بار۔ شیر۔ چیتا۔ گرگ۔ باز۔ عقاب وغیرہ ز مذ باران آہو۔ گوسفند۔ میش۔ خرگوش۔ نیلگاؤ وغیرہ کے ہلاک کرنے کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ اب ظاہر میں زند بار کیا گناہ کرتے ہیں کہ تند باراں اُنکو ہلاک کر ڈالتے ہیں اور کھا جاتے ہیں۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ +

جب ہمارا موحد ہونا مذہب ہے تو قوانین قدرت کے مطابق چلو۔ جو سچا راہ نما ہے۔ کل انسانوں کو بنی نوع سمجھو خواہ کسی خطہ سرزمین کے ہوں۔ خواہ کوئی رنگ گورا۔ کالا۔ پیلا۔ مختلف زبانیں رکھتے ہوں سب برادر ہیں۔ رنگوں کی تفاوت اور جسمانی بناوٹ۔ چپٹے ناک۔ موٹے ہونٹ خوبصورت۔ بدصورت ہونا یہ سب مختلف حصص زمین کی سکونت (و پیدائش) کی وجہ سے ہیں۔ ورنہ سب کی مادر اصلی یہ زمین (کرۂ ارض) ہے۔ سب اسی سے اور پھر اسی میں سما جائینگے۔ کبھی سکندر والے جسم کی مٹی جنتی کو اور کبھی جنتی والی سکندر کے جسم کو لگ جائیگی۔ ہندو مسلمان یہودی۔ نصرانی بدھ وغیرہ سب سوسائٹی ردلز ہیں۔ سوسائٹی رولز کے سبب سے ہم موحد لوگ کوئی انتلاف برادری انسانی کا نہیں سمجھتے

Marfat.com

ہیں - پس ہم کو کسی سے نفرت نہیں ہے - چھوت چھات تعصب کی بنا پر مبنی ہے - جو ایک ناقص خاصہ نفس امارہ کا ہے - اس کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے - البتہ متعدی اور ساری بیماریوں کی صورت میں چھوت چھات بلا تخصیص مذہب کے قاعدہ طبی کی رو سے روا ہے - سب بھائیوں سے میل ملاپ سجاتی (ہمذات) (ابنائے جنس) سمجھ کر کرنا چاہیئے - جتنی جتنی قومیت بناتے جاؤ گے محدود ہوتے جاؤ گے - دوکھوں کے کانٹے بیجو گے - سکھوں کے گلزار سے دور پھینکے جاؤ گے - خواہ کوئی کتنا علم پڑھ جائے - کتنی باتیں بنائے - وعظ کہے - لکچر دے - سب غفلت کر رہی ہیں - کل تعلقات دینی دنیوی سے برہنہ ہو کر جب تک جناب کبریائی میں توجہ نہ کرے - کبھی شانت اور موکش پد کو پراپت نہیں ہوتا ہے ؎

شوقے کہ شود بجز خدا پابند است + عقلے کہ شود مائل دنیا بند است
در راہ خدا بجز خدا اے سالک + دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بند است
ہر خیال غیر حق را دز دخواں + عاشقاں را ہر زماں ایں وردداں
طالب الدنیا مخنث + طالب العقبیٰ مؤنث + طالب المولیٰ مذکر

پس سب بھائیوں سے بلا اجتناب میل ملاپ رکھو - چھوت چھات نفرت نہ کرو - اور ہر وقت اس قول سعدی علیہ الرحمۃ کو شعار طبع رکھو کہ

؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند -

جو چیز ضرر رساں اور خوش مزہ ہو - اس کو نہ کھاؤ - اعتدال مرعی رکھو - اچھی گذر جائیگی - نہ ہندو - نہ مسلمان نہ عیسائی نہ یہودی نہ جوسی بنو - صرف عبدہٗ الغفار بنو - والدین کے حقوق ادب آداب خدا سے اتر کر کرتے رہو - کہ انکی ایک ایک منٹ کی محنت جان نثاری کا حق ادا نہیں کر سکتے

Marfat.com

اسی لحاظ سے یہ نہ چاہو کہ بادشاہ کون کس مذہب اور کس ملک کا بنے۔ صرف یہی چاہو کہ وہ شخص بادشاہ بنے جو عادل اور رعایا کا خیر اندیش سکھ دینے والا پاسباں چوں گلہ گوسفنداں کا ہو خواہ کسی ملک کا کسی قوم کا کسی رنگ کا ہو۔ اپنے ملک کا اپنی قوم اور اپنے رنگ کا بادشاہ ہو اور ان صفات سے معرا عیاش۔ خود پرست۔ ظالم۔ بے خبر ہو تو اُس کے بادشاہ ہونے سے کیا فائدہ ہے؟ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نالم ✤ کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

جب یہ مذہب اصلی ہے کہ کُل بنی نوع آدم ایک ہے۔ تو غیر ملک کا بادشاہ عادل بیدار۔ رعایا پرور۔ خیر اندیش کیوں بُرا ہے؟ دل اور زبان کو ایک رکھو۔ مثلاً ایک شخص دیا اور رحم کا وعظ کہے اور دوکان قصابی کی کرے تو خلق اللہ اُسکا کیا اعتبار کریگی؟ صادق القول صادق الاعتبار ہوتا ہے مختلف راہ رسم بنانے قوانین قدرت کو نظر انداز کر کر موجب عناد۔ لڑائی۔ فساد۔ تفکرات اور بے آرامی کا ہوتے ہیں ✤

خود پسندی موجب بے آرامی۔ کسر نفسی موجب آرام کا ہے۔ اس سے کچھ بگڑتا نہیں ہے۔ ؎ بلہا تینوں کافر کافر آکھن توں آکھو آکھ ✤

سعدی علیہ الرحمہ ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ✤ دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ در خویش خود بین مباش ✤ دگر آنکہ در غیر بدبیں مباش

برکت رائے ہانڈہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۹ء

پیلور

Marfat.com

۷ اپریل ۹۱ء پھلور صبح ۷ بجے

آجکل کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین سے بخارات کوہ آتش فشانوں کے ذریعہ بہت خارج ہوتے ہیں۔ اور زلازل پیدا ہوتے ہیں۔ کانگڑہ اور مسینہ کی ہزارہا اور لکھوکھہا جانوں کی تباہیوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ پختہ مکانات گارہ اینٹ میں رہائش رکھنا سخت خطرناک ہے۔ جھونپڑیاں مختصر سی بنا کر رہنا چاہیے امرا اور اوسط اور ادنےٰ درجہ کے انسان اور حیوان پس پختہ مکانات میں رہنے والے بہت ہلاک ہوئے۔ خانہ بدوش اقوام مثل ساہنسی۔ ہارنیون بکھوارہ سے کوئی نہیں مرا۔

اسی طرح سے طاعون جھونپڑیوں میں کم نمودار ہوتا ہے۔ گارہ اینٹوں کے مکانات میں زیادہ ہوتا ہے۔ طاعون سے سخت تباہی آتی ہے۔ اس سے بھی بچنے کے لئے جھونپڑیوں کی رہائش ہی مستحسن ہے۔ اسمیں شک نہیں ہے کہ مکانات اینٹ گارہ والوں میں آرام ملتا ہے۔ لیکن ایسے آرام کی یہ حالت ہے کہ "بندہ جوڑے پلی پلی" اور زلزلہ اور طاعون کی تباہی کیصورت یہ ہے کہ "رام رڑھائے کیا"۔ پس جبکہ دو مصیبتوں میں مبتلا ہو تو آسان تر کو پکڑنا چاہیے۔ یعنی تھوڑی تھوڑی بے آرامی جھونپڑیوں کی رہائش کی قبول کرلینی چاہیے۔ لیکن مکانات کے نیچے دب کر جان دینی نہ چاہیے اور ایسا ہی طعمہ طاعون نہ بننا چاہیے۔ خدا نے عقل و فہم جیسا کہ موجود ہے عطا فرمایا ہے۔

المختصر۔ نکات مختصر

۱۔ باقاعدہ ایجاد عالم سے استدلال خالق و صانع پر ہوتا ہے۔

۲۔ ایک توجہ جو انسانی وجود میں واحد طور پر پائی جاتی ہے۔ روح پر استدلال کرتی ہے۔

Marfat.com

۳- دنیا کب پیدا ہوئی اور کس طرح سے ہوئی ہے۔ اسبات کا کما یشغی قیاسات سے سمجھنا ناممکن ہی۔ خواجہ حافظ صاحب ؎

در کارخانہ کہ رہِ علم و عقل نیست ✣ وہم ضعیف و رای فضولی چرا کند

حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو ✣ کہ کس نکشود و نکشاد بحکمت ایں معمارا۔

گورو نانک جیو ؎

ویل نہ پائیا پنڈتیں جو لکھن لیکھ پران ✣ وقت نہ پایا قاضیاں جو لکھن لیکھ قرآن

تھت وار نہ جوگی جانئی رت ناہ نہ کوئی ✣ جان کرتا سرشٹی کو ساجو آپے جانئی سوئی

لکھ آکاشاں آکاش لکھ پاتالاں پاتال ✣ اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک وات

سہنس اٹھارا کہن کیباں اصلوں ہی اک ہات ✣ لیکھا ہوے تاں لکھیے لیکھے ہوئے ناس

سن گلاں آکاش کی کیڈیاں آئی ریس ✣ نانک ایویں جانئی کوڈی کوڈی ٹھیس

سائیں بلھے شاہ صاحب ؎

لکھاں گیوتے ہزاراں آئے ✣ اوسدی بھیت کسی نہیں پائے

گلاں تاں موسیٰ نال نی ✣ پرکوہ طور چڑھ کے

حضرت سعدی شیرازی صاحب ؎

تواں در بلاغت بہ سحباں رسید ✣ نہ در کنہ بیچون سبحاں رسید

فرشتہ از لیس کہ شب را ندانند ✣ سحرگاہ خرد شاں کہ وا ماندہ اند

بہ شبہا نشستم دریں سیر گم ✣ کہ حیرت گرفت آستینم کہ دمم

مولانا رومی صاحب ؎

زخود گرچہ مرکب بروں راندہ ام ✣ براہ تو در نیم راہ ماندہ ام

بسے منزل آمد زمن تا بتو ✣ نشائد ترا یا دنت الا بتو۔

پژوہندہ را یاوہ زاں شد کلید ✣ کز اندازہ خویشتن در تو دید

Marfat.com

کسے کز تو در تو نظارہ کند ✣ ورقہا ے بیہودہ پارہ کند
وجود تو از حضرت تنگبار ✣ کند پیک اندیشہ را سنگسار

الخلاصہ - گورو تیغ بہادر صاحب کے پہلے مقولہ سے کہ ؎

کرنو ہو سو ناکیو - پریو لوبھ کی پھند ✣ نانک سمیوں رم گیو اب کیوں ودت اند

کے سبقی کو ٹلہ سے بیدار ہو کر علم الٰہیات کی طرف توجہ کرو - اور پھر انہیں کے اس نتیجہ پر پہونچ جاؤ (اور اس سے زیادہ آگے اس علم اور عقل کے ذریعہ سے جو انسان کو عطا ہوا ہی رسائی نہیں ہی) وہو ہذا ؎

جیسے جل تے بُدبُدا اپجے بنسے نیت ✣ جگ چنا ایسو رچی جان لیو رے میت

قول مولوی جامی صاحب سے اس کی تائید ہوتی ہے ؎

چوں پئے گوہر سوئے دریا شتافت ✣ ہیچ گہر جز گہر خود نیافت
چوں بتماشا سوے خود بنگریست ✣ ہیچ نہ دانست کہ جز بحر چیست
آنچہ دل از پیش بدانستہ بود ✣ پیش بصر جملہ ہویدا نمود
دید کہ عالم ز سمک تا سما ✣ نیست بجز واجب امکان نما

بیدل ؎

بود شاخ و برگ و گل و تخم و اثمش مجمد ✣ [illegible]

خواجہ حافظ صاحب ؎

سالہا دل طلب جام جم از ما میکرد ✣ آنچہ خود داشت ز بیگانہ تمنا میکرد
گوہرے کز صدف کون و مکان بیرون بود ✣ طلب از گم شدگان لب دریا میکرد
(جلد آکاس جہان)
فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ✣ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

کھوجو بابا کھوجو - جسم کے مرنے پر کچھ باقی رہتا ہی یا نہیں، اگر رہتا ہے تو کس طرح اور کس حالت میں اور فکر فضول، رہنے دو اور [illegible]

Marfat.com

سعدی ؎

ایکہ پنجاہ رفت و در خوابی ✣ مگر ایں پنج روز دریابی۔
اے آنکہ دل بعمر سبکرو نہادۂ ✣ در راہ گذار سیل میاں را کشادۂ
ایں احتی کہ میطلبی از نسیم لطف ✣ دامان فرصت ہست کہ از دست دادۂ
من نمی گویم زیاں کن یا بفکر سود باش ✣ اے ز فرصت بیخبر در ہر چہ ہاشی زود باش
غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ✣ شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

ستھرہ بھگت ؎

اکھ پھر کبھی نہ ملی۔ منہ وچ رہی گراہ ✣ لکھ لعنت اونہوں ستھرا جو دم دا کری وساہ
ایکہ دستت میرسد کاری بکن ✣ پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار

سعدی ؎

بیا تا برآریم دستے ز دل ✣ کہ نتواں برآورد فردا ز گل

عطار ؎

ہر کہ اینجا ندید محروم است ✣ در قیامت ز لذت دیدار

برکت رائے ہانڈہ منصف پھلور ۷ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء بوقت صبح

---

۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء مقام لاہور وقت ۸ بجے صبح

خدا نے عجیب حکمت و قدرت رکھی ہے کہ ایک جھپکی میں نیند کی مورچھا گت جاگرت پر غالب آکر جاگرت کو معدوم اور مفقود کر دیتی ہے۔ اور پھر ایک ہی جھپکی میں نیند فضرّو ہو جاتی اور جاگرت یتھا یوگ آجاتی ہے۔ اسی طرح موت کی مورچھا گت ہو کر ہمیشہ کیلئے جسم ساکت ہو جاتا ہے۔ بعد کا حال نامعلوم۔ بقولیکہ ؎

Marfat.com

پھر انہ ملک عدم سے کوئی کہ پوچھیں ہم ٭ مسافر و کہو منزل پہ کیا گذرتی ہے؟

جاگرت میں سپن۔ سکھپت۔ موت کی بیہوشی سب سے چوکنا ہوتا ہے۔ پس ضرورت ہی یہ پائی جاتی ہے۔ کہ ان تینوں اوستھا (حالت) پر ابھیاس (مشق) سے غالب آکر ہر وقت انسان جاگتا رہے۔ یہ وہ غفلت سپن سکھپت موت کو پاک کردے۔ پس پھر موکھش (رستگاری) میں کوئی شک نہیں رہتا۔

خواب کے متعلق خواجہ حافظ صاحب فرماتا ہے کہ ترک کرو۔ وہو ہذا:۔

خورشید می زمشرق ساغر طلوع کرد ٭ گر برگ عیش میطلبی ترک خواب کن

موت کے بارہ میں کہتا ہے کہ ؎

حجاب چہرۂ جاں میشود غبار تنم ٭ خوشا دمی کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم

چنیں قفس نہ سزای من خوش الحان است ٭ روم بگلشن رضوان کہ مرغ آنجایم

چگونہ طوف کنم در فضای عالم قدس ٭ کہ در سرا پہ ا کیسہ [illegible]

چاک شد اہم زدن ہر قی یائی چہ کنم ٭ رودم را [illegible]

مولوی روم صاحب فرماتے ہیں کہ ؎

مرگ اگر مرد است گو نزد من آ ٭ تا در آغوشش [illegible]

[illegible] ٭ [illegible]

بابا نانک صاحب فرماتے ہیں ؎

میری کنت نہ جاوے چولڑا پیارے [illegible]

بھگت کبیر فرماتے ہیں ؎

جاں مرنے تے جگت ڈرے میرے من آنند ٭ مرنی ہی تے پائیے پورن پرم آنند

ہاتھی جو بڑا بھاری جسم رکھتا ہے وہ بھی من (دل) (منبع خواہش

سنکلپ وبکلپ کرنے والی چیز۔ ملایم سے رغبت۔ غیر ملائم سے

Marfat.com

والی چیز) رکھتا ہے - اور ایک پشہ (مچھر) جو مثل ایک نقطہ کے ہوتا ہے یا پسو یا سپیش (جوں) اور دیگر چرند پرند جو بہت چھوٹے چھوٹے اجسام رکھتے ہیں - اور ہاتھی اور انسانوں جیسے اجسام نہیں رکھتے - ان میں بھی یہ خواص منبع خواہشات سنکلپ بکلپ کرنے والی ملائمات کی رغبت غیر ملائم سے نفرت پائی جاتی ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ خواص جسمانی نہیں ہیں - اگر جسمانی ہوتے تو مساوات ہاتھی و پشہ کے خواصوں مذکورہ کی نہ ہوتی کیونکہ بفرض اس امر کے کہ جب ہاتھی جیسا دل و دماغ ہو تو وہ خواص پیدا اور موجود ہو جاتے ہیں جب پشہ میں اُس قدر دل و دماغ نہیں ہے - تو پھر کیونکر وہ خواص اُسمیں پیدا و موجود ہو سکتے ہیں - پس اس فرق اجسام سے اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ خواص مذکور جسمانی نتیجہ نہیں ہیں بلکہ اجسام مختلفہ پر ایک نور (عالم) کا تھا ہو رہا ہے جو سب میں مساوی خواص بلالحاظ اجسام کی بڑائی اور چھوٹائی کے پیدا کر دیتا ہے - اور چونکہ یہ خواہش اجسام کے لحاظ سے ایک ہی قسم کی ہے - یعنی اپنا (ذی شعور) فائدہ و آرام ہر جانور چاہتا ہے (گو کہ تفصیل بلحاظ اجسام کے اُس فائدہ و آرام کی ایک دوسرے اجسام کی اضداد بھی ہو جاتی ہیں جیسے کہ شیر بکری کے کھانے سے خوش اور بکری رنجور ہو جاتی ہے لیکن بکری بھی خواہش گھاس دانہ کی صورت میں شکم پری کے لئے مثل شیر کے ایک ہی قسم کی ہوتی ہے) اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک طاقت اپنا ایک ہی قسم کا تولی رجیما نہ کر رہی ہے - لیکن اجسام کی مختلف بناوٹوں کے سبب سے مختلف اثر اُن سے ظاہر ہو جاتے ہیں -

سعدی فرماتا ہے ؎

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس
پس اپنا اپنا سا پیدا کرو اور موت کے پنجہ سے نجات حاصل کر کر روح کو

Marfat.com

علم خلع بدنی سے ایسا بس ہیں ناؤ کہ ہر وقت جاگرت رہو اور تو رابدی اور سرور سرمدی سے بہرہ ور ہو جاؤ۔

برکت رائے ہانڈہ در لاہور ۱۱ر اپریل ۱۹۰۹ء ۸ بجہ صبح

در پھلور ۹ ۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

نکتہ خدائی عقل (بدھی) بینائی ۔ شنوائی ۔ شامہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ استخوان گوشت ۔ پوست ۔ رگ ریشہ ۔ جہاں جہاں جس جس شئے کی ضرورت تھی مع آکاش چاروں عنصر سیارگان ۔ ستارگان ۔ برف متناطیس وغیرہ اسباب عالم ایسے بنائے ہیں کہ جس سے بہتر بننے ناممکن معلوم ہوتے ہیں۔ نظامی ؎

چناں برکشیدی دلبستی نگار ÷ کہ ہزاراں نیارد خرد در شمار

پس خدا جو ان تمام چیزوں کا بنانے والا ہے ۔ وہ ان سب اشیاء سے بالاتر ہے ۔ وہ ایک ایسی قادر مطلق ہستی ہے اور ایسی قدرت اور علم کامل رکھتی ہے جو ان قیمتی و قابل قدر و ضروری چیزوں کو اپنی مرضی سے بلا استعداد آلات و دیگر اسباب اعانت کے بنا لیتی ہے ۔ اس کی ایسی کامل [illegible] طاقت سمجھ سے باہر ہے ۔ نظامی ؎

نیندیشد اندیشہ فزوں ازیں ÷ کہ ہستی نہ بلکہ بیروں ازیں

حافظ ؎

جناب عشق را درگاہ بس بالاتر از عقل ÷ کسے این آستاں بوسد کہ جان اینجا فشاند اول

سعدی ؎

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ÷ وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندیم

Marfat.com

دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ٭ ما همچنان باوّلِ وصفِ تو مانده‌ایم

عطار ؎ سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا ٭ بر خاک عجز میفکند عقلِ انبیاء

گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائنات ٭ فکرت کنند در شرف و عزت خدا

آخر بعجز معترف آیند کای احد ٭ دانسته شد کہ ہیچ ندانسته‌ایم ما

نانک ؎ قدرت کون کہاں دیچار ٭ واریا نہ جاواں ایک وار

جو تدہ بہاوے سائی بھلی کار ٭ توں سدا سلامت نرنکار

والہ - توں سلطان کہاں ہوں میاں تیری کون وڈائی ٭ جو توں دیہہ سو کہاں سوامی ہوں وچارا کہن جائی -

جب یہ صورت ہے تو ہم کو کیا کرنا چاہئے - اور ہمکو کیا کرنا مناسب ہے - حافظ

در کارخانہ کہ رہِ علم و عقل نیست ٭ وہم ضعیف ورائے فضولی چرا کند

ہم کو خدا کی پناہ و شرنا گت میں آکر قول نظامی پر عمل کرنا چاہئے -

ا - یہ کہ ؎ دو کار است یا فرّ و فرخندگی ٭ خداوندی از تو زا بندگی -

اور دوسری یہ مناجات پڑھنی چاہئے ؎

گریوہ بلند است و سیلاب سخت ٭ مگردان عنانِ من از راہ نخست

ازیں سیل گاہم چناں در گذار ٭ کہ پل نشکند بر من ایں روزگار

رہِ پیشم آور کہ انجام کار ٭ تو خوشنود باشی و من رستگار

چناں گرم کن عزم و رسم بتو ٭ کہ خرم دل آیم چو آیم بہ تو

حافظ ؎ ما بدان مقصد عالی نہ توانیم رسید ٭ ہاں مگر پیش نہد فیض شما گامے چند

سار باں بار من افتاد خدارا مددے ٭ کہ امید کرم ہمرہ ایں محمل کرد

دریا و کوہ در رہ و من خستہ و ضعیف ٭ اے خضر پے خجستہ مدد کن بہمتم

تو دست گیر شوائے خضر پے خجستہ کہ من ٭ پیادہ میروم و ہمرہاں سوارانند

صبح است ساقیا قدحِ پُر شراب کن ٭ دور فلک درنگ ندارد شتاب کن

Marfat.com

زاں پیشتر کہ عالم فانی شود خراب ❊ مارا بجام بادہ گلگوں خراب کن
ما مرد زہد و توبہ و طامات نیستیم ❊ مارا بجام بادہ صافی خطاب کن
روزیکہ چرخ از گل ما کوزہ ہا کند ❊ زنہار کاسہ سر ما پر شراب کن
زاں پیشتر کہ عمر گرانمایہ بگذرد ❊ بگذار تا قیامت روے تو بنگریم
باز آ بسوے ساقیا کہ ہوا خواہ خود تیم ❊ مشتاق بندگی و دعا گوے دولتیم
زانجا کہ فیض جام سعادت دروے تست ❊ ہر دم ہزار نوبت فانی فدا کنیم

اور ہر وقت دست بکار و دل بیار رہنا چاہیئے۔ بقول حافظ

چو اوقات شب آہنگ شکار ما کند ❊ [illegible]
چوں من نیم شب سر برآرم ز خلوت ❊ ترا خوانم و روے ہم ازو پوشم
واگر با دادست ما ہم بوسیم ❊ [illegible]
شب و روز و ہر مقام و ہر بامداد ❊ [illegible]

تخلی اور مراقبہ بھی ہے۔ قول حافظ

چشم ہندو گوش بندو لب ہم بند ❊ [illegible]
اندرون از طلعت فانی فروز ❊ [illegible]

حافظ خانہ فانی کن و لا تا نستانند
خورشید می ز مشرق ساغر طلوع کرد ❊ [illegible]

آہ ایں شبی دگر بہ سحری

الفنا آپ توں ہے پہلی کی دستہ [illegible]

باجھ آپنے آپدے صحیح کیتے رہوں پتہ دسورے دے [illegible]
ہور لکھ اپائے نہ سکھ ہووے بھیدے سیانڑے جگ سارے
ست چت آنند اکھنڈ ہیں توں بھلا شاہ پکارے بید چار [illegible]

Marfat.com

ب بھن اکھیں اتے کن دونویں گوشہ بیٹھ کے بات وچار ہُو جی
چھڈ خواہشاں جگ جہان کوڑا کہا عارفاں دا ہے وہار ہُو جی
پیریں پا زنجیر بے خواہشی دے ایس نفس نوں قید کروا ہُو جی
جان جاندی نوں جان روپ اپنا بلھا شاہ ایہہ خوشی گذار ہُو جی

جامی ؎ گر گُل گذرد بخاطرت گُل باشی ٭ ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی وحق کُل است گر روزی چند ٭ اندیشہ کُل بیش کنی کُل باشی

کرنا چاہئے - آگے جو مالک کو پسند ہو - اپنا فرض یہی ہی بجالانا چاہئے - اُس کی مرضی وہ منظور یاد ے یا نہ یاد ے - کیونکہ اُس کی جناب لا اُبالی ہے اُس کے بھید سمجھنے انسانی طاقت سے باہر ہیں - نانک ؎

جو تِس بھاوے سائی بھلی کار کرے جے توں راج بہالیں تاں کی وڈیائی -
جے تو بھیکھ منگائیں تاں کیہ گھٹ جائی - بلھا شاہ صاحب ؎

لکھاں گڑتے ہزاراں آئی ٭ اُسدی بھید کسی نہیں پائے
کلاں تامو تے نال نی ٭ پرکوہ طور چیڑھا کے
ایس جوگی دی سنو کہانی ٭ حسن حسین نبی دی پیارے
ماریوس وچ جدّال نی ٭ پانی باجھ ترسا کے
ایس جوگی دی سنو کہانی ٭ سوہنی ڈوبی وچ ڈونگھی پانی
پھر لیا ہینوال نی - ٭ سارا رخت لٹا کے

ولہ - بھروا ساکی آشنائی دا ٭ ڈر لگدا بے پروائی دا
ابراہیم چنہ وچ پایو - ٭ سلیمان توں بھٹہ جھوکائو
یونس مچھی تے نکلائو ٭ یوسف مصر وکائیدا -
بھروا ساکی آشنائی دا - ٭ ڈر لگدا بے پروائی دا

Marfat.com

پیغمبر تھیں نور او پاؤ + نام امام حسین دہراؤ
جھولا جبرئیل جھولاؤ + پھر پیاسا گلا کٹائیدا
بھروا ساکی آشنائی دا + ڈر لگدا بے پروائی دا

زاہد بہ نماز و روزہ بسطے دارد + رندے بہ دو سالہ ضبطے دارد
معلوم نشد کہ یار خورسند ز کیست + ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

دعا۔ حافظ ؎ ستم کن آنچناں کہ ندانم ز بیخودی + در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت

ساقیا مایۂ شباب بیار + یک دو ساغر شراب ناب بیار
گر ثواب ست و گر خطا خوردن + ور گنہ ست و گر صواب بیار
گرچہ مستم ؎ چار جام دگر + تا بکلی شوم خراب بیار

سعدی ؎ ز مسکینیم روئے در خاک رفت + غبار گناہم در افلاک رفت

تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار + کہ در پیش باراں نہ پائد غبار
بگردان ز نادیدنی دیدہ ام + مدہ دست بہر ناپسندیدہ ام
چراغ یقینم فزا راہدار + ز بدکردنم دست کوتاہ دار
جہاں آفریں تا نہ یاری کند + کجا بندہ پرہیزگاری کند
بلطفم بخواں یا براں از درم + ندارد بجز آستانت سرم
شنیدم کہ در روز امید و بیم + بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم
بہ طاعات پیران آراستہ + بہ صدق جوانان نوخاستہ
بہ پیران گذشت از عبادت دو تا + ز شرم گناہ دیدہ بر پشت پا
کہ ماراں دراں ورطہ یک نفس + ز ننگ و نفاق بہ فریاد رس

نظامی ؎ دراں ساعت کہ ما باشیم واہے + ز بخشائش مرا بنمای راہے
جامی ؎ دراں ساعت کہ ما نامیم و ہوئے + ز بخشائش فرو مگذار موئے

Marfat.com

نظامی ؎ پردہ برانداز و بروں آی فرد ✤ گرمنم آں پردہ بہم درنورد
بے دیت است آنکہ تو خوں ریزیش ✤ بے بدل است آنکہ تو آویزیش
چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم ✤ گر تو برانی بکہ روے آوریم
چارہ کن اے چارۂ بیچارگاں ✤ یار شو اے مونس غمخوارگاں
خسرو ؎ خسرو مسکین زدل مستمند ✤ طرح بہ تسلیم رضایت فگند۔
کار نگویم کہ چساں کن بدو ✤ ہرچہ سزد بتو آں کن بدو
جامی ؎ گرفتم از پاے مرا دستگیر ✤ انت نصیری والیک المصیر
برکت رائے ہانڈہ عفی عنہ منصف پشاور ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

در لاہور۔ دکیشن ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء ۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء بوقت ۹ بجہ صبح دزکان خود
نکتہ۔ سب بزرگان موجدان مذاہب کا گیان اور طاقت محدود ہوئے ہیں۔ غیر محدود نہیں تھے۔ گیان اُنکے الگ تھے۔ سروگ نہ تھے۔ علی قدر اپنی اپنی معلومات کے ہر ایک نے راگ الاپا ہے یعنی ہدایات کی ہیں۔ محمد صاحب نے افلاک اور شق القمر کے بارہ میں غلطی کی ہے نہ ہی افلاک ہیں (صرف آکاش یعنی خلا ہے) نہ چاند اُنگلی سے ٹکڑے ہو سکتا ہے۔ نہ بغلوں سے نکلکر اُس کو میل لگ سکتی ہے۔ ایسا ہی ذبح جانوران بیگنا کی اجازت مبنی بر غلطی کی ہے۔ اگر وہ عالم الغیب اور آخر الزمان پیغمبر تھے تو اُنہوں نے کُل ضروریات دنیا کے لئے بے غلط اور مکمل ہدایات کی ہوتیں اور ایسی غلطیوں کے گڑھے میں نہ گرتے۔ اِس سے ثابت ہے کہ اُنکی معلومات محدود تھیں۔ جس قدر جانتے تھے بیان کر دیا۔ اگر الٰہی طاقت رکھتے تھے تو مخالفوں سے بھاگ کر مکہ سے مدینہ کو کیوں ہجرت کر گئے۔ مخالفوں

Marfat.com

کو آلہی طاقتوں سے مغلوب کر لیا ہوتا - اسی طرح حضرت عیسٰے مسیح سولی پر نہ چڑھتے - مخالفوں کو تباہ کر ڈالتے - مثل موسیٰ علیہ السلام کے جنہوں نے فرعون کو دریا بُرد کر دیا - یہ بھی مخالفوں کو مغلوب کر ڈالتے - حضرت موسیٰ نے بھی کوئی ناطق خاص دلچسپ ہدایات نہیں کیں - جن سے اُنکی معلومات مکمل سمجھی جاتیں - شری کرشن - کیا آپ کیروں کو آلہی طاقت سے تباہ نہیں کر سکتے تھے کہ ارجن کو گیتا سُنا کر اُس کے ہاتھ سے قتل کرایا - اور لاکھوں خلقت جنگ کرا کر تباہ کر ڈالی - اور آپ متھرا سے بخوفِ دشمنان دوارکا کو ہجرت کر گئے اور ایک شکاری کے ہاتھ سے عالم بقا کو سدھارے - اسی طرح منصور سولی پر چڑھا - دارا شکوہ عالمگیر کے ہاتھوں بہشت نصیب ہوئے گورو تیغ بہادر بھی علیٰ ہذا القیاس - گورو ارجن کو بھی جہانگیر نے عذاب پہونچائی فریدالدین عطار اور مولوی روم صاحب بھی شہید ہوئے - حضرات حسنین نے بھی شربت شہادت کا چکھا - یہہ بزرگان جنکا ذکر محمد صاحب سے لیکر حسنین شریفین تک کیا ہے - یہ بہت ہی تقدس مآب ہوئے ہیں - لیکن کیا سب کا ایک ہوا ہے اور طاقت بھی نامحدود رکھتے تھے - جسکی سمجھ میں جتنی قدر آیا ہدایات انہوں نے کر دیں - اُن سے امداد جوئی انکو بہت بڑا قادر مطلق سمجھ کر کرنی حسن اعتقاد انکے پیروان کا عقیدہ سعید مبالغہ آمیزی سے ہے - ورنہ نہ کوئی شفیع ہو سکتا ہے - نہ کوئی اپنی گردن پر سب کے گناہ اُٹھا لے کسی کی کیا مجال ؎

"پیراں نمے پرند مریداں ہمی پرانند" ؎ داد و دنیا باد ری مرمیاں رچین دت
اوہ ماری ملک الموت کر اُن سی مانگیں پُوت" - اتنا برہمانڈ (یونیورس)
بے نہایت ستاروں سے بھرا ہوا ہے - اِن بزرگوں نے کسی ایک ستارہ

Marfat.com

کا حال ہی بتا دیا ہوتا - کہ کس چیز سے بنا ہوا ہے - کتنا بڑا ہے - اس دنیا سے کتنا دور ہے - آباد ہے بے آباد ہے - کیا ہے - جب سامنے کی چیز کا حال نہیں بتلا سکے تو غیب کا کیا بتلا سکتے تھے - بہشت دوزخ تناسخ وغیرہ سب روچک بھیانک واک (اقوال) ہیں - ورنہ ایک ہی رحمان خالق ارض وسما متجلی سب ابدان اجسام عنصری میں ہے - اور سب مذکورین کو منور کر رہا ہے - جب وہ اجسام قابل حصول نور نہیں رہتے - ناقابل ہو جاتے ہیں تو انہیں نور رحمانی مؤثر اور چمکتا معلوم نہیں ہوتا ہے جیسے شیشہ زنگ آلود میں عکس عاکس کا معکوس معلوم نہیں ہوتا ہے حالانکہ عکس تو برابر پڑ رہا ہے - لیکن بوجہ ناقابلیت شیشہ کے محسوسیت سے رہتا ہے - کوئی دور الگ الگ نہیں ہے - ورنہ سکھیتی یا کلورافارم کی تاثیر سے جسم بیعلم نہ ہو جاتا - کیونکہ تھکاوٹ اور کلورافارم کی تاثیر جسمانی ہے مجرد چیز پر اسکا اثر نہیں ہو سکتا ہے - اگر روح عالم جسم میں موجود ہوتا تو باوجود تھکاوٹ کے اور کلورافارم کے سنگھانے کے ازمان کا علم دور نہ ہوتا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ اور دل کو علم آتما (خدا) کی روشنی سے ہوتا ہے - جب یہ اعضا تاثیر تھکاوٹ اور کلورافارم سے حصول فیض نور الٰہی سے ناقابل ہو جاتے ہیں - تب باوجود نور فیضان الٰہی کے پڑتے ہوئے ہوتے کے بھی بوجہ ناقابلیت خود اعضا سے مذکور حصول فیض نور سے محروم ہو جاتے ہیں - ہم پوران میں لکھا ہے کہ مایا نی قدرت الٰہی نے اجسام بنا دئے اور انمیں موکلات پانچ پران - پران - اوپان - دیان - سمان - اودان اور حواس خمسہ ظاہری یعنی پنچ گیان اندریے - باصرہ - سامعہ - شامہ - ذائقہ - لامسہ - اور پانچ کرم اندریے - ہاتھ - پاؤں - گدا (مقعد)

Marfat.com

(جاسے براز جاتے ہوں) - دماغ (کلام کی طاقت جو زبان میں ہے) اور چار
انتش کرن - من - چت - بدھ - ہنکار تصیات کر دیئے - تو بھی جسم (اجسام)
سوادھان یعنی علیم اور قادر نہ ہوئے - تو اُس نے خیال کیا کہ جبتک ہم اسمیں
پردیش نہیں کرینگے تو سوادھانی اسکو نہیں ہوگی - پس خود براہ ام الدماغ
(تالو) جلوہ افروز جسم کے ہوئے تو جسم اُٹھ کھڑا ہوا - اور گو کہ کان
آنکھ (چشم) ناک سے داخل ہونا پسند نہیں فرمایا کہ ان راستوں سے
موکلات بینائی شنوائی وغیرہ جو اُن کی پہرت (غلام) تھی داخل ہوئے
تھے - نوکروں کے راستہ سے جانا مناسب خیال نہیں فرمایا - (قوت جلالی)
اسی لئے استعارہ ام الدماغ کا مقام محمود کا ہے اسی لئے دسویں دوار جوگیشور
یا ان چڑھاتے ہیں - اسی لیئے ڈاکٹران دماغ کو علیم فرماتے ہیں - قرآن
شریف میں قریب قریب انسان کے ذی ہوش ہونے کی متعلق یہی بیان
کیا گیا ہے - جہانکہ فرمایا ہے کہ انسان میں (نفخت فیہ من روحی) اور تب انسان
کھڑا ہو گیا - اور بقول قرآن شریف کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ انسان
نائب خدا ہو گیا - اور حواریین اس رمز کو نہ سمجھکر کہ انسان میں خدا کا
ظہور ہے - سجدہ انسانی سے انکار کر کر ملعون اور مقہور ہو گیا - اس جلوہ افروزی
باری تعالے کا انسان کے وجود میں تمام پران (جیو) ذکر فرمایا ہے
کہ خداوند تعالیٰ حصہ حصہ ہو کر اجسام میں داخل نہیں ہوئے - بلکہ مثل آکاش
جو گھٹ اور پٹ سب میں ہے لیکن باوجود سب میں ہونے کے [illegible]
بلکہ بلا تقسیم کے ایک ہی ہے - اسی طرح خالق عالم و عالمیان بھی تقسیم نہیں
ہوئے نہ جزو جزو ہو کر داخل اجسام ہوئے بلکہ ایک ہی ذات قائم رہ کر
لامحدود اجسام میں جلوہ افروز ہو گئے - اور اجسام کو نور علم اور طاقت سے

Marfat.com

سنورا اور طاقت ور فرما دیا - اسی لیئے کوئی ارواح جدا جدا نہیں ہیں - اور میری سمجھ میں موت کے وقت کوئی روح یا جیو آتما سوائے ذات واجب الوجود کے کہ جنکی تجلی جسم کی معتدل حالت میں پڑتی تھی - اور روح مجرد ہوکر بھاستی تھی نہیں رہتے بوجہ ناقابلیت جسم کے اُنکی تجلی جسم پر موثر تمام نہیں ہوتی ہے کہ کسی روح مذکور کو عذاب یا ثواب ہو - یا جو آواگون کرے یہ سب روچک بہانک واک ہیں ؎

وہ جو آئے تھے وہ تو چل بسے ✣ ہے سزا جزا کی خبر کسے
یہ ہیں سب یہیں کے مباحثے ✣ نہ ثواب ہے نہ عقاب ہے
یہ زمانہ عالم خواب ہے ✣ پیئے تشنہ مثل سراب ہے
جو مکاں ہے مثل حباب ہے ✣ جو نکیں ہے نقش برآب ہے

اسی طرح ازل سے ابد تک بحر وجود مواج ہو رہا ہے ؎

ماٹی میں ماٹی رلی پون میں پون ✣ کھوجی گیانی مُوا ہے کون؟

پنج تت تے تن رچیو ہے جانو چتر سجان ✣ جہاں تے اوپجیا ناہیں ہیں ہیں ماں

سچ بات تو یہی معلوم ہوتی ہے - خواہ تمام سلاسل جگ خیرات تسبیح عبادت درہم برہم ہوں خواہ کچھ ہوں - پھرنا - برہم (واجب الوجود کا) قدرت کاملہ سے جگت پیدا کر دیتا ہے - اور اپنے آپ متعلق جگت ہوکر برہم دیولیلا فرما رہے ہیں - پھرنا ہی قرآن شریف کا لفظ کُن ہے - کوئی اختلاف اصلیت کا ہندو مسلمان میں نہیں ہے ؎

یک حقیقت جلوہ گر در کفر و اسلام آمد ست ✣ اختلافات مذاہب محض اوہام است و بس
از تعصب کاسۂ شیخ و برہمن شد جدا ✣ ورنہ در میخانہ یک ساقی و یک جام است و بس
نیست غیر از یک صنم در پردۂ دیر و حرم ✣ کے بود آتش و رنگ از اختلاف سنگہا

Marfat.com

مسائل بہا شاہ فرماتے ہیں ؎

اربعہ عناصر آپے بنیا وڈ بیٹھا پچ آپ ✤ آپ ہدوی آپے ہوا آپے کری سیا پ

؎ آپ سچکس کہ خاک۔ ہا راگ کرو وخاشاک ✤ خود دریا و در آپ دہا بہا ساشت

ہمنے اپنی مطالعہ کتب متعلقہ ادیان و مذاہب کو اور پیروان مذاہب کی معجزوں کی بنا پر نکالا ہے کہ الہامی علم کا ثبوت کا اور علم آپ کو کسی مذہب کے موجد کو نہیں ہوا۔ جو ذہنی جدوجہد ہوا ہے۔ علم کا تناسب اور اظہار سے زیادہ شرح و بسط سے کتب ہائے ہنود۔ ویدانت گیتا۔ جوگ واسشٹ۔ جوگ شاستر آتم پران۔ رامائن۔ مہابھارت وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے۔ [illegible] کی کتابوں اہل اسلام مثل بوستان گلستان راز و نیاز دلوں رموز و قصائد حضرت جامی علیہ الرحمۃ لوائح درہ فاخرہ۔ تحفۃ الاحرار وغیرہ میں اور دبستان مذاہب محسن فانی میں بیان کیا گیا ہے۔ [illegible] مذاہب کی اعتقادی کتابوں میں بہت تھوڑا حصہ درج کیا گیا ہے [illegible]

دو کار است باز و فرستادی ✤ [illegible]

الدبس۔ باقی ہوس۔ [illegible]

نکتہ | خیرات تین طرح کی ہوتی ہے [illegible]

جو دوربینیں سیاروں کی بڑی طاقت کے [illegible] تاکہ ایسی دوربینیں مکمل طیار ہو جائیں اور سیاروں کے حالات [illegible] آنکھوں سے دیکھی جا سکیں ✤

Marfat.com

۴ - سنسکرت ودیا کے پرچار کرنے والی مجلس کو دیوے کہ اس زبان میں نہایت معزز اور قابل قدر علوم ہیں - اُنکی دریافت سے نجات تک پہونچ سکتا ہے - علم الٰہی ایسا کسی زبان میں نہیں ہے - جو دعویٰ کرے مقابلۃً فضیلت خود دکھلا دیوے - بصورت ثبوت تمام ہم اُسی کے قائل ہو جائینگے ٭

۳ - گائے اور بھینس بیل اور جاموش کی رکھشا کے لئے دینا چاہیئے - کہ انکی قیام اور بیشی انسانی طاقت کو قائم رکھنے والی ہے - اگر انسانی طاقت قائم ہوگی تو بقول رج ہان تاں کدہان - سب علوم عالیہ بھی انسان حاصل کرنے کے قابل ہوگا - اور ریاضات شاقہ کی برداشت بھی کرسکیگا - اور مجاہدات کرنے کے قابل ہوگا -

۴ - جو شخص اپنی روزی نہ کما سکتا ہو - جسمانی نقص کے سبب سے -

پنجم - خیرات علوم سائنس کی ترقی کے لئے دینی چاہیئے - کہ اُس سے بہت مفید عام اور آرام بخش اشیاء و آلات ایجاد ہو جاتے ہیں -

ششم - سقیم الحال زمینداران و دیگر سچے محنتی اشخاص کی امداد بحصول وغیرہ رفاہ عام بھی کر دینی چاہیئے ٭

اور کسی کام میں نہیں ہٹے کٹے مشٹنڈے گدائی پیشہ اقوام کو کوڑی نہیں دینی چاہیئے - کہ ملک میں افلاس پیدا کرنیکا موجب ہوتی ہیں - اور بیکاری کے سبب سے وارداتیں قتل رہزنی چوری وغیرہ کی کرتے ہیں - اور بے تہذیبی پھیلاتے ہیں - برکت رائے ہانڈہ منصف پھلور در لاہور ۸ ستمبر ۱۹۱۱ء

---

۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء لاہور بوقت دوپہر در مکان خود

نکتہ - پہلے نکات میں اور کتاب تحقیق روح میں ہم نے روح کو جسم سے ایک

Marfat.com

پاک ہستی علیحدہ بالعلم بیان کیا ہے۔ نکتہ بالا مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۱۰ء میں روح کو کوئی چیز علیحدہ جسم سے نہیں بتلایا۔ صرف پرم آتما کا پرکاش من چیتنا یہ ہنکار پر ظاہر کیا ہے۔ اس طرح سے علم اور شعور جسم انسانی کو ہو جانا ظاہر کیا ہے۔ اس سے تناقض ہمارے کلام میں وارد نہیں ہوتا ہے۔ نہ ایسا سمجھنا چاہیئے۔ ہم ابتدا سے دل سے ایسا ہی مانتے ہیں کہ ایک ہی پرم آتما تمام اجسام میں مچھر سے لیکر کنچر (ہاتھی) تک جلوہ گر (بحیثیت روح کے) ہے۔ ویدانت کا سدھانت بھی ہے "ایکو اہنگ بہوشیامی" یہ شرتی (شاستر) ہے۔ "ہنگ" یہ شرتیاں اور بھگوت گیتا کہ درجیع جاندران ہنم پکار پکار کہہ رہی ہیں کہ ایک ہی آتما بلا منقسم حصہ ہونے کی تمام اجسام جاندران میں روح ہو کر جلوہ گر ہے۔ گورو گوبند سنگھ جیو نے فرمایا ہے "ایک ہے پھر انیک ہے" جہاں ہمنے روح کو جسم سے جدا دکھلایا ہے اور روح کو مخلوق اور خدا کو خالق بتلایا ہے۔ اس سے ہماری مراد ہستی ذی شعور کو جسم سے الگ ظاہر کرنے کی ہے۔ یعنی یہ مراد ہے کہ علم اور گیان خاصہ مجرد اور روحانی ہستی کا ہے۔ جسمانی اور ظلمانی ہستی کا نہیں ہے۔ یہ پہلا سبق جو سنڈھ کے لئے ہے۔ دوسرا سبق اس سے آگے قدم بڑھا کر یہ ہے کہ وہ مجرد و علیم ہستی جو ہر قالب عنصری میں پائی جاتی ہے وہ دراصل جدا جدا نہیں ہے بلکہ ایک ہی پاک ہستی بلا منقسم حصہ ہونے کی تمام اجسام میں جلوہ گر ہے۔

بانی ؎ جز تو کسے نیست بملک دہم ہ کہ لمن الملک فرماید

مولوی روم ؎ گر نبودے ذات حق اندر وجود ہ کے بماندے ہیچ موجودے بسجود

روح اگر ہر ایک جسم کا الگ الگ ہوتا تو اسکو بصورت سونگھنی کلوروفارم کے یا سکھپتی (نوم بالآرام) کی حالت میں بے شعوری نہو جاتی۔ کیونکہ جب

Marfat.com

وہ عالم اور مدرک ہے اور مجرد اور غیر جسمانی ہستی ہے تو کلورافارم جسمانی چیز کا اور تھکاوٹ وغیرہ باعث سکھیتی کا اثر اُسپر ہونا چاہئے - چاہئے کہ جسم کی ناکارگی کی حالت میں بھی علم انسان یا حیوان برقرار رہے جو نہیں رہتا ہے - اسلئے ہم کہتے ہیں کہ علم خواہ خیال فکر (بچار) خواہ حافظہ وغیرہ کا ہونا سب قوائے جسمانی کو بحیثیت مَن - چِت - بُدھ - اہنکار کے جسکو دل اور دماغ بھی کہہ سکتے ہیں - اس شرط لازم کی معیت سے ہوتا ہے - کہ اون قوائے پر اُنکی معتدل اور قابل مستعد حالت سے پرکاش پرم آتما کا پڑ رہا ہو - تاثیر کلورافارم اور تھکاوٹ وغیرہ سے اعتدال اور قابل مستعدی تاثیر فاعل کی حالت قوا کی نہیں رہتی ہے - اسلئے فاعل پرماتما کے فعل فیض کی تاثیر سے وہ معرا ہو جاتے ہیں اور علم اور گیان اُنکا جاتا رہتا ہے - جیسا کہ ہمنے بحث ورجہ تیسرا ۱۹۱۰ء میں مفصل بیان کر دیا ہے - موت کے بعد کوئی علم جسم کو نہیں رہتا ہے - نہ کوئی ایسا روح باقی رہتا ہے جو سوائے پرماتما کی ہستی کے اپنا علم رکھتا ہو وے - جو سزا و جزا کا مستوجب ہو وے - اور تناسخ میں طالب پلٹا پھرے - یہ روچک بھیانک ڈاک ہیں - تاکہ خوف عقوبت دوزخ اور عذاب اجسام موری اور پاخانہ کے کیڑے کی اجسام کی حالت کے بذریعہ تناسخ نصیب ہونے سے ڈر کر انسان افراط تفریط سے باز رہے - انسان کی حالت بھی مثل تمام دیگر جانداران کے معذوری کی ہے - وہ ایک گندہ آب نطفہ سے پیدا ہوتا ہے - اور جنین اور رضیع کی حالت میں نہایت کمزور ہوتا ہے - کچھ سمجھتا جانتا نہیں ہے - مکھی بھی اپنے سے اوڈا نہیں سکتا ہے - پیشاب اور گند کی میں لبڑا (ملوث) رہتا ہے - ماں اُسکے مونہہ میں دوا سونف وغیرہ کو تھوک میں ملا کر دیتی ہے - اس طرح سے بڑا ہوتا

Marfat.com

ہوتا فرعون شداد ہامان بن جاتا ہے۔ الوہیت سے منکر عزازیل سو زیادہ متکبر ہو جاتا ہے۔ اُس کے قوائے جسمانی حالتِ رضاعت و بچپن میں بہتات کار ہوتی ہیں وہ پرکاش پرماتما کے حصول کی پوری قابلیت رکھتے نہیں ہوتے اس لئے علےٰ قدر استعداد خود کے ہی وحشی پن میں رہتا ہے۔ جو جو بڑا ہوتا ہے پرکاش پرماتما سے منور ہو کر اگر وہ توجہ مبادی عالیہ کیطرف کرتا ہے تو ملائک اور دیوتوں سے اشرف ہو کر فخر اشرف المخلوقات ہونے کا کرتا ہے۔ اگر اسفلیات کیطرف رجوع کرتا ہے تو خوک اور سگ سے بدتر ہو جاتا ہے۔ سو سائٹی رواز کے سبب سے (جیسا کہ ہمنے اوپر کے نکتوں میں بیان کیا ہے) مختلف دین اور مذاہب پیدا کر کے فرقہ اور تعصب کرنے لگ پڑتا ہے اور برادران کی خونریزی کرنے لگ جاتا ہے۔

عیسائیت دین عیسوی میں ہمارے نزدیک توحید ہے۔ باپ۔ بیٹا اور روح القدس کی اکائی پر دال ہے۔ باپ حیثیت خالق۔ بیٹا حیثیت مخلوق اور روح القدس حیثیت خالقیت مخلوقیت سے معرا ہونیکا نام ہے +

اہل اسلام کے قرآن شریف میں صاف توحید موجود ہے۔ کہ انسان میں وہ ذات جلوہ گر ہے۔ آیت نفخت فیہ من روحی صاف اعلان کر رہی ہے۔ تمام اکابر صوفیہ بھی یہی راگ الاپ رہے ہیں۔ مولوی رومؒ

کز نیستان تا مرا ببریدہ اند + از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش + باز جوید روزگار وصل خویش

جامیؒ ؎ تو جزوی و حق کل است گر روزی چند + اندیشہ کل پیش کن و جزو مبند
چوں پئے گوہر سوئے دریا شتافت + ہیچ گہر جز گہر خود نیافت
چوں تماشا سوئے خود بنگریست + ہیچ ندانست کہ جز بحر چیست
آنچہ دل از پیش بدانستہ بود + پیش بصر جملہ ہمہ پیدا شود

Marfat.com

دید کہ عالم زسمک تا سما ✣ نیست بجز واجب ممکن نما

سائیں بلھے شاہ صاحب ؎ مَیں ناہیں توں آپے ہیں اپنی آپ کریں دلجوئی۔
سکھ صاحبان کا ناواں گورو مہاراج گورو تیغ بہادر غازی فرماتے ہیں کہ ؎
پوہپ پدہ جیوں باس بسے ہکرا ہر جیسے چھائی ✣ تیسے ہی ہر بسے نرانتر گھٹ ہی کھوجو بھائی
باہر بھیتر ایکو جانو یہہ گرگیان بتائی ✣ جن نانک بن آپا چینے مٹے نہ بھرم کی کائی
پس اختلاف مذاہب کا اصلیت میں کہاں ہے۔ جزیات جسمانی رہائش وغیرہ کے متعلق اختلافات ہیں۔ ایک دوسرے سے تنفر۔ بلا ضروری متعصبانہ چھوت چھات دشمنی اور عناد کا موجب ہیں۔ ورنہ ؎
"درمیخانہ یک ساقی و یک جام است و بس"۔ مطالعہ کتب دبستان مذاہب شیخ محمد محسن فانی۔ صحیفہ آدم اور وساتیر اور ژند و اوستا زرتشت اور زبور توریت انجیل قرآن شریف گرنتھ صاحب شرح گلشن راز کیمیائے سعادت۔ مثنوی معنوی۔ لوائح۔ زوارہ۔ تحفۃ الاحرار۔ سبحۃ الابرار جامی۔ منطق الطیر۔ قصائد عطار۔ تصانیف سعدی علیہ الرحمہ۔ دیوان حافظ و دیگر دواوین اہل تصوف۔ شاہ نیاز احمد مغربی۔ احمد ژندہ پیل۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ تصانیف سائیں بلھے شاہ صاحب۔ وچار ساگر۔ ترجمہ جوگ واسشٹ۔ آتم پوران۔ بھگوت گیتا۔ انوگیتا۔ ۵۲۔ اپنشد کتب برہم سماج۔ کاشف الالہام۔ مسدس اعظم وغیرہ کتب آریہ سماج ستیارتھ پرکاش وغیرہ۔ ترجمہ جوگ شاستر پاتنجلی منی۔ ترجمہ ویشک شاستر کناد منی۔ ترجمہ رامائن ترجمہ سریمد بھاگوت۔ ترجمہ مہابھارت۔ تذکرۃ الاولیاء۔ روضۃ الاصفیا سفینۃ الاولیاء۔ نفحات الانس کشف المحجوب۔ مرآۃ العارفین وغیرہ کتب دینی و تواریخ روضۃ الصفا۔ آئین اکبری۔ اکبر نامہ۔ خلاصۃ التواریخ۔

Marfat.com

تاریخ فرشتہ - شاہ نامہ - سکندر نامہ بری و بحری - مفتاح التاریخ ولیم طامس بیل - رسومات ہند و دیگر تواریخ و کتب طب - افعال الاعضاء - طب اکبر - میزان الطب - رسالہ جنین وغیرہ ناولات الف لیلہ داستان امیر حمزہ و بعض ناولات حال وغیرہ مثنویات ولی رام و غنیمت زلیخا شیریں خسرو - قران السعدین - کتب ہیئت مفتاح الافلاک وغیرہ وغیرہ کے بعد ہماری یہ رائے ہے - کہ علم بے پایاں ہے عمر قلیل ہے - حاوی کامل ہونا محال ہے - صرف نیت نیک اور آسرا خدا کا مطلوب ہے ؎

گفت پیغمبر باواز بلند ✣ بر توکل زانوے اشتر بہ بند

تو بھلا ہی بھلا ہے - ہماری عمر سفر میں ہے - ہماری عنان رفتار ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے - مجبور و معذور ہیں - ڈرایور اللہ پاک ہی ہے - خواہ منزل مقصود پر پہونچا دے - خواہ کلیتہ (تصادم) سے تباہ کر دے - جو کچھ ابتک ہمنے لکھا ہے - یا جو آئندہ لکھیں گے - اسی کرہ ارض کے علوم موجودہ میں سے ہے - اور جو جو اولیا انبیا اوتاران راگ الاپتے گئے وہ بھی اسی کرہ ارض کے علم کے متعلق ہی بیان کرتے گئے - کیونکہ اس سے زیادہ علوم سماوی کے بیان کرنے سے معذور تھے - علم غیب وغیرہ باتیں - باتیں ہی باتیں ہیں - جو شخص اعلےٰ درجہ کی دوربین بنا کر سیارگان ظلمانی و ستارگان نورانی کے حالات آنکھوں کے سامنے دکھلا دیگا وہ ہمارا ماسٹر اول ہوگا - اور جو بذریعہ کسی آلات ایرو پلین وغیرہ کے بنا کر اور ہمکو پرواز وغیرہ لگا کر اور ہمکو برداشت از حد گرمی و سردی و برداشت صعوبت و سختی ہائے بے نہایت کی ہم میں بڑھا کر اور خدشہ ضائع ہونے زندگی کا دور کر کر اُن سیارگان و ستارگان میں جو قمر - عطارد - زہرہ - مریخ - مشتری - جوپو - پالس وسٹا - مشتری حال

Marfat.com

یونیس یعنی ہرشل - نیچون - قطب - سیریس - (شعری الیمانیہ) سہیل شعری الشامیہ - رہیگل - بٹلی گوس - دیگہا - الذنب الدجاجہ - نسر طائر - السماک الرامح - ظہر الدب - قلب الاسد - تنین الفرس - عیوق دبران ثریا وغیرہ میں پہونچا کر سلامتی سے واپس لے آویگا - اور پھر اسی طرح آمد و رفت کا سلسلہ جاری کردیگا - تو وہ ہمارا سیکنڈ ماسٹر متصور ہوگا - ستاروں تک پہونچنا بوجہ انکی دوری کے ایک لمبا سفر ہی ہے - جو ظاہری سفر نہیں کرا سکتا وہ باطنی کیا کرائیگا؟ اور جو موت کے بعد کا حال یقینی طور پر بتلا کر دکھلا دیگا وہ ہمارا ہیڈ ماسٹر ہوگا - انکے سوائے جو تھوڑے تھوڑی سائنس دان - فونوگراف - فوٹوگراف - ریلوی - ٹیلیگراف - ایروپلین وغیرہ بنانے والے ہیں اور جو کچھ چیڑی باتیں کرنے والے دنیا کے متعلق امور کے فصیح البیان لیکچرار ہیں وہ ہم سے بیس[۲۰] - اکیس[۲۱] ہیں - اگر ہم اُنیس ہیں ایسوں کی ہمکو کچھ پرواہ نہیں ہے - نہ ہم اُن سے ڈرتے ہیں - نہ ہمارا دل اُنکی تھوڑی سی تعظیم سے زیادہ جھکتا ہے - بس اب فی الحال چپ -

لاہور ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء بوقت دوپہر برکت رائے ہانڈہ

نکتہ - پہلے پہل جہان عالم اسی طرح سے پیدا ہوا ہے - جیسے سپنے (خواب) میں ہوجاتا ہے - اسپر سپنے کی مثال ہی دال ہے - جب سویا اور سپنا آیا کل جہان موجود ہوتا ہے - اپنا آپ جسمانی وہاں بلا پیدائش از مادر و تمام کائنات انڈج - جیرج - سویج - اودبھج - بلا پیدائش اُس قاعدہ کے جس طرح سے جاگرت (عالم بیداری) میں ہوتی ہے - موجود ہوتا ہے - اس سے واضح ہوتا ہے کہ جہان ایک دفعہ مثل سپنے کے موجودات کے خدا کے پھرنے سے موجود

Marfat.com

ہوگیا - اور بعدازاں سلسلہ والد و مولود وغیرہ چار قسم کی موجودات کا چل پڑا -
جریدہ عالم ہی دفتر ہے - اسی سے سب سبق حاصل ہوتے ہیں - غور سے
مطالعہ کرتے رہو - اس کے دیکھنے سے تین سبق حسب ذیل مجھکو بلا لحاظ
کسی مصنف کی تصنیف کے حاصل ہوئے ہیں - اور وہ یہ ہیں -

۱ - زمین سے مختلف طرح کی جمادات سونا - چاندی - ہیرا - پنا -
الماس - لعل - نیلم - زمرد - فیروزہ - عقیق - شنگرف - صندل - کپور - وغیرہ
پیدا ہوتے دیکھکر (جیسا کہ سارا [illegible]) یہ
یقین ہوگیا کہ ایک ہی چیز سب کچھ ہو جاتی ہے - اور اسی میں لین ہو جاتی ہے -
اور وہ اللہ تعالیٰ ہے - باقی بس -

دوم یہ نکتہ آج کا کہ پیدائش [illegible] ایک دن مثل خواب کی موجود
کے موجود ہوگئی - بعد میں سلسلہ تو لمبا چلا ہے [illegible]

سوم یہ کہ دل انسانی صرف [illegible] کا [illegible] دیر سے
دل میں یہ نکات گر جاتی ہیں جو میں لکھ لیتا ہوں - کوئی تکلیف کرکر یہ نکات
مجھکو حاصل نہیں ہوتے - اللہ بس - باقی ہوس -

لاہور بوقت سہ پہر روز ۲۲ [illegible] بوقت [illegible]

در لاہور بوقت دوپہر در مکان خود

نکتہ - ہندو ویدانتی برہم بلا پنڈت [illegible] کو خدا اور [illegible]
جگت بتلاتے ہیں - شرقی [illegible]

اور مسلمان صوفی بطون خدا کو خدا اور [illegible] بتلاتے ہیں -
شاہ نیاز احمد [illegible]

Marfat.com

سوجگا کے شور ظہور نے مجھے اس بلا میں پھنسا دیا۔ بیدل ؎

بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد ✤ در تماشائے خودش شد سیر این گلزار ما

جامی ؎ آنچہ دل از پیش بدانستہ بود ✤ پیش بصر جملہ ہویدا نمود

دیدکہ عالم زسمک تا سما۔ ✤ نیست بجز واجب ممکن نما

چارواکی یا دہریہ بھی اسی جہان کو از خود قدیم چلا آتا بیان کرتے ہیں۔ لیکن ہستی خدا کے قائل نہیں ہیں۔ ہماری رائے ویدانتیان ہنود اور صوفیاء اسلام سے متفق ہے۔ جہان کی بناوٹ باقاعدہ نظر آتی ہے۔ کل کواکب باقاعدہ ثوابت (شموس جنمیں سے ایک ہمارا شمس بھی ہے) کے گرد گردش کرتے ہیں مرکز ثقل و طاقت گردش ثوابت نورانی و سیارگان ظلمانی میں پایا جاتا ہے نور کے ہونے سے جہان کے کل کاروبار چلتے ہیں۔ ظلمات ہوتی تو اندھیر تھا۔ انسان کی بناوٹ کو ہی دیکھو۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ آلات تناسل جو ضروری اسباب زندگی کے ہیں۔ اگر موجود نہ ہوتے تو انسان جڑہ و ٹنڈ ہوتا پھر دیکھو کہ عورت کے پستان بچہ کو شیر پلانے کیواسطے ہوتے ہیں اور خون شیر بن جاتا ہے۔ عورت کے اندر رحم برائے استقرار حمل و پیدائش بچہ کے ہوتا ہے۔ مرد کے اندر یہ عضو بلا ضرورت نہیں ہوتا ہے۔ مرد کا آلہ تناسل بطور بالش سخت قابل دخول ہوتا ہے۔ عورت کا آلہ تناسل بطور غلاف قابل قبول ہوتا ہے۔ جب تک بچہ دودھ پیتا ہے دانتوں کی چکی دہن میں نمودار نہیں ہوتی۔ جب ضرورت زیادہ مقدار کی غذا کی اور چبانے کی ہوتی ہے۔ دانت نکل آتے ہیں۔ اسی طرح سے جائے دفع بول و براز کا۔ بجواب منہ کھانے والے کے ہونا یہ ایک ایسے صاف نظام تدبیر کو ثابت کر رہے ہیں کہ جہان حسن تدبیر ایک مدبر اعلےٰ سے بنا ہوا ہے۔ اگر یہ باتیں جہان میں نہ ہوتیں اور جہان کا

Marfat.com

انتظام بے قاعدگی سے پایا جاتا تو چار واکیوں یا دہریوں کا خیال قابل پذیرائی ہوتا۔ ایسا صریح اور پرتکھش ثبوت ہی جو کائنات میں تدبیر کا پایا جاتا ہے ہستی خدا کو ثابت کرتا ہے۔ پس خدا ہی ایک ہستی قائم بالذات لاثانی ہے ہمیشہ سے موجود ہے اور رہیگی۔ اُس کے پھرنے سے جہان نمودار ہوا ہوا ہے اور پھرنا اُسکا عین اُسکا ہے اسلئے جہان ضرور واجب ممکن نما ہے۔

بعض خدا کو الگ بحیثیت فاعل اور خالق۔ اور کائنات کو مفعول اور مخلوق مانتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ بھی مبارک ہے۔ لیکن وجود ہستی خدا واجب الوجود کے اور کسی چیز کو حاصل نہیں ہے۔ اور جو کچھ نمود ہے بے بود ہے جیسے سپنے میں روپا اور رجو مین سراب اور آکاش کے پھول اور خرگوش کی سینگ اور عقیمہ کا پسر اور مرگ ترشنا کا جل کہ بہاستی ہیں پر ہیں نہیں۔ خواجہ نصیر الدین طوسی فرماتا ہے ؎

موجود بحق واحد اوّل باشد + باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت + نقش دو بین چشم احول باشد

واینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ کوئی ٹھاکر دوارہ میں سنکھ اور ناقوس بجاتے ہیں۔ کوئی گرجا گھر میں جرس کھڑکاتے ہیں۔ کوئی مسجد میں اذان دیتے ہیں۔ سب تکلف فرماتے ہیں ؎

فریاد کناں خدا را میجویند + نگرایں قوم خدای دوستی را زند
نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ سائیں ہے شاہ رگ سے
چڑھ کے ملاں بانگ پکاری + اللہ اکبر ڈھونڈے سارے
اندر اپنے جھات نہ ماری + تھکا اوچیاں واجاں مار

قرآن شریف میں انسان کے مظہر حق اور خلیفۃ اللہ اور امانتدار ہونے کے متعلق

Marfat.com

آیات ذیل صاف ہیں۔ سورۃ الحجر مکی میں فرمایا ہے۔ واذ قال ربك للملئكة انی خالق بشرا من صلصال من حما مسنون ٥ فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعوا له سجدین فسجد الملئكة كلهم اجمعون ٥ الا ابلیس ابی ان یكون مع السجدین ٥ سورۃ البقر میں فرمایا ہے واذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خلیفة۔ آگے بڑھ کر اسی سورۃ میں فرمایا ہے واذ قلنا للملائكة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابی واستكبر وكان من الكافرین۔ امانت کا ذکر سورہ احزاب میں فرمایا ہے (امانت کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا وجود انسان میں (شرائع لاں) انا عرضنا الامانة علی السموت والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهولا ٥ لیعذب الله المنافقین والمنافقات والمشركین والمشركات ویتوب الله علی المؤمنین والمؤمنات وكان الله غفورا رحیما

؎ بیروں ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست ۔ از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی
سالہا دل طلب جام جم از ما میکرد ۔ آنچہ خود داشت ز اغیار تمنا میکرد
گوہرے کز صدف کون و مکاں بیروں بود ۔ طلبش گم شدگاں لب دریا میکرد
فیض روح القدس ارباز مدد فرماید ۔ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

برکت رائے ماندہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء وڈپہر در لاہور

کہہ۔ دماغ یا بدھی جس میں ایک معمولہ حالت اعتدال اظہار علم کی ہے۔ اسپر جلوہ کا تکیہ پڑنے سے علم ہو جاتا ہے۔ جب یہ غیر معتدل ہو جاتے ہیں علم بوجہ عدم قبولیت جلوہ آئن کہہ جاتا رہتا ہے جیسا کہ اوپر کے نکات میں مذکور ہوا اگر علیحدہ روح ہوتا اور علم اسی کو ہوتا تو علم غیر معتدل ہونے دماغ یا بدھی کیصورت

Marfat.com

میں جاتا نہ رہتا۔ کہ علم تو روح کو تھا۔ ان کو نہیں تھا جو غیر معتدل ہو گئے
دراصل علم انکو ہی بقائی شرط تجلی انگنی آتما یعنی اللہ تعالےٰ کے ہوتا ہے اسی
لئے اِنکے بگڑ جانے پر حکماء و ڈاکٹر علاج دماغ کا ہی کرتے ہیں۔ تراوت
کی چیزیں بادام روغن وغیرہ کھلاتے ہیں۔ حافظہ جاتا رہتا ہے۔ دوائیں
دیتے ہیں اگر روح قدیم اور ناسخ ہوتا تو پچھلے تمام جنموں کا حال یاد رہتا
یہاں رات کا کھایا پیا بھی یاد نہیں رہتا۔ علم کا ابھمانی اہنگ کہنے والا
آتما ہی ہے۔ اُسکو سب کا گیان ہے وہ جڑ جڑ نہیں ہوا ہوا [illegible] کو ہر
قالب کے جلوہ کو جدا جدا گیان ہو۔ از مورتا بماہی وہی خبردار ہے۔ مور کو
ماہی کا ماہی کو مور کا حال معلوم نہیں ہے۔ نہ مور یا ماہی کو قالب چھوڑنے
کے بعد جدا جدا علم رہتا ہے۔ کہ جدا جدا آتما یا روح نہیں ہے۔ بعض لوگ
جو اس نزاکت کو نہیں سمجھتے کہ جڑہ ضد چیتن کی ہے اور قلب حقائق
محال ہے۔ وہ قرار دیتے ہیں کہ مجموعہ عناصر یعنی جسم انسان کو عناصر کے
اعتدال سے ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسکو گیان (علم) ہو جاتا ہے
بے اعتدالی کیصورت میں وہ کیفیت ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے غش
اور سکھپتی اور موت میں علم نہیں رہتا۔ یہ بات نہیں ہے۔ جڑہ مفرداً
مفرداً بھی جڑہ ہے۔ مجموعہ بھی اُسکا جڑہ (عدیم الشعور) ہی ہوتا ہے اگر
سو نادان ایک جگہ جمع ہو جائے تو دانا نہیں بن جاتا۔ اگر سو [illegible]
کے حیوان بندر گدھا کوا طوطا اکٹھے ایک جگہ میں کر [illegible]
لقمان یا افلاطون نہیں بن جاتا۔ اسی طرح سے مجموعہ عناصر سے اگر
کوئی کیفیت نازک عمدہ ترین پیدا بھی ہو جاتی ہے تو وہ بھی جڑہ ہی رہتی
ہے ذی شعور نہیں ہو سکتی ہے۔ موجدان انجن ریلوے نے انجنوں کو

Marfat.com

پیدا اور چیختا ہوا تو بنا دیا ہے لیکن اونہیں علم طاقت ارادہ از خود چلنے پھرنے آواز دینے باقاعدہ بولنے کی پیدا نہیں ہو سکی - وہ صاحب علم ہستی انسان کے زیر تحت کام دے رہی ہیں - اسی طرح سے جسم ظلمانی اور اُس کی کیفیت عمدہ ترین و نازک ترین جو مثل روح حیوانی کے جسم میں پیدا ہو جاتی ہے وہ یا دماغ کی مکھ یہ بذاتہ شعور نہیں رکھتے صرف اُسی مالک جان پرم آتما دیوتا کی تجلی سے منور ہو کر شعور کا کام کرنے لگ جاتی ہیں ورنہ [illegible] سے سوئے روپے لدتی - "ماں پھیر گھمیاری سدی - [illegible] یا دست پوجا پاٹھ پہلے کام ہیں خرابیوں اور برائیوں سے باز رکھتے ہیں - مصائب میں نہیں ڈالنے دیتے ؎

آنہا کہ بحق غایب نشستند ✣ از دست و زبان حرف گیران رستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند ✣ از دست و زبان حرف گیران رستند

؎ ہیچ آفت نہ رسد گوشہ تنہائی را " ورنہ بجز اس امر کے جاننے کے کہ ہماری حقیقت اور اصلیت کیا ہے باقی تمام عبادتیں اور [illegible] اصلیت پر نارسا ہیں - مصنف ؎

یا آلہی ہستیم معلوم گردان کیستم ✣ بعد مرگم ہیچ نامم یا نشانم ہیستم

لاہور ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء برکت رائے ہانڈہ بعد دوپہر

نوٹ - "کل جگ کا اندھکار پرتاپ گیاں کو آیا ں کہیں" - یعنی آنکھیں جب پُر آشوب ہو جاتی ہیں تو اُنکے چلے جانے کا احتمال ہوتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ جی اکھیاں آگیاں ہیں - گاڑی جسپر چلتے ہیں - ریل اور موٹر کار تک اِنکو گاڑی کہتے ہیں حالانکہ یہ چلنے والی چیزیں ہیں ؎

Marfat.com

"چلتی کو گاڑی کہیں اُلٹی جگت کی ریت"۔ اسی طرح جو ذبح جانور کریں اور قربانی اور بلی دان پر فخر کریں وہ تو مومن اور دھارمک کہلائیں اور جو دیا رحم کریں۔ جیو ہتیا نہ کریں وہ کافر کہلائیں ؎

واہ تیریاں قدرتاں + وگدیاں ندیاں پھل کریں
تھلوں کریں اسگاہ + توں ڈاڈھے ہے پرواہ
؎ جز تو کسے نیست بملکِ قدم + کز ملوں الملک فزاید علم

بھائی صاحبان

جیسے جل تے بُدبُدا اوپجے بنسے نیت + جگ جنایتے رچی جان لیوے ریت
دنیا خوابیست و زندگانی دروے + خوابے است کہ در خواب بینی آنرا

درلاہور ۲۸ ستمبر ۱۹۱۰ء برکت رائے ہانڈہ بعد دوپہر

نکتہ۔ مچھر جو ایک نکتہ باریک سا ہوتا ہے جب اُسکو بجانے لگتا ہے تو پھرتی اور چالاکی سے اُڑ جاتا ہے۔ اُسمیں ذرا فرق نہیں کی سی آنکھیں نہ دیگر قوائے اندرونی و بیرونی۔ دیکھو اسکو بھی کیسی عقل حاصل ہے کہ وہ اپنی حفاظت زندگی میں کیسا ہوشیار ہے یعنی آواز بھی اُسکی کتنی بڑی ہے۔ تجلی الٰہی ہے وہ بھی اپنی دم مارتا ہے۔ عنکبوت (مکڑا) ہوتا ہے کیسے پرجاتا ہے کیسے دبے قدم اُسکی آنکھوں کا پہلو بچا کر (اس کی طرف) جاتا ہے کہ گویا سکون ہی ہو رہا ہے اس لئے کہ اسے سے شکار خبردار ہو جاتا ہے اس لئے وہ ایسے فنون کرتا ہے اس کے جسم کو کیا عقل و طاقت تجلی الٰہی نے بخشی ہے۔ کہاں

Marfat.com

انسانی جو شرافت کا دم مارتے ہیں۔ بلھے شاہ صاحب ؎

لکھاں گئو۔ ہزاران آئے ✣ اُسدی بھید کسی نہیں پائے

نانک صاحب ؎ لکھ آکاشاں آکاش۔ لکھ پاتالاں پاتال۔

اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک واتّ۔ سہنس اٹھاراں کہن کیتباں اصلوں ای اکے ہات۔ لیکھا ہووے تاں لکھیئے لیکھے ہوئے ناس

انت کارن کیتو بل لاہیں ✣ تانکے انت نہ پائے جاہیں

قدرت کون کہاں ویچار ✣ واریا نہ جاواں ایک وار

جو تدھ بھاوی سائی بھلی کار ✣ توں سدا سلامت ہے نرنکار

جو پہاڑ کھندروں میں جا کر پدم آسن لگا بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے آرام جہان کو لکدمار کر گھاس پات کھایا۔ چلو بھر پانی پر گذارہ کیا۔ صرف پون ہی بھکشن کی۔ اُنہوں نے بھی اسی دنیا کے متعلق ہی جوگ ابھیاس حبس دم پرانا یام وغیرہ طریق بتلائے۔ یہ نہ بتلایا کہ سیرلس (شعری الیمانیہ) میں کیا ہے۔ کیسے ہمارے بھائی ہیں۔ کیسی تعلیم ہے۔ کیسا دن رات ہے۔ کیسی روشنی اندھیرا سردی گرمی ہے کس طرح کے اجسام ہیں۔ کیا اسباب آسائش و آرام ہیں کیا سامان عذاب ہے۔ کتنا بڑا وہ کرّہ ہے۔ کتنا قطر ہے کتنا محیط ہے۔ سہیل کیسا ہے۔ سماق الراحہ نسر طائر کیسے ہیں۔ البتہ واسشٹ اسقدر بولا ہے کہ میں اڑا تو بعض جگہ بہت روشنی آئی کہ روشنی ہی روشنی تھی۔ کہیں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اسی طرح بعض رکھیشان ہنود نے سورج لوک چندر لوک برہسپت لوک اندر لوک مجملاً بیان کر دیئے۔ تفصیل وہاں کی کہ وہ لوگ کیسے ہیں کیا ہیں نہریں ہیں غاریں چوٹیاں ہیں خوشگوار ہیں تپش والے یا برفانی ہیں۔ یہ بیان نہیں کئے۔ روشنی اور لوک تو ہم بھی جانتے ہیں کہ ہے

Marfat.com

ہر ستارہ کے قریب روشنی ہوگی - بُعد میں ظلمات ہوگی - سیارے اتنے جحیم ہوکر ضرور آباد ہونگے - اس کرہ ارض کے جسم میں جیسے از خود حشرات الارض بنا سپتی لکھوکھہا طرح کے از خود نکل آرہی ہے - اسی طرح اجرام اُن سیاروں سے بھی نکل آتے ہونگے - نانک صاحب ؎

جان کرتا سرشٹی کو ساجیوا پے جانی سوئی +

زباں را گو شمالِ خاموشی دہ + کہ ہست از ہر چہ گوئی خامشی

در لاہور مکان خود لوہاری منڈی برکت رائے ہانڈہ

بعد دوپہر ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء

آج صبح چار پانچ بجے سرب گراس گرہن چاند کو لگا - ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء پنجشنبہ

نکتہ - خدا بوجہ باقاعدہ ایجاد کائنات کے ثابت ہے جیسا کہ ہمنے اوپر کے نکتوں میں مفصل کہا ہے ؎ بہ بین تا یک انگشت از چند بند - الخ

کل مذاہب سوسائٹی رولز ہیں جو بلحاظ ضروریات وقتاً فوقتاً کے بانیان مذاہب نے بنالئے - ورنہ قدرتی مذہب ایک ہی ہے - راست بازی راست شعاری - سعدی - کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ - بابا نانک ؎

ہندو کہاں تاں مارئی مسلمان بھی ناہہ + پنج تت کا پوتلا کھیلے جیک کی ماہہ

ہمارا مذہب یہ ہے کہ کل مذاہب کے عقائد کو غور سے دیکھے اُنکی دینی کتب کا مطالعہ کرے - جو عقیدہ فضیلت رکھتا ہوگا خود بخود دلچسپ ہوگا - بقول ؎

مشک آنست کہ خود ببوئد - نہ کہ عطار بگوید - ہمارے نزدیک آزادی سب سے بُری ہے - خواہ تھوڑی سی دل دُکھائی کی قسم کی ہو - خواہ بدرجۂ اتم

Marfat.com

مثل قتل اور خونریزی کے ہو - جو آزار دہی سے پرہیز کرے ہمارا بھائی ہے ہمکو اُس سے کوئی تنفر نہیں ہے - ہمارا مذہب ہی بقول خواجہ حافظ شیرازی کے یہی ہے کہ ؎ مباش در پے آزار و ہرچہ خواہی کن -
کہ در طریقتِ ما غیر ازیں گناہے نیست - جیو ہتیا کو بابا نانک جیونی بھی بُرا فرمایا ہے ؎ کیتے مچھ بل بہکھ کھائیں - کیتے گل وڈھ ہتیا کمائیں - کیتے پاپی پاپ کر جاہیں - جن لوگوں کے مذہب میں گوشت خوری حلال ہے اس کے برگزیدہ ممبران نے بھی نکوہش ہی کی ہے دیکھو فردوسی طوسی شاہنامہ میں فرماتا ہے کہ ؎

میازار موری کہ دانہ کش است ✣ کہ جاندارد و جان شیریں خوش است

حضرت سعدی نے اس بیت کو بوستاں میں تضمین فرمایا ہے - کہ ؎

چہ خوش گفت فردوسیٔ پاکزاد ✣ کہ رحمت بران تربت پاک باد
میازار موری کہ دانہ کش است ✣ کہ جاندارد و جان شیریں خوش است

ایک بزرگ کہتا ہے ؎

لحم خوردن گفت تاجِ سروراں ✣ لحم خود خوردن نہ لحمِ دیگراں

موذی جانوران کا قتل بوجہ بچاؤ و دیگر کُل ذی روح جانداران کی جان آزاری نہیں ہے - بلکہ پُن ہے جیسا کہ قتل یا قید راہزنان ڈاکوان قاتلان پُن کرم ہے - سب انسان ایک جنس ہیں مل مل کر محبت سے رہو - ہرگن گاؤ - بھگت تلسی داس فرماتا ہے ؎

تلسی اس سنسار میں بھانت بھانت کے لوگ ✣ مل مل ہرگن گائیے ندی نا و سنجوگ

خواجہ نیاز فرماتا ہے ؎ عشق میں آعجب مزا دیکھا ✣ خویش و بیگانہ آشنا دیکھا -
پرایا کوئی نہیں - برکت رائے درھلور بوقت صبح ۶ بجہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

Marfat.com

نکتہ۔ پاتنجلی جیو کے جوگ شاستر کے کرتب۔ خلع بدنی کے علم کے کرتب۔ تھیاصوفیکل سوسائٹی کے کرتب۔ ملاقات ارواح سوکھشم شریر کا چھوڑنا۔ میڈم بلیوٹسکی کی کتاب کے مبینہ بیانات دربارہ لاما تبت وغیرہ کے کرتب۔ مسمریزم والے عاملان کے معمول پر عمل کرکے غیر ممالک اور مخفی حالات کی دریافتوں کے کرتب۔ پیغمبروں کے معجزہ اوتاروں کی لیلائیں۔ انگلی پر پہاڑ اٹھانے وغیرہ کے کرتب۔ ست پرشوں۔ اولیاؤں کی کراماتیں۔ انکے گفتہ فرمودہ کی تاثیریں وغیرہ وغیرہ سائنس کے کرشمے کیسی کیسی معزز اور قابل قدر باتیں ہیں۔ لیکن کال بھگوان سب سے برتر غالب افضل بہکشو ہے نہ کوئی جوگی رہا نہ اوتار رہا نہ پیغمبر نہ ست پرش نہ اولیا رہا۔ ان معزز علوم اور کرتبوں کی کچھ پیش نہ گئی۔ آخر فنا۔ آخر فنا۔ کل شئ ھالک الا وجہ ربک ذوالجلال لا یبقیٰ شئ الا وجہ ربک ذوالجلال ؎

قرار ہمہ ہست بر نیستی۔ + تو ئی آنکہ بر یک قرار ایستی
بودی و ایں باغ دل افروز نے + باشی و میدان شب و روز نے
بحر بقائی تو و باقی سراب + منک المبدء والیک المآب

؎ نہ بود آفرینش تو بودی خدا + نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا

کامل مکمل صرف قادر مطلق کی ہی قدرت ہے۔ اگر اوتاران پیغمبران ست پرشان۔ اولیا لوگوں وغیرہ کی قدرتیں طاقتیں۔ متذکرہ مکمل ہوتیں تو وہ کیوں فنا کو پراپت ہوتے۔ پس مالک کی پناہ اور شرنا گت میں آکر اُسکے آسرے رہو۔ اُس کے بھیدوں کو کسی نے نہیں پایا ؎

دو کار ہست با فر و فرخندگی + خداوندی از تو زا بندگی

Marfat.com

پر عمل کرتے جاؤ۔ کسی مذہب کو بُرا بھلا نہ کہو۔ جو بھلا ہوگا۔ خود دلچسپ ہوگا بُرا مکروہ اور غیر مرغوب معلوم ہوگا۔ مذہب کا شعار خصوصًا دو اقوال حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ پر رکھو۔ ۱۔ ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔ ۲۔ ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ✣ دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش ✣ دگر آنکہ در غیر بد بیں مباش

ہماری اِس کتاب نکتہ کو پڑھو۔ ضرور پڑھو۔ ہمیشہ مدنظر رکھو۔ کہ عطیۂ رحمت الٰہی ہے۔ بلا خود غرضی ہماری یہ کتاب مذہب حقانی اور راہ الٰہی ہے۔ آمین

نکتہ۔ گپت ودیا اگر قدرت الٰہی سے بعد میں کوئی پرگٹ ہو جائے اور وہ کوئی عمدہ مذہب پیدا کر دے جسکی ہمکو اسوقت تک کچھ خبر نہیں ہے تو یہ امر دیگر ہے۔ ورنہ یہ مذہب عالمگیر ہوگا۔

برکت رائے ہانڈہ در پھلور۔ پنجشنبہ ۷ بجے صبح ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

۳۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء در لاہور۔ مکان خود۔

نکتہ۔ روح کوئی چیز (علیحدہ پرماتما کے پرکاش سی) ہی نہیں ہے۔ جو پیدا ہوئی ہوئی ہو۔ اسی لیئے وہ موت کے بعد (علیحدہ اپنی ذاتی جداگانہ حیثیت سی) باقی نہیں رہتی ہے۔ روح پرماتما کی گیان السروپ دھوپ ہے۔ جو اجسام کے حصص دل اور دماغ پر چمک کر اُن کو منور کر دیتی ہے جسم کی ناقابلیت پر وہ دھوپ تاثیر سوادھانی اور عقیل فہیم کرنے جسم کی بابت مؤثر معلوم نہیں ہوتی ہے۔ ورنہ وہ ہی دھوپ علمی ادراکی الآن کما کان اپنی بیاپکانہ محیطانہ حیثیت سے لاجنبش اور لازوال اور لافنا طور پر

Marfat.com

قائم بالذات باقی رہتی ہے حصہ کے طور پر بوقت تعلق بموقعہ قابلیت جسم کے متعلق بہ جسم نہیں تھی نہ ہی جسم کی ناقابلیت کے موقعہ پر حصہ اور جزو پر ماتما کے طور پر باقی رہتی ہے۔ صرف جسم اُس کے استفادہ نورسی بوجہ ناقابلیت و نقص خود کے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام موت ہے۔ حافظ ؎ ہر چہ ہست از قامتِ ناسازیٔ اندام ماست ورنہ تشریفِ تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

جبکہ روح شروع میں ہی کوئی ساختہ ایجاد کردہ چیز نہیں ہے۔ تو اُسکا بقاء یا فناء بعد فساد بدن کیا اور کیسا۔ بقول نعمت خان عالی۔ در قائعہ

؎ اور زابتدا معرکہ خود درمیان نبود ۔ کہا گیا تھا کہ بادشاہ میدان کارزار سے فرار ہو گیا تھا۔ نعمت خان کہتا ہے کہ بادشاہ جنگ میں شامل ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر بھاگنا کیسا۔ اسی طرح جب روح شروع سے ہی جسم کی پیدائش پر نہ پیدا ہو کر اُسکے متعلق جداگانہ ہوا تو فساد جسم پر بھی اُسکے باقی رہنے یا فانی ہو جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔ چھوٹی سی ننھی حالت و صورت جسم پر اُس کی حیثیت اور حالت کے مطابق تجلی و ہوب آہی کی گیان السروپانہ علیما نہ مدرکانہ پڑنے لگ جاتی ہے اور وہ جسم رضیعانہ (شیر خوارانہ) کارروائیں۔ رونے دھونے ہنسنے سونے جاگنے دودھ چوسنے بگڑنے بننے کی کرتا رہتا ہے۔ پھر جب جوان عاقل بالغ ہوتا ہے تو وہ ہوب مذکورہ موصوفہ اُس کی اُس حالت کو بھی اُس کی حیثیت کے مطابق ہموار کرتی چلی جاتی ہے۔ کہولت میں کہولت کی عمر کے مطابق اور بہت پیران سالی ضعیفی میں اُسی حالت و ہوب کے مطابق اُس کی حیثیت و حالات کو پرکاشتی کرتی ہے۔ جب غلبہ بلغم وغیرہ کسی اور طور پر دوران خون بند ہو جاتا ہے اور قوائے جسمانی دل دماغ اور

Marfat.com

کُل جسم اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہیں۔ تو اوس حالت سکوت بدن کو موت کہتے ہیں تو اُسوقت بھی وہ دھوپ گیان لسروپانہ علیمانہ مدرکانہ اپنا پرکاش توبدستور کرتی ہوتی ہی۔ اُس کی تاثیر فیض میں کچھ فرق نہیں آجاتا صرف اپنی ناقابلیت سے استفادہ نورعلم کا نہیں کرسکتا ہی اور اپنی ناقابلیت کے فعل سے فیض نورگیان سے محروم ہوجاتا ہے۔ اُس سخی مالک کا دروازہ فیض اُسی طرح کھلا ہوتا ہے اور دسترخوان کرم علم مہیا ہوتا ہے جسم بھکاری دریوزہ گر چل کر نہیں جاتا ہے اور دسترخوان کرم نہیں لاتا ہے۔ پس نہ کوئی جدا روح پیدائش جسم کے وقت اُس کے ساتھ تعلق پکڑتا ہی۔ نہ موت کے وقت جسم سے جدا ہوتا ہے۔ اس جگہ مطلب اقوال ذیل کل شئ ھالک الا وجہ ربک ذوالجلال۔ لایبقیٰ شئ الا وجہ ربک ذوالجلال کا صاف طور پر سمجھ میں آجاتا ہے اور اقوال مذکور کے معنی حل ہوجاتے ہیں۔

خلاصہ نکتہ پس روح اُسی دھوپ گیان لسروپانہ علیمانہ مدرکانہ الٰہی کا نام ہے جو ہر وقت اپنی قائم بالذات لازوال لاجنبش لاتجزیہ حالت سے اجسام اور قوائے اجسام دل ودماغ وغیرہ کو منور کرتی رہتی ہی اور کوئی روح نہیں ہے۔ جسکے بقاء وفناء کا سوال اوٹھ سکے۔ ہاں بندہ نواز۔

دربھیلور واقعہ ۷۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

نکتہ۔ ۱۔ راست خیال کا ازخود دل میں پیدا ہونا یہی الہام ہے۔ اور الہام کوئی نہیں ہے۔

۲۔ یعنی فکر صحیح اور بلیغ سے اصلیت صحیحہ اور درست معاملہ کو

Marfat.com

معلوم کرلینا اسکا نام کشف ہی اور کوئی علیحدہ علم مکاشفہ نہیں ہے۔

۳۔ اس امر کا معلوم کرلینا کہ برہم جگت ہی اور جگت برہم ہے معرفت ہے اور کوئی معرفت علیحدہ نہیں ہے۔

۴۔ کمال محبت سے محو برہم ہوکر دنیاوی تعلقات سے دستکش ہونا اور بیٹا باپ ماں بہن دوست آشنا دولت وغیرہ کو ناشونت سمجھ کر اُن کی مفارقت سے حزین اور غم زدہ نہ ہونا۔ اور انکے حصول سے خوش و خرم نہونا دل کو حالت قیام میں رکھنا۔ اسکا نام موکش (نجات) ہی اور نجات کوئی نہیں ہے۔

۵۔ برہمانڈ کو یہ یقین کرکر کہ یہی مظہر واجب الوجود ہے دیکھنا یہی لقاء خدا ہے اور کوئی لقاء نہیں ہے۔

نکتہ۔ دودھ دہی مکھن بالائی وغیرہ یہ بھی حیوانی غذا ہیں اور گوشت بھی حیوانی غذا ہے۔ لیکن قسم اوّل حیوان کو چارہ ونڈہ وغیرہ ڈال کر خوش کرکر رکھا کر اُسکو بغیر پہونچانے ضرر کے حاصل کرتا ہے اور قسم دوم جانور کو ہلاک کرکر آزار دیکر حاصل کرتا ہے۔ پس اچھا امر کون ہی۔ انسان خود انصاف کرسکتا ہے اور اُس طریق سے یہ غذا حیوانی حاصل کرسکتا ہے میرے نزدیک قسم اوّل مسعود ہے۔ اور قسم دوم قابل اجتناب ہے۔

نکتہ۔ ہم قدرتاً صرف زمین پر چل پھر سکتے ہیں۔ پرند زمین پر بھی چل پھر سکتے ہیں اور ہوا پر بھی اوڑ سکتے ہیں۔ ہمکو ایک جگہ سے مقام پر جانے کیلئے سڑک استہ صاف وغیرہ کی ضرورت ہے۔ پرند اس تکلیف سے آزاد ہیں۔ پس پرند ہم سے اچھے ہیں۔ بطخ وغیرہ پرند جو قسم زمین پر بھی چل سکتے ہیں ہوا پر بھی اوڑ سکتے ہیں۔ پانی میں بھی تیر

Marfat.com

سکتے ہیں غوطہ بھی بعض لگا لیتے ہیں۔ پرند بمقابلہ ایک وصف زائد کے اور بطخ وغیرہ پرند دو اوصاف زائد سے ہم سے بہتر ہیں۔ آبی جانور مچھلی مینڈک مگر مچھ کچھوا وغیرہ زمین کے سوائے پانی میں بھی مغروق رہتے ہیں ہم نہیں رہ سکتے ہم سے ایک وصف میں اچھے ہیں۔ کیڑے مکوڑے دیواروں پر سیدھے اُلٹے چڑھ جاتے ہیں ہم نہیں چڑھ سکتے ہم سے اس ایک وصف سے اچھے ہیں۔ شہد کی مکھیاں شہد بنانے کی کاریگری سے ہم سے عمدہ ترین وصف سے اچھی ہیں لیکن ماشاءاللہ چشم بد دور ہم علوم الٰہی معرفت سائنس ہیئت ہندسہ سب کے معلوم کر لیتے ہیں اور ان علوم سے کام تار برقی مقناطیسی۔ ریلوے۔ غبارہ ایروپلین۔ پل بندی۔ زینہ سازی۔ بروج سازی وغیرہ لیتے ہیں طریقہ حیات یوگ کم خوردنی کم خفتنی وغیرہ حاصل کر لیتے اور دیگر کل موالید ثلاثہ سے اشرف ہیں۔ ایسی شرافت رکھتے ہوئے کیا ہمکو حیوانی غذا حیوانات کو ہلاک کر کر حاصل کرنی یوگ (واجب و مناسب) ہے یا اپنے سے کمتر درجہ کی موالید کو آرام دینا انسب ہے۔ انصاف کس میں ہے۔ خود ہی کہو مقتضائے شرافت انسانی کیا ہے۔ ایسے شریف اخلاق مجسم ہوتے ہوئے جانور آزاری سے بغرض خوراک خود، غماض وچشم پوشی کرنا بلکہ فتوائے یکسر ترہان وحلال کا دینا ہماری کہاں تک منصفی اور نصفت شعاری ہے اور کیوں ہمکو خود غرضی کیوجہ سے حلال وجائز کہتے ہوئے اس جانور آزاری سے شرم نہ کرنی چاہیئے۔ پس جانور آزاری سے پرہیز وشرم کرتے ہوئے اہ مسئلہ ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند" کو شعار شیع بناتے ہوئے محبت الٰہی میں محو ہو جاؤ۔ دنیا کے کام بھی بقول

Marfat.com

ے دست باکار دل با یار" کرتے چلے جاؤ - ہاں میاں نظم مصنف

گھڑ کر سر نہ کاٹو جانور کا ✤ بناؤ مت غذا اسکو تکلم کی
بخود غرضی نگو آزا حلال است ✤ رکھو مت پیش نظر امید قرآن کی
خدا راضی نہیں ہرگز اس سے بیشک ✤ کہ جس نے گردن حیوان قلم کی
نہیں ہیں کہنے والا اس میاں کا ✤ یہ مرضی ہے مولا کے رحم کی

برکت رائے منصف پھلور ۷ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

---

۲۰ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء در پھلور صبح ۷ بجے

نکتہ - حواس خمسہ بویائی - شنوائی - بینائی - ذائقہ - لامسہ کل حیوانات خاکی ہوائی آبی کو دیئے گئے ہیں - جنکا فائدہ وہ اٹھا رہے ہیں - اسی طرح سے قوت علمی - ادراکی - ارادی بھی انکو عطا شدہ ہے - جس سے وہ اڑتے پھرتے چلتے دوڑتے بیٹھتے - اوٹھتے - سوتے - جاگتے - کھاتے - پیتے - بیخال پیشاب وغیرہ کرتے رہتے ہیں - ملائمات کی طرف رغبت - مکروہات سے پرہیز - نا ملائم مخالفات سے خائف پائے جاتے ہیں - پس ظاہر طور پر وہ مثل انسان کے سب خواص مکمل رکھتے ہیں کسی چیز سے محروم نہیں ہیں پس وہ مساوی انسان کے مستفید ہیں -

نکتہ - سابق متصل نکتہ بات کی رو سے ہیں [illegible]
روح علیحدہ مجرد ہستی کوئی نہیں ہے - کہ جسکو نرک سورگ [illegible]
جو چیز کہ اجسام انسانی و حیوانات کو پرکاشتی ہے وہ پرکاش بیاپک ماتا
دیو کا گیان السروپ ہو [illegible] شمان ہے تا بل مستعد اس کو
فیض گیان کا قبول کر لیتے ہیں [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ اور علمی ادراکی کام کرتے ہیں (جب کوئی ناقص کام کرتا ہی تو لوگ اُسکو کہتے ہیں کہ کیا عقل ماری گئی ہی جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ قوت دماغی فہم ادراک کی تحلیل ہوگئی ہے جو استفادہ نور علم وادراک کا برہم دیو سے کرتی ہی) پس روح مجرد یا جیوآتما کوئی چیز نہیں ہے۔ میں نکتہ جات سابقہ میں کلورا فارم اور سکھیتی کے دلائل سے بھی ثابت کرچکا ہوں۔ کہ روح مجرد جسم میں کوئی چیز نہیں ہے۔ باقی رہا جسم جو مادہ سے بنا ہوا ہے۔ میں رسالہ ادیب الاعتقاد میں ثابت کرآیا ہوں کہ مادہ باعتبار اپنے وجود کے بنا ہوا اور ساختہ پایا جاتا ہے کہ اسمیں قوت برقی۔ مقناطیسی۔ کہربائی۔ اربعہ عناصر آگ۔ باد۔ آب۔ خاک۔ وغیرہ اس قسم کی اشیاء موجود ہیں کہ جن سے سیارگان۔ موالید ثلاثہ۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ رگ و ریشہ۔ خون و استخوان وغیرہ بال ناخن بنے ہوئے ہیں اس سے صاف یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ یہ مادہ کسی مدبر قادر مطلق کی تدبیر سے قابل قابلیت ایجاد عالم کے بنایا ہوا ہے۔ ورنہ اگر خود ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ بے ڈھنگا۔ غیر معتدل ہوتا۔ اسکو نیایک پرکرتی۔ ویدانتی مایا۔ صوفی عشق الٰہی کہتے ہیں میں اور واحشٹ بھگوان اور سائیں بھلے شاہ۔ پرماتما دیو کا سنکلپ (ارادہ) کہتے ہیں۔ جو اُس کی قدرت کاملہ کے سبب سے پرپک ہوکر نمودار ہوا ہے اور عالم رنگا رنگ اُسکی مرضی کے مطابق بن گیا ہے۔ صوفی اس کو اعیان ثابتہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ جامی فرماتا ہے کہ الاعیان الثابتہ ما شممن رائحۃ الوجود لم تظہر ولا تظہر بل انما تظہر لہا۔ ویدانتی اس مادہ کو یا مایا کو بھی جزو پرماتما کا ہی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک انش میں پرماتما کی اگیان رہتا ہی ؎

Marfat.com

تو وطوبیٰ و ما و قامت یار ✤ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

بات ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ارادہ برہم ہیولائے عناصر (یا پرکرتی) ہے۔ اُس سے حساس نمود ہو جاتا ہے اور گیان شکتی پرماتما کی اُس میں پرگٹ ہو کر کام قیام عالم کا کرتی رہتی ہے اور غلط العوام خیال سے روح کہلانے لگجاتی ہے بیدل ؎

بود شاخ و برگ گل و تخم ذرہ تن مجمد ✤ درخشائی خودش شد سیر این گلزار ما

پس جبکہ روح بھی کوئی چیز نہیں ہے نہ ہی عالم کا مادہ کوئی چیز ہے تو صاف اور روشن نتیجہ یہ ہے کہ آتما ہی آتما (اللہ ہی اللہ) ہے۔ جامی ؎

ہر تو کہ نیست بر ملک قدم ✤ کز لمن الملک فرا زد علم

بود ش این بارخ دل افروزے ✤ باشد و دیوان شب روزے

ضو الاول - اسوا الاسفر - [illegible] یوگ واسشٹ - آتم چیتان - گیتا - دیوان [illegible] دیوان نیاز - قصیدہ جودیہ - ترجیع بند وصال [illegible] بغل میں دابو - پیدائش سے لیکر مرنے دم تک انکی [illegible] کی تمام دولت کو لات مارو ۔

۲۰ اپریل ۱۹۱۱ء برکت رائے دہلوی [illegible]

---

۱۱ اپریل ۱۹۱۱ء دہلوی وقت [illegible]

نکتہ - ہیلی دہرم اور مذہب میاں [illegible] رہنما ہیں - دو بزرگوں کے اقوال [illegible]

۱ - بھگت تلسی داس جی فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

دیا دھرم کا مول ہی لوبھ مول ابھمان ✤ تلسی دیا نہ چھوڑیئے جب لگ گھٹ میں پران

۲۔ شیخ فریدالدین عطار صاحب فرماتے ہیں ؎

کفر کافر را و دین دیندار را ✤ ذرہ از درد دل عطار را۔

پس جو شخص خواہ کیسا ہی عالم فاضل ہو۔ خواہ کیسا ہی جوان رعنا ہو۔ خواہ کیسا ہی دولت مند گنج قارون رکھنے والا ہو۔ خواہ شہنشاہ ہفت کشور ہو۔ اگر دیا اور درد دل کے زیور سے آراستہ نہیں ہے تو وہ کبھی دھارمک یا مذہب حقانی اور الٰہی والا نہیں ہو سکتا ہے۔ جانوران کو ہلاک کر کر امیر لوگ اُنکی ہلاکت کا نام شکار رکھ کر اُنکے گوشت کو حسب ذائقہ بھون اور طعام تکم بناتے ہیں اور اسپر رحمت الٰہی کے امیدوار بنکر اپنے آپ کو دیندار دھارمک مذہب الٰہی اور حقانی والا ظاہر کرتے ہیں۔ بتلاؤ یہ کہاں تک درست ہے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ شیر وغیرہ درندے تمہارا پیٹ چاک کر کے اور تمہارا گلا کاٹ کر تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا جائیں تو تم بھی ہرن گوسفند وغیرہ کو کھا سکتے ہو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ باز چرغ وغیرہ پرند درند جانور تمہارے جسم کو نوچ نوچ کر کھا جائیں تو تم بھی مرغ تیتر بٹیر کو ہلاک کر کے کھا سکتے ہو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری عورات کے حق استعمال کو جنہیں ہے جانوران درند کھا جائیں تو تم بھی اُن کے جانوران پرند کی استری کو توڑ پھوڑ کر کھا سکتے ہو۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے سوالات کا جواب کچھ اثبات میں نہیں دینگے۔ تو پھر بھائی صاحبان تم کیوں جانوروں کو ذبح کر کر اُنکا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کر قیمہ کر کر کوفتہ بنا کر کھاتے ہو۔ کیا قول سعدی علیہ الرحمہ بھول گئے ہو ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بدیگراں ہم مپسند۔

Marfat.com

خودغرضی سے اندھے ہوکر چاہ ضلالت میں مت گرو۔ جانوران کی ہلاک کرنیکا نام حلال اور شکار مت رکھو۔ فافہم

برکت رائے ہانڈہ ورھلور ۱۰ بجہ صبح ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

---

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء ۷ بجہ صبح ورھلور

نکتہ۔ ہمکو حمد الٰہی بجالانا چاہیئے۔ البشر پرماتما کا صدق دل سے دھنیاد کرنا چاہیئے کہ ہمکو ایک ایسی عادل گورنمنٹ کے زیر سایہ کر رکھا ہے۔ کہ جسکی حکومت ہمارے لئے سراپا رحمت الٰہی اور برکت ہے۔ ایسا امن جو اس گورنمنٹ کے سایہ عاطفت پایہ سے ہمکو حاصل ہے بمنزلہ بہشت اور سورگ کے ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ✤ کسے را با کسے کارے نباشد

اسی گورنمنٹ عادل رحیم کریم کی برکت ہے کہ ہم لوگ اپنے خیالات جس آزادی سے چاہتے ہیں بیان کر سکتے ہیں اور اپنی مذہبی رسوم آزادی سے ادا کر سکتے ہیں۔ ؎ "ہر کسے بدین خود مولے بدین خود"

کسی کو کسی سے سروکار نہیں ہے۔ پہلے زمانے کی کئی روایات مشہور ہیں کہ خیالات کے اظہار پر مظہران کے سر قلم کئے گئے۔ کھالیں ادھیڑی گئیں سولی چڑھائے گئے۔ زہر کے پیالے پلائے گئے۔ ایسی مثالوں کے بیان کرنے سے بعض مذاہب کے لوگوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے لکھنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ جو لوگ علم تاریخ سے بصارت رکھتے ہیں وہ خود ایسی مثالوں کو معلوم کر سکتے ہیں۔ ہاں ملک ہندوستان مختلف اقوام و مذاہب کی رعایا سے آباد ہے۔ ایک کا مذہب دوسرے مذہب سے متضاد

Marfat.com

ہے۔ مذہب میں عقائد کے لحاظ سے سرپھٹول رہتی تھی۔ ہمارا ملک مختلف رئیسان کی ریاستیں بطور طوائف الملوکی کے رکھتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی بات پر انہیں لڑائی چھڑ جاتی تھی۔ جو تخریب امن کا باعث ہوتی تھی بھیلوں پنڈاروں کی لوٹ گھسوٹ۔ سرحد کے حملے۔ رعایا ہند کو ہمیشہ سرگردان اور تفکرات میں مبتلا رکھتے تھے۔ سکھ کی نیند سونے نہیں دیتے تھے۔ جیسے ذلیل اور دکھ درد کی حالت رعایا ہند کی پروردگار عالم عالمیان نے دیکھی تو بقول سات سمندروں کے پار سے فرشتۂ رحمت گورنمنٹ انگریزی کا نزول فرمایا۔ سعدی ؎

بقومیکہ نیکی پسندد خدا ✣ دہد خسرو عادل نیک رائ

اس کا آفتاب طلوع ہوگیا۔ زن و مرد پیر و جوان سب خوشحال مزے کی ہوکر سکھ کی نیند سونے لگی۔ ملک باغ ارم کیطرح بنگیا۔ لوٹ گھسوٹ بدامنی کا جڑ اوکھڑ گئی۔ زبردست زیردست پر ظلم کرنے سے رہگیا۔ جابجا عدالتیں قائم ہوگئیں۔ پیر لاشہ کو شاہی ایوان کے مقابل جگہ ملگئی۔ تاریخی ریلوے۔ ڈاکخانجات۔ انہار۔ آبپاشی۔ سڑکیں پختہ ہزاروں کوسوں تک ہسپتالات۔ چھاپہ خانے جاری ہوگئے۔ یہ کتنی بڑی برکتیں ہیں۔ ایک ایک برکت کی قیمت بیان سے باہر ہے۔ ریل سے ہزاروں کوسوں کا سفر دنوں میں طے ہوجاتا ہے۔ تیرتھوں اور زیارتوں پر جانے کیوقت لوگ گلے مل مل کر جایا کرتے تھے۔ کہ خدا جانے زندہ واپس آنا ہوگا یا نہیں۔ بیل گاڑیوں پر مہینوں میں ہردوار اور اجمیر شریف وغیرہ معابد گاہوں پر پہنچا کرتے تھے۔ اب پشاور سے ایک طرف سے اور کلکتہ سے دوسری طرف سے دو تین روز میں سکھ نیند سوئے ہوئے پہونچ جاتے ہیں اور چند

Marfat.com

روز میں گھر کو واپس ہو جاتے ہیں۔ تار برقی سے چند گھنٹوں میں اپنی مترلوں کی خیر عافیت ہزاروں کوسوں سے منگوا لیتے ہیں۔ بڑی بڑی بیوپار کر ہزاروں لاکھوں کروڑوں روپیہ کما لیتے ہیں۔ ڈاکخانہ سے ایک پیسہ کا کارڈ خرچ کر کر ہزاروں کوسوں سے خط و کتابت کر لیتے ہیں۔ منی آرڈر بھیج کر روپیہ جتنا چاہیں بلا خطر بھجوا منگوا سکتے ہیں۔ پارسلوں کے ذریعہ جو چیز چاہیں بھیج منگوا سکتے ہیں۔ چھاپہ خانہ کی برکت سے ہوا یک کتاب سال بھر میں شاید سو سے طیار کرائی جا سکتی تھی اور اُسکو صرف ایک ہی آدمی [illegible]۔ دنوں میں ایسی ہزارہا کتابیں طیار ہو کر فیض عام جاری کر دیتی ہیں کہ ہر زید و بکر عمر و خالد اُنکو پڑھ لیتے ہیں۔ اخبارات مطبع کے ذریعہ جاری ہیں۔ دنیا کی روز خبریں دلی دکھن یورپ امریکہ افریقہ کی معلوم ہو جاتی ہیں۔ بڑے بڑے عالی مضامین مفید اخبارات معلومات پر بہت روشنی ڈالتے ہیں۔ شفاخانہ سے امیر غریب کسان اپنی بیماریوں کے علاج کرا [illegible] بیمارستان کرتے ہیں [illegible] بات کے [illegible] ہیں۔ یہ [illegible] برکت ہے۔ بھوکے [illegible] روٹی کے [illegible] رہتے تھے اور فاقہ [illegible] تھیں [illegible] باغ لگ رہے ہیں۔ سب سے بڑی برکت تعلیم کی [illegible] یہاں تک اور [illegible] تعلیم [illegible] ہے۔ جا بجا [illegible] بڑے قصبوں میں بڑے بڑے مدرسہ اور [illegible] قائم ہو گئی ہیں جنسے اندھیرا نادانی کا دور ہو کر آفتاب خلق و فراست علم و ہنر کا چمک گیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی برکتوں [illegible] پارسلوں وغیرہ

Marfat.com

کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آگ جلانے کے لئے اینٹ یا لاٹھی لیکر گھر بھر اکرتے تھے کہ کہیں گھر میں آگ سلگ رہی ہے۔ ایک چنگاری منٹ سے لاکر کھانا پکائیں۔ اب ایک ڈبیا میں صدہا تیلیاں ہوتی ہیں بلا منت خلق جسوقت چاہو کھانا پکانے کی آگ اور لیمپ روشنی کے روشن کرلو۔ نسل سے زادات کے اوٹھانے کی تکلیف نہیں رہتی۔ پاکٹ میں رکھی اور پاکٹ بک لکھ لی۔ کارخانوں مشینوں کی بڑی بڑی برکتیں اور لاکھوں چھوٹی چھوٹی چیزوں کے فوائد اسقدر ہیں کہ قلم اُن کی تحریر سے قاصر ہے۔ اس لئے میں نے لکھنے سے پرہیز کیا ہے کہ قلم کو یارائے بیان نہیں ہے خداوند کریم کل مخلوقات کا مالک ہے۔ اُسکو سب دھیان ہے اُسکے تمام کام حکمتوں سے لبریز ہیں بقول فعل الحکیم لا یخلوعن الحکمت اُس مالک نے ہندوستان کی مصیبت و حالت زار کو دیکھ کر اُسکا دُکھ دور فرمانا چاہا اور سایۂ ہما پایہ برٹش گورنمنٹ اُس کے سر پر مبسوط فرمایا۔ مریض تپ دق کو معجون راحت عطا کی۔ الٰہی! اس گورنمنٹ کے سایۂ کو تا قیامت ہمارے سر پر قائم رکھ آمین۔ کہ ہم اپنے خیالات کو آزادی سے ظاہر کرتے رہیں۔ آمین۔

برکت لالہ انڈہ در پھلور۔ ۲۱ اپریل ۱۹۱۱ء بوقت ساڑھے چھ بجے

---

۲۳ اپریل ۱۹۱۱ء بوقت ۶ بجہ صبح در پھلور

نکتہ۔ اصلی مست پُرش میلہ مشاہدہ انبوہ ازدحام سے کنارہ کش رہتے ہیں وہ السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین کو اچھا جانتے ہیں میلوں میں خلقتیں ایک اندھیری (آندھی) سی پر بھاؤ کیطرح چلی جاتی ہیں مسرت

Marfat.com

راحت فرحت قدرتی حاصل ہوتی ہے۔ اور کلفتیں دکھ کٹھنا دھوپ سے
بیقراری وغیرہ زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔ ست پُرش کوئی ملتا ہے اوپدیش
کم نصیب ہوتا ہو دولت زیادہ بیشتر ضائع ہوتی ہے۔ دل بعض وقت فسق
و فجور کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ چوری نقصان وغیرہ بھی ہوجاتا ہے۔ ضرب
سٹ وغیرہ لگجاتی ہے۔ ہیضہ۔ تپ۔ طاعون۔ سردرد۔ آشوب چشم وغیرہ
امراض ہوجاتے ہیں۔ میری رائے میں مٹھ میں نہ جانا بہ نسبت جانے کے
بہتر ہے۔ اگر ست پُرش اتفاق سے کوئی ملجاتا ہے تو وہ جو اپدیش
کرتا ہے وہ صرف یہ ہوتا ہے اور کچھ نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہے اور وہ اپدیش
وہی جھگڑے تیاگ دینا ہو۔ [illegible]
[illegible] باخلق خدا سے کرنا ہوگی

[illegible]

برکت رائے [illegible] درپھلور بوقت ۶ بجے [illegible] ۱۹۱۱ء

---

۲۴ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء درپھلور بوقت ۶ بجہ تحریر

نکتہ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے حشرات الارض چیونٹیاں چھوٹے
مچھر کھٹمل چھوٹے اور بہت جانور جو ایک لمحہ میں ہی کم ہوتے ہیں

Marfat.com

سوبیتج جانور دیکھ لیکھ جوئیں سب حواس باصرہ سامعہ لامسہ ذائقہ
شامہ رکھتے ہیں اور نیز قوت ارادی بھی رکھتی ہیں۔ بعض انڈے بھی دیتے
رحم بھی رکھتے ہیں۔ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ حواس خمسہ مذکورہ بھی
ایک نوع آلہی ہی ہے جو بلحاظ اسبات کے کہ چشمان یا کان یا ناک یا زبان
یا جلد مثل انسان اور حیوان کے باقاعدہ اُن کے بنے ہوں اُنکے سوکھشم
حصص جسموں پر چپک جاتا ہے۔ اور اُنکو بصارت وسماعت وغیرہ
بخش دیتا ہے۔ بلا تردد بحکم کن فیکون یا ایکواہنگ بہشیامی کے
ارادہ آلہی یا اسپند برہم سے کُل برہمانڈ ہو جاتا ہے (جیسے آنکھ لگتی ہی
شخص خوابیدہ کے خواب کی سرشٹی سنبوہ موجودات کی بن جاتی ہے)
حشرات الارض یا سوبیتج جو آن کی آن میں ہی پرگٹ ہوکر باصرہ
سامعہ وغیرہ حواس اور قوت ارادی وفہم وادراک سے منور ہو جاتے
ہیں جگت برہم سے برہم جگت ہی اُسی میں اوپت اُسی میں لیہ ہوتا
کی ہے۔ جب برہم نہہ اسپند (غیر متحرک) بلا ارادہ ہو جائیگا۔ قیامت
گبڑی ہو جائیگی (جیسے خوابیدہ انسان کے بیدار ہو جانے سے اُس کی دنیا
کی سنبوہ سرشٹی یکدم نشٹ ہو جاتی ہے۔) عالم فنا ہو جائیگا۔ ؎

بنود آنرا نبشتن تو بودی خدا ۔ نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا

۲۱ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء برکت رائے ہانڈہ دربھلور وقت ۷ بجہ صبح

---

۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء دربھلور بوقت ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ ودیت وادی مذہبوں میں مَیں برہم سماج کو اچھا سمجھتا ہوں
انکے عقائد بھگتی اوپاسنا۔ راست روی وغیرہ کے بہت عاقلانہ اور

Marfat.com

اچھے ہیں لیکن جب انکے مذہب کے پمفلٹوں اور رسالوں کو دیکھا جاتا ہے
تو اُن میں سے بھی بعض میں توحید کی بو آتی ہے جو ناگزیر ہے اس کے بغیر چارہ
نہیں ہے چنانچہ دیکھو رسالہ مسلمہ اعظم اور خدا ایک۔ فہیم غیر فہیم طاقتیں ہیں
یا غیر فہیم مادی طاقت۔ چند اشخاص اس گروہ میں ایسے ہیں جنہوں نے فرشتہ منش دیکھے
ہیں مثلاً بابو نوبین چندر رائے۔ لالہ سوہن لال لالہ بھگوان داس
سوری وکیل لالہ سندر داس ایم اے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لالہ کنہیا لال
مرحوم۔ ایسا ہی آریہ سماجیوں کے گروہ میں بھی چند اشخاص فرشتہ
خصلت دیکھے ہیں۔ باوجود اس زیادہ۔ ان دنوں کے اندر
کے پنڈت گردت ایسے مرحوم۔ لالہ جیونداس جی
ڈپٹی کلکٹر کنہیا لال صاحب۔ لالہ کشن لال
بہادر جوالا
بہادر
نے وکیل۔
یگانہ عصر سناتن دھرمی پنڈت
ویدانت فلسفہ کے کامل ماہرین
لالہ سکھدیال صاحب
قبلہ کاہی بزرگوار
بشرط زیست و تائید غیبی ایک صلح کل آشرم بنام نہاد سکھدیال آشرم
تعمیر کراؤنگا جسمیں اکثر کتب دینی مثل وید بھگوان

آتم پران - بھگوت گیتا - انوگیتا - وشنو پران - ویدانت شاستر باسن جوگ
ویراگ شتک بھرتھری وغیرہ - آدگرنتھ صاحب دسم گرنتھ - دساتیر -
ژندا وستا - قرآن شریف - بائبل - مثنوی معنوی - زوارہ - لوائحہ - درہ
فاخرہ - تحفۃ الاحرار و سبحۃ الابرار جامی - دیوان حافظ - دیوان نیاز -
تصانیف سائیں بلھے شاہ صاحب قصوری - دیوان مغربی - تصانیف منشی
کنہیا لعل الکھدھاری - چند کتب برہم سماج مثل لکچر کاشف الالہام باوکیش
چندر سین صاحب دستہ اعظم وغیرہ - دعائے سریانی - قصائد حضرت
غوث الاعظم و دیوان حضرت موصوف - تصانیف حضرت سعدی علیہ الرحمۃ
حضرت فرید الدین عطار - بھگت کبیر اور فرید تنکر گنج - بوعلی قلندر علی احمد
صابر - بھگت تلسیداس - بھگت مال وغیرہ وغیرہ جو جو اچھی کتابیں ہونگی منگھائی
رہا کرینگی - کسی کو برا بھلا نہیں کہا جایا کریگا - عیسیٰ بن خود عیسیٰ بدین خود
پر عمل ہوا کریگا - کل مذاہب کے لوگوں کو اسمیں ان کتب کے پڑھنے کی اجازت
ہوگی - شام کو ست سنگ بھی دو گھنٹہ ہوا کریگا - اگر میرے میں توفیق ہوئی
تو بخرچ الف ما ہوار ایک ابتدائی پرائمری تعلیم کا فری مدرسہ بھی جسمیں
سنسکرت - انگریزی - فارسی - گورمکھی - حساب کی پڑھائی ہوا کریگی بھی قائم
کرونگا - ایک یا دو آدمیوں بھیا گت مستحق کو کھانا بھی دیا کرونگا جسپر
ما ہوار ایک خرچ کرونگا - تعلیم بلالحاظ مذہب کے ہوگی - میرا خیال یہ ہے کہ کل
مخلوق برہما سے ہے یا ہوا آدم کی اولاد ہے - ہر ایک انسان بھائی بھائی
ہے کل علوم سنسکرت عربی و فارسی وغیرہ کی تعلیم بلالحاظ مذہب کے ہونی چاہئے
اور مذہبی کتابیں ہر ایک کو پڑھانی چاہئیں - جس مذہب کی تعلیم ٹھوس اور
دلچسپ ہوگی پڑھنے والے خود اس کے پیرو ہو جائیں گے - بہ نسبت اسکے

Marfat.com

کہ بحث کرکر اچھا بُرا ایک دوسرے کو کہکر کسی مذہب کی اچھائی اور کسی مذہب کی بُرائی ذہن نشین کرائی جائے اور خواہ نخواہ رنج و عداوت باہمی پیدا کیجائے۔ دیکھو پادریان قوم عیسائی اپنی پمفلٹ عام خاص کو مفت تقسیم کیا کرتے ہیں کہ اونکو پڑھ کر لوگ اُنکی مذہب کی خوبیوں سے آگاہ ہوکر اُنکی پیروی اختیار کریں۔ یہ کیسا اچھا طریق اشاعت تعلیم عیسائیت کا ہے۔ اسی طرح بلا امتیاز تعلیم دینی یعنی مذہبی پنڈتوں کو اہل اسلام و نصاریٰ یہود وغیرہ کو دینی چاہیئے۔ تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اہل اسلام پہلے سے ہی اپنی دینی تعلیم بلالحاظ مذہب کے دیتی ہیں۔ یہ نامناسب اجتناب صرف پنڈتوں میں ہی درباب تعلیم سنسکرت زبان کی ہے۔ جو غیر مذاہب کے لوگوں کو دینی میں رکھتی ہیں۔ اونکو یہ ہٹھ ضرور تیاگ کر دینا چاہیئے۔ پھر دیکھو کہ اون کے مذہب کی خوبیوں کا آفتاب کس طرح سے چمکتا ہے۔

اور ایک لالہ رلیا رام صاحب سامی ہوک مرحوم ساکن لاہور۔ کوچہ سامی ہوکاں عالم فاضل حسب مذکور میں نے دیکھے ہیں۔ جن سے عربی زبان کی الٰہی کتابوں کی تعلیم میں نے پائی ہے۔ بے تعصب بزرگوار اپنی نقصان کو دوسرے کے فوائد پر مقدم رکھنے والے۔ بقول ابوالفضل شخصیکہ برائے نفع دیگراں نقصان خود مقدم دارد حکم کبریت احمر دارد۔ تھے سراپا دیوتا سروپ کسی کے رنج کے روادار نہ تھے خواہ اپنے آپ کو نقصان اور تکلیف ہی پہونچے۔ اس امر کے مصداق تھے ؎

شنیدم کہ مردانِ راہ خدا ✦ دلِ دشمناں ہم نہ کردند تنگ

والد صاحب مرحوم اور لالہ رلیا رام جیو کی تصاویر عکسی میں نے کھچوا کر محفوظ اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں۔ برکت والے دربھلور ۸ بجہ صبح ۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

Marfat.com

۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء بوقت ۷ بجہ صبح درپھلور مکان رہائشی خود

سبق ۔ تعلیم عام ہونی چاہئے ۔

چو شمع از پئے علم باید گداخت ✣ کہ بی علم نتواں خدا را شناخت

لیکن علم بے پایاں ہے ۔ عمر محدود اور قلیل ہے ۔

عمر قلیل آمد و علمت کثیر ✣ ہر چہ توانی تو از و یاد گیر

پس بہت ضروری علوم سیکھنے چاہئیں اور میرے خیال میں وہ علوم یہ ہیں ۔ چکتسا (جسمیں سرجری (جراحی) اور فزیالوجی (افعال الاعضاء) اناٹمی (تشریح بدن) میڈیسن (علم ادویہ) وغیرہ شامل ہوں) ویدانت (توحید) فلاسفی (نیاء) ہیئت ۔ حساب (ہندسہ) جغرافیہ ۔ تاریخ ۔ سائنس ہیں یہ سیکھنے چاہئیں کہ یہ تمام علوم عالیہ مفید از مفید ہیں خصوصاً طب (چکتسا) کی بابت میں بہت تاکید کرتا ہوں ۔ کہ اس علم کا سیکھنا سب سے مقدم اور ضروری سمجھیں جان ہوگی تو جہان ہوگا ۔ نین پران رہے تاں سبھے سودے ہے ۔ دیہہ آروگ تا نانک دھن سارا ۔ تندرست اور صحیح القوا آدمی ہوگا تو گیانی بھی ہو جائیگا ۔ دھیانی بھی ہو جائیگا ۔ پرمارتھ کا علم گو کہ سب سے مقدم سیکھنا چاہئے کہ اسکا سیکھنا ہی اصلی فرض منصبی انسان کا ہے کہ معلوم کرے کہ میں کون ہوں کہاں سے آیا ہوں ۔ کیا کرنا ہے ۔ کہاں جاؤنگا ۔ سرشٹی اپنے آپ ہے یا کسی دھشٹان کے آشرے ہے ۔ از خود ہے یا کسی سے اوتپت ہوئی ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ تو یہ ہے کہ اگر انسان تندرست اور راضی باز ہی ہوگا تو اس علم کو بھی دریافت کر سکیگا ورنہ نہیں ۔ پس علم طب کا حاصل کرنا تمام علوم سے مقدم ترین ہے ۔ جغرافیہ سے کرہ ارض کے حصص آب ہوا ملک و پیداوار وغیرہ حالات معلوم ہوتے ہیں ۔ سائنس سے تمام اسباب سکھ آرام کے

Marfat.com

بڑے چھوٹے مثل ریل تار برقی جہاز چھاپہ خانہ ایجاد یورپین وغیرہ حال
ہوتے ہیں تاریخ سے سابقہ زمانہ کی طرز معاشرت۔ حالات زندگی معلوم
ہوتے ہیں۔ حال کے زمانہ سے مقابلہ کر کے کئی امور تجدید کئے جاتے ہیں۔
بہت سے امور سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس میں مبالغہ آمیز
باتوں کے خلط ملط کا بہت احتمال رہتا ہے جسکا کوئی ثبوت نہیں ملتا
ہے۔ مثلاً بانروں یعنی بن باسیوں (جنگلیوں) کی امداد مہاراجہ رامچندر
جیونے لی۔ تو اب بندروں۔ بھالوؤں۔ لنگوروں۔ خرسوں وغیرہ دم دار
جانوروں کی امداد کہنے لگ گئے ہیں۔ جو خارج از عقل ہونا ثابت مطلق ہیں
راون کو دہسر (دس سروں والا) بیس ہاتھوں والا کہنے لگ گئے ہیں
ایک گدھ کا سر بھی آسپر لیا ہے۔ [illegible]
لنکا ٹاپو کا تھا۔ لیکن تاہم وانا انسان ایسے [illegible]
امور مندرجہ کے دیکھنے کے بعد بھی صحیح [illegible]
راکھیس (بڑی بڑی دانتوں والا [illegible]
کے منہ والا دم دار کہا جاتا ہے [illegible]
ظالم ناخداتیں قوم انسانی کا [illegible]
بھی مثل غزلیات دوہرہ وغیرہ کے [illegible]
اگر علوم مذکورہ کا کمال [illegible]
کا سیکھنا بھی معیوب نہیں ہے۔ لیکن [illegible]
عموماً اور حال کے نادانوں کم [illegible]
قیمتی وقت عزیز سرمایہ کا ضائع کرنا [illegible]
ہے۔ جاگو۔ بیدار ہو جاؤ۔ [illegible]

Marfat.com

سے بچو۔ ۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء در پھلور۔ برکت رائے ہانڈہ

---

۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء وقت ۹ بجہ روز در پھلور

نکتہ۔ کسی جانور کو آزار مت دو خصوصاً گائے بھینس بکری کی پرورش کرو کہ دودھ دینے والی جانور ہیں۔ دودھ ایک رتن ہے جو بمنزلہ امرت کے ہے۔ انسانی زندگی کی پرورش اور خوشحالی کا مدار اسپر ہے۔ ہندو جو گائے کو ماتا اور دیوتا سمجھتے ہیں میرا اُن سے اتفاق رائے ہے۔ میری رائے میں بھینس اور بکری بھی اُسی منزلت کے جانوران ہیں۔ ۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ در پھلور ۹ بجہ صبح

نکتہ۔ امن کے قائم رکھنے اور حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر بچہ انسان کا اعلےٰ فرض ہے۔ امن کے زمانہ میں ہی کُل امور مفیدہ اور علوم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ امن دو صورتوں میں قائم رہتا ہے۔ رعایا بادشاہ۔ راجہ نواب حاکم وقت کو ظل الٰہی سمجھ کر دل و جان تن من دھن سے راج بھگتی کرے۔ اگر کوئی امر اپنے مطالب کے موافق نہ پائے تو صبر کرے۔ اور کمال ادب اور اخلاص بندگی سے اُس امر کی اصلاح کے لئے بادشاہ یا حاکم وقت کی توجہ مبذول کرائے۔ اس طرح سے عقدہ کشائی اور حل مطالب ہو جائیگا۔ ؎

چو قسمتِ ازلی بر خلاف ما کردند ✤ گر اندکی نہ بوفق رضاست خردہ مگیر

تمام آرام کسی دیوی دیوتا کو بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ حافظ ؎

حافظ از بادِ خزاں در چمنِ دہر مرنج ✤ تو خود الصاف بفرما کُل بے خار کجاست

؎ دریں دنیا کسے بے غم نباشد ✤ اگر باشد بنی آدم نباشد

یہ ہدایت پڑھنے کے چاہیئے ؎ ہمہ حال شکر باید کرد ✤

Marfat.com

کہ مبادا ازیں بتر گردد ✦ مزید نعمت شکر میں ہے - اعملوا
آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور ؎
صاحب میرا گھر اکھی روئی دی ✦ جے منگاں ساری تاں کھنی بھی کھوئی

بے پاپوش کو ٹوٹے (شل) کو دیکھکر شکر بجالانا چاہیئے - اگر لولہا ہوتا تو کیا ہوتا - دوسری طرف امن بادشاہ کو مہر خداوندی عاطفت سبحانی نظر رحم و شفقت بر رعایا و نصفت شعاری سے قائم ہوتا ہے - بادشاہ اور حاکم وقت کو دل جوئی اور آرام اپنی رعایا کا ملحوظ رکھنا چاہیئے ؎

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت ✦ درختا کے پسر باشد از بیخ سخت

بادشاہ اور حاکم وقت کو ہمیشہ رعیت کو مثل اپنی اولاد کے سمجھ کر اُنکے سکھ اور آرام کا خواہاں رہنا چاہیئے - اپنی عیش و عشرت اور آرام کو مدنظر نہ رکھنا چاہیئے - ؎

گوسپند از برائی چوپان نیست ✦ بلکہ چوپاں برائی خدمت اوست

رعیت پر ظلم کرکے جو بادشاہ یا حاکم وقت اپنے آرام اور آسائش کا خواہاں ہوتا ہے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا ؎

پادشاہے کہ طرح ظلم فگند ✦ پائے دیوار ملک خویش بکند

ایسے بادشاہ کا ساتھ رعیت کبھی نہیں دیتی کہ جب اُسکا مقابلہ کسی دشمن صوبے پڑتا ہے بلکہ ایسے وقت پر اپنی خلاصی کا وقت غنیمت سمجھتی ہے جابرانہ حکومت کی بنیاد محکم نہیں ہوتی - جو بادشاہ کہ اپنی رعیت کے سکھ آرام پر اپنے سکھ اور آرام کو قربان کرتا ہے اُسکو زیادہ لشکر رکھنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی - کہ تمام رعایا ہی اُسکا لشکر ہوتی ہے - کسی غیر کا سایہ اپنے پر قبول نہیں کرتی - ؎

Marfat.com

بارعیت صلح کن از جنگ خصم امن نشیں ٭ زانکہ شاہنشاہِ عادل راعیت لشکر است

پس عامہ خلائق کو ہمیشہ صبح شام رات دن اپنے تمام فرائض سے مقدم فرض امن کے نگاہ رکھنی کلہے - امن میں بیٹے کی آنکھیں چوم سکتا ہے - عورت کو بغلگیر کر سکتا ہے - کھیتی باڑی تجارت صنعت - حرفت - کام پیدائش معاش و آرام جان یگانہ بیگانہ کا کر سکتا ہے - بے امنی میں آرام حرام ہو جاتا ہے - دل کی بیچینی اور بیقراری اور مار دھاڑ کی تشویش کچھ کرنے نہیں دیتی ہے - پس اے دوستو - امن کی قدر کرو -

برکت رائے ورھلور ۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء وقت ۹ بجہ صبح

درامرتسر - ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء ۸۰ بجہ صبح

بھگوتی جیو کے مُنہ سے مَیں نکات لکھا کرتا تھا - خداوندی ناراضی سے بھگوتی جیو جو جلوہ نورانی تھیں الوپ ہو گئیں - مجھ میں طاقت تحریر نکات سلب ہو گئی - میری بیقراری گریہ وزاری پر دریائے رحمت آہی آمڈ پڑا بھگوتی جیو کو بطور میری پوتری کے بخانہ لالہ عزت رائے بی اے ایل ایل بی پسرم منصف کے واپس فرما دیا - جسکے کرشمے مَیں نے الگ آج کتاب گنگا معرفت خود میں درج کر دی ہیں - پھر مجھکو طاقت تحریر نکات کی پیدا ہوائی ہے - اسلئے نکات ذیل تحریر کرتا ہوں - عاصی برکت -

نکتہ ۱ عدم سے نہیں اُتپت آتما ہے - جہان (سرشٹی) اُس کے پھرنے سے مثل سرشٹی سوپنے والی کے ہے - پیدا حقیقت میں کچھ نہیں ہوا - موجودات جاگرت ٹھیک مثل موجودات سوپن کے ہے - آتما آدھشٹانِ کائنات ہے ٭

Marfat.com

۲۔ موکھش اپنے پھرنے کو ترک کرنیکا نام ہے۔ سچ یہ ہے کہ مرنا قبل از مرنے کا نام موکھش ہے۔ موتوا قبل ان تموتوا۔

۶ جولائی ۱۹۱۲ء صبح آٹھ بجے امرتسر

۳۔ جب سمندر ترنگ بدبدا جھگ بہاؤ کو تیاگ کرے تب بھی سمندر ہی ہے نہ کرے تب بھی سمندر ہی ہے۔ ہوا، اسپند (حرکت) تیاگ کرے تب بھی ہوا ہی ہے نہ کرے تب بھی ہوا ہی ہے۔ اسی طرح آتما جگت کا پھرنا تیاگ کرے اور جگت معدوم ہو جائے۔ تب بھی آتما ہی ہے۔ نہ کرے (جگت سہت ہو) تب بھی آتما ہی ہے۔ نظامی ؎

نہ خلوت بدی کافرینش نبود ✣ نہ چوں کردہ شد بر تو زحمت فزود
تعظیم تو بیش تو ہست و نیست ✣ اگر باشد و گر نباشد یکیست

۴۔ توں سب کچھ ہیں اسی کچھ بھی نہیں ✣ توں خالق مالک آپے آپ۔ خدا کا کیا سب کچھ ہوتا ہے۔ ہمارا مطلق نہیں۔ عرفت ربی بفسخ العزائم۔

۵۔ اُس کے بھید کسی نے نہیں پائے۔ نہ کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ بھلائی سے وہ خوش ہوتا ہے نہ برائی سے ناراض کہا جا سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ ڈاکو ڈاکہ مارتے ہیں۔ بوچڑ قصائی۔ قاتل روز مرہ جانور کاٹتے ہیں۔ دو ہتے پھلتے ہیں آرام آسائش پاتے ہیں عابد مرتاض عارف تنگدستی میں گلتے سڑتے شہید ہوتے ہیں۔ مولا کی مرضی کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ ؎

زاہد بہ نماز و روزہ ربطے دارد ✣ رندی بے دو سالہ ضبطے دارد
معلوم نہ شد کہ یار خرسند کیست ✣ ہر کس بخیالِ خویش خبطے دارد

فردوسی طوسی ؎

یکے را زچاہ اندر آری بماہ ✣ یکے را زماہ اندر آری بچاہ

Marfat.com

یکے را براری و شاہی دہی ✤ یکے را بدریا ہی دہی
یکے را براری بچرخ بلند ✤ یکے را کنی خوار و زار و نزند
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں ✤ کہ بہ داں توئی ای جہاں آفریں
جہاں را بلندی و پستی توئی ✤ ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی۔

واقعہ امرتسر ۵ راگست سنہ ۱۹۱۲ء دوشنبہ ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ کامیابی اور ناکامیابی برابر ہی۔ جب موت کا بجر گرتا ہی تب امیر کا محل عالیشان اور غریب کی جھونپڑی کلبہ احزان کو برابر چکنا چور کر دیتا ہے۔ امیر اپنی امارت کا سب سامان عیش و عشرت اور غریب اپنی افلاس کی اشیاء چھوڑ کر برابر کوچ کر جاتے ہیں پس عزیز سرمایۂ عمر کو دنیاوی بیدآرتھوں کے اندوختہ کرنے میں صرف کرنا لاحاصل ہے۔ عزیز سرمایۂ عمر کا برباد کرنا ہی۔ ایسی چیز کے حصول کی کوشش میں عمر کو صرف کرنا چاہئے جو دائمی سرمدی لازوال اپنی ہستی کے ہمراہ رہنے والی ہو۔ وہ بجز ذات خدا کے کوئی اور چیز نہیں ہی۔ ذات خدا لازوال اور ہمراہ اپنی ہستی کے رہنے والی ہے۔ نظامی ؎

ہمہ ہمرہاں تا بدریا منند ✤ چو من رفتم ایں دوستاں دشمنند
اگر چشم و گوش است دارد دلت ✤ ہمہ باز مانند یکیک بجا
توئی آنکہ تا من منم با منی ✤ مبادم ازیں در تہی دامنی

نکتہ۔ خدا کا رحم عارضی ہی۔ اور قہر مستقل ہے۔ برکت عاصی (حیات اور جسمانی آرام) (موت)
نکتہ۔ بیت ؎ سب امیدوں کے سر پہ ڈالکے خاک ✤ کرتی ہو مرضی اپنی مولا پاک

Marfat.com

یکشنبہ - ۲۵ - اگست سنہ ۱۹۱۲ء

نکتہ - ہمارا مذہب - مختصر بیان - ثبوت الوہیت - کلام سعدی علیہ الرحمہ

؎ بہ بیں تا یک انگشت از چند بند + با تقلید صنع در ہم فگند
تامل کن از بہر رفتار مرد + کہ چند استخوانے پے و بیل کرد
کہ بے گردش کعب و انو و پاے + نشاید قدم بر گرفتن ز جاے

مذہب معاشرت - قول سعدی ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند -
مشترک معاش و معاد - قول حافظ ؎
مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن + کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہی نیست
معاد - جوگ واسشٹ - جاگرت میں سوپن سرشٹ - سوپن میں جاگرت سرشٹ کا ابھاؤ ہو جاتا ہے - سکھپت میں دونوں کا - تریا میں جو محض ادھشٹان ابھر ستیا ہے - تینوں اوستھاؤں کا ادبھاؤ ہو جاتا ہے پس تمام سرشٹ بھرم ماترلا وجود ہے - ادھشٹان ستیا ہی اپنے آپ قائم بالذات لازوال موجود ہے -

---

۲۷ - اگست سنہ ۱۹۱۲ء یکشنبہ - رکھڑی

نکتہ - ابھیاس کے بنا اپنی طاقت روحانی کے بس کرنے کے بغیر اصلیت علم الٰہی (باتوں گفت و گو سے) منکشف نہیں ہو سکتی - مسٹر نکولا ساکن امریکہ کو ہپناٹزم کرتے سینکڑوں آدمیوں پر میں نے بچشم خود دیکھا - بیسیوں آدمیوں کو میرے سامنے بیہوش کر کر ایک ہی پاس[1] (Pass) سے

---

[1] اخبار عام لاہور میں دیکھا کہ ایسا ہی ہپناٹزم بلکہ اس سے بھی زیادہ مشن کالج میں لالہ بشنبر دیال نے بصدارت مسٹر ینگ صاحب دکھایا +

Marfat.com

بلی۔ کتا کی طرح بولایا۔ لڑایا۔ تیرایا۔ بائیسکل چلوایا۔ بدن سے کپڑے اُتروا کر پھنکوائے۔ بدن کو خارش کروایا۔ کہ پسو کپڑوں میں ہیں اور کپڑوں کو پاؤں تلے روندوایا کہ آگ لگی ہے بجھاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ روحانی تاثیریں نے اپنی آنکھوں سے امرتسر منڈوا لالہ گنپیا لعل وکیل میں سرمار گذشتہ میں دیکھی۔ اور بالمکند جھینگن کو جواب مرگیا ہے میری سوئی کو کھڑی کرتے نظر سے دیکھا۔ جب گرنے لگی تو نظر قائم کر کر دونوں ہاتھوں سے سوئی کو پاس کر کر مونہہ سے بھاپ دیکر ہف ہف کر کر گرنے سے پھر قائم کر دیا۔ اور شعبدہ بھی دکھلائے۔ باتوں سے یہ طاقت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ مشق سے یکسوئی قلب حاصل کرنے سے یہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ بہت سی کتابیں سپرچولزم اور مسمریزم۔ ہپناٹزم اور تھیا صوفی کی اب میں نے دیکھی ہیں اُنمیں ترکیبیں یکسوئی قلب کی لکھی ہیں۔ پورانی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ترجمہ اردو جوگ واسشٹ کے صفحہ ۱۱۴۷ ۔ادتیت پرکرن کے سرگ ۱۵۔ لیلا کی کتھا میں لکھا ہے کہ جیسے پنچھی گھر کو چھوڑ کر آکاش کو اُڑتا ہے اور جہاں اچھیا ہوتی ہے وہاں چلا جاتا ہے تیسے ہی چیت کو ایکاگر کر کے استھول شریر کو تیاگ دے اور جوگ ابھیاس کر کے آتم ستیا میں استھت ہو۔ جب اوہ بھوتک کو تیاگ کر ابھیاس کے بل سے چدآکاش میں استھت ہوگی تب آورن (پردہ) سے رہت ہوگی۔ اور پھر جہاں اچھیا ہوگی وہاں چلی جائیگی۔ اور جو کچھ دیکھنا چاہیگی وہ دیکھیگی۔ بوستان کی حکایت۔ حضرت سعدی کی چشم دید حالت ؎

یکے دیدم از عرصۂ رودبار ۔۔۔ کہ پیش آدم بر پلنگ سوار ہے

اور درویش کا آپ سجادہ بچھا کر ہونیکا بیان چشم دید حضرت

Marfat.com

موصوف کا در حکایت ؎ قضارا من و پیرے از فاریاب

رسیدیم در خاک مغرب بآب ۔ ۱۲ بھی ایسا ہی روحانی طاقت کا مظہر ہے۔ شیروں اور ہاتھیوں کو مدراسی تماشاگر کا قابو میں رکھنا۔ اور گائے ۔ بکری شیر کا اکٹھا کھانا اُسکا کھلانا طاقت روحانی کے تصرف کا مظہر ہے۔ اس پروفیسر (ایس این کارلیکر ٹی جی سلار) (ایس جی لینے کارلیکر صاحب) (جے ڈبلیو والٹ آرگو بند) کا تماشا لاہور میں مَیں نے بچشم خود دیکھا۔ کیل مُنہ کی آنکھ سے آتش کا نکلکر جید رتھ کی فوج کو جلانا عام مشہور ہے۔ اس پر مولانا روم بھی حسب ذیل فرماتے ہیں :- ؎

علم رسمی سر بسر قیل است وقال + نے از و کیفیتے پیدا نہ حال۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود + پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود۔

چشم بند و گوش بند و لب ببند + گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

حافظ فرماتا ہے ؎ بسر جام جم انگہ نظر توانی کرد۔

کہ خاک میکدہ کحل بصر توانی کرد + تو لی تو طالب معشوق و جام ذوہی دلا

طمع مدار کہ کار دگر توانی کرد + دلا ز نور ریاضت گر آگہی یابی

چو شمع خندہ زناں ترک سر توانی کرد + بصفحہ ۱۵۷ و ۴۴۳ زبان کرن

علم خلع بدن کا ذکر ہے۔ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۱۲ء در امرتسر

۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء در لاہور لوہاری منڈی مکان خود بوقت ۲ بجہ بعد دوپہر آج بھگوتی بیوہ دختر عزت رائے پسرم پوری ایک سال کی ہوئی

برکت رائے نابکار ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء

---

۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء وقت ۔ مقام مذکور

Marfat.com

نکتہ۔ پھُرنا جگت ہی۔ ابھرُشدہ برہم ہے۔ جیسے جاگرت کا تھوڑا کال سپنے کا بہت کال بھاستا ہی تیسے ہی سروپ سے تھوڑے کال کا پرماد (فراموشی) جاگرت کا بہت کال بھاستا ہے۔ جیسے ابتدار سوپن میں سوپنے کی سرشٹ ایک سنسار بستار ستا بلا اپنے جنین اور شیرخوار پیدائش والی حالت اور عمر کے بھاستا ہے۔ اور اپنا آپ جوان عمر کا بھاستا ہے۔ اور سب رشتہ دار اور دوست آشنا موجود بھاستے ہیں۔ اسی طرح سے ابتدائے آفرینش اس جہان (جاگرت جگت) کا پرماتما سے ہُوا ہی اُسکے بعد سلسلہ ولادت از شکم مادر و موت حیات کا چلا ہے۔

۱۱ر اکتوبر ۱۹۱۲ء بوقت شام امرتسر

سدھانت اعتقاد۔ گیان۔ معرفت۔ موکھش

نکتہ۔ کُل عالم میں مخلوقات کی بناوٹ باقاعدہ ہے اس سے کاریگر کا وجود ثابت ہی۔ جو خدا ہے۔ پرتکھش مانو۔ عقل پر پورا بھروسہ مت کرو جو کچھ جہان ناپیدا کنار ہے یہ ہی خدا ہے۔ قول واسشٹ دیو (جگت برہم ہے۔ برہم جگت ہی) ایک ہستی اننت (لامحدود ناپیدا کنار) جس طرح چاہتی ہے۔ پلٹا کھاتی ہی اور کھا رہی ہے۔ جہان جو بطور عناصر زمین۔ ستارہ۔ چاند سورج۔ انسان حیوان۔ پشو۔ پنچھی۔ درخت۔ پہاڑ۔ بجلی۔ مقناطیس وغیرہ وغیرہ نظر آتا ہے اور شبد سنائی دیتے ہیں۔ یہ پرماتما (خدا) کا استھول وجود ہے۔ جو آکاش اور علمی سوبھاو عالم میں نظر آتا ہے۔ (یعنی معلوم ہوتا ہی) یہ لطیف (سوکھشم) وجود پرماتما کا ہی۔ مخلوقات برہم۔ سمندر (ویراٹ) میں ایسی ہے جیسے ترنگ بُدبُدے ظاہری سمندر میں ہوتے ہیں۔ اسی میں اُدپت اسی میں کھپت ہوتی ہی۔ پس اس یقین سے خدا پرتکھش بیل پھل کیلئے

(دیکھو ورق)

Marfat.com

ہتھیلی پر دیکھ لیا - سوائے اسکے کوئی خدا نہیں ہے - بیت ؎

کہاں ہے پردہ کدہ ہے مخفی کب اُسکا بکھڑا نقاب میں ہے -

قصور اپنی نگاہ کا ہے ورنہ کب وہ حجاب میں ہے -

یارِ ما ہر ساعتی آید بازارِ دگر + تا بود حسن و جمالش را خریدارِ دگر

کسوتے دیگر بپوشد جلوۂ دیگر کند + مظہرِ دیگر نماید بہر اظہارِ دگر

؎ دلے کز معرفت نور و صفا دید + ہر چیزیکہ دید اوّل خدا دید

محقق را کہ وحدت در شہود است + نخستیں نظر بر نور وجود است

جہاں مولا شدہ مولا جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے

؎ آنچہ دل از پیش بدانستہ بود + پیش نظر جلہ ہویدا نمود

دید کہ عالم ز سمک تا سما + نیست بجز واجب ممکن نما

؎ عقل جز پیچ در پیچ نیست + بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست

جاگرت - سپن - سکھپت - پیدائش - موت و حیات حرکت سکون سب اُس پرماتما کے مظاہر ہیں - جیسے سمندر میں ترنگ اور بُدبُدے اور وایو میں اسپند اور نہ اسپند - خدا دیکھ لیا - خدا دیکھ لیا - میرے خیال میں بطون کوئی نہیں - ظہور ہی ظہور ہے - اگر ہے تو ایسا ہی جیسے سرطان (کچھوکماں) جھاڑ چوڑ انگ اعضا نکال لیتا ہے اور سمیٹ لیتا ہے - جیسے عنکبوت (کھنا) تار نکالتا ہے اور پھر نگلجاتا ہے - جیسے سورج مکھی پھول کھلتا اور سکڑ جاتا ہے - اللہ اکبر اللہ اکبر - توحید مطلق ہے - شرک کفر ہے ایکو برہم دوتیو ناستی - لآ الٰہ الا اللہ - برکت نابکار

۱۱ر اکتوبر ۱۹۱۲ء - امرتسر

نکتہ - جو کچھ جزو و کُل - عالم میں ہو رہا ہے - اِسی کو مرضی الٰہی سمجھنا چاہیئے -

Marfat.com

کہ ایک ذرہ بھی اُس کی مرضی کے باہر حرکت نہیں کر سکتا۔ پس مرضی آلہی کا نظارہ ہوگیا۔ اور کوئی مرضی علاوہ نہیں ہے۔ تحریر ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۲ء وقت ۱۲ بجہ دوپہر

نکتہ۔ ۱۱ اکتوبر کے نکتہ کے مطابق خدائی بطون مثل کلی (غنچہ) کنول پھول اور سورج مکھی پھول کے ہے اور جگت مثل پھولوں مذکور کے کھلے ہوؤں کے ہے اور سکھیت آرام یعنی خلوت کی حالت خدائی ہے اور سوپن جاگرت ظہور کی حالت ہے۔ نیاز ؎ کیا ہی چین خواب عدم میں تھا نہ تھا زلفِ یار کا کچھ خیال ٭ سو جگا کے شور ظہور نے مجھے اس بلا میں پھنسا دیا ۔ ابوالفضل

بصحرائے عدم خوش خفتہ بودم ٭ مرا با نیستی خویش خوش بود
ازاں خوابِ خوشم بیدار کردی ٭ ندانم تا ازیں چیست مقصود

نکتہ۔ جو جگت (عالم) ہے یہی خدا ہے کہ باقاعدہ پرگٹ ہو رہا ہے قوت علیمہ اور آکاش اصلی ذات الٰہی (آتما) ہے باقی جہان اُسکا سنکلپ روپ ہے۔ مگر ایسے جیسے وایو کا اسپند یا جل کی ترنگیں۔ پس خدا پرتکھ (عیاں) بے دلیل ثابت اور ظاہر ہے۔ دلائل اثباتِ واجب کیضرورت نہیں ہے۔ جو دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اُسکی یہ حالت ہے۔ جیسا شیخ محمود شبستری نے فرمایا ہے۔ بیت ؎

زہے نادان کہ او خورشید تاباں ٭ بنورِ شمع جوید در بیاباں

وہ قائم بالذات ہے اگر ہستی قائم بالذات نہ ہو تو ہو ہی نہیں سکتی۔ فان الممکن وان کان متعددا لا یستقل بوجودہ فی نفسہ ۱۲

درامرتسر۔ یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء دس بجہ روز۔ برکت نابکار عصیان پناہ

۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ امرتسر ۸ بجہ صبح۔

نکتہ۔ کوئی پچھلا جنم نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو یاد ہوتا۔ جیسے سوپنے سے بیدار

Marfat.com

ہوکر سوپنا یاد ہوتا ہے اور سوپنے میں جاگرت کے بیوہار یاد ہوتے ہیں۔
اصل حقیقت یہ ہے کہ ہماری ذات قائم بالذات اپنے بلبوتن سکھپت (حالت
آرام) میں قائم ہوتی ہے۔ جب سکھپتی میں اُسکو اہنگ اُتپت ہوتی ہے
تب سپن۔ جاگرت پیدا ہو جاتی ہے۔ سب بھرم بھرم سنسار ہے سرشٹی تین
کال میں اوتپت ہی نہیں ہوئی۔ جتنے خواب ہم روزمرہ دیکھتے ہیں اور
جتنی جاگرت خواب کے بعد دیکھتے ہیں یہی سب نئے جہان روزمرہ
پیدا ہوتے ہیں اور نشٹ (فنا) ہو جاتے ہیں اور جتنی دفعہ اپنے آپ کو
ان جہانوں میں دیکھا جاتا ہے اتنے ہی جنم مرن ہوتی ہیں۔ پرماتو (حقیقت)
میں جو کچھ نمود ہے سب بھرم ہی بھرم ہے۔ جیسے بالک بیتال من میں
کلپ کرو دکھ پاتا ہے اُسی طرح ہم سنسار کلپ کر دکھ پاتے ہیں جیسے
کُواری (کھرین) خود ہی گھر بنا کر پھنس مرتی ہے تیسے ہم تخیل سے
جہان اوتپت کر جہان کے پھندوں میں پھنس جاتے ہیں اور بڑے
دکھ پاتے ہیں۔ معرفت خود (خود شناسی) کے بغیر نجات نہیں ملتی
جب اپنے آپ میں مستغرق ہوتے ہیں تب بے خیال ہو جاتے ہیں اور جہان
کی نمود بے بود کے وہم و خیال نشٹ (دور) ہو جاتے ہیں۔ نہ کوئی ماضی
ہے نہ حال ہے نہ استقبال ہے۔ پس جو کچھ ہیں ہم ہی ہیں۔ ؎

گذشتہ خواب آئندہ خیال است ✤ ہمیں دم را غنیمت دان ایں حال است

؎ کیسا ہی چین خواب عدم میں تھا نہ تھا زلفِ یار کا کچھ خیال
سو جگا کے شور نشور نے مجھے اس بلا میں پھنسا دیا

جاگرت اور سپن کو یہ جہان جانو جو ظہور ہے اور سکھپت کو وہ جہان
دوسرا جانو جو بلبوتن ہے۔ پر ہماری ہستی کے سوائے اور کچھ نہیں ہے سب

Marfat.com

بھرم ہی بھرم ہے - نیاز ؎ دونوں جہاں ہیں یار و آباد ہیں تو ہم ہیں
تعمیر دو جہاں کی بنیاد ہیں تو ہم ہیں - دیکھا پرکھ کر آخر نظر پڑا یہ
گر نقد ہیں تو ہم ہیں نقاد ہیں تو ہم ہیں - ہستی کے کاغذوں پر اپنی ہی دستخط ہیں
گر فرد ہیں تو ہم ہیں اور صاد ہیں تو ہم ہیں - نہ کوئی جنمتا ہے نہ مرتا ہے -
؎ ہر زماں من بودہ و ہستم منم - برکت رائے نابکار
۲ دسمبر ۱۹۱۲ء در امرتسر - وقت ۸۰ بجہ صبح

---

۳ جنوری ۱۹۱۳ء شام امرتسر

نکتہ - جیسا خیال سوچ میں پریپک ہو کر انسان کو دکھلائی (بصورت عالم) دیتا ہے - ویسے ہی ارادہ آتمی پر پک ہو کر یہ جہان (جاگرت جگت) دکھلائی دے رہا ہے - خواہ اسی طرح ارادہ آتمی پر پک ہو کر دکھلائی دے رہا ہے - خواہ مثل سورج کی کرنوں کی یا مثل لہروں سمندر کے دکھلائی دے رہا ہے خواہ کوئی صورت - دونوں میں سے ایک ہو - ادھشٹان ستیا (جوہر) (عوارض اشکال عالم کے لئے) آتما ہی ہے - امرتسر - شام
برکت نابکار ۳ جنوری ۱۹۱۳ء

نکتہ - یہ جگت جو دکھلائی دے رہا ہے یہی برہم ہے اسی میں اوپت اور کھیت ہو رہی ہے - بحر وجود موّلج اور موج زن ہے - اسمیں اس کے سنکلپ شدہ سے جیووں کے شریر برہما جی سے لیکر چیونٹی تک بن جاتے ہیں انمیں جو اس انت آتما کا حصہ محصور ہو جاتا ہے وہ جیو آتما بن جاتا ہے جیسے ایک گھڑے کو دریا کے پانی سے بھر کر دریا میں رکھدیا جائے یا آکاش میں ایک گھڑا خالی رکھدیا جائے تو اسکا پانی اور آکاش

Marfat.com

دریا کے پانی اور آکاش سے تب تک الگ رہتا ہے کہ جبتک وہ ظرف موجود رہتا ہے ٹوٹتا نہیں ہے۔ ورنہ ایک ہی پانی اور ایک ہی آکاش ہے گورو تیغ بہادر فرماتے ہیں۔ جیسے جل تے بُدبُدا اوپجے بنسے نیت۔
جگ رچنا تیسے رچی جان لیوری میت۔ برکت نا بکار

امرتسر بوقت شام۔ بعد ختم کتاب لب لباب جوگ واسشٹ

امرتسر۔ ۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء

مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۳ء سوموار بوقت ۹ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ آتما سرب شکتیمان کل طاقتوں وصفات کا خزانہ ہے۔ اُسکی جلالی طاقت یا صفت کا ظہور۔ شیر۔ بھیڑیئے۔ سانپ۔ بچھو۔ زنبور۔ غضب وغیرہ ہیں۔ اُسکی جمالی طاقت یا صفت کا ظہور بڑے بڑے باجمال حسین معشوقان شہوت۔ عطر۔ نافہ۔ خوشبودار پھول۔ گلاب۔ چمبیلی۔ موتیا کیوڑا۔ بید مشک۔ مخمل۔ باغ۔ باغیچہ آب رواں۔ دودھ بالائی۔ مکھن شیرینی وغیرہ ہیں۔ اُسکی نورانی طاقت یا صفت کا ظہور سورج۔ چاند۔ بجلی آگ وغیرہ ہیں۔ اُسکی لامحدود طاقت یا صفت کا ظہور آکاش تارا گن ہوا وغیرہ ہیں۔ اُسکی ذاتی طاقت یا صفت کا ظہور۔ گیان۔ شانت۔ آنند نراچھیا ہونا۔ سکون۔ صداقت۔ قائم بالذات ہونا وغیرہ ہیں۔ اُس کی اچھیا سے کبھی کسی طاقت یا صفت کا غلبہ ہوجاتا ہے۔ کبھی کسی کا ہوجاتا ہے وہ مالک حکیم مطلق ہے یفعل کما یشاء۔ سعدی ؎

گاہے سموم قہر تو ہمدست باخزاں + گاہے نسیم لطف تو ہمراہ باصبا۔
گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی + کس را مجال آں نہ کہ ایں چون و آں چرا

Marfat.com

بہ تہدید گر برکشی تیغ حکم ✤ بمانند کردبیاں صم بکم
وگر در دہی یک صلای کرم ✤ عزازیل گوئد نصیبے برم

فعل الحکیم لایخلوعن الحکمت برکت عاصی

امرتسر ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء ۹ بجہ صبح

---

۹ بجہ صبح امرتسر ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء ۶

نکتہ ۔ برائے صوفیوں اور ودیت وادیوں کے ۔

آتما ہی آتما ہے ۔ جگت نہیں ہے ۔ جگت بھرم ہے ۔ آتما کے شکاپ کا نام جگت ہے یا آتما کے چمکار کا نام جگت ہے یا آتما کی اسپند (پھرن) کا نام جگت ہے ۔ مثل ہوا کے اسپند کے یا سمندر کی لہروں بلبلوں وغیرہ کے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ۔ کوئی برہم کہتا ہے سوئی جگت کہتا ہے ۔ ظاہر بین جگت کہتا ہے ۔ باطن بین برہم کہتا ہے ۔ ؎

جہاں مولا شدہ مولا جہانے ✤ ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے
محقق راکہ وحدت در شہود است ✤ نخستیں نظر بر نورِ وجود است
دلے کز معرفت نور و صفا دید ✤ بہر چیزیکہ دید اول خدا دید

نکتہ ۔ آستکوں اور ناستکوں کے لئے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ۔ آستک جہان کو خدا قائم بالذات متجلی بہ شیون غیر النہایت جانتے اور مانتے اور سمجھتے ہیں ۔ ناستک جہان کو ہمیشہ کسی طرح (قائم بالذات) چلا آتا بلا خدا کے بنائے ہوئے ہونے کے یا اسطور پر کہ خدا جہان نہیں بنا ہوا ہے ۔ نہ خدا ہی ہے ۔ جانتے اور مانتے اور سمجھتے ہیں اسکی یعنی اس اختلاف رائے آستکوں و ناستکوں کی وجہ صرف اتنی ہے کہ آستک

Marfat.com

جہان کی بناوٹ میں باقاعدگی دیکھتی ہیں۔ یعنی بینائی۔ شنوائی۔ فہم۔ وادراک ذائقہ سماعت کا موجود ہونا پاتے ہیں۔ خواہشوں اور شہوت۔ غضب اور رحمت بھوکہہ اور پیاس آگ اور پانی کو دیکھ کر یہ قیاس پیدا کر لیتے ہیں کہ یہ باتیں ایسی ہیں کہ جنکے نہ ہونے کیصورت میں جہان اندھا دہند اور بے مزہ اور پھیکا ہوتا۔ ان سے جہان عزیز اور پیارا معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ یہ باتیں موجود ہیں پس جہان کسی مدبّر کا تابع ہے۔ نظام تدبیر جہان کی بناوٹ سے ظاہر ہے جو مدبر بنانیوالے کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ جامی ؎

این ہمہ آثار کہ نادر نماست ✤ بر صفت ہستیٔ قادر گواست

نظامی ؎ تو ئی گوہر آمای چار آخشیج ✤ مسلسل کن گوہراں درمزیج

ز سردی دگرمی دار خشک و تر ✤ سرشتی باندازہ در یکدگر

چناں برکشیدی دلبستی نگار ✤ کہ ہزاں نیارد خرد در شمار

مرکز ثقل کے متعلق جس سے نظام شمسی چل رہا ہے اور ایک دوسرا ستارہ ایک دوسرے کی کشش سے دور پیدا کر رہا ہے۔ موسمیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں وغیرہ اور آپسمیں ستاری نہیں ٹکراتی۔ مولانا نظامی فرماتے ہیں ؎

چناں بستی ایں طاق نیلوفری ✤ کہ اندیشہ را نیست در بر تری

مہندس بسے جوئد از راز شاں ✤ ندانند کہ چوں کردی آغاز شاں

اور ان سے زیادہ باریک امور پر غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ مدبر خالق ضرور ہے ورنہ وہ باریک امور نہ ہوتے مثلاً عضو رحم جنین کیلئے پیدا ہوتا ہے ضرر تاعورت کے جسم میں ہوتا ہے۔ بلا ضرورت مرد کے جسم میں نہیں ہوتا۔ جبتک جنین رحم مادر میں ہوتا ہے تو اعضاے بول و براز جاری نہیں ہوتے۔ ایک فائدہ

Marfat.com

امدادی عضو جسکو مشیمہ یا آنول کہتے ہیں۔ ایک نارڈو سے ناف کے ساتھ لگا یا جاتا ہے کہ غلاظت جنین کی اُس میں جمع رہے اور ولادت کے وقت وہ عضو خارج ہوکر کاٹا جاتا ہے اور اسکی وجہ سے عضو رحم مادر تعفن اور سوزش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر دونوں اعضا بول و براز اس دنیا میں جنین کے رحم مادر سے باہر آنے کے بعد فوراً جاری ہوجاتے ہیں۔ اندرونی طاقتیں ہاضمہ۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ دافعہ جگر معدہ۔ شاذ۔ امعاے مستقیم۔ طحال۔ دل وغیرہ کا جسم میں ہونا اور اُنکے افعال پر غور کرنے سے وہ اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ مدبر صانع خالق ضرور ہے۔ اُس کے بغیر ایسی بناوٹ اجسام زندہ کی نہیں ہوسکتی تھی۔ خود بخود ایسی حکیمانہ طور پر بناوٹ نہیں ہوسکتی ہے۔ پھر دیکھو کہ جنین کی پرورش رضاعت (شیرخوارگی) کے واسطے جبکہ اُس کے اعضا، کسی موٹی غذا دال روٹی وغیرہ کی برداشت کے قابل نہیں ہوتے۔ والدۂ جنین یعنی بچہ کے پستانوں میں خون سے دودھ بن جاتا ہے۔ جو ایک ایسی نرم اور صالح غذا رضیع کے واسطے ہوتی ہے جسکو وہ فوراً جلدی جلدی پی پی کر ہضم کرتا جاتا ہے۔ اور اُسمیں ایسی قوت نامیہ رکھی گئی ہے کہ صریح طور پر جلدی جلدی رضیع بڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب اُس عمر کو پہونچ جاتا ہے کہ جب غذا کے توڑنے چبانے کی ضرورت ہوتی ہے تو دانتوں کی چکی مونہہ کے اندر پیدا ہوجاتی ہے۔ جو غذا کو توڑ چبا کر معدہ کے اندر پہونچا دیتی ہے جسکو معدہ جلدی تحلیل کرلیتا ہے اور کیلوس بناکر جزو بدن بنا دیتا ہے۔ اور کیموس بناکر بذریعہ بول و براز و مخاط راستوں۔ عضو۔ بول اور مقعد سے خارج کردیتا ہے۔ آلہ تناسل مرد یا جانور نذکر کا قابل دخول بنایا گیا ہے اور مادہ کا بطور غلاف قابل قبول بنایا گیا ہے۔ ایسی ایسی عجیب و غریب باضرورت

Marfat.com

بناوٹ اجسام حیوانات ناطق ومطلق کو دیکھ کر آستک اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ مدبر خالق وآمر ضرور کائنات کا موجود ہے۔ ورنہ اس طرح سے باقاعدہ ایجاد وترتیب عالم کی نہوتی۔ دیکھو ایک تصویر یا گھڑی بغیر مصور اور کاریگر کی نہیں طیار ہوتی تو یہ چلتی پھرتی بولتی چالتی تصویریں انسان وحیوان کی کیونکر بغیر مصوّر اور کاریگر کے بنی ہوئی تسلیم کیجا سکتی ہیں؟ نظامی ؎

ہمہ صورتے پیشِ فرہنگ رائے ✣ بنقّاشِ صورت بود رہنمائے

سعدی ؎ ببیں تا یک انگشت از چند بند ✣ باقلیدس صنع درہم فگند

تامل کن از بہر رفتار مرد ✣ کہ چند استخواں پے زد و وصل کرد

کہ بی گردشِ کعب و زانو و پائے ✣ نشائد قدم برگرفتن زجائے

ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست ✣ کہ در صلب او مہرہ یکلخت نیست

رگت برتنِ استای پسندیدہ خوی ✣ زینو دروسی صد و شصت جوی

بصر در سر و فکر و رائے و تمیز ✣ جوارح بدل دل بدانش عزیز

زابرا فگند قطرۂ سوئے یم ✣ زصلب آورد نطفۂ در شکم

ازاں قطرہ لولوئے لالا کند ✣ وزیں صورتی سرو بالا کند

قدیمی نکو کار و نیکی پسند ✣ بہ کلکِ قضا در رحم نقش بند

دہد نطفہ را صورتی چوں پری ✣ کہ کرد است بر آب صورت گری

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ ✣ گل لعل در شاخِ فیروزہ رنگ

ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است وچوں برمی آید مفرح ذات ہر نفسے نعمتے موجود۔ ورنہ زندگی انسان ناممکن تھی۔ اور رنگا رنگ جانوران طاؤس طوطی وگلہائے رنگا رنگ ومختلف خوشبو والوں وغیرہ سے آستک اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ یہ باقاعدہ عالم بغیر

Marfat.com

مدبر حکیم خالق کے از خود نہیں بن سکتا ہے - ایسے آستکوں کے دو فرقہ ہیں ایک تو بھگت (عابد زاہد) لوگ جو اُس خالق کو الگ قائم بالذات معرض اخفاء میں اور اس جہان کو اُسکا مخلوق ظاہر سمجھتے ہیں - دوسرا فرقہ اہل توحید کا ہے جو شرک کو کفر خیال کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ سوائے مولا موصوف خالق کے اور ہستی وجود ہی نہیں رکھتی ہے جو کچھ کہ جہان نظر آتا ہے - وہ خالق آمر کی ذات ہی کو جہان بنا ہوا سمجھتے ہیں کہ وہ خود بخود ایسا بن گیا ہے بیدل - بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد * در تماشای خودش شد سیر این گلزار را

اسپر بہت اقوال عارفوں کے ہیں جو اِس کتاب نکات میں مذکور ہو چکی ہیں - ناستک لوگ مانتے تو یہی امر ہیں کہ جو کچھ ہے جہان ہی جہان ہے - علیحدہ خدا کوئی نہیں ہے - یہ بھی ایک طرح توحیدی فرقہ ہی کہا جا سکتا ہے لیکن کم غور کرنے والا جو باقاعدگی ایجاد عالم کو نظر انداز کر رہے ہیں آستک گروہ قسم دوم صوفیوں کا چونکہ باقاعدگی جہان کو مدنظر رکھتا ہے - وہ آتما - برہم خدا کو ہی مان رہا ہے کہ آتما برہم خدا ہی جہان روپ ہو کر ظاہر اور پرگٹ ہو رہا ہے - اور ناستک گروہ باقاعدگی جہان کے امر سے لاپرواہ ہو کر اور اُسکو نظر انداز کر کر جہان کو ہی قائم بالذات قدیم خیال کئے بیٹھے ہیں - اور تکلیف خدا پرستی زہد و تقوٰی وغیرہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں اور دنیا کے مزہ اوڑانے کا شعار پکڑ رہے ہیں - اللہ الھادی و نعم الوکیل - ؎

تو وطنی و ما و قامتِ یار * فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

پرماتما دیو ایسے دیالو رحیم ہیں - کہ ؎

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب * گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم * تو کہ با دشمناں نظر داری

Marfat.com

ناستکوں کا مقولہ ہے کہ اگر خدا ہو تو پنسل ہماری کو میز سے اُٹھا دے بھائی دیکھو کہ یہ دلیل کیسی ہے۔ جب آستکوں کے دلائل متذکرہ بالا ایجاد باقاعدہ عالم کو غور کیا جائے تو یہ دلیل کیا وزن رکھ سکتی ہے۔ جب دنیا کو عالم اسباب بنایا گیا ہے تو انسانی ہاتھ پنسل کے پکڑنے کے واسطے بنایا گیا ہے اُس کے بغیر کسطرح پنسل میز سے اُٹھ سکتی ہے؟ حیوان مطلق بیل اور بھینسا بھی اگر اُن سے کہا جائے پنسل میز سے اُٹھا دو یا مکھی اور چیونٹی سانپ۔ ہزار پا سے کہا جائے کہ اُٹھا دو اور وہ نہیں اُٹھا دیتے تو کیا یہ جانور بھی موجود نہ سمجھنے چاہئیں؟ اگر کسی میز ناستک یا ناستکوں کے ہادی سے کہا جائے کہ وہ کسی آستک یا ناستک کی جاروب کشی کر دے یا بیت الخلا صاف کر دے اور وہ اپنے آپ کو ایسا کام کرنے سے بالاتر سمجھکر نہ کرے تو کیا وہ میز ناستک اور ہادی ناستک معدوم الوجود سمجھا جا سکتا ہے؟ نہیں۔ پس ایسا ہی جب کہ خداوند تعالیٰ ایسے امتحان پنسل میز سے اوٹھا دینے کو اپنی شان کے لائق نہ سمجھے اور پنسل نہ اُٹھا دے تو وہ معدوم الوجود اُن مضبوط اور ناطق اور قابل تعظیم اور ضروری دلائل کی موجودگی میں نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ پھر ناستک لوگ اعمیٰ (اندھا) مادرزاد یا خُنثہ یا بانجھ عورت کو دکھلا اور اُس بیل کو دکھلا کر کہ جسکے کوہان پر ٹانگ اور کُھر لگے ہوئے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر بوجہ باقاعدگی اعضاء وغیرہ کے خدا قیاس کرتے ہو تو یہ اندھا۔ خُنثہ اور بانجھ اور ایسی بے قاعدہ ٹانگ والا بیل کیوں پیدا ہو گئے۔ ایسا اعتراض کرنے اور دلیل دینے میں وہ عمان نگاہ و ڈونگی نظر سے غور نہیں کرتے۔ اگر کرتے تو اُن کو خود سبق حاصل ہو جاتا کہ خداوند تعالےٰ نے دکھلایا ہے کہ اگر اس طرح کا اندھا۔

Marfat.com

اور خنثہ اور بانجھ عورت پیدا کئے جاتے تو جہان کا بے لطف ہونا اندھے کی صورت میں اور بے لطفی کے علاوہ خنثہ اور بانجھ کیصورت میں عالم نہ بڑھتا۔ اور بیل کو ہان کی ٹانگ والہ سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اگر اُس طرح ٹانگیں باقاعدہ نہ لگائی جاتیں کہ جسطرح بیلوں کے لگی ہوئی ہیں اور اس طرح سے کوہان پر لگائی جاتیں تو اُن سے چلنے کا کام نہ نکل سکتا۔ پس حکمت خداوندی کو سمجھو اور قدر کرو اور اُسکا شکریہ ادا کرو ؎

ازدست و زبانے کہ برآید ✤ کز عہدۂ شکرش بدر آید

پھر ناستک لوگ کہتے ہیں کہ گرڈ بجلی باران ۔ تا وقت ایساک باران ٹڈی دل۔ قحط ۔ زلزلہ ۔ مرض ۔ چیچک طاعون ۔ ہیضہ ۔ تپ وغیرہ ایسے اسباب عالم میں پائے جاتے ہیں کہ اُنکی ضرورت ۔ آرام و آسائش مخلوقات کے لئے نہیں ہے۔ یہ مخلوقات کے سُکھوں کو برباد کرتی ہیں اسپر بھی وہ غور مناسب نہیں کرتے اور ناحق کی گلہ گذاری کر رہے ہیں ۔ اِن اسبابوں کے دکھلانے سے پرماتما دیوتے انسانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ اگر ہم ہمیشہ ایسا کریں تو عالم برباد ہو جائے ۔ مقولہ " ضد متبین نشود جز بضد " مقولہ " قدرِ عافیت آں کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید " اگر خداوند تعالےٰ چاہتا تو ہمیشہ ٹڈی دل بھیجکر انسانوں کے کھیت اور باغ اُنکو کھلا دیتا۔ لیکن وہ رحمت کرتا ہے کہ ایسے دل کو پہاڑوں وغیرہ مقامات پر محدود رکھکر اونکو غذا وہاں ہی مہیّا کرتا ہے۔ ؎

چناں بہن خوانِ کرم گستر ✤ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

اور چیچک سے بعض بچوں کو ہلاک کرکر یہ دکھلاتا ہے کہ دیکھو ہم کے خراب مادہ کی تاثیر ایسی ہوتی ہے کہ وہ بچہ کو مار ڈالتی ہے ۔ لیکن ہم ایسی

Marfat.com

مصیبت صعب سے عامہ خلائق کو نجات دیکر اربوں خلق اللہ کو جو ہے
جہان میں زندہ رکھتے ہیں اور ہمنے اس سے بچنے کے واسطے انسان کو عقل
بھی عطا کی ہے کہ انسان نے علاج ٹیکہ کا نکال لیا ہے اور اُس سے بہت
محفوظ اس مرض سے بچوں خود کو رکھ لیتا ہے - اسی طرح طاعون - ہیضہ
تپ وغیرہ بیماریوں جیسے کہ درد شکم وگوش و دندان و آشوب چشم وغیرہ
کی بابت خیال کرلو کہ پرماتما دیو یہ دکھلاتا ہے کہ ایسی بے آرامی اور موت تمام
عالم کو ہو سکتی ہے لیکن ہم ان موذی امراض سے عامہ خلائق کو بچا کر جہان
کو آباد رکھتے ہیں جیسے کہ ناستکوں کے ہادی اور راہ بر کو بھی چرب لقمے
کھلاتے اور عمدہ گدیلے آسنوں پر بٹھا کر آرام دیتے ہیں اور اُس کے بچوں
اور چیلوں کو اپنے برخلاف وعظ کرنے کی طاقت سے بھی محروم نہیں کرتے
اسمیں ہم یہ حکمت سمجھتے ہیں کہ یہ گروہ خدا پرستوں کو زیادہ خوض کرنے
اور مضبوط دلائل خدا پرستی کے ڈھونڈنے پر راغب اور مائل کرتا ہے
بھوکہہ ہوتی ہے تو غذا - اور پیاس ہوتی ہے تو پانی اور برہنگی ہوتی ہے تو لباس
مرض ہوتی ہے تو دوا تلاش کیجاتی ہیں - اسی طرح ژالہ زدگی - باران بے وقت
امساک باراں کی صورت سے بھی خلق اللہ کو سبق ملتا ہے کہ اگر پرماتما دیو چاہیں
تو ہمیشہ ژالہ زدگی - طوفان باراں امساک باراں سے خلق اللہ کو تباہ کردیں
لیکن وہ اپنے فضل وکرم اور رحمت سے ہمیشہ اپنی خلق کو محفوظ اور مسلط
رکھکر کھاتہ اُنکے پُر رکھتا ہے - ہمیشہ کے لفظ سے مراد وہ تمام لمبا
اور آرام کا سمجھو کہ جسمیں یہ بلائیں قحط و با وغیرہ جیسے آرامیوں آفتوں
کی نازل نہیں ہوتیں - اور جو زمانہ قلیل کہ زلزلہ منٹوں سیکنڈوں اور
گھنٹوں یا چند دنوں یا مہینوں کا قحط اور وبا وغیرہ کا ہوتا ہے وہ خلق اللہ

Marfat.com

کو یاد دہانی اور جگانے کا خواب غفلت سے ہوتا ہے۔ کہ دیکھو تمہاری یہ
حالت ہم ہمیشہ کر سکتے ہیں۔ لیکن باوجود تمہاری غفلت اور گناہ گاری کے ہم
پھر بھی تمہاری آرام میں دریغ نہیں کرتے اور ہمیشہ تمکو آرام میں رکھتے ہیں
کبھی تم ہماری طرف بھی توجہ کرو اور ہماری قدر خداوندی کو پہچانو۔ ؎

خدائے راست مسلّم بزرگی و الطاف ✤ کہ جرم بندوناں برقرار میدارد
اگر خویش را ضنی نباشد ز خویش ✤ چو بیگانگانش براندز پیش
ولیکن خداوند بالا و پست ✤ بعصیاں در رزق برکس بست

وقتاً فوقتاً کبھی کبھی یہ مخالف امن مصائب اس لئے دکھلائے جاتے ہیں
کہ سب مخلوق عنایات ایزدی دوامی سے آگاہ ہو جائے اور زمانہ امن
وامان کی قدر اور خداوندی سپاس گذاری کرے۔ ورنہ وہ لوگ جو
اس مصائب کے امور اور اوقات کو نہ دیکھیں گے وہ کس طرح قدر وقت و
عافیت و امن و آرام کی کرینگے۔ دعا۔ اے کریم خالق و آمر کائنات
ناستکوں کو روشنی قلب و عقل زیادہ عطا کر کہ وہ ظلمات کوتاہ اندیشی کے
گڑھے میں نہ گریں اور جو گرے ہوئے ہیں اُنکو نکال باہر کر۔

برکت رائے عاصی امرتسر ۱۰ بجہ روز ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

---

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۱۰ بجہ روز

نکتہ۔ تندرستی ہزار نعمت ہے اس کی قدر کرو۔ اگر تندرستی نہ ہو تو دنیا کی
تمام اسباب آسائش و آرائش و دولت ہیچ ہیں۔ حافظ ؎

شکوہِ تاجِ سلطانی کہ بیم جان و دل است ✤ کلاہِ دلکش است اما بدردِ سر نمی ارزد

سعدی۔ رنجوری را گفتند کہ دولت چہ میخواہد۔ گفت ہیچ نمی خواہد۔

Marfat.com

بیت ۹- معدہ چو پُر شد شکم در دخاست + سود ندارد ہمہ اسباب راست
پس ای کہ دست تو میرسد کار بکن + پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار
کنونت کہ امکان گفتار ہست + بگو اے برادر بلطف و خوشی
چو ناگہ کہ پیک اجل در رسد + بحکم ضرورت زباں در کشی

برکت عاصی مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء دس بجہ ۲۰ منٹ روز

امرتسر ۳ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء ۵ بجہ شام

نکتہ - آجکل ایک ناستک یہ عقیدہ رکھتا اور لوگوں کو بتلاتا ہے کہ مادہ کائنات قدیم سے ہے - اسمیں ایک جیون شکتی ہمراہ چلی آتی ہے - ان دونوں سے کائنات مرتب ہے - یہ شخص اپنی طرز عقیدہ اور کاروبار مذہبی سے خود پسند پایا جاتا ہے - کسی ٹھیک مذہب کا پیرو کہلانا پسند نہیں کرتا - اسی لئے اپنی ڈیڈھ پاؤ کی کھچڑی علیحدہ پکاتا ہے کسی کا پیرو کار کہلانے میں اپنی کسر شان سمجھتا ہے - ورنہ یہ بات صاف ہے کہ مادہ کو پرکرتی اور جیون شکتی کو وہ برہم جانتا ہے - جیسے سانکھ کا مت ہے یا جیسا کہ ظاہری صورت برہم کو ویدانتی اور صوفی لوگ جگت اور عالم کہتے ہیں اور باطنی کو بے تشخص برہم - پس یہ شخص نام برہم کا ہمراہ مادہ کے بدل کر جیون شکتی رکھتا ہے - مدعا ایک ہی ہے - یہ شخص جیو آتما مخلوقات کو بھی مانتا ہے - انسان کے جسم میں جیو آتما مانتا ہے جسکی گناہگاری کے سبب سے تباہی اور نیست و نابودی بیان کرتا ہے - پس اس صورت میں گوتم اور کناد رکھیشروں اور نیا کاروں اور آریہ سماجیوں کے مت کے مطابق جیو - پرمانو - ایشور تین چیزوں کو قدیم مانتا ہے - لیکن تیسری چیز ایشور کا نام کاریگری سے

Marfat.com

جیون شکتی رکھتا ہے۔ ناک کو اُلٹا پکڑتا ہے۔ مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی اطاعت پسند نہیں کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بانیان موجدانِ مذاہب کی فہرست میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ نیک افعال کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ "انیک روپ روپا روشنوے پربہہ وشنوے"۔

احقر برکت رائے ہانڈہ۔ ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ شام امرتسر

نکتہ۔ آدمی کی اصلی موکھش ایشور پرماتما کے یوگ سے ہوتی ہے۔ تقرب الٰہی سے آدمی میں طاقت الٰہی آجاتی ہے۔ اور خوارق عادات (سدھیاں) یوگی جن کو حاصل ہوتی جاتی ہیں۔ جیسے آگ کی قربت سے لوہا اگن روپ ہو کر جلانے لگتا ہے۔ اور کپڑہ کو نافہ کستوری میں رکھنے سے سب کپڑہ مثل نافہ کے خوشبودار ہو جاتے ہیں۔ سعدی فرماتا ہے ؎

گِلے خوشبوئے در حمام روزے ✣ رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری ✣ کہ از بوئے دلآویزِ تو مستم
بگفتا من گِلے ناچیز بودم ✣ ولیکن مدتے با گُل نشستم
کمال ہم نشیں در من اثر کرد ✣ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

یوگ یکسوئی قلب کا نام ہے یعنی انسان کے ایکاگر برت ہونے کو کہتے ہیں۔ انسان جسطرف رجوع کرتا ہے وہی روپ ہو جاتا ہے۔ مولانا جامی فرماتا ہے ؎

گر گل گذرد بخاطرت گُل باشی ✣ ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کُل است گر روزے چند ✣ اندیشۂ کُل بیش کنی کل باشی

مولوی روم فرماتا ہے ؎

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ✣ ما بقاتو استخوان و ریشۂ

Marfat.com

گر گل است اندیشۂ تو گلشنی ✤ ور بود خاری تو ہیمہ گلخنی

قوت ارادی آدمی جانور چرند پرند سب کا عین روپ ہے یعنی ذاتی ہستی ہر جاندار ذی روح کی قوت ارادی ہی ہے۔ کُل کاروبار ارادہ سے ہوتے ہیں۔ ارادہ سے اوٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ دوڑتا بھاگتا۔ شہوت اور غضب کرتا ہے۔ پیشاب ارادہ سے کرتا ہے۔ پاخانہ ارادہ سے پھرتا ہے۔ کھاتا۔ پیتا سوتا جاگتا۔ سب ارادہ سے ہی ہے۔ اگر ابتدا میں ارادہ نہ کرے تو کوئی کام نہیں کر سکتا ہے۔ پس کُل کاموں حرکتوں سکونوں کی بنیاد ارادہ ہی ہے۔ پس ارادہ ہی ہستی حقیقی ہے ارادہ کر کر ورزش جسمانی کرتا ہے۔ اور پہلوان بن جاتا ہے۔ ایک آدمی کی طاقت کے بدلہ دس بیس آدمیوں کی طاقت اپنے جسم میں حاصل کر لیتا ہے۔ دوڑنا شروع کر کر ہرکارہ آن تھک بن جاتا ہے۔ سینا سیکھ کر درزی عطر ساز بن کر عطار نام رکھاتا ہے۔ الف ب سے شروع کر کر پڑھ پڑھ کر ملا ذالعلمار شمس العلما قدوۃ الفضلار کہلانے لگتا ہے۔ ہزارہا آدمیوں کی عقول پر غالب آ کر اُنکا گورو پیشوا اور ہادی بن جاتا ہے۔ پیغمبر اور اوتار کہلانے لگتا ہے۔ ہپناٹزم اور مسمریزم کرنے لگتا ہے۔ ہزاروں آدمیوں جانوروں کو بیہوش کر کر اُن سے مرضی کے مطابق کام لیتا ہے۔ پس یوگ تقرب الٰہی کا نام ہے۔ اسی قربت سے قمر باذنی انا الحق اناالحق اسمے کہہ اوٹھتا ہے۔ مثل بوعلی قلندر صاحب کے کہنے لگ پڑتا ہے ؎

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم ✤ گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

ہدیۂ زلف تو گر ملک دو عالم بخشند ✤ بعلم اللہ کہ سر موئے تو دیدن ندہم

باد صد بوئے ز زلفت گیرد ✤ باد را نیز ببوئے تو وزیدن ندہم

Marfat.com

خواجہ حافظ فرماتے ہیں ؎

سرِّ قضا کہ در تتقِ غیب منزویست ✤ مستانہ اش نقاب ز رخسار برکشیم
فردا اگر نہ روضۂ رضواں بما دہند ✤ غلماں ز غرفہ حور ز جنت بدر کنیم

اسی یکسوئی قلب کرنے سے مہاراج پتنجلی مُنی کے قواعد کے مطابق موت و حیات اپنے ہاتھ میں مثل بھیشم پتامہ جیوگے ہو جاتی ہے۔ قوت ارادی کو بڑھانے کا نام یوگ ہے۔ ؎

رہی بیش آور کہ انجام کار ✤ تو خوشنود باشی و من رستگار
چناں گرم کن عزم را الم بتو ✤ کہ خورّم دل آلم چو آیم بتو

برکت رائے نابکار ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء شام امرتسر

نکتہ۔ عجیب قدرت خداوندی ہے۔ جب کہ میں اور خیالات مسلسل میں مشغول اور محو تھا تو یک بیک ایک آئینہ کا خیال میرے دل میں بے تعلق اور خیالات کے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور آئینہ پیش نظر بن کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے میں نے یہ قیاس کر لیا کہ سرشٹی بھی اسی طرح برہم سے بطور خیال (آئینہ) کی اوّل اوّل اوٹھ کر بعد میں پر یک پرتکھش سامنے کھڑی ہو گئی جیسا کہ میری خیال اور نظر میں حقیقی وجود آئینہ کا کوئی نہیں تھا۔ ایسا ہی اس سرشٹی کا علیحدہ خارجی وجود برہم سے کوئی نہیں ہے۔ آئینہ میرے اندر ہی موجود تھا۔ اور دکھائی دیا۔ اسی طرح سرشٹی بھی برہم کے اندر موجود ہے اور دکھائی دے رہی ہے۔ پس عالم بھرم ہے۔ اللہ ہی اللہ برہم ہی برہم ہے۔

امرتسر۔ برکت نابکار شام ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ ایک گروہ انسانوں کا عالم کو از خود قائم بلا خدا مانتا ہے۔ دوسرا گروہ خدا سے پیدا ہوا مانتا ہے۔ خدا کو خالق آمر قائم بالذات مانتا ہے۔ تیسرا

Marfat.com

گروہ عالم کو خدا کا ظہور مانتا ہے - چوتھا گروہ مادہ جیو ایشور تین چیزوں کو مانتا ہے - پانچواں گروہ عقل سے پرے اندرونی علم (یوگ) کو مانکر ایک ہی برہم مانتا ہے - کوئی کچھ مانتا ہے کوئی کچھ مانتا ہے - اصل حقیقت مالک کائنات ہی کو معلوم ہے انک انت العلیم الحکیم - دعا ؎

باز آے ساقیا کہ ہوا خواہ خدمتم ✣ مشتاق بندگی و دعا گوے دولتم
زانجا کہ فیض جام سعادت فروغ تست ✣ بیروں شدن نماے ز ظلمات خیرتم

عاصی برکت نابکار شام ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر

۴ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح

تغیر تبدل صور عالم میں ہوتا ہے اور ہنشاہ ستیا جیوں کی تیوں رہتی ہے جسکے آشرے یہ صور عالم سنکلپ ہوکر پرپک ہوا ہوا دکھائی دے رہا ہے - یہ عالم سنکلپ پرپک ہوا ہوا آتما کا ہے -

برکت عاصی نابکار ۴ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - بار بار ایک ہی چیز پر کرتی نئی ظہور پکڑتی ہے - باپ بنکر مرجاتی ہے مٹی ہوا پانی ہوجاتی ہے - پھر وہ ہی اجزا پسر بنکر ظہور پکڑتی ہے شجر سے ثمر - ثمر سے شجر ہوجاتا ہے - پھر خاک ہوکر پھر پھر نمودار ہوتی رہتی ہے

گورو تیغ بہادر صاحب ؎ جیسے جل کی بدبدا اوپجے بنسے نیت -
جگ رچنا تیسے رچی جان لیو رے میت ✣ پنچ تت کی تن رچیو ہے جانو چیز سجان
جہان تے اوپجیا نانکا لین تاہیں میں بان ✣ ماٹی میں ماٹی رلی اورپون میں پون -

کہورے گیانی مؤا ہے کون؟ مولوی روم صاحب ؎
نہ صد و ہفتاد قالب دیدام ✣ ہمچو سبزہ بارہا روئیدام

Marfat.com

بھگوتی جیو یہ سچ ہے کہ مرتا کچھ نہیں ہے لیکن مجھکو تو آپ کی موہنی مورت - دیوتا صورت دیدار کی تمنا اور ابھلاکھیا ہے - وہ دیدار آپ کا مانگتا ہوں ؎

اے ماہِ عالم سوزِ من
اے مہر دل افروزِ من ✣ اے سازِ من دی سوزِ من
کے بینمت بارِ دگر ✣ اللہ اکبر اللہ اکبر ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر - اس تحریر کے وقت بھگوتی جیو حال میرے صندوقچہ پر میرے آگے میری تسکین کو آکر بیٹھ گئی ہیں ؎

از دست وزبانی کہ برآید ✣ کز عہدۂ شکرش بدر آید

سبحان اللہ وبحمدہ برکت نابکار ۴ر اپریل ۱۹۱۳ء

نکتہ - خواجہ حافظ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

فی الجملہ اعتماد مکن بر ثباتِ ہر ✣ کیں کارخانہ ایست کہ تغییر میکنند

اس کرۂ ارض میں اتنی کلاسوں کے لوگ ہوئے ہیں اہل زور وطاقت مثل رستم وہیم سین - اہل سطوت وشوکت وحکومت مثل راجہ دشرت - جدھشٹر - بکرماجیت - بھوج - ماندھاتا - کیکاؤس جمشید فریدوں - ضحاک - کیخسرو - سکندر - افراسیاب - اکبر - نادرشاہ - سلطان ناصرالدین - اکبر کے بڑے بابر - ہمایوں - ملکہ معظمہ وکٹوریہ ایڈورڈ ہفتم - نپولین - پیٹر اعظم وغیرہ وغیرہ - حسینان تلوتما - اربسی نورجہاں بیگم - شیریں - عذرا - یوسف - زلیخا - ہیر - سوہنی - سسی وغیرہ وغیرہ - دانا فلاسفر - سقراط - افلاطون - ارسطو - جالینوس - لقمان - بزرجمہر - بیدپائے - نیاطوس بیاس - وغیرہ وغیرہ - موجدان کلوں کے نیوٹن - گلیلیو وغیرہ وغیرہ جنہوں نے ریلیں - تاریں - جہاز

Marfat.com

یروپلین - گراموفون - ٹیلیفون وغیرہ وغیرہ بنائے - شاعران شیریں مقال
ومصنفان بالیک - بیاس - تنکراچارج - بدھ - حافظ - سعدی - نظامی
جامی - مولوی روم - سائیں بھلے شاہ - شاہ نیاز احمد بریلوی میکسلر شیکسپیر
ابوالفضل - فیضی - عرفی - صائب وغیرہ وغیرہ - عارفان واسشٹ - بیاس
حافظ - سعدی - جامی - نظامی - مولوی روم - سائیں بلھے شاہ - خواجہ نیاز
احمد - گورونانک صاحب - بھگت کبیر - گورو تیغ بہادر - گورو ارجن صاحب
بھگت تلسی داس وغیرہ وغیرہ - راگی لامیین - باجو بادرہ وغیرہ وغیرہ
وید حکیم دھنتر - بوعلی سینا وغیرہ پھر اوتاران وپیغمبران شری رامچندر
شری کرشن حضرت موسےٰ وعیسےٰ علیہما السلام حضرت محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم وغیرہ وغیرہ اب غور سے دیکھو کہ انکا نام ونشان بھی کہیں صفحہ ہستی
پر ہے سب مرمٹے مہاکال چکر نے جو مرضی آہی ہے کسی کو بھی نہ چھوڑا
ے جنابِ کبریائی لاابالی است - اُسکو کچھ پرواہ نہیں ہے کہ کوئی
ایسے بافضیلت وہنرا شخاص قائم رکھی جائیں - ے

گاہ راست کند صورت مردی وزنی + گاہ بشکند او جامۂ جاں را زتنی
کس نیست کہ اُستاد قضا را پرسد + کای بار خدا چہ حکمت وچیست فنی
وزیں پس مکن تکیہ بر روزگار + کہ ناگاہ زجانت برآرد دمار
مکن تکیہ بر لشکرِ بے عدد + کہ شائد زنصرت نیابی مدد
مکن تکیہ بر ملک وجاہ وحشم + کہ پیش از تو بود است بعد از تو ہم
بسا پادشاہان سلطان نشاں + بسا پہلوانان کشور ستاں
بسا تند گردان لشکر شکن + بسا شیر مردان شمشیر زن
بسا ماہرویان شمشاد قد + بسا خوبرویان خورشید خد

Marfat.com

بسا نوعروسان آراستہ ✤ بسا نازنینان نوخاستہ
بسا نامدار و بسا کامگار ✤ بسا سرو قد و بسا گلعذار
چو کردند پیراہن عمر چاک ✤ کشیدند سر در گریبانِ خاک
چناں خرمنِ عمر شاں شد بباد ✤ کہ ہرگز کسے زاں نشانی نداد
منہ دل بریں کاخ خورّم ہوا ✤ کہ می بارد از آسمانش بلا
منہ دل بریں منزلِ جانستاں ✤ کہ از وی نہ بینی دلی شادماں
منہ دل بریں دیرنا پائدار ✤ ز سعدی ہمیں یک سخن یادگار

منازای بتِ چیں کہ چیں ہم نماند ✤ مدارِ جہاں ایچنیں ہم نماند
گرفتم کہ سر خیل خوبان چینی ✤ میفگن چنیں چیں کہ چیں ہم نماند
شتربان صحرا گزیں گر بمیرد ✤ شہنشاہ مسند نشیں ہم نماند
اگر مرد نادان بوحشت بمیرد ✤ خردمند باریک بیں ہم نماند
مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت ✤ کہ او چوں تو بسیار پرورد و کشت

پس بھلا مانس بنکر چپ لگا کر ایک گوشہ میں صبر سے بیٹھ جا ۔ یہ کارخانہ اُس کیطرف سے اور اُس کے (خدا کے) اختیار میں ہے جو مرضی چاہتا ہے کرتا ہے ۔ ہماری طرف سے نہیں ہے ۔ ہم جو اُس کی موجودہ چیزوں مثل دختر فرزند عورت دہن مایہ کو اپنا مانکر اسمیں تصرف کرتے ہیں یہی ہمارے دوکھ کا کارن ہے ۔ پرائی چیز کو اپنی سمجھنا اور دوکھ پاکر حسب رضاء خود نہونے سے دفتر شکوہ شکایت آہی کا آغاز کرنا ناواجب اور نادرست ہے ۔ از ماست کہ بر ماست ۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کر سکتے کہ کارخانہ الٰہی کو دیکھتے رہیں ۔ اور صبر کئے بیٹھے رہیں بقول تلسی داس جیو سے رام جہر دکھے بیٹھ کے ہر کا مجرا دیکھ ۔

Marfat.com

؎ تلسی بھروسے رام کی رہو کھاٹ پر سوئے + انہونی ہونی نہیں ہونی ہو سو ہو

برکت نابکار ۹ بجہ صبح امرتسر ۱۴ اپریل ۱۹۱۳ء

---

۱۶ اپریل ۱۹۱۳ء درگا اشٹمی تعطیل سوموار ۸ بجہ صبح امرتسر

نکتہ - ناستک اور موحدوں میں صرف یہ فرق ہے کہ ناستک موجودات عالم میں نظام تدبیر اور باقاعدگی بناوٹ کے امر کو نہیں دیکھتا ہے - نظر انداز کرتا ہے - (جو خدا کی ہستی کا ثبوت ہے) صرف موجودات کو قدیم سے بذات خود قائم سمجھتا ہے - ؎

تو میدانی جہان خود ہست دائم + بذاتِ خویشتن پیوستہ قائم

اس واسطے ناستک جہان کو جہان دیکھتا ہے اور موحد اس نظام تدبیر اور باقاعدگی ایجاد عالم کو دیکھ کر اور جہان کو موجود دیکھ کر اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ جہان بذاتِ خود کوئی چیز نہیں ہے - یہ برہم یا خدا کا ظہور ہے - ورنہ قائم بالذات (اپنی ذات میں استھت) برہم یا خدا ہی ہے وہ متجلی بہ شیون غیر النہائت ہو رہا ہے - ؎

من و تو عارضِ ذاتِ وجودیم + مشبکہائے مشکوٰۃ وجودیم

برہم یا خدا بیراٹ سروپ ہو رہا ہے ؎

محقق را کہ وحدت در شہود است + نخستیں نقطہ برلوح وجود است

دلی کز معرفت نور و صفا دید + ہر چیزیکہ دید اول خدا دید

آنچہ دل از پیش بر انستہ بود + پیش [illegible]

دید کہ عالم ز سمک تا سما

اس واسطے جوگ [illegible]

Marfat.com

اِس کتاب نکات کے پیچھے مہاواک جوگ واسشٹ کی ایک کتاب مرتب کرلی ہے سرشٹی کی بہبودی اور موکھش کے لئے لگا تہا ۔ یہ کتاب جوگ واشٹ جامع کمالات ہے۔ اسمیں پاتنجلی منی کے یوگ شاستر کا طریقہ بھی موجود ہے اور آتم پوران شنکراچارج جیو کے عقلی استدلال کا بھی مضمون موجود ہے۔ مسلمانوں کے تصوف کی کتابوں لوائح مولوی جامی مثنوی مولانا روم اور شرح گلشن راز متن از شیخ محمود شبستری اور شرح از شیخ محمد لاہجی کا بھی مذہب موجود ہے سرشٹی میں ایسی موکھش بخشنے والی اور نجات دہندہ اور پری پورن کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ شری مہاراج راجیندر شری مہاراج واسشٹ دیو شری مہاراج بالمیک منی کے احسانات کا حق شکریہ کس زبان سے ادا ہوسکے ان کی جئے۔ اے بھائی ناستکو جیسا تمہارا دماغ ہے ویسا ہی ہمارا بھی سوچنے والا ہے۔ ممکن ہے کہ تم راستی پر ہو اور ممکن ہے کہ ہم راستی پر ہوں۔ اگر تم راستی پر ہوئے اور خدا کوئی نہ ہوا اور ہم مانتے رہے۔ اخیر میں جب تم اور ہم مرجائینگے تو ہمارے خدا کے ماننے سے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ تم اور ہم نتیجہ میں برابر رہینگے اور اگر ہمارا خیال درست نکلا کہ خدا ہوا تو ہم اچھے رہینگے اور آرام میں ہونگے۔ اور تم خراب ہو گے۔ کیونکہ ہمارا خدا ہماری زندگی کی خدا پرستی اور بھگتی کیوجہ سے ہم پر خوش ہوگا۔ اور تم پر ناراض۔ پس بقول "علم شئے ہاز جہل شئے" و بقول SOME THING IS BETTER THAN NOTHING کے عقیدہ خدا کی ہستی کا اور اسکی خدا پرستی کا ہی رکھنا بہتر ہے۔ بہ نسبت اُس کے وجود کے انکار کے اور اُس کو نہ پوجنے کے۔ مزید برآں خدا کو ماننے سے دنیا میں گناہ کم کیا جاتا ہے کہ اُس کی سختی سے گرفت کرنیکا خوف غالب ہتا ہے۔ اور

Marfat.com

اس طرح سے اعتدال کی زندگی بسر کیجاتی ہے۔ اور افراط تفریط سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ دوسری صورت میں خدا کے نہ ہونے کے نشچے سے اُسکا ڈر نہیں رہتا۔ اور من مانے کام گنہ گاری کے کر کر انسان مخلوق کو تکلیف دیتا ہے اور انتظام تہذیب اخلاق ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کو خراب کرتا ہے۔ پس اس دلیل سے بھی خدا کا ماننا بہ نسبت اُس کی نہ ماننے سے بہتر ہے۔ پس اے ناستک خدا کو مان اور اُسکا خوف اور ڈر دل میں رکھ۔ ای ناستک ؎

ایں ہمہ آثار کہ نادر نماست ✤ بر صفت ہستی قادر گواست

برکت نابکار امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

وقت۔ تاریخ۔ مقام ایضاً

نکتہ۔ بدن کو پشٹی (طاقت) گہی دودہ سے ملتی ہے۔ اور آتما کو پشٹی گیان (معرفت) سے ملتی ہے۔ پس حکمائے ہند نے گائے کو جو گھی دودہ دینے والی ہے اور برہمن کو جو دودیا برہم گیان کے سکھلانے والے ہیں۔ نہایت واجب التعظیم قرار دیدیا ہے۔ اور اِن کی حفاظت کی سب سے زیادہ تاکید فرمائی ہے ایسا کرنے میں حکمائے ہند نے بہت درست کام کیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ برکت رائے عاصی

۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۳ ۸ بجہ صبح امرتسر

واقعہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ یوگ یکسوئی قلب کا کرنا ہے۔ دیکھو جب نظر کو بند کر کر آلہ دوربین

Marfat.com

میں قائم کرتی ہیں تو دُور کی چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ دیکھو جب کان کی سماعت کو ایک طرف کر کے آلہ ٹیلیفون میں لگاتے ہیں تو بہت دُور کی بات سُن لیتے ہیں۔ دیکھو جب قوت گویائی (زبان) کو آلہ ٹیلیفون میں لگاکر بات کرتے ہیں یعنی گویائی کو یکسو کر دیتی ہیں تو کلام کو دُور پہونچا دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک ممبر پر بلند کھڑے ہو کر خلق اللہ سے جدا ہو کر بانگ دیتے ہیں تو کوسوں پر آواز پہونچا دیتے ہیں۔ ریلوے انجن کے تنگ آلہ وسل سے یکسو کر کے آواز نکالتی ہیں تو کوسوں پر پہونچا دیتی ہیں۔ بنسری کی آواز بھی نَے میں بند کر کے دور پہونچاتے ہیں۔ بندوق کی گولی۔ توپ کا گولہ ایک نلکی میں یک سو ڈالکر کوسوں پہونچا دیتے ہیں۔ بازیگر یکسوئی قلب سے رسّہ پر پاؤں میں سینگ باندھکر اور تھالی میں پاؤں رکھکر چل لیتا ہے۔ بائیسکل کو رسّہ پر سوار چلاتا ہے۔ ایک بانس پر آسمان کی بلندی پر چڑھ جاتا ہے۔ طالب علم اکیلا بیٹھ کر مشکل مضامین کو حل کر لیتا ہے۔ غوّاص سمندر سے یکسوئی قلب کر کر خلق اللہ سے جُدا ہو کر ٹوبّی لگاتا ہے۔ موتی نکال لاتا ہے۔ جس طرح دنیاوی کام یکسوئی قلب سے بکامیابی حاصل ہو جاتے ہیں۔ یکسوئی قلب سے پہلوان ہرکارہ بن جاتا ہے۔ تمام پھول کی خوشبو کو جب یکجا کر لیتے ہیں تو اُسکا ایک قطرہ کو سوں تک خوشبو پہونچاتا ہے۔ ایک دانہ غلّہ یا میوہ کا یک سو ہو کر یعنی خاک میں نظر و صحبت خلق سے چندی جدا ہوتا ہے۔ تو ہزاروں دانے اور ثمر لیکر ہرا بھرا ہو نکلتا ہے۔ اسی طرح سے جب جناب الٰہی کی طرف یکسوئی قلب سے متوجہ ہو کر انسان رجوع کرتا ہے تو فضل و کمال الٰہی سے بھرپور ہو جاتا ہے جسکا نام سدھیاں ہیں

جامی ؎ گر گُل گذرد بخاطرت گل باشی ✦ ور بلبل بیقرار بلبل باشی

Marfat.com

تو جزوی حق کُل است گر روزے چند ✤ اندیشۂ کُل پیش کنی کُل باشی

مولوی روم ؎ اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ✤ ما بقا تو استخوان و ریشۂ

گر گُل است اندیشۂ تو گلشنی ✤ ور بود خاری تو ہیمۂ گلخنی

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ✤ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یکسوئی نگاہ سے مسمرائزر و ہپناٹائیزر ہو کر خلق اللہ کو بے ہوش کر کر من مانا کام لیتے ہیں۔ ۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر برکت نابکار

نکتہ ۔ موت مورچھا گت ہے۔ نیند کی بڑی بہن ہے النوم اخ الموت۔ خیال قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ کہ سکھپتی میں یا سپن میں دُور نہوں تاہم ایک آن کی آن میں مورچھا گت ہو کر سب فضل و کمال دانشمندی لقمانی ارسطا طالیسی افلاطونی۔ بزرجمہری وہاں کی وہاں ہی دھری رہجاتی ہے۔ کہ جہاں تک تھی کہ مورچھا گت شروع ہو گئی۔ یہ مورچھا گت مرضی الٰہی۔ عالم خلق اور امر میں جابرانہ دخیل ہے۔ جسکے آگے سب اوتاروں پیغمبروں اولیا واللہ۔ رکھیوں منیوں۔ جوگیوں کا سر تسلیم خم ہے۔ اسی طرح حالت موت ہے جسکو قضا کہتے ہیں۔ مالک بے پرواہ بقول مہاراج واسشٹ دیو بالمیک منی جس طرح سکھپتی سے جاگرت پھر آتی ہے اُسی طرح موت کے بعد مورچھا گت دُور ہو کر پھر جیو آتما (روح انسانی) نئی سرشٹی دیکھتا ہے۔ گویا نئے جسم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ برکت عاصی۔ ۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجے صبح

نکتہ ۔ عالم کے تمام حرکات و سکنات مظہر الٰہی ہیں کہیں [illegible] ہو کر نورانی اور مقدس ہدایات کرتا ہے۔ کہیں ظلمات کا ظہور کر کر بوچڑ ظالم سفاک خونخوار درندہ ہو کر برعکس ظہور کر رہا ہے۔ سب طاقتیں الٰہی ہیں۔ واسشٹ والا ظہور ذاتی ستوگن ہے۔ باقی سخاوت۔ شجاعت ظلم۔ ستم

Marfat.com

غضب صفاتی ظہور رجوگن تموگن کے ہیں۔ شری رامچندر واسشٹ۔
بالمیک۔ شری کرشن چندر بیاس۔ یاگو لک کپل منن وغیرہ کے ظہور
ستوگن کے ہیں ؎ نورِ منصور از کجا و دارِ منصور از کجا
(یہ سب باتیں ہی ہیں اصلیت کسی چیز کی نہیں)
خود زدی بانگِ انا الحق بر سرِ دار آمدی

برکت نابکار ۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح

---

۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ اس جہان کو ایک کوٹھہ قابل انہدام بنایا گیا ہے جو دستِ قضا سے
یوماً فیوماً چکنا چور ہو رہا ہے۔ سب جمادات نباتات حیوانات مطلق ناطق
پیدا ہو ہو کر روانہ عدم ہو رہے ہیں ؎

فی الجملہ اعتماد مکن بر ثباتِ ہیچ ✣ کیں کارخانہ ایست کہ تغییر میکند

پس سوائے توجہ ذات باری تعالےٰ کے باقی توجہات اسباب دنیوی کے
بے سود ہیں کہ انکا حصول کچھ نہیں رہیگا۔ سکھپتی اتما ہے۔ سوپن جاگرت
بچہ ہیں۔ اس سے اوتپت ہو کر اسی میں لین ہو جاتے ہیں۔ سکھپتی ہماری
ماؤی ملجا ہے۔ مہاں سکھپت موت ہے۔ پھر حسب قاعدہ روزمرہ مثل جاگرت
سوپن کے سکھپتی سے اوتپت ہونے کے مہا سکھپت سے پیدائش ہے۔
صرف معرفت تُریا پد نجات (موکھش) ہے۔ پھر بازگشت نہیں ہوگی۔

برکت نابکار شنکرانت جیٹھ سمت ۱۹۷۰ بکرمی امرتسر ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح
امرتسر۔ تاریخ صدر وقت صدر

عارفوں کا صرف ایک ہی مذہب آہی ہے۔ ہندو مسلمان عیسائی

Marfat.com

یہود پارسی جو اہل معرفت ہیں سب ایک مذہب الٰہی رکھتے ہیں کل بنی نوع انسان کو ایک جانتے ہیں ؎ عشق میں آعجب مزا دیکھا۔

خویش و بیگانہ آشنا دیکھا ؎ یک حقیقت جلوہ گر دکفر و اسلام و بس

انتظار ما مذاہب محض اوہام است و بس ٭ از تعصب کاسۂ شیخ و برہمن شد جدا

ورنہ در میخانہ یک ساقی و یک جام است و بس ؎

در حریم کبریا جز مسلمی آزاد نیست ٭ از یک چراغ مسجد و بتخانہ روشن است

نیست غیر از یک صنم در پردہ دیر و حرم ٭ کعبہ بود آتش دہ رنگ از خلیل آشفتہ

لیکن غیر عارف ہندوؤں کا مذہب ایک چوپایہ مادہ گاؤ ہے۔ اور غیر عارف اہل اسلام اُس کی قربانی سے خدا کو راضی سمجھتے ہیں۔ ایسا ہی عیسائی وغیرہ بھی سمجھتے ہیں کہ اُسکا گوشت کھانا اچھا ہے۔ پس ہندو غیر عارف مذاہب متنفر دیگر ہیں اور ایک دوسرے کی حقارت کی بعض موقعہ قربانی پر جنگ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اگر کل مذاہب کا جھگڑا دور کیا جائے تو کیا بات ہے۔ جیسا ہم ذبح جانور کو ترک کر دیں اور جانوروں کو بھی مخلوق خدا سمجھ کر انکو اپنا طعمہ و لقمۂ تر نہ بنائیں تو تمام نوع آدم کا ایک مذہب ہو جائے۔ ایک دوسرے سے کوئی تنفر اور حقارت نہ کرے۔ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء۔ برکت عاصی امرتسر ۷ بجہ صبح

---

۷ بجہ صبح ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر

نکتہ۔ اگر کوئی شخص اناٹمی اور فزیالوجی کی کتابیں غور سے مطالعہ کرے تو اعضاؤں اور افعال اعضاؤں کو دیکھ کر کیونکر انکار الوہیت کا کر سکتا ہے۔ ایسے عمدہ نظام تدبیر کو دیکھ کر ایسا کون غیر منصف ہے جو خالق کی خالقیت

Marfat.com

اور صانعیت کے آگے سر تسلیم خم نہ کریگا۔ ؎

کرا زہرہ آنکہ از بیم تو ✤ کشاید زبان جز بہ تسلیم تو
زبان تازہ کردن باقرار تو ✤ نینگیختن علت از کار تو
ز تعظیم تو بیش توہست و نیست ✤ اگر باشد و ورنہ باشد یکیست

پرندوں میں مور (طاؤس) سرخ۔ طوطا۔ قمری۔ فاختہ۔ ہدہد۔ بلبل وغیرہ کو اُنکے رنگ برنگ پروں نقوش دلچسپ و دلربا حلقوں میں طوق ہائے سیاہ و سر پر کلغیوں اور شیر و پلنگ کے چتر تترے کھال اور اُنکے دانتوں پنجگاہوں وغیرہ کو دیکھکر کون ہے کہ خالق حکیم مدبّر صانع نقّاش مالک کا معترف نہ ہو۔ ڈھیٹھ پن کا کوئی علاج نہیں ہے ؎

ز ابر انگند قطرہ سوئے یم ✤ ز صلب آورد لطفہ در شکم
ازاں قطرہ لولوئے لالا کند ✤ وزیں صورتی سرو بالا کند
قدیمی نکوکار و نیکی پسند ✤ بہ کلک قضا در رحم نقش بند
تہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ ✤ گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ

امرتسر برکت نابکار ۷ بجہ صبح شنکرانت جیٹھ سمت ۱۹۷۰ ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ میرا کانشنس مجھ کو کہہ رہا ہے کہ میں اقرار کروں اور لکھ دوں اور لوگوں کو ہدایت کروں کہ کلیات حضرت سعدی شیرازی۔ گلستان۔ بوستان کریما۔ قصائد۔ دیوان اُنکے کو عام خلائق شعار طبع رکھی۔ میرے خیال کے موجب آنحضرت علیہ السلام اوتار اور پیغمبر ہوئے ہیں۔ کوئی بات دین و دنیا کی ایسی نہیں ہے جسمیں آنحضرت علیہ الرحمہ نے اپنی پاکیزہ اور مقدس خیالات ظاہر نہ فرمائے ہوں۔ خود فرماتے ہیں کہ ؎

نگفتند حرفے زبان آوراں ✤ کہ سعدی نداردش مثالے براں

Marfat.com

میں اپنی اولاد کو خصوصاً اور عامہ خلائق کو عموماً نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی
آئندہ اولاد کو سب سے اول گلستان بوستان کریما اور قصائد حضرت سعدی
علیہ السلام کو ضرور پڑھا یا کریں۔ اس سے پڑھنے والا انسان کامل بنجائیگا
حضرت سعدی علیہ السلام اوتار پیغمبر رکھبشر منیشور تھے۔ رحمت بر روانِ
سعدی باد کہ جس نے اتنا اوپکار اپنی تصانیف منورہ کا نوع انسانی کے
ساتھ کیا ہے سوائے دعائے مغفرت کے اسکا کوئی صلہ ہم آنحضور کو نہیں
دے سکتے ہیں۔ برکت ناصی، امرتسر ۱۴ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

شکریہ [illegible] ۷ بجے صبح

نکتہ۔ دیدہ [illegible] حافظ علیہ الرحمہ کے شعار طبع رکھنے سے انسان
عالی دماغ۔ سیر چشم اور بیراگی ہو جاتا ہے ۱۴ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

برکت نابکار ۷ بجے صبح امرتسر

نکتہ۔ جوگ واسشٹ کے پڑھنے سے اور شعار طبع رکھنے سے انسان
رحیم دیالو صادق الاعتقاد اور عارف کامل اور رشتگار ہو جاتا ہے۔
[illegible] کردہ کتب میں ایسی ارفع ترین کوئی کتاب نہیں ہے۔ یہ کتاب
[illegible] ہے۔ حضرت [illegible] خداوند تعالیٰ کا دیدار [illegible]
اسکا بانی ہمالی ہے۔ جس نے بیراگیہ پرکرن لکھکر تمام گرنتھ واسشٹ کو
[illegible] سہلا دیا۔ [illegible] کہانی تک نکتہ اوا کر [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] کے تصنیف فرما کر [illegible]
[illegible] فرما دیا۔ یہ راقم خاکسار یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ [illegible]
حضرت جل وعلا خداوند تعالیٰ نے چار مظہر نجات خلائق کے واسطے فرمائے
اول رامچندر پسر دشرتھ راجہ اجودھیا کر سہ انگ پرکرن فرمایا۔ دوم واسشٹ

Marfat.com

بھگوان اپنا کرو ہوکر باقی پانچ پرکرن نمکشو - اوتپت - اِستھت - آپشم
زبان اُن سے جواب میں کہلا دئیے - ۳ - وہ بچن روپ خود ہو گئے -
۴ - بالمیک منیشور ہو کر اُن سے اُن اقوال کو بطور ایک کتاب کے بنوا دیا -
اب تینوں ظہور رامچندر اور وِسشٹ دیو اور مہاراج بالمیک جیوتو انوپ
ہو گئے ہیں لیکن ظہور سوم بچنوں کا جو کتاب کیصورت میں ہے موجود ہے اُسکو
دیکھنے اور پڑھنے اور سمجھنے والا خدا کو دیکھتا ہے - اور ہر وقت دیدار الٰہی کے
مزے لُوٹتا ہے - ہر وقت امرت کے چشمہ میں غوطہ لگا رہا ہے - اِس زمانہ
میں ہندوستانیوں کے لئے ترجمہ اردو سوامی دیال صاحب سے خالق نے
کرا کر اِس نابکار عاصی سے لب لباب مہاواکوں کا بنوا دیا ہے جو اِس کتاب
نکات کے اخیر میں بنظر موکھش خلائق منسلک کر دیا جائیگا - بار بار پڑھو
اور سنسار کے دھندوں سے ناجی ہو کر حیات ابدی حاصل کرو یشر مہاراج
رام چندر کے دربار کا کُتّا عاصی نابکار - برکت عاجز امیدوار رحمت دائمی

امرتسر ۸ بجہ صبح شنکرانت جیٹھ سمت ۱۹۷۰ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - شری رامچندر مہاراج کی عظمت - بیراگ پرکرن کتاب جوگ وِسشٹ
سے اور شری کرشن چندر مہاراج کی عظمت کتاب گیتا مندرجہ کتاب مہابھارت سے
دیکھنی چاہیئے نہ کہ دیگر کتب رامائن یا شریمد بھاگوت سے جن سے اُن کی الٰہی
اوصاف اور عظمت ظاہر نہیں ہوتے - صرف دنیاوی جسمانی اوصاف
ظاہر ہوتے ہیں - برکت عاصی امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

Marfat.com

۱۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - الہام تمام لوگوں کو اسی طرح ہی ہوتا ہے جس طرح مجھکو یہ نکات پھر آتے ہیں، (یک بیک پھر آتے ہیں) میں خیال کرتا ہوں کہ رکھیوں کو وید - پیغمبروں کو زبور - توریت - انجیل - قرآن - دساتیر - ژند اوستا وغیرہ اسی طرح پھرے اور آکاش بانی ندائے غیب - نزول جبرئیل وغیرہ استعارہ ہیں - ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر ۶ بجے صبح

---

۱۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر ۶ بجے صبح

نکتہ - یوگ یکسوئی قلب کا نام ہے - ایک طرف پوری توجہ سے دھیان کیا یہی یوگ ہے - ایسا یوگ کامیابی کی جڑ ہے انسان میں ایسی طاقت ہے کہ جب ایسی توجہ سے متواتر مشق (پریکٹس) کرتا ہے تو شے مطلوبہ کے حصول میں کامیاب ہو جاتا ہے - جس طرح سے ایک آدمی جو قدرتی طور پر ڈوبو ہے ایسے اعضا جسمانی نہیں رکھتا جو مثل مچھلی اور کچھوے کے تیرنے کی قابلیت رکھتے ہوں - تیرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ سے تیرنے لگ پڑتا ہے - ٹوپیاں (غوطہ) لگاتا ہے - پانی سے اشیا نکال لاتا ہے - اور اسی طرح آگ پر بھی تصرف کر سکتا ہے - دیکھو حقہ کی چلم پر انگیٹھی سے ہاتھ بچا کے رکھ لیتے ہیں - ایسا آدمی ایک جگہ سے آگ ہاتھ دوسری جگہ لیجاتا ہے - بعض مشاق آگ پر کوئلوں کا فرش بچھا کر چل ہیں - انکے پاؤں نہیں جلتے - کئی شعلہ آگ کے درمیان سے ہاتھ

Marfat.com

اوڈھر نکال لیتی ہیں کوئی آسیب نہیں پہونچتا - کئی منہ میں آگ جلا کر شعبدے دکھلاتے ہیں - اسی طرح اگر انسان یکسوئی قلب سے پریکٹس کرے تو میرے خیال میں تیسرے جنم ہوا میں بھی اپنے اعضاؤں سے مثل پرندوں کے اوڑ سکتا ہے - اب غبارہ ایروپلین سے تو اڑتا ہی ہے پھر اعضاء بدنی سے بھی اڑنے کے قابل ہو جائیگا - یک سوئی قلب کل کامیابیوں کی بنیاد ہے - یک سوئی قلب سے ہی راگی - تقاریر لکچرار - زود نویس - شارٹ ہینڈ رائیٹر وغیرہ بن جاتا ہے - جب یکسوئی قلب سے آرام کرنا چاہتا ہے - خلق اللہ سے الگ ہو کر لیٹ جاتا ہے اور دل میں دھیان کرتا ہے - کہ سو جاؤں اسوقت سکھیتی میں ہو کر تمام دھندوں اور تفکرات عالم سے آزاد ہو جاتا ہے - سب دوکھ اور کلیش کٹ جاتے ہیں - اسی طرح یوگ الٰہی سے عارف لوگ آزاد و مسرور ہو جاتے ہیں ؎

مے صرف وحدت کسی نوش کرد + کہ دنیا و عقبےٰ فراموش کرد

مستم کن آنچناں کہ ندانم زبیخودی + در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت ❀

درج رہو کہ سکھیتی ذات الٰہی میں محو ہو جانے کا نام ہے - جب اس مالک کی ذات کی پناہ میں آجاتا ہے تو جہان کے تعلقات کے ہوتوں جنات چڑیلوں ڈاکنوں کے حملوں سے نجات میں ہو جاتا ہے - اس سکھیتی سے خداوند عالم دانسان پر رحم فرما کر یک بیک بلا خواہش انسان حیوان و پیو پنچھی کے آنکھوں پر چھائی ہوئی کل کر اپنی پناہ میں ایک نہ ایک وقت لیلیتا ہے اور عجوں کو غلط کر دیتا ہے - خواہ انسان و حیوان جاگتا بھی چاہیں تو بھی یک بیک نیند اپنا اثر ڈالکر فوراً جھوکوں میں ڈالدیتی ہے اور اندرون سے خواب یا سکھیتی میں ڈالکر کل علم جاگرت جگت کا بھلا کر عالم ہو - فاضل ہو -

Marfat.com

ارسطوے زمان ہو۔ افلاطون انام ہو۔ ایک چشم زدن میں ادہر کا ادہر (عالم نیند میں غرقاب) کر دیتی ہے۔ اسی طرح موت کی مورچھا گت جو نیند کی بڑی بہن ہے دوام کے لئے گوشۂ عافیت میں سُلا دیتی ہے۔ (لیکن بقول واسشٹ دیو کے وہ بقول بعد عُسر یُسراً ایک نئی زندگی کی خلعت پہنا دیتی ہے۔ جو معمولات زندگی کے لحاظ سے ممکن معلوم ہوتی ہے)

برکت نابکار ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح امرت سر

امرت سر ۷ بجہ صبح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ چھوٹے کرشمہ دکھلانے والے جوگی محض ایک بازی گر یا مداری ہیں۔ ان سے کچھ نفع دنیا و دین کا حاصل نہیں ہوتا۔ بلّی بولا دیا تو کیا۔ کتا بولا دیا تو کیا۔ پستوؤں اور آگ کے خیالات میں معمولوں کو شرابور کر دیا تو کیا۔ اسسے کیا فوائد دینی یا دنیوی مترتب ہوئے۔ ہاں ہم اُس جوگی کو کچھ نہ کچھ جوگی مان لینگے جو یہ چار باتیں حسب ذیل دکھلا سکتا ہو۔

۱۔ مردہ اجسام کے روحوں سے ملاقات کرا دی۔ حسب دلخواہ باتیں کرا دی

۲۔ کل زبانیں جو دنیا میں بولی جاتی ہیں انکو طاقت یوگ سے سمجھ لے۔ اور خود بول لے۔

۳۔ اپنی پورشٹیکا کو بلا آوہار آکاش میں استھت کر دی اور دیگر اجسام میں آویش کر دے۔ خواہ وہ اجسام مُردہ ہوں خواہ زندہ ہوں

۴۔ تاروں۔ کواکب۔ ثوابت۔ مثل چاند۔ زہرہ۔ مریخ۔ شمس۔ شعری الیمانیہ۔ قطب۔ الساق الراکعہ۔ نسر طائر۔ سہیل۔ عیوق۔ دبران شعری الشامیہ وغیرہ کے حالات بتلا دی۔ اور دکھلا دے کہ انمیں کیا

Marfat.com

کوائف واقعہ ہیں آیا آباد ہیں غیر آباد ہیں۔ آبادی کیسی ہے۔ نہریں۔
پہاڑ۔ دریا۔ سمندر۔ باغ۔ باغیچہ وغیرہ و موسمات اُنمیں واقعہ ہیں یا نہیں۔

وقت ۷ بجہ صبح برکت نابکار ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

امرتسر ۷ بجہ صبح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ عجائبات قدرت۔ جب میں یہ بات لکھ رہا تھا۔ تو اپنی چارپائی
رات کے سونے والی پر بیٹھا کھلے آسمان کے نیچے ہوادار جگہ میں
لکھ رہا تھا کہ سورج کی دھوپ میرے سر پر آگئی۔ آج نصف ماہ
مئی ہے موسم گرما ہے۔ میرے دل میں آیا کہ اب یہاں سے اُٹھنے کی
تکلیف بوجہ دھوپ کے اُٹھانی پڑیگی۔ کہ یک بیک ابر محیط آسمان ہوگیا
اور سایہ رحمت میرے سر پر مبسوط کر دیا۔ مگر اُسی جگہ بیٹھ کر لکھ رہا ہوں
سبحان اللہ وبحمدہ۔ اپنے بندوں کا مالک کریم راکھا ہے۔ اسی طرح چند
روز ہوئے میں نے خیال کیا کہ میری چارپائی والی جگہ پر چونکا مٹی اور گوبر کا
پڑ جائے تو اچھا ہو۔ میں نے کسی سے ایسا کرنے کو نہیں کہا اور اپنی نوکری
پر کھانا کھا کر چلا گیا۔ جب شام کو آکر اپنی چارپائی پر کپڑا اُتارنے لگا تو دیکھا
کہ مسمات نخواہ میرے چونکا مٹی اور گوبر کا میرے ملازم نے ڈال رکھا ہے اور
چارپائی بچھا رکھی ہے۔ کچھ مہینہ ہوئے کہ میں کتاب مقدس جوگ واسشٹ پڑھ
رہا تھا میں نے خیال کیا کہ فلاں فلاں دو اشیاء میرا ایک رفیق آج لے آوے
تو اچھا ہو۔ یہ خیال ابھی دل میں ہی تھا کہ اُس رفیق نے آوازدی۔ اور
وہ دونوں مطلوبہ اشیاء لے آیا ہوا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں تھیں۔ کچھ مہینہ
ہوئے جاڑے کی موسم تھی میں نے صبح کے وقت جو یوم تعطیل کا تھا۔

Marfat.com

خیال کیا کہ آج بوجہ سردی حجامت نہیں بنوائینگے کیا اچھا ہو۔ کہ اگر حجام آجائے تو صرف ناخن کٹوا ڈالیں۔ حجامت پھر بنوا لینگے۔ یہ خیال کر ہی رہا تھا کہ نیچے کی منزل سے میرے بڑے پوتہ (نبیرہ) نے آواز دی کہ لالہ جی نائی آگیا ہے۔ تو میں نے ناخن کٹوا لیئے۔ میں ایک رفیق کو ملنے کا متمنی تھا اُس نے بمرور ۳ ماہ گھوڑی کی نگاہ سے مجھکو دیکھا۔ میرا خیال اسی طرف لگا رہا۔ اب از خود ملاقی ہوا چاہتے کہ اسقدر اطاعت کر رہا ہے۔ کہ پاؤں دبانا ہے۔ میں نے ایک شخص سے کچھ روپیہ لینے تھے۔ صرف ایک روپیہ میرے رومال میں رہ گیا۔ آدھ خرچ ہو گئے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ کیا اچھا ہو کہ وہ شخص آج روپیہ دیدے۔ اتنے میں میں گھر سے باہر نکلا تو آگے سے آتا ہوا وہ شخص ملگیا اور از خود روپیہ واجب ذکر خود مجھکو تمام و کمال ادا کر دیئے۔ چند روز ہوئے بالائی منزل پر میں تھا کہ مینہہ برسنے لگ گیا۔ میں کپڑے لیڑے اوٹھا کر نیچے گیا۔ جس کمرہ میں جانا تھا اوسکا ورلا دروازہ بند تھا۔ پرلا کھلا تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ برلا دروازہ تک جاتے بھیگ جاؤنگا کیا اچھا ہوتا کہ یہ دروازہ کھلا ہوتا کہ فوراً اس خیال کرتے ہی اندر سے دروازہ ورلا میرے ایک بچہ نے کھولدیا۔ میں اُسی دروازہ سے داخل کمرہ مذکور ہو گیا۔ دو تین روز ہوئے ہیں کہ میں کمرہ مذکور کے برآمدہ میں لیٹا ہوا تھا۔ پانی کا گلاس کچھ پانی بیکر رکھتی وقت یہ خیال ہوا کہ بچا کر ایک طرف کو رکھوں کہ شاید مرا [illegible] بچہ آجائے اور گلاس گرا نہ دے۔ میں نے گلاس کو ایک طرف کو بچا کر رکھدیا اور اخبار پڑھنے لگ گیا کہ یک بیک وہ میرا بچہ آکر میری چھاتی کے گھڑم سے لگ گیا۔ کچھ مہینہ ہوئے کہ میں کچہری سے آیا ایک قسم کی غذا

Marfat.com

کھلانے کو میرا دل چاہا - لیکن میں اُس غذا کی طیاری کے لئے کچہری جاتا ہوا
کہہ نہیں گیا تھا - میں نے کچہری سے آکر اہلمہ نہ سے کہا کہ آج فلاں غذا
کو دل چاہ رہا ہے لیکن میں آپکو طیاری کے واسطے کہہ نہیں گیا تھا - تو
اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ غذا طیار ہے اور حاضر ہے چنانچہ لاکر کھلادی
اب اسوقت جب یہ حالات میں بیٹھے لکھ رہا ہوں میرا سب سے چھوٹا عزیز
بچہ نیچے کی منزل میں نیند سے اوٹھکر بولا - میں نے خیال کیا کہ اوپر آجائے
تو پیار کرلوں کسی کو لانے کیواسطے نہیں کہا کہ ازخود میرا نوکر اُسکو گودی
میں اوٹھا کر لے آیا اور میں نے لکھتے ہوئے چھاتی سے لگاکر سر ماتھا چوم
کر پیار کرلیا - سبحان اللہ وبحمدہ - میں کیا کیا اُس کے عجائبات
قدرت بیان کروں - ؎

خداوندرا پایۂ زاں برتراست ✤ کہ آمیزش بندہ را درخوراست
گدا را تونگر کند مہر او ✤ جہاں پر توی از خور چہر او
ز مہر او نوازش کند بندہ را ✤ کہ برداشتن شاید افگندہ را

مولا کریم! تجھ سا کوئی دوسرا نہیں ✤ یاور نہیں رفیق نہیں آسرا نہیں

سبحانک ما اعظم شانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم
الحکیم - برکت نابکار ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح امرتسر

امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

جب میں نکات بالا لکھ کر نج کے خطوط اقارب کو لکھنے لگا تو وہ تمام
ابر جو نکات لکھنے کے وقت محیط آسمان ہو کر سایہ افگن ہو گیا تھا - نو دو
گیارہ کی طرح کافور ہو گیا - اور دھوپ چمکنے لگ گئی - سبحان اللہ وبحمدہ

Marfat.com

برکت نا بکار

۱۷ مئی ۱۹۱۳ء یوم سنیچر وقت ۶ بجہ صبح امرتسر

نکتہ - جب ایک پاٹھ مونہہ سے کرتے جاتے ہیں یا سڑک پر چلتے جاتے ہیں لیکن من کی برتی کسی اور طرف ہوتی ہے تو پاٹھہ بھی ہوتا جاتا ہے اور چلا بھی جاتا ہے لیکن من اُسوقت پاٹھہ یا چلنے سے کوئی توجہ نہیں رکھتا ہے - تو ان حالات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاٹھہ کرنا زبان کا اور چلنا پاؤں کا کام ہے جو اجزا جسم کے ہیں وہ حسب عادت اپنا کام کئے جاتے ہیں - آتما کی عدم توجہ سے کچھ ہرج اُنکے فعل میں واقعہ نہیں ہوتا ہے - گو اسمیں شک نہیں کہ آتما نے ایک دفعہ پاٹھہ زبان کو اُس کی مشق کرنے کے ذریعہ سے سکھلایا ہوا ہے اور پاٹھہ کرنے کی ابتدا میں ایک مرتبہ زبان کو اور چلنے سے پیشتر ایک مرتبہ پاؤں کو تحریک کر دی ہوئی ہے - اُس سے وہ اپنا اپنا کام کئے چلے جاتے ہیں - جیسے ایک شخص گیند کو پھینک کر الگ ہو جاتا ہے تو بھی گیند اڑتا چلا جاتا ہے اور جیسے کوئی شخص گھڑی کو کوک کر الگ ہو جاتا ہے تو بھی گھڑی چلی جاتی ہے - اسکا نتیجہ یہ ہے کہ آتما کا کام صرف قوت ارادی ہے - باقی قوائے حافظہ چلنا پھرنا بولنا وغیرہ شریک دہرم خواص جسمانی ہیں - آتما کے جسم سے قطع تعلق کر لینے سے یہ قوائے اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہیں [illegible] شریر چھوڑنے یہ افعال پاٹھہ کی یاد داشت [illegible] جسم کے لئے آتما مادہ حیات ہے جیسا کہ پودہ کے لئے پانی موجب زندگی پودہ کا ہے - جیسا پانی کے نہ ملنے سے پودہ سوکھ جاتا ہے ویسے ہی آتما کے الگ

Marfat.com

ہو جانے سے جسم گل سڑ جاتا ہے - برکت نابکار ۶ بجہ صبح
۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر

نکتہ - جب کہ خواہ کتنی لمبی عمر ہو - آخر کار مرنا ہی تو دل بستگی کسی سبب دنیوی سے نہ چاہیئے - صرف بقدر حاجت ما یحتاج ضروریہ سے تعلق رکھنا چاہیئے - واقعی کوئی چیز اپنی نہیں ہے - تلسی داس ؎

ارب کھرب لون درب ہے + اودی است لون راج
تلسی جون نج مرن ہے + آوے کونے کاج

— صرف —

سادہ زندگی موٹا اَن کھا کر اور موٹا کپڑہ پہن کر بسر کرو اور دل باخدا رکھو - کلوا واشربوا ولا تسرفوا ؎

نیک و بد چوں ہمی بباید مُرد + خنک آنکس کہ گوئی نیکی برد

دنیاوی ایشورج (معراج) کی کامیابی اور ناکامیابی برابر ہے سب گذشتنی و گذاشتنی ہے - ؎

جہاں ای برادر نماند بکس + دل اندر جہاں آفرین بند و بس

برکت نابکار ۷ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح امرتسر

---

۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح امرتسر

نکتہ - کل میں ویدانت شاستر بیاس سوتر پڑھ رہا تھا - تو اُس کے دوسرے ادھیا کے پہلے پاد میں اٹھائیسواں سوتر یہ تھا -

आत्मनि चैवं विचित्राश्च हि صفحہ ۶۶

اس سوتر کا ارتھ یہ ہے کہ جیسے سپن خواب میں اپنے سروپ کے ناش ہوئے

Marfat.com

بدون ہی انیک پرکار کی بچتر سرشٹ اوتپت ہوتی ہے یعنی سپن دیکھنے والے کا سروپ مجسم جوں کا تیوں موجود رہتا ہے نابود یا کم بھی نہیں ہوتا اور وہ سوتا ہوا پُرش نوع بنوع کی مخلوق اپنے میں پیدا کر لیتا اور دیکھتا ہے تیسے ادویت برہم کا سرشٹ رچنا کے وقت اور اپنے میں ات بچتر سرشٹ انیک پرکار کے پیدا کرنے سے ناش یا کم نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک برہم میں اپنے سروپ کے ناش بنا ہی انیک پرکار کی بچتر سرشٹ اوتپت ہوتی ہے۔ گویا یہ جگت سرشٹی برہم کا سپن ہے ❀ اور اس لئے برہمہ کو کسی دوسری پرکار کے نمت اُپادان وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ نہ کسی شکا کی گنجائش ہے اور اسی کا نام ببرت باد ہے۔

विवर्तवाद اس سوتر کو سارا سدھانت ویدانت کا ٹھیک مطابق کتاب یوگ واسشٹ کے پاکر مجھکو ایک نکتہ سُجھا۔ جو کتاب ویدانت شاستر بیاس سوتر کے صفحہ ۶۷ کے حاشیہ پر تحریر کر دیا اور وہ یہ ہے۔ ✳ میرا سدھانت = میں جو کچھ موجود ہے اسکے سوائے علیحدہ خدا اور غیب وغیرہ کچھ نہیں مانتا یہی موجودات (ویراٹ روپ) خدا ہے۔ اسی خدا کے جڑہ چیتن سب خواص اور طاقتیں ہیں۔ قول سائیں بلھے شاہ ؎

اربعہ عناصر آپی بنیا تے وڑ بیٹھا وچ آپے + آپے روپ آپ بیٹھ آپے کر کر سیاپے
سغرنی یار ماہر ساعتے آپ بازار دگر + نابود حسن و جمالش را ظہر
کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند + مظہر دیگر نماید جبرائیل و دیگر
بیدل بود شاخ و برگ و گل در تخم دانش مجد + در تماشائی خودش شد سیر این گلزار ما
گورو تیغ بہادر ؎ جیسے جل تے بدبدا اوپجے بنسے نیت + جگ رچنا تیسی رچی

Marfat.com

جان لیوے میت - بوجہ باقاعدگی موجودات کے موجودات خدا ہے - ورنہ ناستک مت درست ہوتا - برکت نابکار امرتسر ۷۰ بجہ صبح ۲۲ مئی ۱۹۱۳ء - آج نقل کیا یہ نکتہ -

۲۳ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح -

نکتہ - سوتر نمبر ۲۵ - صفحہ ۶۶ پر دو شرتیوں کا حوالہ ہے جو عین مطابق مضمون سوتر نمبر ۲۸ - اور نکتہ خاکسار راقم کے ہے - اس لیے اُن شرتیوں کو یہاں نقل کرتا ہوں - شرتی :-

एकोहं बहुस्यामि

ارتھ :- مَیں ایک ہوں - بہت انیک ہو جاؤں - دوسری شرتی

सोऽकामयत बहुस्यां प्रजायेय

ارتھ :- مَیں بہت پرپنچ کرکے اُت پن ہوآؤں - اسکی شرح میں لکھا ہے کہ جیسے دودھ (شیر) خود ہی پرنام میں دہی (دُھرات) بنجاتا - اور جیسے سنکلپ ماترسے جوگی رشی وغیرہ خود تمام ایشورج (اشرج) کو پیدا کرلیتے ہیں - ویسے ہی مہا ایشورج وان انت واچنت شکتیمان برہم خود ہی استھاور (ساکن) وجنگم (متحرک) والا انیک پرپنچ روپ جگت نام نمایاں ہوگیا - از برکت نابکار

جب کہ ایک بندۂ خدا جو جزو حق ہے اور ہپناٹزم اور میسمریزم سے خلق اللہ کو عجائبات (نظربندی سے) مثل گھڑی کو چورہ چورہ کرکے ریوالور میں ڈالکر ریوالور کو چلاکر سامنے دیوار میں لٹکا دیتا ہے - اُسوقت سبز پودا اوگا دیتا ہے - چادر اوٹھا کر پھل پھول تازہ میوہ جات ڈھیروں کے ڈھیر میز پر مہیا کرکر لوگوں کو کھلا دیتا ہے اور انگشتری کو چاہ میں پھینککر

Marfat.com

یک کدو یا بینگن کو چیر کر نکالدیتا ہے۔ اپنی عورت کو کسی بھلے مانس کی بغل
یں بیٹھے ہوئے دکھلا کر اُسکو شرمسار کردیتا ہے۔ ہپناٹزم کے اثر سے
وکئے جاگتے شخص کو سُلا دیتا ہے۔ بلی کتا کیطرح اُنکو بلوا دیتا ہے۔ ایک
لاس سے بیسیوں گلاس نکالدیتا ہے۔ ڈبہ میں رومال بند کرتا ہے۔
لھولتا ہو تو کبوتر اُڑا دیتا ہے۔ بسوؤں کا وہم ڈلوا کر کھجلی لوگوں سے تمام
ن میں کرا دیتا ہے۔ آگ لگنے کا پارچات پوشیدنی میں وہم ڈالوا کر
پڑے اُنکو چاک کرا کر پھنکوا دیتا ہو اور وہ جوتیوں کے نیچے پگڑی کو سر سے
دتار کر پھینک کر آگ بجانے لگ جاتے ہیں۔ ہاتھ اور بدن کو اکڑوا
یتا ہے۔ وہ نیچے اوپر نہیں ہلا سکتے۔ بائیسکل کے بجائے کرسیوں کو
لوا تا ہے۔ فرش پر دریا کہکر تروا تا ہے۔ شکار مچھلی کا فرش پر دریا اُنکو
ہن میں قائم کر کر کھلوا تا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا پرماتما پرمدیوانت
شکتیمان بچتر سنسار اسی طرح پیدا نہیں کر سکتا ہے؟ نکوا اور بہت
اریوں کے کئی بار (جہان) ایسے تماشائیں نے دیکھے ہیں۔ برکت نابکار

۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۹ بجہ صبح امرتسر

---

۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ خداوند تعالیٰ کا ثبوت سب سے بہتر اور عمدہ، خیالات
مائع سے ملتا ہے۔ یعنی موجودات کی ہستی میں جو باقاعدگی پائی جاتی ہے
س امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس موجودات کا کوئی مدبر کامل تدبیر ساز ہے
ے۔ پہلے نکات میں اسکو بشرح و بسط بیان کر دیا گیا ہے۔ خواہ یہہ
وجودات علیحدہ مصنوع اور مخلوق چیزیں ہے۔ خواہ خود واجب الوجود

Marfat.com

متجلی ہونیوں غیر النہایت ہے جیسا کہ پہلے بتلا دیا گیا ہے اور عقائد
مذاہب دویت بادی اور موحدوں (ویدانتیوں) کا حوالہ دیا جا چکا
ہے۔ اور اس موجودات کی یا موجودات کے خالق کے قائم بالذات ہو
کے متعلق دلیل اثبات واجب (ان فی الوجود واجبًا والا لزم
الوجود فی الممکن الخ) مندرجہ کتاب درہ فاخرہ مولانا جامی علیہ الرح
کی تحریر کر دی گئی جو یہ دونوں امور یعنی خیالات صنائع (ببیں تا یک
انگشت از چند بند الخ) و دلیل اثبات واجب مولانا جامی علیہ الرحمہ
ثبوت ہستی خداوند تعالیٰ اور انکے قائم بالذات ہونے کے لئے کافی وافی
دلائل اتم ہیں اور ضرورت کسی دیگر دلائل کے تحریر کی نہیں ہے۔ تاہم
دل نے کہا کہ جو اور دلائل اثبات واجب کے محقق دوانی نے عربی
زبان میں اپنے رسالہ اثبات واجب میں بیان کی ہیں اور کتاب دساتیر
میں نامہ شت ساسان نخست میں مذکور ہیں۔ یہ دلائل عموماً زبان زد
دلچسپ عوام ہیں۔ اگر انکو بھی لکھ دیا جائے تو ممکن ہے کہ عامہ خلائق
رجحان طبع خدا پرستی کیطرف ہو جائے کہ دلائل مذکور کے مرغوب طبع
عوام کے ہونے سے اونکی توجہ مزید خداشناسی کیطرف مبذول ہو
اس لئے دلائل مذکور کو رقم کیا جاتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ جو عارفان
خدا بین ان دلائل اور دلائل پیش کنندوں کے بارہ میں چوٹیں کرتے
ہیں اونکو بھی لکھدیا جائیگا۔ تاکہ وزن دونوں مذاہب دوی پرستو
اور موحدوں کے خیالات وعقائد کا ہو جائے۔ رسالہ اثبات واجب
محقق دوانی اور نامہ شت ساسان نخست کا ایک ہی مطلب ہے
اس لئے اس جگہ جو دلائل یا مضمون یہ فاکسار گنہ گار لکھیگا سمجھ

Marfat.com

چاہیئے کہ دونوں کتابوں کا یہ لب لباب ہے۔ اب لکھتا ہوں کہ مفہوم اعتباریہ تین قسم ہے۔ واجب الوجود۔ ممکن الوجود۔ ممتنع الوجود۔ چونکہ ہستی بر نفس اور عیان موجود ہے۔ پس ممتنع الوجود تو ہے ہی نہیں۔ اب یہ امر قابل طلب ہے کہ آیا یہ موجودات واجب الوجود (قائم بالذات ہے) تو مطلب حاصل۔ اگر یہ کہا جائے کہ ممکن الوجود ہے تو یہ موجودات ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ ممکن کے معنے یہ ہیں کہ اگر اسکی علت ہو تو موجود ہو علت نہ ہو تو موجود نہ ہو۔ اس طرح سے سلسلہ علت معلول کے ماننے سے قبائح و نقائص ذیل پیدا ہونگے یا دور (چرخہ) (چکرتا) پیدا ہوگی۔ یا تسلسل (زنجیرہ) (انوستہا) تب ممکن الوجود کی ہستی بیان کیجا سکیگی۔ حکمائے موصوف نے دور اور تسلسل کو براہین (دلائل) (دلیلوں) ذیل سے باطل کیا ہے۔ دور اس طرح سے باطل ہے کہ اس سے دو مرتبہ تقدم معلول کا اپنی نفس پر لازم آتا ہے ایک اس طرح سے کہ علت کا تقدم معلول پر لازم ہے (اور یہ مسلمہ بات ہے) فرض کرو کہ زید علت ہے اور خالد معلول ہے اور پھر خالد علت زید کی ہوگیا۔ تو خالد کا تقدم اپنے نفس پر دو مرتبہ ہوگیا۔ ایک تو اسوجہ سے کہ اپنے سے پہلے ہوگیا اور دوسری اسوجہ سے کہ زید اپنے فاعل سے پہلے ہوگیا۔ اور تیسری قباحت یہ ہوگئی کہ اپنے نفس پر متقدم ہوگیا۔ اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اپنے سے پہلے موجود ہو۔ پس دور باطل ہوا۔ سلسلہ غیر متناہی ممکن الوجودوں کے ماننے سے اجتماع نقیضین لازم آتا ہے کہ اس سلسلہ غیر النہائیت کے نصف احاد جفت ہیں اور نصف طاق جفت مثل ۲-۴-۶-۸۔ اور طاق مثل ۱-۳-۵-۷-۹۔ اس سلسلہ کا نصف بلحاظ جفت ہونے کے سالم ہے اور بلحاظ طاق ہونے کے

Marfat.com

سالم نہیں ہے۔ یعنے برابر نہیں ہے۔ تو اس طرح سے سلسلہ مجموعہ اجتماع نقیضین کا ہوگیا۔ کہ وہ ہی سلسلہ غیر النہایت جفت کہلا سکتا ہے۔ بلحاظ اپنے سالم احاد جفتی کے اور طاق کہلا سکتا ہے بلحاظ اپنے غیر سالم احاد طاقی کے یہ محال ہے کہ ایک ہی چیز جفت ہو۔ اور طاق بھی ہو (مثال کے طور پر نر بھی ہو اور مادہ بھی ہو) یہ محال عقلی بوجہ سلسلہ کو غیر النہایت ماننے کے پیدا ہوتا ہے۔ پس کسی جگہ ممکنات کے سلسلہ کا ختم ہونا ضروری ہے ورنہ موجودات کا ہونا محال ہے۔ جہاں یہ سلسلہ ختم کروگے اُس پہلی علت کو واجب الوجود سمجھو اس برہان کو آگے کتاب سفرنگ دساتیر میں اور بھی مفصل طور پر بیان کیا ہے۔ لیکن اسی قدر تحریر سے مطلب حاصل ہے اور طوالت سے عقل گھبراہٹ میں پڑجاتی ہے۔ اسلئے آئندہ کی تفصیل کی تحریر سے پرہیز کیا گیا ہے۔ اس برہان کو دری زبان میں روشنگر جفت و تاہ اور عربی میں زوج و فرد کہتے ہیں۔ ایک اور دلیل سلسلہ غیر متناہی کے ابطال کی بیان کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر سلسلہ غیر متناہی سے دس درجہ اوپر والے سلسلہ کو مطابق کریں۔ اُس سلسلہ سے کہ جس سے درجہ وضع نہیں کئے گئے اور کم درجہ والے سلسلہ کے ایک ایک درجہ کو غیر کم شدہ درجہ کے ایک ایک درجہ پر رکھتے جائیں اور غیر النہایت طرف کو چلتے جائیں تو پھر یہ کہیں کہ یہ درجہ بدرجہ مطابقت کی روانی کہیں نہ ختم ہوگی۔ تو جزو و کل کا برابر ہونا لازم آئیگا کہ چھوٹا سلسلہ جس کا درجہ کم والا بڑی سلسلہ غیر کم کا درجہ والا سے برابر ہوگیا اور یہ محال عقلی ہے کہ جزو اور کل بوجہ سلسلہ ممکنات کے غیر متناہی ہونے کے ماننا پڑا۔ چونکہ جزو اور کل برابر نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ محال عقلی ہے پس غیر متناہی

Marfat.com

ہونا ممکنات کا نہیں ہوسکتا۔ ایک جگہ پر سلسلہ کو ضرور ختم بوجہ محال عقلی ہونے کے ماننا پڑیگا۔ سو جو پہلا موجود ہوگا وہ ہی واجب الوجود ہوگا اور وہ واجب الوجود خدا ہے۔ اس برہان کو دری زبان میں برہم نہ روشنگر اور عربی زبان میں برہان تطبیق کہتے ہیں تیسری دلیل وہی مولانا جامی علیہ الرحمہ کے رسالہ درہ فاخرہ والی کہی ہے۔ کہ مجموعہ ممکنات از خود نہیں ہوسکتا۔ اُس کے وجود سے خارج اُسکی علت واجب الوجود چاہیئے۔ ان تمام براہین متذکرہ کا مطلب اور نتیجہ یہ ہے کہ ہستی جو موجود ہے ممکن الوجود کی صورت میں ہو ہی نہیں سکتی ہے۔ اس لئے نہوتی چونکہ ہے۔ تو یا خود واجب الوجود خدا ہے بموجب مذہب ویدانتیوں اور صوفیوں کے) یا واجب الوجود کے آشری ہے (بطابق عقائد دویت وادیوں بھگتوں عابدوں کے) اب ناظرین خود غور کرلیں کہ یہ دلائل عقلی محض قوت بیانیہ۔ عالمانہ اور فاضلانہ ہی ہیں۔ ان سے کسی محبت پیار اور ادب اور خلوص عقیدت کی بُو نہیں آتی ہے۔ محض ایک خشک کے خشک دلائل ہی ہیں۔ محبت اور پرکھشن مین مذاہب کے لوگ ان دلائل کے بارہ میں یوں فرماتے ہیں۔ مولوی روم ؎

پائے استدلالیاں چوبیں بود + پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

خویش را عریاں کن از فضل ہی فضول + ترک خود گو تا کند رحمت نزول

زیر کی ضنہ شکست است و نیاز + زیر کی بگذار و با گوں باز

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ + در بہاراں کی شود سرسبز سنگ

شیخ محمود شبستری فرماتے ہیں ؎

رہی دور و دراز است این رہا کن + چو موسیٰ یک زمان ترک عصا کن

Marfat.com

وران وادی ایمن شو زمانے ✤ شنو انی انا اللہ بے گمانے
محقق را کہ وحدت در شہود است ✤ نخستین نظر بر نورِ وجود است
دلے کز معرفت نور و صفا دید ✤ ہر چیزے کہ دید اوّل خدا دید
بود فکرِ نکو را شرط تجرید ✤ پس انگہ لمعۂ از برق تائید
ہر آنکس را کہ ایزد راہ ننمود ✤ ز استعمال منطق ہیچ نگشود
حکیمے فلسفی چوں ہست حیراں ✤ نمے بیند ز اشیاء غیر امکاں
ز امکاں میکند اثباتِ واجب ✤ ازیں حیراں شد اندر ذاتِ واجب
گہے از دور وارد سیرِ معکوس ✤ گہے اندر تسلسل گشتہ محبوس
چو عقلش کرد در ہستی تو غل ✤ فرو پیچید پائش در تسلسل
ظہورِ جملۂ اشیاء بعلت است ✤ ولے حق را نہ مانند و نہ علت
ہر آنچہ در ذاتِ حق را عدد و ہمتا ✤ ندانم تا چگونہ دانند او را
ندارد ممکن از واجب نمونہ ✤ چگونہ داندش آخر چگونہ
زہے نادان کہ او خورشید تاباں ✤ بہ نورِ شمع جوئد در بیاباں
جہاں جملہ فروغ نورِ حق داں ✤ حق اندر وی پدید است نہاں
چو نورِ حق ندارد نقل و تحویل ✤ نیابد اندرو تغییر و تبدیل
تو بینائی جہاں خود ہست دائم ✤ بذاتِ خویشتن پیوستہ قائم
کسے کو عقل و دانش دارد ✤ بے سرگشتگی در پیش دارد
ز دور اندیشیٔ عقل فزونی ✤ یکے شد فلسفی دیگر جنونی
مزور را نیست تاب دیدارِ روئے ✤ بر و از بہر او چشمِ دگر جوئے
دو چشم فلسفی چو بود احول ✤ ز وحدت دیدنِ حق شد معطل
بینائی پدر را گر تشبیہ ✤ ز یک چشمی است ادراکات تنزیہ

Marfat.com

چو آنکہ بے نصیب از ہر کمال است ✣ کسے کو را طریق اعتزال است

رمد وارد دو چشمِ اہلِ ظاہر ✣ کہ از ظاہر نبینند جز مظاہر

کلامے کو ندارد ذوقِ توحید ✣ بتاریکی در است از عینِ تقلید

منزّہ ذاتش از چند و چہ و چوں ✣ تعالیٰ شانہ عما یقولون

در الّا فکر کردن شرط راہ است ✣ ولے در ذاتِ حق محض گناہ است

بود در ذاتِ حق اندیشہ باطل ✣ محال محض داں تحصیلِ حاصل

چو آیات است روشن گشتہ از ذات ✣ نہ گردد ذات او روشن ز آیات

ہمہ عالم ز نورِ اوست پیدا ✣ کجا او گردد از عالم ہویدا

نگنجد نورِ حق اندر مظاہر ✣ کہ سبحات جلالش ہست قاہر

رہا کن عقل را با حق ہمی باش ✣ کہ تابِ خور ندارد چشمِ خفاش

دراں موضع کہ نورِ حق دلیل است ✣ چہ جائے گفت و گوئے جبرئیل است

فرشتہ گرچہ دارد قربِ درگاہ ✣ نگنجد در مقامِ لی مع اللہ

چو نورِ او ملک را پر بسوزد ✣ خرد را جملہ پاہی و سر بسوزد

بود نورِ خرد در ذاتِ انور ✣ بسانِ چشمِ سر در چشمۂ خور

چو مُبصر در نظر نزدیک گردد ✣ بصر زاد راک او تاریک گردد

سیاہی گر بدانی نورِ ذات است ✣ بتاریکی دروں آبِ حیات است

سیہ جز قابضِ نورِ بصر نیست ✣ نظر بگذار کیں جائے نظر نیست

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک ✣ کہ ادراک است عجز از درکِ ادراک

چہ میگویم کہ ہست ایں سرِ باریک ✣ شبِ روشن میاں و ز تاریک

دریں مشہد کہ انوارِ تجلّی است ✣ سخن دارم ولے ناگفتن اولیٰ است

جہاں انساں شہ و انساں جہانے ✣ ازیں پاکیزہ تر نبود مکانے

Marfat.com

چو نیکو بنگری در اصل این کار ✣ همو بیند همو دید است و دیدار
حدیثِ قدس این معنی بیان کرد ✣ دبی یسمع دبی یبصر عیان کرد
جہاں را سر بسر آئینہ داں ✣ بہر یک ذرّہ صد مہر تاباں
اگر یک قطرہ را دل بر نشگافی ✣ برون آید ز صد بحر صافی
بہر جزوے ز خاک ار بنگری راست ✣ ہزاراں آدم اندر وی ہویداست
باعضاء پشۂ ہم چند پیل است ✣ در اسمار قطرۂ مانند نیل است
دلِ ہر حبّۂ صد خرمن آمد ✣ جہانے در دلِ یک ارزن آمد
(مثل جوگ استد)
دروں ہر تشنہ در ہر قطرہ جانے ✣ درونِ نقطۂ چشم آسمانے
بداں خردی کہ آمد حبّۂ دل ✣ خداوندِ دو عالم راست منزل
درو چوں جمع گشتہ ہر دو عالم ✣ گہے ابلیس گردد گاہ آدم
بہ بیں عالم بہم در ہم سرشتہ ✣ ملک در دیو و شیطان در فرشتہ
ہمہ با ہم بہم چوں دانۂ دُر ✣ ز کافر مؤمن و مومن ز کافر
بہم جمع آمدہ در نقطۂ خال ✣ ہمہ دورِ زماں روز و مہ و سال
ازل عینِ ابد افتاد با ہم ✣ نزولِ عیسیٰ و ایجاد آدم
ز یک نقطہ ازیں دور مسلسل ✣ ہزاراں دور میگردد مشکل
بزیر پردۂ ہر ذرّہ پنہاں ✣ جمال جاں فزائش روئے جاناں
تو در خوابی و ایں دیدن خیال است ✣ ہر آنچہ دیدۂ از وے مثال است
چو برخیزد خیال از چشم اہول ✣ زمین و آسماں گردد مبدل
چو خورشیدِ جہاں بنمائد چہر ✣ نماند نورِ ناہید و مہ و مہر
چہ میگویم حدیثِ عالمِ دل ✣ ترا ای سر نشیب پائے در گل

ل چنداں بود کز تمۂ ناز سہی قدان ✣ کائد بجلوۂ سرو صنوبر خرامِ ما ✣

Marfat.com

اگر مردی بروں آ بے ونظر کن ✤ ہر آنچہ آمد بپیشت زاں گذر کن
میاسا روز و شب اندر مراحل ✤ مشو موقوف ہمراہ رواحل
خلیل آسا بروی حق را طلب کن ✤ شبے را روز و روزی را بشب کن
بگرداں زینہہ اے راہ رو روئی ✤ ہمیشہ لا احب الآفلین گوئی
دیا چوں موسے عمراں درین راہ ✤ برو تا بشنوی انی انا اللہ
گدائے گرد دا زیک جذبہ شاہی ✤ بیک لحظہ دہد کوہے بکاہے
بروں آ بے از سرائے امہانی ✤ بگو مطلق حدیثِ من رانی
گذارے کن زکانی کنج کونین ✤ نشیں در قاف قربِ قاب قوسین
دہد حق مرترا ہر چہ آں بخواہی ✤ نمائندت ہمہ اشیا رکما ہی
بنزدِ آنکہ جانش در تجلی است ✤ ہمہ عالم کتاب حق تعالی است

اِن اشعار میں سب کچھ آگیا۔ پس اور تشریح لکھنے کی ضرورت نہیں ✤

برکت نابکار ۲۴ مئی ۱۹۱۳ء وقت ۹ بجے صبح امرتسر

---

۲۹ مئی ۱۹۱۳ء یوم پنجشنبہ بوقت ۶ بجے صبح امرتسر

نکتہ۔ اس زمانہ میں یوگ ابھیاس کو نئی روشنی یعنی آج کل کے خیالات کے ساتھ مطابقت کرا کے تعبیر کرنے والے چند فرقہ نکلے ہیں۔ ایک فرقہ تھیاسوفیکل سوسائٹی کہلاتا ہے بیدانت کو مانتا ہے پراچین ہندو دھرم شاستروں کو اچھا خیال کرتا ہے۔ ایک [illegible] حالت سے [illegible] انسانی کا بتلا کر رفتہ رفتہ کمال [illegible] حالت اُسکی بتلاتا ہے۔ ایک ہزار یا پچھو برس کے بعد پھر نیا جنم دھارن کرنا ایک جیو کا ظاہر کرتا ہے۔ تناسخ کو مانتا ہے لیکن آتما [illegible]

Marfat.com

دھرم اور پراچین شاستروں اہل ہنود سے رکھتا ہے۔ کہ حیوانات یا نباتات جمادات کی جونیوں میں انسان کا پھر نیچے گر کر تناسخ میں پڑنا نہیں مانتا ہے یعنی یہ مذہب یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جب ایک دفعہ ترقی کرتا کرتا جیو انسانی دیہہ (جسم) (رتبہ) کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اُسکا نیچے کے درجوں میں تنزّل کرنا ناممکن ہے۔ یہ عقیدہ اس زمانہ کے لیڈر مذہب تھیاصوفیکل سوسائٹی کی کتابوں میں مفصّل مذکور ہے۔ آجکل اس سوسائٹی کی پریزیڈنٹ مس اینی بیسنٹ صاحبہ ہے جو اکثر بنارس میں بود و باش رکھتی ہے اور اشخاص سرآوردہ اس سوسائٹی کے مسٹر لیڈبیٹر صاحب مقیم مدراس مس براؤن صاحبہ مقیم لاہور اور رائے بہادر بشمبر داس ایگزیکٹو انجنیر دہلی ہیں۔ مسٹر لیڈبیٹر صاحب بہت کتابوں دستگیرانِ عالم غیب۔ لوح محفوظ وغیرہ کے مصنف ہیں۔ بعد مفارقت بدن روح انسانی کا ایسٹرل باڈی یعنی کام لوک میں رہنا بیان کرتے ہیں پھر ترقی کرتا کرتا سورگ لوک میں جاتا ہے۔ کام لوک اور سورگ لوک کے سات سات طبقہ بیان کئے ہیں بہت سے حالات بعض ارواح کے بعد مفارقت بدن کے لکھے ہیں۔ میں نے خط و کتابت لیڈبیٹر صاحب سے کی ہے۔ مس براؤن صاحبہ کو بھی ملا ہوں۔ مس اینی بیسنٹ کے درشن کئے ہیں۔ رائے بہادر بشمبر داس صاحب سے بھی ملا ہوں۔ اور بہت سے ممبران اس سوسائٹی سے لودہانہ میں مثل بابو جگو پال لال کرپا رام صاحبان وغیرہ کے ملا۔ بانی مبانی اس سوسائٹی کی میڈم بلیوٹسکی ایک روسی لیڈی تھیں اور کرنل آلکاٹ اُنکے مصاحب تھے۔ اِن دونوں صاحبان کو بھی بمرور عرصہ پچیس ۲۵ تیس ۳۰ سال ملا تھا۔ اب یہ دونوں فوت ہو گئی ہیں ایک

Marfat.com

صاحب بابو ابناش چندر بھی لوہاز میں تھے اُن سے بھی بہت عرصہ ملاقات رہی - وہ بھی فوت ہو چکے ہیں - بہت سی کتابیں اس بابو صاحب کی تصنیف تالیف کی بھی دیکھیں - رائے بشمبر داس صاحب کی بھی دیکھیں - مگر سخت افسوس ہے کہ جس قدر اظہار مذہب الوہیت اور حالات غیب کا یہ صاحبان بیان کرتے ہیں - بروئی ابھیاس اُنکے دکھلانے پر انمیں سے کسی کو بھی قادر نہیں پایا - ڈاکٹر بالکشن صاحب مقیم لاہور - آنریبل سر یابو پرتول چندر صاحب چٹرجی سابق جج چیف کورٹ پنجاب - سردار امراؤ سنگھ صاحب رئیس مجیٹھہ مقیم لاہور بھی اس سوسائٹی کے ممبر رہ چکے ہیں - ان صاحبان سے بھی ملا ہوں - لیکن اب یہ اس سوسائٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں - کاش کہ جیسا کہ اس سوسائٹی کی کتابیں اور بیانات اور لکچر پُر از دعوے و زوردار ہوتے ہیں اگر ویسے ہی ایک شخص بھی ابھیاسی ہوتا - اور بروی ابھیاس عامہ خلائق کو اپنی عقیدوں اور اصولوں پر چلا کر فیض پہونچا سکتا تو کیسا اچھا ہوتا - چونکہ ابھیاس کے رُو سے تائید بیانات خود کی جو بادی النظر میں بہت دلچسپ ہیں کرنے سے یہ فرقہ [illegible] اسی لئے اس فرقہ کی تسلی نہیں ہوئی - معدودے چند آدمی ہندوستان میں پائے جاتے ہیں - [illegible] اس فرقہ کے بہت دلکش اور پاکیزہ ہیں -

دوسرا فرقہ سپر چوئلزم کا ہے اسکی سوسائٹی کا مرکز [illegible] میں ہے - میں نے بذریعہ اپنے ایک رشتہ دار کے [illegible] حاصل کر رہا ہے سوسائٹی لنڈن سے خط و کتابت [illegible] سٹیڈ صاحب اڈیٹر رسالہ ریویوز آف ریویوز تھا - [illegible] ہے - جو لیا اُس کی ایک نادلہ بھی جو فوت ہو گئی [illegible]

Marfat.com

روحانی حالت میں مسٹر سٹیڈ اور دیگران کو کئی مرتبہ ملی اور بقول مسٹر سٹیڈ صاحب کے کئی دفعہ اُس کی روح کی فوٹو بھی اُتار ی گئی۔ اِس سٹیڈ صاحب کی تصانیف اور دیگران کی بھی بہت سی ہیں نے مطالعہ کیں۔ یہ گروہ روحوں کا آکر ملاقات کرنا بتلاتا ہے۔ باجہ بجانا۔ میز کا اولٹانا۔ دیگر سامان خرابی و آرام وغیرہ کے کرنے کا بتلاتا ہی۔ میز کے ذریعہ روحوں کا آجانا وغیرہ وغیرہ بتلاتا ہی۔ ان خیالات کے ساتھ فرقہ تھیا صوفیکل سوسائٹی بھی متفق ہی۔ لیکن افسوس ہی۔ کہ ابھیاسی پُرش اِس فرقہ میں بھی خفا ہیں۔ ورنہ جیسے اِس فرقہ کے خیالات اور بیانات حاضرات ارواح وغیرہ کے ہیں۔ جنکا ہر کوئی صدقدل اور رغبت سے طالب و خواہاں ہے۔ ایسے ہی ابھیاسی پُرش بچھڑوں سے ملاقات کرادینے والے ہوتے تو اِس فرقہ کی تعداد کی اسقدر ترقی ہوتی کہ تمام دنیا یہی مذہب اختیار کرلیتی۔ ابھیاس کی کمی سے اِس فرقہ نے بھی نشو ونما نہ پکڑی اور حال حال آدمی اس خیالات کے پائے جاتے ہیں۔ ایک صاحب بڑی طبع بڑی سنسکرت بڑی عالم تقریباً ہمدان علی گڈھ میں موجود ہیں اُنہوں نے اپنا ایک پریس موسوم بہ ودیا ساگر بھی بنایا ہوا ہے۔ بہت سی قابل تعریف دلچسپ کتابیں معزز اور مقدس علوم میں آپ نے لکھی ہیں۔ اور بیچتی ہیں واقعی اُن کتابوں کو پڑھ کر بڑا لابھ ہوتا ہی اور من پرسن ہوتا ہے۔ ازانجملہ کتب جوہر تحقیقات جو مختلف عقائد و مذاہب کے بیان میں ہی اور کرامات جوگ علم جوگ ابھیاس۔ مسمریزم۔ ہپناٹزم۔ منتر جنتر تنتر وغیرہ کے متعلق ہے اور علم علوم جو موت کے بعد کے حالات کے متعلق ہے بہت ہی قابل تعریف ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھیاس سے یہ صاحب بھی معرا ہی پائے جاتے ہیں کیونکہ یقینی طور پر حالات غیب بیان نہیں کرسکتے۔ اُنکے الفاظ کتب مذکور میں

Marfat.com

یہ ہیں کہ جیسا کہ انسان سب مخلوقات سے اشرف المخلوقات ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ انسان سے بھی اچھی مخلوقات مثل فرشتوں وغیرہ کے موجود ہو اور وہ ایتھر (آکاش) میں رہتی ہے۔ یون اہاری ہے۔ اس سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ قیاساً موجودات فرشتوں کے وجود کو بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ ابھیاسی ہوتے اور اوس ابھیاس سے انہوں نے فرشتے دیکھے ہوتے تو وہ یہ ابھیاس بتلا دیتے تاکہ اور آدمی بھی اُس موجودات فرشتوں کو بذریعہ اُس ابھیاس کے دیکھ لیتے۔ آپ کا نام نامی بابو پیاری لعل صاحب زمیندار بروٹھا ہے۔ اِن کی کتابیں عموماً میں نے قریب بیس کے منگوائی ہیں اور ہر ایک کتاب انکی بلحاظ اُس کتاب کے مضمون کے بہت ہی قابل تعریف ہے۔ آپ ایک واجب التعظیم بزرگوار ہیں۔ کیسا اچھا ہوتا کہ جتنی کوشش کہ آپ نے مختلف علوم فنون کی کتابوں کی تصنیف تالیف اور ترجمہ میں کی ہے ایک کارخانہ ابھیاس بھی قائم فرما دیتے تو دیش اونتی بدرجہ کامل ہوتی۔ تاہم جو کچھ کہ آپ بابو پیاری لعل صاحب نے کر دکھایا ہے۔ جزاک اللہ کہ ؎

ہرچہ ساقیٔ ما ریخت عین الطاف است۔ یوگ ودیا کے جاننے والے بڑے چست اور قریباً ہمہ دان آدمی ایک حسن ابدال میں ہیں۔ انکی کتابوں خزانہ کرامات اور سوہنگ کو میں نے بخوبی مطالعہ کیا۔ آپ بھی ایک ستارہ ہیں۔ ابھیاسی پرش ہیں۔ آپ کا اسم گرامی گوشائیں شوامی دیال ہے۔ آپ نے اُس کسر نکالنے کے لئے جو بابو پیارے لعل صاحب نے کارخانہ ابھیاس کے قائم نہ کرنے میں رکھی ہے ایک یوگ آشرم بھی حسن ابدال میں کھولا ہوا ہے۔ اور آپ یوگ ودیا کی تعلیم دیتے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں ہندو مسلمان اپنے شاگرد رکھتے ہیں۔ ایک شاگرد اِن کا مسمّی برکت اللہ

Marfat.com

اب دَورۂ ہند کو یوگ وِدّیا کی تلقین اور اشاعت کو نکلا ہے - لیکن اَور لوگ جو اِنکے شاگرد و شائق ہیں - یوگ وِدّیا کے ابتدائی مراحل سِدّھیوں ہپناٹزم و مسمریزم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں - لیکن سوامی صاحب خود نشۂ وحدت معرفت میں سرشار معلوم ہوتے ہیں - جیسا کہ بذریعہ خط و کتابت کے اُنکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے - ضروری یادداشت اِس موقعہ پر لکھتا ہوں - اور یہ لکھا ہوا میرا صدیوں تک قائم رہیگا - کہ کرماں دی رتڑی اک چنگی - تولہ عقل دا کم نہ آوندا اے ؎ آنچہ بیند قدم بیک دم حال + ننویسد قلم بہ پنجاہ سال -
ایہیاس کرد ابہیاس ؎ ایکہ پنجاہ رفت و درخوابی + نگرایں پنجروز دریابی -

بعض گروہوں کے لیڈران گوشت خوری کرکے اور بعض گروہوں کے لیڈران گوشت اور شراب سے شکم پُری کرکے خدا شناسی اور نیک شعاری کا دم بھرتے ہیں - بھلا ایسا کرنے سے معرفت کیونکر حاصل ہو سکتی ہے؟ دعوٰی عرفان باطل ؎ خواب خورت زمرتبۂ عشق دُور کرد + آندم رسی بدوست کہ بی خواب و خور شوی ؎ اندرون از طعام خالی دار + تا درو نورِ معرفت بینی -
مخلوقاتِ آلہی کی بیخکنی کرکے اُنکی ذبح کردہ جسموں سے اپنے شکم کو اور سینہ کو جو انوارِ آلہی کا خزانہ ہے گورستان حیوانات بنانا اور پھر معرفت اور گیان ہونے کا دم بھرنا کہاں تک درست اور مرغوبِ آلہی ہو سکتا ہے؟ ؎
دیا دھرم کا مُول ہے نرک مول ابہمان + تلسی دیا نچھوڑیئے جب لگ گھٹ میں پران

ایک فرقہ برہمو سماج کا بھی ہندوستان میں جاری ہے - دویت وادی نہایت پاکیزہ خیالات کا ہے - آجکل لاہور میں اِس سماج کے سرآوردہ ممبران بابو ابناش چندر موزمدار اور سوامی پرکاش دیو - بابو کانشی رام لالہ دیہر داس سدری وکیل ہیں - اِس فرقہ کے ممبران میں سابقہ چند سرگباشی

Marfat.com

اشخاص مَیں نے مثل دیوتا کے دیکھے ہیں - بابو نوبین چندر رائے - بابو بینی پرشاد - لالہ سوبھا رام سوری لالہ گنڈا مل سوئی - واقعی یہ اشخاص دیوتا پُرش ہی تھے - اب ایسے ایسے کہاں - مَیں اپنے ویدانت دھرم کے بعد اگر کسی دھرم کو پسند کرتا ہوں تو اِس فرقہ کے خیالات کو - مَیں نے اپنی عمر کے ابتدائی حصّہ میں دو اشخاص کے درشن کئے ہیں جو صاحب کمال لاثانی شخص تھے - ایک منشی گنہیا لعل صاحب الکھ دھاری - راست بازوں کے گرو گھنٹال تھے - آپکی کتب الکھ پرکاش گنج حکمت - بھاگ بھری - جتھارتھ اشنان وغیرہ تعظیم سے مطالعہ کے قابل ہیں -

دوم پنڈت سردھا رام صاحب پھلوری جو ایک بڑے فصیح لکچرار تھے آپ کے پُر فصاحت و یاکھیان جیسے کہ مَیں نے سُنے ہیں - آج تک ویسے کسی کو وکھان دیتے نہیں دیکھا - اُنکی دھرم پتنی بھی بڑی ودیا وان اور دانا ہے - پھلور میں مقیم ہے - خاکسار راقم پھلور میں تین سال تک منصف رہا ہے اُنکے درشنوں اور فیض کلام سے بہرہ ور ہوتا رہا ہے - میرے پتا لالہ سکھدیال صاحب مرحوم جو ابتدا میں شجاع آباد اور جینیوٹ وغیرہ میں تحصیلدار رہے اور شریر تیاگنے کی زمانہ میں سررشتہ دار محکمہ چیف کورٹ پنجاب تھے - اور جو ۱۸ ستمبر ۱۸۷۱ء کو شریر تیاگ کر موکھش کو پرابت ہوئے - ایک لاثانی عالم تھے - سنسکرت اور بھاشا کے پنڈت - عربی کے مولوی - فارسی کے یکتا منشی - حساب کے یگانہ محاسب - معرفت کے کامل عارف تھے - چھوٹی سی عمر سفت ہشت سالہ سے اِس عصیان کار کو اونہیں کی باتیں سُن سُن کر جو میری موجودگی میں وہ سادھوں - عارفوں و دیگر اشخاص سے کیا کرتے تھے میلان علم معرفت کا ہوا - اور اونکر اِس علم کا

Marfat.com

تب ہی سے میرے دل میں جم گیا تھا۔ آپ نے کتاب جوگ واسشٹ فارسی مصنفہ شہزادہ دارا شکوہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی قلم سے زیب رقم فرمایا ہوا ہے۔ آپ کے اقوال سچ ہے ؎

آفتاب معرفت طالع شدہ است ✤ الوداع اے مہر خشاں الوداع

ولہٗ۔ امشب از مستی قدم در کوئے جاناں میزنم ✤ ترک عاشقبازئی خود را نمایاں میزنم

سد راہِ من نباشد ہیچ سامانِ جہاں ✤ دستکے بر دستکے در ترکِ ساماں میزنم

ولہٗ۔ حیاتِ جاوداں خواہی! حیاتِ دل خود کوش ✤ بہ احیاءِ دلِ مردہ چہ چارہ پور سینا را

مئے کو بیخودم سازد بدہ ساقی از وجامی ✤ بیادِ می پرستانِ کہن خوں ریز مینا را

قریب ایک ہزار کتاب قلمی چھاپہ کی مختلف علوم فنون کی آپ کی خرید فرمودہ اس نابکارا کلوتے پسر کے ورثہ میں آئیں۔ جنکے پڑھنے والی انکے انش سی بذریعہ وجود اس نابکار کی چلد کس اوتیت ہو گئے ہیں۔ چاروں اس زمانہ کی ڈگریوں علمی سے تبائید روحانی اپنے جد امجد صاحب کے بہرہ ور ہو گئی ہیں۔ بڑا حکومت رائے وکیل ہے۔ اس سے چھوٹا نعمت رائے بی اے ایل ایل بی ہے اس سے چھوٹا شوکت رائے ایم اے ایل ایل بی ہے۔ ان سب سے چھوٹا برخوردار عزت رائے بی اے ایل ایل بی کمپٹیشنر منصف مقیم راجن پور ہے۔ امید ہے کہ یہ اشخاص بھی مثل اپنے بزرگان کے علم الٰہی کو زیادہ اشاعت دینگے ؎

عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر باشد ✤ کہ عطرِ صندل افزوں تر ز صندل میدہد بورا

پھر میں نے عالم فاضل رکھی منی اپنے استاد لالہ رلیا رام صاحب سامی ہوک جیو خلد آشیاں کو ایک صاحب کمال شخص دیکھا ہے۔ جو عربی فارسی زبانوں اور حساب کے ماسٹر تھے۔ بڑی بھینک روشن ضمیر عارف باکمال تھی۔ کتب عربی شرح ہدایۃ الحکمت۔ زوارہ۔ شرح زوارہ جو علم تصوف میں ہیں اور درۃ فاخرہ

Marfat.com

مولانا جامی علیہ الرحمۃ جسمیں محاکمہ صوفیوں متکلمنوں اور حکماء کے مذہب کا فرمایا ہے جناب ممدوح سے یہ خاکسار پڑھا تھا۔ نہایت خوشنویس پاکیزہ تحریر تھے۔ آپنے زوارہ درہ فاخرہ وغیرہ کتب قلمی اپنی تحریر کردہ راقم کو عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ اب لکھتے لکھتے نکتہ بہت لمبا ہوگیا ہے۔ ختم کرتا ہوں ؎

بس بگردید و بگردد روزگار ✤ دل نے بندد بدنیا ہوشیار
ساقی بیار بادہ کہ این زال نوعروس ✤ بسیار کشت شوہرچوں کیقباد وجم

لوگو۔ بھائیو۔ دنیا چند روزہ سرائے فانی ہے۔ مولا قدیم ہے۔ دنیا سے دل مت باندھو۔ بعد از مرگ پچھتاؤ گے۔ دم دم جناب باری کی درگاہ میں حضوری رکھو۔ ؎

شب روز و ہر شام و ہر بامداد ✤ تو بر یادی از ہر چہ دارم بیاد

برکت نابکار در امرتسر۔ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح۔

امرتسر وقت ۴ بجہ شام ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء تعطیل سالگرہ ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم دام ملکہ

نکتہ۔ بے بسی ہے اسلئے خدائی ہے۔ عرفتُ ربّی بفسخ العزائم۔

برکت نابکار۔ ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ ہم ایک خیال آتما کا ہیں۔ اور کل عالم کی ساری موجودات اُسکے خیالات ہیں جب کوئی خیال اُسکا ہٹ گیا تو وہ موجود معدوم ہوگیا ہم آتما ہیں کہ ہم آتما کے وجود پر منحصر ہیں۔ علاوہ وجود آتما کے ہماری کوئی ہستی نہیں ہے۔ اور اس لئے ہم مخلوق ہیں کہ ہم محض خیال ماترآتما کا ہیں۔ جب وہ خیال ہمارا چھوڑ دیتا ہے تو ہم معدوم ہو جاتے ہیں کوئی ہستی

Marfat.com

ہماری باقی نہیں رہتی ۔ دوسرا طریق ہماری ہستی کے بیان کا اور کُل موجودات کی ہستی کے بیان کا یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ قائم بالذات کُل طاقتوں کا سنبوہ سرچشمہ ہے۔ وہ خود ہی سب اشکالِ عالم بنا ہوا ہے (دیراٹ ہے) جیسے سمندر میں لہریں (امواج) ہوتی ہیں ۔ وہ اوپجتی اور مٹتی رہتی ہیں۔ لیکن وہ سمندر کے پانی کا ہی ظہور ہوتی ہیں ۔ محض نمود بے بود ہوتی ہیں۔ سوہم اور سب کائنات آتما میں اسی طرح ہے ۔ یا ہیولیٰ کے اشکال کے مطابق ہم آتما میں شکیل ہیں۔ جیسے موم کبھی گول صورت میں۔ کبھی مربع۔ کبھی مثلث کبھی چپٹی شکلوں میں ظہور پذیر ہوتی رہتی ہے ۔ ایک شکل کے دُور ہونے سے دوسری شکل آجاتی ہے ۔ پر موم جوں کی توں رہتی ہے ۔ تبدیل اشکال سے اُس کی ہستی میں کوئی فرق نہیں آتا ہے ۔ کوئی تغیر تبدّل واقعہ نہیں ہوتا ہے

برکت نابکار امرتسر ۴ بجہ شام ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء سہ شنبہ

نکتہ ۔ وہ خدا اپنے خیال سے ہمارا خالق آمر مالک کرتا ہرتا ہے ۔ جیسا جیسا اُس کے خیال میں ہماری اور دیگر مخلوقات کی بابت آتا رہتا ہے ۔ ویسے ہوتا رہتا ہے ۔ ہم اُس کی خواہش کے خلاف پانی کے چڑھاؤ کی طرف جانے کی طرح کوشش کرنے سے دوکھہ پاتے ہیں ؎

گردد سر بر نگردد سر نوشت ✤ این سخن باید بآب زر نوشت

بحق تسلیم شو تا وارہی ز این و آں سہیل ✤ چو قطرہ محو دریا گشت دریا داند و کارش

پانی کی روانی کیطرف رُخ رکھکر جانے کی طرح رضائے آہی کے سمندر میں چلے چلو۔ دوکھہ نہیں پاؤگے ۔ تمہارا خلاف چاہنا اور چلنا ہی دوکھہ کا کارن ہے ۔ امرتسر ۔ وقت ۴ بجہ شام ۔ برکت نابکار ۔ ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء

Marfat.com

امرتسر ۴ جون ۱۸۳۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - انسان الپگ ہے - الپگ سروگ ہے یعنی انسان محدود ہے اور خود والا ہے اور خداوند تعالیٰ ہمہ دان ہے غیبی امور کا دانا صرف خدا ہے - اور کسی نے خوب ایک بزرگ فرمایا ہے ؎

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ✤ ہر کہ او گوید کہ من دانم ہم او دانا نیست

مصطفےٰ او ہم نگفتہ تا نگفتہ جبرئیل ✤ جبرئیل ہم نگفتہ تا نگفتہ کردگار

قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ سبحانک لا اعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم - ایک اور جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے واللہ یعلم وانتم لا تعلمون - بابا نانک صاحب فرماتے ہیں ؎

انت نہ صنفتیں کہن نہ انت ✤ انت نہ کرنے وین نہ انت

انت نہ ویکھن سُنن نہ انت ✤ انت نہ جاپے کیا من منت

انت نہ جاپے کیتا آکار ✤ انت نہ جاپے پارا وار

انت کارن کیتو بل لا نہہ ✤ تا نکہ انت نہ پاویے جانہہ

ایہہ انت نہ جانے کوئے ✤ بہتا کہئے بہت ہووے

وڈا صاحب اُوچا ناؤں ✤ اُوچے اوپر اُوچا تہاؤں

لے وڈا اُوچا ہووے کوئے ✤ تا نا تس اُوچے کو جانے

جے وڈ آپ جانے آپ آپ ✤ نانک نددریں کرمیں داتی

شیخ فریدالدین عطار جن کی شان میں حضرت مولانا روم فرماتے ہیں کہ ؎ ہفت شہر عشق را عطار دید ✤ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم

فرماتے ہیں ؎ سبحان خالقے کہ صفاتش زکبریا ✤ بر خاک عجز سینکنہ تقبل دعا

گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائنات ✤ فکرت کنند در شرف و عزت خدا

Marfat.com

آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ ✤ دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

نظیر اکبر آبادی فرماتا ہے کہ ؎

بھٹکے پھرتے ہیں ہزاروں اناڑ لاکھوں پنڈت کروڑوں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

قول سائیں بلھے شاہ صاحب سے (جو یوگ ابھیاسی بھی تھے جیسا کہ انکی پاکیزہ اور پُر وجد کلام سے واضح ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں ؎

توڑہ کارن میں جیسے رہیا۔ ✤ نوں دروازے بند کر سویا
دسویں در تے آن کھلویا ✤ ہن تا من میری اشنائی
میں وچ میں نہ رہ گئی رائی ✤ رانجھی جبکی تم رنگ پریت لگائی)

واضح ہوتا ہے۔ کہ یوگ ابھیاس سے یوگیوں کا دعوے ہے کہ غیب دانی اور ہمہ دانی ہو جاتی ہے آپ جو ایسے یوگی تھے کہ جسم کے نوں کھلی سوراخوں (دو چشم دو گوش دو سوراخ بینی ایک دہن ایک سفرہ ایک جائے بول کو یوگ ابھیاس سے بند کر کے دسویں دوار تالو میں جو بند ہے آن کھلوئے یعنی پرانوں کو آم الدماغ میں چڑھا لیا۔ اور وہاں مستقر ہو گئے۔ وہ ایک دوسری کافی میں فرماتے ہیں کہ ؎

لکھاں گئی ہزاراں آئی ✤ اُسدی بھیت کسی نہیں پائے
گلاں تا موہو نال نی ✤ بہ کوہ طور چڑھا کے

پس واضح ہوا کہ غیب دانی اور اسرار ربانی انسان الگ نہیں جانتا ہے۔ مولا کریم ہی سب کچھ جانتا ہے۔ انسان کے لئے کیا چارہ ہے۔ صرف یہ ہے کہ خدا کی مرضی کے خلاف نہ چلے نہ کوئی خواہش کرے اُس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کر کے آرام سے بسر کرے۔ اسمیں

Marfat.com

شک نہیں کہ ہستری کچھ مستثنیات بتلاتی ہے کہ کبھی کبھی غیب دانی بندگان خود کو مولا کریم نے عطا بھی فرمائی ہے جیسے کہ سنجے شوامی شاگرد ویاس جیو نے دہلی میں بیٹھے ہوئے سب مہابھارت کا حال جیسا جیسا ہوتا گیا۔ راجہ دھرتراشٹر نابینا پدر درپدھن کو بتلا دیا تھا۔ اس ترکیب غیب دانی کے بڑے موجد اظہار کنندہ شوامی یا تنجلی مُنی مہاراج ہوئے ہیں۔ زاں بعد جوگیشر گورکھناتھ مہاراج بھی ہوتے ہیں۔ لیکن قضا کے بجز نے ان سب طاقتوں کے دھنیوں کو بھی مثل ایک جاہل جنتق کے چکنا چور کر دیا ہے۔ حافظ فرماتا ہے کہ ؎

مزن دم ز حکمت کہ در وقت مرگ ۔۔۔ ارسطو و بقراط چو بیچارہ گرد۔

لوگ کے طریقے ایسے گھٹن ہیں کہ آنکھوں ہیں۔ سب کوئی ایک رسا ہوتا ہے۔ ورنہ سب جان چکے ہیں ۔۔۔ آنکھیں ۔۔۔ ساعت بگاڑ دیتا ہے۔ کئی مخلوق ۔۔۔ شکار ہو جاتے ہیں۔ کئی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ۔۔۔

۱۴ جون ۱۹۱۳ء ۔۔۔ بجے صبح ۔۔۔ امرتسر ۔۔۔ ۱۴ جون ۱۹۱۳ء

---

۱۴ جون ۱۹۱۳ء ۔۔۔ بجے صبح ۔۔۔ امرتسر۔

نکتہ ۔۔۔ مولا کریم نے بڑے بڑے ۔۔۔ مخلوق ۔۔۔ کرشن ۔۔۔ رام اور کرشن کے ۔۔۔ کے مندرجہ کام کئے۔ محمد صاحب ۔۔۔ علیہ السلام حضرت نوح ہود ۔۔۔ وغیرہ پیغمبران ہو کر ۔۔۔ قرآن شریف شاہد ہیں۔ کئی انسانوں سے ۔۔۔

Marfat.com

کام سرائے - دیکھو مثنوی شریف جو ایک ضخیم کتاب توحید کا سمندر ہے حضرت مولانا رُوم کے منہ سے نکلوادی - شاہ نامہ جو فارسی زبان کی شاعری کی جان ہے - اور رزم کا زندہ فوٹو ہے ؎

ہر کسے کو شاہنامہ خوانی کند ✤ اگر زن بود پہلوانی کند

اتنی ضخیم کتاب حکیم ابوالقاسم فردوسی طوسی سے بنوادی - مہابھارت جو ایک لاثانی کتاب روئے زمین پر ہے سنسکرت زبان میں شری بید بیاس جی سے بنوادی - کوئی دوسرا ان کاموں کو نہ کرسکا ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند ✤ مہر او اندر دلش انداختند

میں کب حیرتاں ہوں کہ مجھ عاصی نابکار سراسر تو وہ گناہ اور جہالت کے اندھیارے ابتدائی عمر ۱۸۷۹ء میں کتاب تحقیق سعادت وحق التحقیق بہ ثبوت علم تصوف فارسی زبان میں اور ازاں بعد ۱۸۹۱ء ۱۸۹۲ء میں کتب تحقیق روح - ادیب الاعتقاد - دھرم پرکاش اردو زبان میں بنوادیں - اور پھر دفعتاً یہ نکات میرے قلب میں اپنا پرتو ڈالکر لکھوادیئے اور کتاب ترجمہ اُردو جگ واسشٹ کا لب لباب جو ایک موکش دائک شاستر ہے اس داسی سے ہمت اپنی عطا فرماکر مرتب کرادیا - ورنہ کجا بوزنہ - کجا آچار ۔۔۔ بہ لیدیں سے مانک - اللہ اکبر اللہ اکبر ان اللہ علیٰ کل شی قدیر ۔۔۔ آب آتشی تنور سے - سبحان اللہ وبحمدہٖ - مؤمن کافر - کافر مؤمن بیک توبہ تو شاہ گدا گدا شاہ ؎

عجب داری از لطف پروردگار ✤ کہ باشد گناہ گارے امیدوار

برگشتہ نابکار امرتسر ۷ بجہ صبح ۴ جون ۱۹۱۳ء

Marfat.com

نکتہ۔ پرانے زمانہ کے اور حال کے سجادہ نشینان جو اپنے آپ کو پوجواتے ہیں اور ڈیرہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُنمیں بمصداق الناد ر کالمعدوم غال خال خوارق عادات رکھنے والے ہوئے ہونگے۔ ورنہ کوئی نظر نہیں آتا ہے۔ پس البشر کے نام کو اتنی برکت ہے کہ جو کوئی اُس کے نام کو لیکر بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کے تمام اسباب آرام و آسائش کا انتظام کر دیتا ہے من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ برکت نابکار

وقت ۶ بجہ صبح امرتسر۔ ۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء

ہاتھ پاؤں کسب حلال سے روزی کمانے کے لئے خدا نے دئے ہیں۔ انکے ذریعہ روزی کما کر انسان کو کھانا چاہئے۔ جو کوئی شخص صحت سلامتی ان قوای کی موجودگی میں اور بدن کی تندرستی میں انکو کام میں نہ لا کر بھیک مانگ کے کھاتا ہے۔ وہ کفران نعمت الٰہی کرتا ہے۔ امداد کا مستحق نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ ہاتھ پاؤں چشم کان وغیرہ اس لئے دئے ہیں کہ روزی حلال کی کما کر کھائے۔ اور خدا سے محبت رکھے اور ہر دم اُسکو یاد میں رکھے۔ انسانی زندگی کے قیام کے لئے ہوا پانی بادل سورج چاند قوت برقی مقناطیسی کہربائی وغیرہ اپنے اپنے کام میں لگائے ہوئے ہیں کہ انکی امداد سے خوش زندگی بسر کرے اور اُسکو فراموش نہ کرے۔ ہر دم سچی پریت محبت سے اُس خالق آمر مالک کائنات کو یاد کرتا رہے۔ ایک دم فراموش نہ کرے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند + تا تو نانی بکف آری و بغفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار + شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری
؎ ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش + اگر عاقلی در خلافش مکوش

Marfat.com

برکت رائے نابکار - امرتسر - ۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نوٹ - جسوقت نکتہ بالا مَیں لکھ رہا تھا تو ایک زنبور سقف سے گر کر میرے بالوں میں پھنس گیا - مَیں سر برہنہ بیٹھا ہوا تحریر کر رہا تھا - لاچار ہاتھ سے اُسکو بالوں سے نکالکر پھینکا - وہ مجھکو کاٹا نہیں - نہ سر کو نہ ہاتھ کو کاٹا - خداوند تعالیٰ اپنے بھگتوں اور اپنے طالبوں کی اسی طرح حفاظت کرتا ہے - جو اُس کے کام میں لگا ہو خداوند تعالیٰ اُسکا خاص خیال رکھتا ہے اور حوادث اور بلاؤں سے بچاتا ہے - سعدی ؎

نگاہ دارد از تاب آتش خلیل ✣ چو تابوت موسےٰ ز غرقاب نیل
چو کودک بدست شناور بر است ✣ نہ ترسد اگر دجلہ پہنا ور است
چو طفلے کز آتش ندارد خبر ✣ نگہ دارد ش مادر مہربر
مرا اہل ظاہر بدیں نگروند ✣ کہ ابدال بر آبے آتش روند

رکھیوں منیوں کے زندہ رہنے اور سب حیوان صحراؤں میں دوست ہو جاتے ہیں - برکت نابکار -

امرتسر - ۸ بجے صبح ۸ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - عجائبات قدرت - کل رات ایک دختر میری کو درد شکم ہو رہی تھی - مَیں نے دعا مانگی راضی ہو گئی - ایک یگیو پویت چھوٹا بہت پرسوں مجھکو بدلنے کو ملا تھا جس سے میرا دل ناخوش تھا - کل رات کو مَیں نے کپڑے اتارے تو چھوٹا یگیو پویت دیکھکر میرا دل بہت ناخوش ہوا - مَیں نے دل میں خواہش کی کہ بڑا بدل لینگے - صندوق سے نکال لینگے - کہ اتنے میں میوز منشے اپنی دختر کے دینے کے لئے ایک ڈبیہ انگور رکھنے والی کھولی تو اُس سے ایک یگیو پویت کلاں جیسا کہ مَیں چاہتا تھا برآمد ہوا - سبحان اللہ وبحمدہٖ

Marfat.com

مَیں نے اُسی وقت چھوٹا بیگیو پوت اوتار کر بڑا پہن لیا۔ اور میرے دل میں ٹھنڈ پڑ گئی۔ واہ مالک شہنشاہ آپ کی قدرتیں ؎

بادشاہے راگدا سازد گدا را بادشا ۔ برکت رائے نابکار

۔ ۸ جون ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح ۔ امرت سر

نکتہ۔ اے بھائی ہوشیار خبردار۔ اس طرح دنیا میں گذار کہ اجل کو لبیک کہنے کے لئے عصا ہاتھ میں لیکر رخت در بر کر کے دروازہ پر کھڑا ہو جا کہ کس وقت اہل مقدمات کی طرح عدالت سے آواز حاضری کی پڑتی ہے۔ نظر آواز پر رکھ جانا ضرور ہے۔ چھٹکارا نہیں ہے ؎

از بیابانِ عدم تا سرِ بازارِ وجود ✤ متلاشئے کفن آمدہ عریانے چند

؎ ہے سمندِ عمر رواں رواں ✤ بشر آگے پیچھے ہیں سب دواں

ہے رواں عدم کو یہ کارواں ✤ جسے دیکھو پا برکاب ہے

برکت نابکار ۔ عاصی۔

امرت سر ۔ وقت ۷ بجہ صبح ۔ ۹ جون ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ مسلمان اور عیسائی یہود جو اپنے مذہب میں گوشت کھانا جائز اور حلال سمجھتے ہیں تو درکنار حضرات اہل ہنود بھی جو دیا اور دھرم کا دم بھرتے ہیں گوشت کھانا ایک نہائیت عمدہ غذا سمجھتے ہیں۔ ترکاری اور سلونا اُسکا نام رکھتے ہیں۔ جس ضیافت میں یہ گوشت نہ پکایا جائے کھانے والے اُس ضیافت کو قابل تعریف نہیں سمجھتے اور ناقص بتایا کرتے ہیں۔ دیکھو بھائیو! انسانی شرافت اور انصاف کی نظر سے دیکھو۔ کہ موجودات مخلوقات الٰہی غریب مسکین۔ بھیڈ۔ بکری۔ مرغی وغیرہ جانوران کو مار کر ہماری کھا جانے کا کیا حق ہے۔ ادھر تو حضرت انسان کا طریقِ عمل

Marfat.com

ایسا ہو۔ اُدہر فیض رحمت آلہی کے منتظر ہوں۔ مچھی۔ انڈا۔ کوئی جانور آبی خاکی پرند چرند کھانے سے نہیں چھوڑتے ہیں۔ ہماری ناقص یا کامل رائے تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے خداوند تعالیٰ راضی نہیں ہو سکتا ہے جو اُس کی مخلوق کی جڑہ کاٹ کر اُنکو طعمۂ شکم پُری اور ذریعہ ذائقہ زبان کا بنائیں۔ ادہر تو کئی اقسام کا گوشت مطبخ میں پکواتی ہیں۔ اُدہر آلہی چن ہادیوں کا لباس پہنتے ہیں۔ برکت عاصی نابکار

نکتہ۔ سب کچھ مالک کا ہے۔ ہم بھی کچھ اپنے نہیں۔ اُسی مالک کے ہیں۔ وہ مختلف رنگوں۔ گوناگون طرح کی مخلوق بنا کر سنگہار فرما رہا ہے۔ کسی جاہل کو راجگدی دیدیتا ہے۔ کسی عاقل حکیم کو فاقہ کشیاں کرا کر دریوزہ گری کراتا ہے۔ واہ مالک حکیم تیریاں قدرتاں۔ پھر ایسی سب مخلوق کو ایک ہی سنگِ قضا سے چکنا چُور کر ڈالتا ہے۔ کون جانے اُس کی حکمتیں۔ یہہ لاپرواہیاں مالک بے پرواہ۔ برکت نابکار

نکتہ۔ اشاعت علم فلاسفی علمی اور فلاسفی توحید کی سخت ضرورت ہے کہ عامہ خلائق اللہ تعالیٰ کی نجات حاصل کرے۔ لاکھوں میں سے کوئی ایک مرشد یا گورو بن بیٹھتا ہے۔ اور علم آلہی کو جانتا وہ بھی نہیں۔ عام مخلوق سے اُسکی علمی لیاقت کا فرق ۱۹-۲۰ کا ہوتا ہے۔ پھر وہ برادران ہمجنس سے اپنے آپ کو پوجواتا ہے۔ تکیہ لگا کر گدیلوں پر بیٹھتا۔ استراحت کرتا ہے۔ دوسروں سے سر پر چنور جھلواتا ہے۔ اچھے اچھے کھانے کھا کر پس خوردہ بطور تبرک کے عطا کرتا ہے۔ نہ کچھ خود معارف وحقائق بلند جانتا ہے۔ نہ اپنے پوجاری سیوکوں کو سُنا سمجھا سکتا ہے۔ ہائے غضب کبیر کی فقیری میں خلق اللہ ایسے نابلد ہٹے کٹے رہبروں کے ہاتھوں تباہ

Marfat.com

ہو رہی ہے۔ برکت نابکار

امرتسر۔ ۱۰ جون ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ۔ جس شخص نے پرمارتھ (علم عقبیٰ) کی طرف توجہ نہیں کی۔ خواہ وہ کتنا ہی بڑا دانا عالم فاضل ہو خواہ وہ کتنا ہی باجاہ وحشمت ہو۔ طاقتور پہلوان ہے سکندر ہو جمشید ہے۔ رستم ہے بہیم سین ہے۔ اُس نے تمام عمر ضائع کر دی۔ گھٹے کوڑاں رلا دی۔ تمام دنیاوی سامان ایک ارمان ہیں۔ صفوں کی صفیں ایسے سامان داروں کی اُلٹ گئیں جنکے نام و نشان بھی باقی نہیں ہیں۔ نہ ہی وہ سامان موجود ہیں۔ محلات اور قلعہ کوڑا کے پڑے ہیں۔ خیموں۔ چوغوں کلاہوں۔ تاجوں۔ تختوں کی ایک رحم (ذرہ) بھی دکھائی نہیں دیتی۔ جب یہ سامان طیار کرائی جاتے ہونگے۔ ہاتھوں کا وقت لگتا ہوگا اور ہزاروں کاریگر دل لگا کر بناتے ہونگے۔ اب وہ اب ہیں اور اُنکے بنوانے والے کہاں ہیں۔ یہ سب اسباب گذشتنی و گذاشتنی ہیں۔ صرف مولا پاک کی محبت اور اُسکا عرفان اور یاد ایسی نعمتیں اور اسباب ہیں جو روح میں منجمد ہو کر ہمیشہ بطور توشہ ابدی کے انسان کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس اے خفتگانِ غفلت اور مشغولانِ اسباب و نعمتہائے دنیوی جاگو سب سامان دنیوی ترک کر دو۔ اور اس سے دلبستگی نہ کرو ؎

اے دل ببُر از ہر چہ ترا پیوند است + زیرا ہمہ بر جانِ تو فردا بند است
سودے طلب از عمر کہ سرمایۂ عمر + روزی چند است دگر نماند است
ہمہ ہمرہاں تا بدر بامن اند + چو من رفتم ایں داستان شکن اند
اگر چشم و گوش است و دست و پا + ہمہ باز مانند یک یک بجا۔
توئی آنکہ تا من منم با منی + مبادم ازیں در تہی دامنی

Marfat.com

؎ مئے صرف صحت کسے نوش کرد ✤ کہ دنیا و عقبےٰ فراموش کرد

برکت عاصی نابکار

امرتسر ۹ بجہ صبح ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - یوگ اور مسمریزم اور ہپناٹزم کی کتابوں کی کثیر تعداد میں مطالعہ کرنے سے تدابیر روشن ضمیری پتلیوں کو اٹھانے اور کرسٹل بلوری شیشہ اور لالٹ لمپ میں اور مقناطیسی مصالحہ ناخون پر لگانے یا کٹوری پر لگا کر دیکھنے اور لالٹ کے عکس کو پانی میں دیکھنے اور سورج بھگوان کیطرف بلا جھپکے پلکوں کے عرصہ تک دیکھنے یا سایہ پرش کو دیکھنے یا پرانا یام یورک ریچک، کنبھک سے کرنے اور پرانوں کو اوٹھا کر ناف کے مقام سے اڑا اٹھا کر سکھمنا رگوں کے ذریعہ سے ام الدماغ تک پہونچانے یا نظر کو ناک کی نوک پر جمانے وغیرہ سے غیب بینی اور روشن ضمیری کا حاصل ہو جانا بتلایا گیا ہے - لیکن ہر ایک صورت میں مراد یکسوئی قلب کے حاصل کرنے پر تاکید کی گئی ہے - ان سادھنوں مذکورہ سے بھی یکسوئی قلب کے حاصل کرنے کی تدابیر ہی بتلائی گئی ہیں - یہ صاف ہے اور ان کتابوں کے بعض مصنفوں نے اعتراف بھی کیا ہے - کہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں - مثل مشہور ہے کہ بھٹہ پیا سونا جو کن (گوش) توڑے - بینائی کو خراب کرکے ہر قسم زندگی کی آسائش و آرام کا مدار ہے - ایسی غیب بینی و روشن ضمیری حاصل کرنی - کیا سود مند سمجھی جا سکتی ہے - یہ ورزشیں جیسا کہ یہ خاکسار اوپر آدھ نکات میں بھی لکھ چکا ہے - صحت جسمانی کو بگاڑنے والی ہیں - انکے پیچھے نہ پڑنا چاہئے - جان ہے تو جہان ہے - ایسی باتیں بتلانے والی اور کتابیں تصنیف کر دینے والے سبز باغ دکھلانے والے بہت ہیں لیکن خود

Marfat.com

کرنے والے نہیں ہیں ؎

زند بر ہر رگے فصاد صد نیش ✤ ولے دستش بلرزد از رگ خویش

مہاتما بدھ اشٹ دیو کی تعلیم کہ سنسار بھرم ماتر ہے اور من (دل) کو واشنا سے پاک کرنا موکھش کا ساد ہن ہے۔ انسان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ ہم نے اوپر حالات من (دل) کے ارادوں کے پورے ہونے کے جیسے کہ ہماری ہوئے لکھدئے ہیں۔ یہ ہماری صفائی باطن اور یکسوئی قلب کا نتیجہ ہیں ان حالات اور وجوہات کے لحاظ سے ہم خیال کرتے ہیں کہ (جیسا کہ ہمنے پہلے مثالیں دی ہیں کہ آگ کے قریب لوہے کے ہونے سے اور عطر اور غالیہ مشک کے پاس کپڑے کے رکھنے سے لوہا گرم اور کپڑا معطر ہو جاتا ہے) اسی طرح سے ہر دم خدا وند تعالیٰ کی حضوری یعنی اس کی طرف توجہ رکھنے سے دل میں الٰہی صفات اور قوتیں آجاتی ہیں کہ جن سے غیب بینی اور ارادہ کا پورا ہو جانا اور روشن ضمیری خود بخود حاصل ہو جاتی ہیں۔ مسمریزم اور ہپناٹزم اور یوگ کے ساد ہن ایک مداری کا کھیل اور بازی گری ہیں ان میں پڑ کر صحت جسمانی اور زندگانی کو برباد کرنا مناسب نہیں ہے۔ فافہم۔

برکت "بیکار"

امرتسر ۔ ۱۶ جون ۱۹۱۱ء ۔ وقت ۷ بجے صبح۔

نکتہ۔ اولاد کو تن من دھن کی کوشش اور صرف سے پالا پڑھایا جاتا ہے۔ جب اس محنت اور صرف زر سے اولاد کو بہمہ تن لائق بنایا جائے اور اولاد عاقل بالغ ہو کر مرضی کے مطابق نہ نکلے تو والدین کو اس سے بڑھکر اور کوئی قلق بیقراری دل شکنی مایوسی نامرادی نہیں ہوتی گویا گھنٹہ گوڈاں رل گئیں۔ امید کی کھیت سوکھ گئے۔ سرمایہ عمر کی محنت کے

Marfat.com

جہاز ڈوب گئے - سعدی چہ خوش فرماتا ہے ؎

زنانِ بارداراے مردِ ہشیار ✤ اگر وقتِ ولادت بار زائند
ازاں بہتر بود نزدِ خردمند ✤ کہ فرزندانِ ناہموار زائند

یہ مثل ایسی اولاد کے حق میں صادق آتی ہے ؎

نہالے نشاندم کہ بار آورد ✤ ندانستہ بودم کہ خار آورد

پھر صبر کرتے ہوئے والدین یہ کہتے ہیں ؎

خدا می خوریم ولیکن بجائے شکایت است ✤ روزی ما نہ خوانِ کرم ایں نوالہ بود
یا وفا خود نبود در عالم ✤ یا کسے اندریں زمانہ نکرد

ایسی مایوسی کے عالم میں دلِ زار والدین سے جنکی ضعیفی کا سہارا ٹوٹ گیا ہے آہیں اُٹھتی ہیں اور کنگرہ عرش رحمان کو ہلا دیتی ہیں - پھر اوس ناعاقبت اندیش بیٹا بیٹیا اولاد کو کیفر کردار کو پہونچاتی ہیں - گورو نانک صاحب نے اولاد سے مایوس ہو کر انگد جیو کو گدی دی - پس اے اولادِ والدین شرم کرو نمک حرامی کرت گھنی اختیار نہ کرو - آہِ سحر خیزاں مایوسی مجسم سے ڈرو - کہ اُس سے خاکستر ہو جاؤ گے -

۱۶ جون سنہ ۱۹۱۳ء برکت عاصی -

قناعت اور توکل یعنی پرایت پر جو مزدِ حلال سے حاصل ہو سنتوکھ اور خورم ہی کا نام ہے - نہ یہ معنی ہیں کہ ہاتھ پاؤں نہ ہلائے جائیں لوگوں کے دست نگر رہ کر حرام خوری شعار کیجائے - بیشک رزاق مطلق مولا کریم ہے - اور یہ بھی سچ ہے کہ ؎

گر زمین را بہ آسماں دوزی ✤ نشود جَو زیادہ از روزی

تاہم کسبِ حلال سے روزی پیدا کرنی شرطِ عقل ہے - سعدی ؎

Marfat.com

رزق ہر چند بے گماں برسد ✤ شرط عقل است جستن از درہا

برکت نابکار

نکتہ ۔ موت بڑی بہن سکھپتی کی ہے ۔ موت میں مثل سکھپتی کے مورچھا ہو کر جڑ ہتا بالآرام ہو جاتی ہے ۔ تھوڑی دیر کے بعد اس جڑ ہتا سکھپتی (غشی بیہوشی) سے جاگرت (بیداری) ہو جاتی ہے ۔ لیکن موت زیادہ عرصہ کی جڑ ہتا ہوتی ہے جس سے آتما جسم سے تعلق چھوڑ دیتا ہے ۔ اس جڑ ہتا سے بھی شریر چھوڑنے کے بعد کچھ عرصہ باسنا اندر رہ کر شریر کو اپنے ہمراہ حسب اعتقاد و فرمودہ شری مہاراج واسشٹھ بھگوان کے وشنو ہو ایکسمانی (دنیا سنکلپ سے بچ لیتا ہے (یہ دنیا بھی سنکلپ ہی ہے) سے چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ۔ جب باسنا مرجاتی ہے نہیں رہتی ۔ تو وہ شخص نرباسنا موکشر (نجات) کو پہنچ جاتا ہے ۔ آتما ہو جاتا ہے ۔ جبتک باسنا نہ مرے اپنا آپ آتما طرح جانتا اور شریر کو ہمراہ لیکر پھرتا ہے ۔ گویا جیتے جی کیلئے رہتا ہے ۔ اسی کو بار بار جنم پانا کہتے ہیں ۔ سکھپتی سے بیدار ہونے کی طرح ہی موت کے بعد بیدار ہونا ہے سکھپتی سے بیداری کا امر ایک عمدہ تتبع کی دلیل موت سے بیدار ہونے کی لئے ہے جو مجھکو یقین ہو گئی ہے ۔ بعد از مرگ کیا ہوتا ہے یہی ہوتا ہے جو کچھ لکھدیا ہے ۔ مجکو کوئی شک نہیں رہا ہے ۔ پرم آتما برہما نند رس پورن سنبوہ (کل) انت (لاانتہا) بحر ہے ۔ ہم سب مخلوق اس بحر کے وبلبلے ہیں ۔ اسی بحر میں ایت کھپت ہماری ہوتی رہتی ہے ۔ سکھپتی اور موت اس ویراٹ آتما کا بطون ہیں ۔ جاگرت اور سپن ظہور ہیں جیسے میں ایک نکتہ میں اوپر کہہ آیا ہوں کہ سورج مکھی پھول کیطرح جب پھول کھل جاتا ہے

لہ یعنی کھوہ کی ٹنڈیں ۔

Marfat.com

جگت ہوآتا ہے (یعنی ہوبہا ستاہی) اورجب سُکڑا ورسمٹ جاتا ہی یعنی بند ہوجاتا ہے تو سکھپتی اورموت کی حالت جڈہتا بالآرام ہوجاتی ہے اس حالت سے باہر نہیں جاتا ہے۔ یہی بطون ظہور جگت کا کھیل ہی۔ یہی طریق موجودات عالم اور تقرید تجریدہی۔ ؎

تھا وہ برتر شما و ما سے نیاز ✤ پر اوسی کو شما و ما دیکھا
؎ زدریا موج گوناگوں برآمد ✤ زہیچونی برنگ چوں برآمد

یہی

حالت جڈہتا سکھپتی اورموت والی ہے جو جگت کے ساتھ پیار رکھتی ہیں۔ وہ اس حالت کو دوزخ سمجھتے ہیں کہ کُل آرام اورمزوں زندگی سے محروم رہکر انسان ایک بیہوشی عارضی یا دوامی میں جا پڑتا ہے۔

اور

جو اشخاص جہان کے مصائب اور بیقراریوں آزاروں ہجر کی زدوں سے ستے ہوئے اور مضطرب ہیں وہ اس حالت غش بیہوشی سکھپتی اور موت کو بہشت سمجھتے ہیں۔ اسی لئے جب درد سے بیقراری ہوتی ہے۔ کلورا فارم یا افیون وغیرہ ادویہ سے مصنوعی نیند بناتے ہیں۔ تاکہ آرام ہو۔ درد محسوس نہ ہو۔ اور جو از حد درد اور بیماری کی تکلیف یا کسی پیاری کے ہجر سے لاچار ہوجاتے ہیں خودکشی کرکر دائمی نیند سے آرام حاصل سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ کہا ہی کہ

؎ بہشت آنجا کہ آزاری نباشد ✤ کسے را با کسے کاری نباشد

ایک ہی موت کو مختلف خیالات والے حسب مذکور دو مختلف نظروں سے دیکھو اور تعبیر کرتے ہیں۔ ایک گروہ دوزخ کہتا ہے۔ دوسرا بہشت کہتا ہے۔ اور جو ان سے بالاتر بلند نگاہ والا بے نیاز اور بے خواہش ہے اس موت

Marfat.com

کو موکھش اور نجات سمجھتا ہے "جسر جیب" موت کو کہتے ہیں۔ مولوی معنوی فرماتا ہے ؎ مرگ گر مردست گو نزدِ من آ + تا در آغوشش بگیرم تنگ تنگ
من از و عمرے ستانم جاوداں + او زمن دلقے ستاند رنگ رنگ[1]

کبیر بھگت فرماتے ہیں ؎

جاں مرنے تھیں جگت ڈری میرے من آنند + مرنے ہی تے پائے پورن پرم آنند

برکت نابکار عفی عنہ ۱۶ جون ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ جنکی کلامیں پاکیزہ اور مؤثر ہیں وہ اونکے اچھے ہونے کا ثبوت ہے ہرچہ بدل است بزباں برمی آید۔ ہرچہ بدیگ است بچمچہ درمے آید۔

؎ زباں دردہانِ خردمند چیست + کلیدِ درِ گنج صاحب ہنر
چو درِ بستہ باشد چہ داند کسے + کہ گوہر فروش است یا پیشہ گر

گرونانک صاحب بھگت کبیر صاحب۔ گورو تیغ بہادر صاحب۔ سائیں بلھے شاہ صاحب۔ شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی۔ راجہ بھرتری۔ جامی علیہ الرحمہ۔ مولوی روم۔ شیخ سعدی۔ خواجہ حافظ شیرازی۔ بابا فرید شکر گنج انکی کلامیں کیسی پاکیزہ اور مؤثر ہیں اس سے ان کا مقدس وجود ہونا ثابت ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ یہ بزرگ سجدہ کے قابل ہوئے ہیں۔ حافظ ؎

تا زمیخانہ و مے نام و نشاں خواہد بود + سرِ من خاکِ رہِ پیرِ مغاں خواہد بود
بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود + سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود
بر سرِ تربتِ ما چوں گذری ہمت خواہ + کہ زیارت گہِ رندانِ جہاں خواہد بود

برکت نابکار ۱۶ جون ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

[1] دانت سفید لب سرخ و چشم سفید و سیاہ بال سیاہ و رخسار سفید و سرخ و دہن خوش

نکتہ۔ ہائے افسوس آج کے ریفارمر نئے مذاہب کے بانی ذرّہ بھی علم اور لیاقت نہیں رکھتے اور گدّی نشین اور مہنت بن بیٹھ کر خلق خدا کو گمراہی میں ڈالکر علوم حقائق بلند سے آگاہ نہیں ہونے دیتے۔ مرضی مولا شائد ایسی ہی ہو رہی ہے۔ اس سے کیا چارہ۔ سائیں بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں "عالم فاضل بھائی میرے باہڑیاں تو نسناں" یہ پاپڑ ہے لوگ راہ حقیقت کو مار رہے ہیں۔ برکت ناچار۔

نکتہ۔ ہم اہل ہنود شری مہاراج گورو تیغ بہادر اور گورو گوبند سنگھ صاحب کے کمال شکر میں۔ جنہوں نے عالمگیری ظلم متعصبانہ سے فقیری کی حمایت میں اپنی جانیں نثار کر اس ہندو دھرم کو بچایا۔ ورنہ ہماری وید متبرک اور مقدس کتابیں وید بھگوان اپنکھدیں۔ شری جوگ واسشٹ بھگوت گیتا۔ رامائن مہابھارت۔ جوگ شاستر۔ پاتنجلی منی وغیرہ وغیرہ ڈھونڈے سے بھی نہ ملتیں۔ اور مصر کے کتب خانہ کی طرح ہیمہ سوختنی کا کام دیتیں۔ ان دونوں باپ بیٹوں نے اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ فرما کر دھرم رکھشا کی۔ یہ خاص شکوری اور سجدہ کے مستحق ہیں۔ گورو گوبند سنگھ مہاراج نے پرانی طریق رسم کی اشاعت کیسا دھاری بنانے ششوں[1] سے کی۔ تمباکو کی بد عادت سے چھڑایا۔ شودر قوموں میں بھی دھرم کی پرچار (بلا تامل نوع انسانی برادر ہمجنس سمجھکر) کی۔ لیکن ہائے افسوس ان کے اصلی مقصود ویدوں اور شاستروں کے دھرم کی بردہی اور اشاعت کو نظر انداز کر کر آج کل کے نوین خالصہ اپنی ڈیڑھ پاؤ کی کھچڑی علیحدہ ہی پکانے لگ گئے ہیں۔ کہ ہندو دھرم اور ہے اور سکھ دھرم اور ہے۔ ہندو دھرم ناقص ہے اور سکھ دھرم اشرف ہے۔ خداوند تعالیٰ انکے خیالات کو

[1] یعنی مرید۔

Marfat.com

مثل گورو صاحبان اصلی مقصود والے خیالات اشاعت و ید و کت و شاستر کت
دہرم کے مطابق کرے ۔ برکت نابکار

نکتہ ۔ ہماری مذہبی کتابوں کی عظمت ہماری دو کتابیں اپنکھد ۵۲ ۔ اور
جوگ واسشٹ ایسی پاکیزہ متبرک اور لاثانی ذریعہ نجات ہیں کہ شاہزادہ
دارا شکوہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد تحقیق کامل مختلفہ ادیان و مذاہب
کی اعلےٰ کتابوں کو دیکھ کر جب اُن سے تسلی نہ ہوئی ۔ تو ان دونوں کتابوں کو
زبان فارسی میں ترجمہ فرمایا جو ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو فیض پہونچا رہی
ہیں ۔ ہماری مذہب کی بڑی کتاب مہابھارتھ کو جسمیں پنج رتن مثل بھگودگیتا
گیتا اور وشنو سہنر نام کے ہیں ۔ مولوی فیضی نے بحکم شہنشاہ اکبر فارسی
زبان میں ترجمہ فرمایا اور یورپ میں خصوصاً جرمنی میں بید بھگوان اور بہت
سی متبرک کتابیں ہماری مذہب کی جرمنی انگریزی فرانسیسی زبان میں
ترجمہ ہوئی ہیں ۔ اور وہ لوگ ہماری مذہب کی مقدس اور بلند فلاسفی سے
فائدہ اور فیض اُٹھا رہے ہیں ۔ سچ مثل شمس کے ہے ۔ وہ کب بغیر پرکٹ ہوئے
رہ سکتا ہے ۔ ؎ کو رُوئے تاب مستوری ندارد ٭ چو در بندی سراز روزن برآرد
کوڑ نکھٹی نانکا اوڈک سچ صحیح ۔ برکت نابکار ۔

۱۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۔ وقت ۸ بجہ صبح ۔

نکتہ ۔ ضرور ہمارے عقیدہ کا خلاصہ ۔

۱ ۔ جہان برہم ہے ۔ پرتکشش دکھائی دیتا ہے ۔ ہماری اوپتی [illegible]
اسی میں ہے ۔

۲ ۔ پاکیزہ خیالات بہشت ہیں ۔ گندہ خیالات دوزخ ہیں ۔

۳ ۔ موت کے بعد پھر جاگرت ہوتی ہے ۔ سنکلپ سے جیو آتما سرشٹی اور

Marfat.com

اپنا شریر سچ لیتا ہے۔ اور اُس سے جہان کی لیلا کرتا ہے۔ یہ حالت تبتک ختم نہیں ہوتی۔ جبتک نہ سنکلپ اور نرباسنا (بیخواہش) کُلّی طور پر نہو جائے نہ سنکلپ نرباسنا ہو جانا۔ موکھش (نجات) ہے۔ ؎

تا ہست غمِ خودت نہ بخشائندت ✤ تا با تو توئی است ہیچ نہ نمائندت
تا از خود و از دو کون فارغ نشوی ✤ ایں در مزن اے خواجہ کہ بخشائندت

۴۔ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔

۵۔ کُل موذی جانوران سانپ شیر چیتا۔ بھیڑیا وغیرہ کے دفعیہ کی تدبیر کرنا ✤

۶۔ جیو ہنسیا ہرگز نہ کریں بجز موذی جانوران کے۔

۷۔ عام خلائق سے ہمدردی راست معاملگی اور سلوک سے برتاؤ کریں ✤

۸۔ بادشاہ وقت کی دلی عقیدت سے اطاعت کریں ✤ جائز مطالبات میں نہایت مؤدبانہ اور وفادارانہ روش پر عمل کریں۔

۹۔ کُل مخلوق کو زیورِ تعلیم سے آراستہ ہونے کی ترغیب دیں اور مدد کریں ؎ چو شمع از پئے علم باید گداخت ✤ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

۱۰۔ کسب حلال اور مشقت دست سے روزی کما کر کھائیں۔ بھیک مانگنے سے پرہیز رکھیں۔ اور نہ غیر مستحق بھکاری کو مدد دیں۔

۱۱۔ خلق اللہ کو ستانے والی جماعت یا فرد بشر چور ڈاکو رہزنوں یا بدامنی پھیلانے والوں بدچلنوں کے دفعیہ کے لئے حکّام وقت کا ہاتھ بٹائیں تن من دھن سے مدد دیں۔

۱۲۔ کُل مفید امور مثل اصلاحات چاہ۔ سدابت۔ سرائے ہسپتالات

Marfat.com

پُل - سڑکوں - مسجد - مندر - گرجا وغیرہ کے قیام میں دلی امداد کریں -

امرتسر بوقت ۷ بجہ صبح - ۱۸ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - مولا کریم نے ایجاد عالم پنج عنصروں آکاش (ایتھر) ہوا - آگ پانی - مٹی سے کیا ہے - اسمیں اعلےٰ مخلوق حیوانات بنائی ہے - پس ہر ایک عنصر کے لحاظ سے حیوانات کو قوائے جسمانی معلوم کرنے اُن عناصروں کے لئے عطا فرمائے ہیں - آکاش کا دھرم (خاصہ) شبد (آواز) ہے - اسکے لئے کان - آگ کا دھرم روشنی ہے اسکے لئے آنکھہ ہوا کا دھرم لمس (چھونا) ہے - اسکے لئے تُچا (قوت لامسہ جلد) پانی کا دھرم ذائقہ ہے - اسکے لئے زبان - مٹی کا دھرم گندہ (بُو) ہے - اس کے لئے ناک عطا فرمائے ہیں - انکے سوائے روح مجرّد پاک عطا فرمائی ہے - سمجھنے کے لئے اس کے واسطے آلۂ ادراک دماغ عطا فرمایا ہے -

چرند پرند مخلوق کرہ ہوا کے اندر رہتی ہے اور اس سے زندگی حاصل کرتی ہے - سینکڑوں کوس تک کرہ ہوا محیط زمین ہے - اسکا دباؤ ہم پر نہیں پڑتا ہے بلکہ زندگی اسی پر قائم ہے ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات آمد و چوں برمی آمد مفرح ذات - اسی طرح میں خیال کرتا ہوں کہ آبی جانوروں کے لئے سمندر دریا تالاب جھیلیں مایہ حیات ہیں اُنپر پانی کی لا انتہا وزن کا بوجھ نہیں پڑتا ہے - ہوا میں اڑنے کے لئے جسم میں ہی سکڑنے اور پھیلنے کے لائق مولا پاک نے پر بنا دئی ہیں - دُم بھی اُن کو اڑنے میں مدد دیتی ہے - آبی جانوروں کے اجسام پاؤں - ہاتھ - پیر تیرنے کے لائق بنا دئے ہیں - مچھلی کے دہن سے اخراج پانی کے لئے گلپھڑہ بنا دئی ہیں - بطخ کے پاؤں کے پنجہ میں پردہ تیرنے کی غرض سے لگایا

Marfat.com

ہے۔ جیسا جیسا جس جس حیوان کی زندگی کے لئے مقتضی اور مناسب تھا اعطا عطا کر دئے ہیں۔ سبحانک ربنا اعظم شانک) لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ پھر ہٹھیل ناستک لوگ یہ حکمتیں اور صنعتیں نرالکتیں ایجاد عالم میں دیکھتے ہوئے بھی ہستی خالق و آمر کے قائل نہیں ہوتے اے وائے ہائے ؎ ہر آنکس را کہ ایزد راہ نمود ✤ ز استعمال منطق ہیچ نکشود

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ برکت نابکار

۲۱ جون ۱۹۱۳ء آج سب سے بڑا دن ہے۔ وقت ۷ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ یہ خاکسار صبح اٹھکر ۳ بجہ سے کچھ مناجاتیں اور پاکیزہ کلامیں بطور وظیفہ کے پڑھا کرتا ہے جنمیں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص قرآن شریف کی بھی ہوا کرتی ہیں۔ جب وقت مذکور پر میں بیدار ہونے کو تھا تو مجھکو خواب تھا۔ خواب میں میں نے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص دونوں نہایت صفائی سے اور درست پڑھیں۔ بعد اس کے اور حالت خواب میں رہکر بیدار ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ اس سے مجکو یہ یقین ہو گیا ہے کہ متواتر کسی مضمون سے تعلق پکڑنے سے وہ مطلب روح میں منجمد ہو کر آتما کے ہمراہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک آدمی ذکی ہوتا ہے اور تھوڑی سی تعلیم دینے پر سب مضمون جلدی سیکھ جاتا ہے اور اسپر قابض ہو جاتا ہے

برکت نابکار ۲۱ جون ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح امرتسر

---

۲۱ جون ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح۔ امرتسر

کل میں نے پوتروں اور پوتی کے جنکو بطور دختر خود میں سلوک کرتا ہوں دربار صاحب گیا تھا۔ جب میں واپس ہوا تو راستہ میں خیال کیا کہ بال بچوں

Marfat.com

کو مکان پر چھوڑ کر اپنے افسر حاکم اعلےٰ کے پاس جاؤں - جب میں مکان پر
پہونچا تو وہ حاکم افسر میرے مکان کے باہر بمعہ چند آدمیوں کے کھڑا تھا
کہا کہ آپ کو ملنے آیا ہوں - انتظار میں کھڑا تھا - سبحان اللہ وبحمدہ -
؎ ہائے جو کوئی پر تو اور دیکھ لے وہ تجکو + خود کہیگا تجکو دنی جو کہی تھا ان تراں
اپنے بھگتوں کو یہ کامیابی اور وڈیائی مالک عطا فرماتا ہے - اُسکا حمد
وثنا کس زبان سے ادا ہو سکے - میں نے ایک اخبار اس وقت سے
پہلے پڑھا - چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا - پہلے کچھ اخبار پڑھ کر سرہانے کے نیچے
رکھدئے تھے - اُس اخبار کو پڑھ کر میں نے چاہا کہ آخری اخبار کو بھی انہیں
اخباروں میں رکھدوں لیکن سرہانہ پرے تھا - اٹھکر وہاں رکھنا نہیں
دُور سے پھینکدیا - شبہ تھا کہ نیچے گر جائیگا کہ [illegible]
آتی تھی - چاہتا تھا کہ نیچے نہ گرے - وہ اخبار [illegible]
اٹک گیا کہ نیچے نہیں گرا - سبحان اللہ [illegible]

آج ہی صبح میں نظر [illegible]
پانی کی زیادہ ضرورت [illegible]
میں نے خیال کیا کہ [illegible]
تو میں جب وہاں گیا [illegible]
ملازم نے بلا کہنے میرے [illegible]
ہے - قوت ارادی کی اعلےٰ تاثیر [illegible]
ایک بزرگ مسلمان کے کہنے سے [illegible]
کرتا تھا - ساتھ ہی سورہ اخلاص بھی چند [illegible]
کے بعد کہ ابھی میں لیٹا نہیں تھا کیا دیکھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سر و پا برہنہ ایک پیراہن سیاہ زیب تن فرمائے ہوئے ایک علم ہاتھ میں لئے ہوئے سر پیچھے پشت کے اپنے پیروان کی جماعت کیطرف کئے ہوئے جو اُنکے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے۔ لا الٰہ الا اللہ کے کلمہ (شہد) کو باواز بلند اوچارن کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ مَیں حضور ممدوح کو دیکھکر حضور ممدوح کے قدوم مبارک پر گر پڑا اور پشت پا پر بوسہ دیا۔ اور نہایت ہی ادب سے معافی مانگ کر سوال کیا کہ یا حضرت آپ کی سب شرع شریف نہایت اچھی قابل تعریف ہے۔ لیکن ذبح جانور کو جو آپ نے جائز اور حلال فرمایا ہے۔ یہ امر بے رحمی کا ہے۔ جواباً آنحضرت تقدس مآب نے نہایت ہی شیریں کلامی اور خندہ پیشانی سے فرمایا۔ کہ = برکت = تو جانتا ہے کہ ملک عرب ایک ریگستان کا ملک ہے۔ اسمیں غلہ اس مقدار کافی میں پیدا نہیں ہوتا کہ خوراک نوع انسان باشندگان عرب کے لئے کافی ہو۔ اس لئے اس سرزمین کے لوگ گوشت کو غذا رکھتے ہیں تو سمجھ کہ مَیں علم الوہیت اس وحشی اور خونخوار قوم میں پھیلاتا ہوں جنکا پیشہ قزاقی۔ رہزنی۔ سفاکی ہے۔ اگر مَیں اشاعت علم الٰہی کے ساتھ ساتھ ہی اِن کو گوشت خواری سے منع کروں تو یہ جبار عادت کے انسان میرا کہنا کبھی قبول نہیں کرینگے۔ نہ میری طرف راغب ہونگے۔ نہ علم الٰہی کے مقاصد و مطالب کو سنیں گے۔ از دست میرے شاکی ہونگے کہ دیکھو یہ شخص ہمکو ہماری خوراک سے محروم کرتا ہے۔ اور بھوکوں مارنا چاہتا ہے۔ مَیں نے علم الٰہی کی تلقین اور تربیت اس قوم میں شروع کردی ہے اور راستی رحم نیک عادت کے نصائح اِن کو کرکر اخلاق حسنہ کی طرف توجہ دلائے جاتا ہوں۔ جب یہ لوگ زیور اخلاق حسنہ سے مزین

Marfat.com

ہونگے اور انکی نفس ناطقہ پاک ہوجائیگی تو خود بہ دردی حیوانات اور رحمدلی کا عنصر انکے دل میں پیدا ہوجائیگا - اور یہ لوگ خداشناسی اور معرفت کو پہونچکر رفتہ رفتہ خود بخود گوشت خوری اور جانور آزاری سے متنفر ہوجائینگے یہ جواب حضور رسالت مآب سنکر مجکو تسلی ہوگئی اور مشکوری سے مَیں عاصی خاکسار نے سجدہ کیا اور اقرار اپنی تسلی دل کا کیا - کہ پھر وہ حالت ہٹ گئی - لیکن تمام رات اور کئی دنوں تک ایک نہایت پاکیزہ اثر میرے دل اور قالب میں رہا - سبحان اللہ وبحمدہٖ -

میرے والد صاحب بزرگوار لالہ سکھدیال صاحب جیو خلد آشیانی بہی آنحضرت سرور کائنات سے کمال محبت رکھا کرتے تھے - آپ کی شان میں والد صاحب مرحوم نے خواجہ حافظ کی ایک غزل کا تتبع کیا تھا جسکے چند ابیات مجکو یاد ہیں جو حسب ذیل لکھتا ہوں - وہو ہٰذا :- ؎

اگر شاہنشۂ عرفی بدست آرد دل مارا ✣ بپائے وَی فدا سازم ہمہ دنیا و عقبیٰ را
مسخر گشت کو نینش مقامش قاب سینش ✣ چہ حاجت ماند تسخیر سمرقند و بخارا را
مئے کو مستیش از ہستی موہومہ برہاند ✣ نوائی نغمۂ منصور سنجاند کند چوں موم خارا را
مئے کو بیخودم سازد بدہ ساقی ازو جامے ✣ بیادِ مے پرستانِ کہن خونریز مینا را
حیاتِ جاوداں خواہی احیائے دلِ خود کوش ✣ بہ احیائے دلِ مُردہ چہ چارہ پورِ سینا را
غزل گفتن نمی دانم نہ دُر سُفتن بنظم اندر ✣ نہ تحسیں از کسی جویم نمی خواہم ثریا را
تتبع آں غزل کردم کہ حافظ گفت در دیواں ✣ اگر آں ترکِ شیرازی بدست آرد دل ما را

ہم پر تکھش وادی ہیں - صلح کُل ہمارا مذہب ہے - جانور آزاری اور دل آزاری سے پرہیز ہے - خواجہ حافظ علیہ الرحمہ ؎

مباش در پئے آزار و ہر چہ خواہی کن ✣ کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہ نیست

Marfat.com

نیاز ؎ عشق میں آعجب مزا دیکھا ✤ خویش و بیگانہ آشنا دیکھا

برکت نابکار امرتسر ۲۱ جون ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

امرتسر ۲۷ جون ۱۹۱۳ء وقت ۶.۰ بجہ صبح

نکتہ - جاگرت	ناسوت ہے -
سپن	ملکوت[1] ہے -
سکھپتی	جبروت ہے
تُریا	لاہوت ہے

نکتہ - ہندو دھرم کے اکابرین نے آتما خدا کو کہا ہے آتما کے معنے اپنے آپ (قائم بالذات) ہیں - اور - اس آتما کو ست چت آنند کہا ہے - جسکا مخفف سچدانند ہے - ست کے معنے ہست قائم بالذات ہیں - چت کے معنے علم ہیں آنند کے معنے سرور ہیں - یعنی خدا کی یہ تعریف کی ہے کہ او تعالیٰ ایک ہستی قائم بالذات عین علم اور عین سرور ہے - برکت نابکار امرتسر "تاریخ وقت ایضاً -

نکتہ - شری کرشن بھگوان کو یہ احقر اور سناتن دھرمی ہندو وشنو بھگوان کا اوتار سمجھتے ہیں - وشنو بھگوان آتما دیو کا ایجاد کائنات کے وقت پہلا مظہر ہیں - آنحضور شری کرشن بھگوان جیو کی عظمتِ کبریائی کو اور خاص صفات الٰہی کو اونمیں دیکھ کر اُسوقت کے تمام بہادران اہلِ سیف، صاحبانِ حکومت - صاحبانِ علم صاحبانِ یوگ صاحبانِ ریاضت مثل مہاراجہ

---

[1] تھیاصوفیکل سوسائٹی والے اسکو کام لوک کہتے ہیں کہ اس حالت میں روح کُل تعلقات جسمانی سے آزاد ہوکر عالم غیب کو دیکھتی ہے -

Marfat.com

یدھشٹر۔ ارجن۔ بھیم سین۔ بھیشم پتامہ۔ درونہ اچارج کرن۔ دریودھن۔ شری بید بیاس جیو وغیرہم نے آن حضرت کو اوتار الٰہی کا مانا اور اون کے گن گاوگائے۔ اونکی لامحدود طاقتوں کو دیکھکر جو معمولی انسانی طاقتوں سے ازحد بالاتر پائی گئیں۔ کل مخلوق نے اونکو اوتار تسلیم کیا۔ جنہوں جنہوں نے اعراض (روگردانی) کیا۔ اُن کے ہاتھ سے مقتول ہوکر فنافی العدم ہوگئے۔ مہابھارت میں آپکی عیاشی کے متعلق کچھ درج نہیں ہے۔ ایک علیحدہ کتاب شریمد بھاگوت ہے۔ اوسمیں مذکور ہے کہ اونہوں نے برج کی بہت گوپیوں یعنی گوجروں کی عورات سے کلول کئے۔ یا اُن سے ہم بستری کی۔ مخالفان مذہب یہ عیب ذات مبارک شری کرشن چندر مہاراج پر لگاکر استدلال کرتے ہیں کہ ایسا شخص اوتار الٰہی تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ کہ جو خواب اخلاق والا تھا۔ صاحبو! غور سے دیکھو کہ اس چلن سے ہی آنحضور کا اوتار الٰہی ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔ ایک مرد مشکل سے ایک عورت کی خواہشات نفسانی کو پورا کرکر اُسکو خوش کرسکتا ہے۔ دو کو کرنے کے لئے بڑی بڑی معجونیں۔ لبوب کبیر وغیرہ۔ سرکنیا۔ ڈالمیا نا۔ فاسفورس۔ ثعلب مصری۔ ستاور۔ برہمی بوٹی وغیرہا جیسی ادویہ کا استعمال کرتا ہے۔ تو پھر بھی قادر نہیں ہوسکتا ہے تو جو شخص کہ بالک اوستھا (نوعمری) میں ہی اتنی لاتعداد عورتوں کو خوش کرسکتا تھا کہ اُنکو اپنے تن من کی سُدھ (خبر) ہی نہیں رہتی تھی۔ اور ننگ ناموس کی بھی پرواہ نہیں رکھتیں تھیں۔ اور اُنکے خویش واقارب آنحضرت کو اس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ تو کیا یہ کام معمولی ایک بشر کا ہے۔ دنیا کے گون رنگوں میں یہ امر بھی ایک ظہور شخصیت ایزدی کہا جاسکتا ہے۔ ان گوپیوں کے من کا منشا دیکھ کر آں حضور پُرنور نے ایسا ظہور بھی پکڑلیا۔ اظہر

Marfat.com

من الشمس ہے کہ کُل مخلوق انسان حیوانات چرند پرند قدرت نے نر و مادہ بنا کر سلسلہ ولادت جاری کیا ہے۔ چونکہ یہ انواع مخلوقات انسان چرند پرند وغیرہ ایک خفیف جزوی ظہور پرماتما دیو کا رکھتے ہیں۔ انکے لئے ایک ایک جوڑہ ہی اپنی اپنی جفت کا مکتفی سمجھا گیا۔ شری کرشن بھگوان لامحدود طاقتوں پرماتما کا ظہور تھے۔ اگر اُنہوں نے اپنی مرضی مبارک سے کہ وہ مالک خالق تھے لاتعداد گوپیوں کو در بر کر لیا تو کون سے تعجب کی اور بہتان کی بات ہے۔ وہ مالک تھے سب کائنات اُنکی تھی اور ہے ؎ فریدا کون کہے صاحب نوں۔ ائیں تہیں تو ایج کر۔ اب یہی جو زیادہ لمانتور انسان ہیں ایک بیبی سے زیادہ بیبیاں یتہا شکت کر لیتے ہیں۔ عورت قانونِ قدرت کی رُو سے مرد کی اور مرد عورت کا جفت بنائے گئے ہیں۔ آنحضور نے قانون قدرت کے باہر قدم نہیں رکھا ہے۔ مخالف مذاہب کے بہت سے بزرگان نے بھی بہت بہت بیبیاں کی ہیں۔ مَیں سب کو بزرگ سمجھتا ہوں اسلئے مَیں مَیں تُو تُو کرنا پسند نہیں کرتا۔ کئی زبردستوں نے کم طاقتوں کی بیبیاں چھین کر رکھ لیں۔ ہسٹری سے پتہ لگ سکتا ہے۔ پر مجکو کیا۔ جو عیب مخالفین ذمہ شری کرشن بھگوان کے لگا کر اونکے اوتار الٰہی ہونے کی تردید کرتے ہیں۔ اوس عیب سے بھی اُنکا اوتار الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کون معمولی انسان ایسی طاقت رکھ سکتا ہے۔ اور کس نے رکھی کہ اس قدر عورات کو راضی کر سکے۔ سوائے الٰہی طاقت کے ایسا کرنے کی کس کی مجال ہے ؎

گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی ✤ کس را مجالِ آں نہ کہ ایں چیں و آں چرا

برکت نابکار ۲۷ جون ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

مشہور ہے کہ دیانند سرستی صاحب بانی آریہ سماج فرمایا کرتے تھے کہ

Marfat.com

شری کرشن مہاراج ایک جوگیشور پرش تھے۔ اُنہوں نے ایسے گوپیوں کے تعلق کا کام نہیں کیا۔ اگر شری کرشن مہاراج جیتے ہوتے تو ایسے کہنے والوں کے حلق میں سکہ ڈھلوا کر ڈلوا دیتے۔ اور فرماتے تھے کہ اگر شری کرشن مہاراج ایسے ہوتے تو مہابھارت میں جو ایک مستند گرنتھ لاثانی اہل ہنود کا بیاس کرت ہے اسکا ذکر ہوتا۔ شریمد بھاگوت کو آپ فرمایا کرتے تھے کہ بیاس کرت نہیں ہے۔ اس کی شاعری مہابھارت سے نہیں ملتی ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ شریمد بھاگوت کسی اور شخص کی تصنیف ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بوپ دیو ایک پنڈت بڑا عالم ہوا ہے اُس نے ایک کامی پُرش راجہ کی خوش کرنے کو یہ گرنتھ تصنیف کیا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اسی موقع پر میں ایک خاص امر متعلق عظمت شوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے لحاظ سے لکھنے سے باز نہیں رہ سکتا ہوں۔ میں خود سوامی جی مہاراج موصوف سے ملا تھا۔ جبکہ وہ تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے نہایت ادب سے سوال کیا کہ سوامی جی مہاراج۔ اپنکے۔ جوگ ابھیاس کے لیے متبرک اور مستند گرنتھوں میں ویدانت کی بڑی تعظیم کی ہے اور شری بیاس جی بھی ویدانتی ہی تھے کہ دیکھو گیتا انکی تصنیف ہے۔ تو آپ ویدانت درشن کو کیوں رد کرتے ہیں اور تین چیزوں ایشور۔ جیو۔ پرکرتی کو انادی مانتے ہیں۔ تو خواہ کوئی میری اس بات پر یقین کرے یا نہ کرے۔ تو سوامی جی نے فرمایا کہ میں ویدانت درشن ہی نہیں ہوں۔ ویدانت کی تعلیم آتما تعلیم ہے کہ جس سے آتما کا لابھ ہو جاتا ہے اور آتما ایسے امولک رتن کو پاکر آدمی کسی دیگر دنیوی مفید امور کے حصول کی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ اس تعلیم سے دنیوی مفید امور ہندوستانیوں کے زائل ہو گئے ہیں۔ آج کل

Marfat.com

دنیاوی مفیدہ امور کے حصول کی ہندوستانیوں کی ہستی کے قیام کے لئے بہت ضرورت ہے۔ اس لئے میں دویت عقائد کی تعلیم دیتا ہوں۔ میں سنسکرت علم کی اشاعت کر رہا ہوں۔ جب سنسکرت ودیا کا پرچار ہو جائیگا تو ہندوستانی سنسکرت خواں اعلےٰ تعلیم والے خود ویدانت کے قائل ہو جائینگے جسکی کہ بعد حصول فوائد دنیوی کے ضرورت ہے۔ اب پہلے ہی پہل ویدانت کی تعلیم پاکر دنیا کیطرف توجہ نہیں دیتے اور دنیوی فوائد اور آرام سے محروم رہتے ہیں۔ برکت نابکار امرتسر ۲۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح۔

امرتسر یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ جس طرح آفتاب کے طلوع ہونے پر تمام کام جہان اور جہانیان کا ہونے لگ پڑتا ہے۔ اسی طرح تمام اندریاں گیان والی اور کرم والی اور من چیت بره اہنکار جیاتمان انتش کرن آتما کے آشرے سوتنتر ہو کر کام کر رہے ہیں۔ جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے۔ سب پسو پنچھی اپنے اپنے آشیانوں آرام گاہوں میں بسرام کر جاتے ہیں۔ اور پھر طلوع آفتاب پر اوٹھ کر اپنے دنیوی مشاغل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب آتما دیو اپنا پرکاش ڈالتے ہیں تو سب قوائے بدنی مذکورہ منور ہو جاتے ہیں اور اپنا اپنا کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ورنہ اپنے اپنے کام سے معطل ہو جاتے ہیں۔ جیسے انجن میں آگ۔ پانی۔ ہوا۔ بہاپ سب موجود ہوتی ہے۔ لیکن وہ از خود نہیں چل ٹھہر سکتا۔ ڈرائیور کے ہاتھ میں اس کی عنان۔ چابی۔ چلانا ٹھیرانا ہوتا ہے۔ تیسے ہی تمام عالم مثل انجن کے ہے۔ آتما دیو ڈرائیور ہیں ؎

گر نرسد قافلہ در قافلہ ✤ فیض تو در ہم رود این سلسلہ

Marfat.com

جب کوئی کلا انجن کی بگڑ جاتی ہے تو ڈرائیور کی عقل اور تدبیر کے ہوتے ہوئے بھی انجن نہیں چل سکتا۔ اسی طرح جب قوائے بدنی کی بناوٹ میں کوئی فرق آجاتا ہے تو باوجود آتما دیو کے پرکاش کے بھی بدن انسانی حیوانی اپنے فعل علم و حرکت سکون سے معطل ہو جاتا ہے اور اپنے کام کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ آتما کا پرکاش تو موجود ہی ہے۔ لیکن ڈیلہ آنکھ پھوٹ گیا ہے۔ تو انسان یا حیوان نہیں دیکھ سکتا ہے۔ پردہ سماعت پھٹ گیا ہے یا مفلوج ہو گیا ہے تو باوجود آتما دیو کے پرکاش کے موجود ہونے کے بھی انسان یا حیوان سماعت سے معذور رہتا ہے۔ اسی طرح دماغ انسان اور حیوان کا آلہ ادراک اور سمجھ اور بوجھ کا ہے جب اس میں کسی قسم کا نقص آجاتا ہے تو انسان یا حیوان ادراک اور سمجھنے بوجھنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ کلورافارم سونگھانے سے بھی ایسی ہی غیر معتدل حالت اور کیفیت دماغ کی ہو جاتی ہے اگر کوئی زیادہ سونگھ لے تو بھی ایسی ہی کیفیت ہو جاتی ہے جسکو غشی کہتے ہیں اس حالت میں آتما دیو کے پرکاش ہوتے ہوئے بھی انسان یا حیوان کچھ سمجھ بوجھ نہیں سکتا ہے لیکن ایک بات مسلم ہے کہ ہر ایک فعل اور عدم فعل اور فعل سرزد شدہ اور ناشدہ آتما دیو موجود رہتے ہیں یعنی ساکشی پرکاش ہوتے ہیں۔ اندھا کہتا ہے کہ میں دیکھتا نہیں ہوں اس لئے نہیں دیکھ سکتا۔ بہرا کہتا ہے کہ کانوں کی قوت شنوائی نہیں ہے اسلئے سن نہیں سکتا ہوں۔ گونگا بھی اشارات سے زبان کے نقص یا عدم تکلم کا اظہار کرتا ہے۔ جب کلورافارم کا اثر دور ہو جاتا ہے اور سکھنی ہٹ جاتی ہے تو بیہوش اور سویا ہوا پرش جاگ کر اور ہوش میں آکر شہادت دیتا ہے کہ مجکو بیہوشی رہی یا خوب آرام میں سویا۔ اسواسطے جہان کی کچھ خبر نہیں رہی۔ گویا کہ وہ قوائے ادراک و فہم کی مطلق کوتاہی

Marfat.com

عدم ادراک و فہم کی تصدیق کرتا ہے اور اپنی تمام حالتوں ہوش اور بیہوشی وغیرہ کے اپمانی اور ساکھشی بھوت ہونے کی شہادت اور ثبوت دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آتما دیو قائم بالذات تینوں کال (زمانہ) میں اڈگ اڈول عُسر یُسر روشنی تاریکی فہم نافہم ادراک عدم ادراک سب حالتوں جسمانی میں یکساں پرکاشمان ہوتے ہیں۔ جسمانی بناوٹ کے بگڑ جانے یا ناقص ہو جانے سے جسم اپنے کاروبار سے معطل ہو جاتا ہے۔ یا جسم کو حصہ بیکار ہو جاتے ہیں ؎ ہر چہ ہست از قامتِ ناسازِ بی اندام ماست ✤ ورنہ تشریفِ تو بر بالائے کس کوتاہ نیست۔ برکت عاصی نابکار

امرتسر یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ عالم اسباب میں آتما دیو اسباب کے آلات سے ہی دانا بینا نظر آتے ہیں۔ عالم اسباب سے جو بالاتر حالت ذاتی آتما دیو مہاراج کی ہے۔ وہ بلا آلات حسی کے دانائی بینائی کی ہے۔ بلکہ اُس سے بھی بالاتر ہے یعنی آتما دیو بغیر آنکھوں کے بصیر اور بغیر کانوں کے سمیع اور بغیر دماغ کے مدرک ہیں۔ اِن قوتوں بصارت اور سماعت اور ادراک وغیرہ کو جدا جدا مختلف مختلف جانتے ہی تھے تو یہ قوائے جُدا جُدا اور مختلف مختلف پیدا فرما دیئے اور بالاتر اس لئے ہیں کہ وہ جانتے تھے کہ یہ قوائے بصر و سمع و ادراک کس کس چیز سے بن جاتے ہیں۔ اور کیا کیا چیز انکی بناوٹ میں رکھی جائے۔ تب یہ دیکھ سُن سمجھ سکتے وغیرہ وغیرہ ہیں۔ تو آں حضرت نے اونہیں چیزوں سے انکو مرکب اور مرکب کر کر بنا دیا۔ آنکھوں میں حدقہ چشم باریک رگیں۔ کانوں کے پردے۔ دماغ کا بھیجا۔ ایسی ایسی اشیاء جن سے یہ دیکھنے سننے سمجھنے کی طاقتوں سے مزین ہو گئے۔ بنا دیں۔ برکت نابکار

Marfat.com

وقت مقام ایضاً

نکتہ - خواہ کیسی ہی پست ہمتی میری اس تحریر کا نتیجہ ہو - لیکن جو سچ ہے وہ چھپ نہیں سکتا - دنیا کے کل اسباب آسائش اور آرائش اور آرام دہ کی بہم رسانی اور موجودگی اور غیر موجودگی حضرت مرگ دیوتا نے یکساں کر رکھی ہے جب قضا کا بجر گرجتا ہے تو شاہ و گدا امیر فقیر سب کو ایک آن کی آن میں یکساں چکنا چور کر ڈالتا ہے - پھر چند روزہ اسباب آسائش و آرائش کی بہم رسانی اور اندوختہ کرنے کی تکلیف میں عزیز سرمایۂ عمر کا ضائع کرنا چہ سود درویش کو ایک گودڑی چھوڑنی ہوگی اور بادشاہ کو مملکت اور امیروں کو کاخ و ایوان - جاگیریں اور ریاست - جنکے چھوڑنے کا غم اور اندوہ بہ نسبت درویش گلیم پوش کے انکو زیادہ ہوگا - ؎ ارب کھرب لوں درب ہے اور اودے است لوں راج + تلسی جوں سنج سرن ہے آوے کوئی کاج -

برکت نابکار یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح - امرتسر

یکم صدر - خدائی جناب میں مناجاتیں پڑھتے ہوئے ایک شعر طبع حزین سے اٹھا - جو حسب ذیل ہے :- ؎ اگر محروم جاؤنگا میں در سے + تو کس کو شرم آئیگی بتا دے -

برکت نابکار

۴ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح امرتسر

نکتہ - ہماری ہستی کچھ بھی نہیں - پھر کس پر اکڑیں - ہماری ہستی بادی النظر میں بے نہایت عدم تھا - بعد میں بھی بے نہایت عدم ہوگا - الوجود بین العدمین عدم - ہماری ہستی ہے ؎

نیاوردم از خانہ چیزے نخست + تو دادی ہمہ چیز دمن چیز تست
چہ خواہی زمن باچنیں بود و ہست + ہماں گیر نابودم نخست

Marfat.com

ہماری ہستی ہماری اختیاری نہیں ہے۔ بے بسی ہے۔ خالق کائنات کی مرضی پر مبنی اور منحصر ہے۔ جب چاہے معدوم کردے۔ پس رجوع ماسوی اللہ شقاوت و بدبختی۔ تضیع عمر۔ گھٹنے کوڈاں۔ نافہمی۔ ناعاقبت اندیشی۔ مایوسی محرومی ہے

برکت نابکار۔

امرتسر ۶ جولائی ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجے صبح۔

نکتہ۔ انسان میں بہت سی روحانی طاقتیں مثل قوت ارادی کے اور مقناطیسی طاقتیں اور اپنے بدن سے نکالنے کی ہیں۔ جن سے بہت سی کارروائیاں اور علاج مضبوطی دل اور قوت ارادی اور مقناطیسی طاقت کے ایک کامل انسان کرلیتا ہے۔ جیسا کہ اسکی بابت بہت سے حالات اور قواعد یوگ شاستر اور مسمریزم اور ہپناٹزم اور سپرچوازم کی کتابوں میں تحریر ہیں۔ خوف سے کمزوری دل کے سبب سے بہت نقصان طاقت انسانی اور حیوانی کو پہونچتا ہے نظام عصبی میں تشنج ہو جاتا ہے یعنی اکڑ جاتا ہے۔ پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ رنگ چہرہ کا زرد پڑ جاتا ہے۔ رونگٹے جسم پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دوران خون ٹھیر جاتا ہے۔ ابکائیاں اور اکڑائیاں آنے لگ جاتی ہیں۔ فکر اور تردد دامنگیر ہو جاتا ہے۔ پیشاب خطا ہو جاتا ہے۔ پاخانہ نکل جاتا ہے۔ منہ خشک ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ غم اور دلشکنی سے یک بیک مر بھی جاتا ہے۔ حرکت دل بند ہو جاتی ہے۔ گردے سکڑنے لگ جاتے ہیں۔ ناامیدی اور مایوسی سے مریض جلدی مرتا ہے۔ اگر دلداری کرتے جائیں اور اسکو یقین پیدا نہ ہو کہ میں نے مرنا ہے اور یہ یقین ہو کہ مرض پر غالب آکر اچھا ہو جاؤنگا تو باوجود سخت نقاہت اور کمزوری کے بھی مریض بہت دیر جیتا رہتا ہے۔ مضبوط دل والے عارف اور مرتاض لوگ باوجود کمزوری

Marfat.com

اور بیماری جسم کے بھی بہت عرصہ تک نہیں مرتے - مَیں خیال کرتا ہوں - کہ مہاراج بھیشم پتامہ اسی مضبوطی دل اور قوت ارادی کے قوی ہونے کیوجہ سے تین ماہ تک بسترِ مرگ پر پڑے ہوئے بھی زندہ رہے - مَیں نے اپنی دلی حالت اور جسمانی قوائے سے ایسے شبہدے دیکھے - بی بی بھگوتی جیو دختر خورد کی حالت مرگ سے بھی ایسی کیفیت دیکھنے میں آئی - جبتک آنحضور کو یہ یقین خاطر نشین نہیں ہوا - کہ مَیں (اوس دوسالہ لمبی بیماری سے جو آخر کار اون کے دیہانت کا باعث ہوئی) مرجاؤنگی - تب تک دو برس تک کمزوری اور بہت نقیح ہونے کی بھی فوت نہیں ہوئیں - لیکن جب اونکو بہت کمزور دیکھکر اور غشی کی حالت میں مایوس ہوکر چارپائی سے اوتارا - تو وہ زمین کے بستر پر سوادھان ہوگئیں - زمین پر پڑی ہونے سے اُنکو یقین ہوگیا کہ اب میرا آخری وقت ہے تو سنبندھیوں نے چارپائی سے زمین پر اوتارا ہے - اس یقین نے اُنکو باوجودیکہ سوادھان دیکھکر اُنکو چارپائی پر لٹا دیا تھا - تشنج پیدا کر دیا - یہ حالت دیکھکر بہوم آسن پھر کر دیا - جسے کہ زبان اونکی کچھ گئی تھی اور مونہہ اکڑ گیا - اس عاصی نابکار نے عرض کی کہ اس حالت میں بھی آنحضور ایک ڈوز (خوراک) دوا کا پی لیویں - میری عرض کو سُنکر جو بچ سے چیتن تھیں - مونہہ کھولا جو بوجہ اکڑ جانے کے پورا نہ کھل سکا - مَیں نے دوائی مونہہ میں ڈالدی جو اندر نہ گئی - قریباً آدہ گھنٹہ بعد لمبے لمبے اور چھوٹے چھوٹے سانس چند منٹ تک لیکر داغ مفارقت دی گئیں -

جبکہ پہلی مرتبہ زمین پر اُتارا تو پاؤں اس عاصی کے پکڑکر دوسالہ خدمت ہماری کا شکریہ ادا کیا - اور پھر کہا کہ "میری تو ہاڈی ایتی اوسی" عاصی خاکسار کو آخری بچن اونکا مثل نیزہ کے جگر میں سوراخ کر گیا - کمال ہمت

Marfat.com

اور پوری توجہ سے ذات الٰہی میں پرارتھنا شروع کردی کہ یا مولائے کریم!
آپ سنبوہ کائنات کے مالک خالق ہیں۔ ؎

عجب داری از لطف پروردگار ٭ کہ باشد گنہ گار ری امید وار

آنحضور یوسف گم گشتہ کی معاودت فرماکر "میری اون کی بہتی" کردے
گریہ وزاری اور عرض معروض میری حضرت عزوجل جناب باری تعالیٰ نے
منظور فرمالی۔ اور آنحضور کو بصورت میری پوتری کے عطا فرمادیا۔ جنکے
حالات وقتاً فوقتاً کی بابت میں نے ایک علیحدہ چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔
یہ نورانی عطیات کسی کسی سخت گنہ گار کی معافی تقصیر ہوکر افضال
ایزدی سے عطا فرمائے جاتے ہیں۔ ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر۔ لا تقنطوا من
رحمۃ اللہ العالمین) سبقت رحمتی علیٰ غضبی۔ یا ملائکتی قد استحییت
من عبدی ولیس لہ غیری۔ فقد غفرت لہ۔ الا لا یجارن اخوالبلیۃ
فللرحمان الطاف خفیۃ۔ روز پیدائش سے آنحضور میرے سے
سخت پیار کررہی ہیں۔ اور عالی خیالات اور حرکات کا ظہور فرمارہی ہیں
مثل سابق کے میری دلداری اور میری خیرخواہی فرمارہی ہیں۔ سامنے اہل بصیرت
کو پرکھش دکھائی دیتا ہے کہ ایک بڑا پنچھی چھوٹے سے پنجرہ (جسد عنصری) میں
پڑا ہوا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ سبحانک (ما اعظم شانک) لا
علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ؎

لاف شوق تست رسم لیک عمر دراز ٭ گرچہ فرسائد زبان یک شمہ تواں گفت باز

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ میں نے یہ رحمت اُمڈتی دیکھی ہے۔ میں نے ایک بیت
عرض کیا تھا۔ کہ ؎ واقعہ گرچہ ہست سنگیں تر ٭ لیکن فضلِ خدا ست بالا تر۔
اوس حالت میں جب میں اپنی زندگی سے بیزار ہورہا تھا۔ مولا کریم نے میرے

Marfat.com

دل میں یہ شعر ڈالا اور اسکا ورد کرا دیا اور سینکڑوں مناجاتوں اور استھوتروں سے عبادت شروع کرا دی اور چہرہ سے گناہوں کی سیاہی آنکھوں کے کھاری پانی سے دھو ڈالی۔ اور مدعا مراد عطا فرما دیا۔ پس اے عاصی امیدوار لاتقنطوا من رحمۃ اللہ العالمین کو مدنظر رکھکر گریہ وزاری سے جو مولا کریم کو بہت پیاری ہے روئے سیاہی اور نامۂ اعمال کو دھو ڈال اور مراد کو پہونچ ضرور پہونچیگا۔ لاتقنطوا۔ برکت روخلائق نابکار ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ امرتسر

نوٹ۔ یہ نکتہ لکھتے ہوئے شروع سے آخر تک دو نہریں میری چشموں سے جاری رہی ہیں۔ بلکہ لکھ چکنے کے بعد تک بھی جاری ہیں۔

امرتسر۔ واقعہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ جب بھگوتی جیو ہماری عزیز از جان لیشور روپ بچہ کو پرماتما دیو نے ہم سے چھین لیا۔ تب ہمکو معلوم ہوا کہ ہماری کوئی چیز نہیں۔ ہمارا ابھمان سب چیزوں کے اپنے ہونے کا قطعی غلط ہے ؎

غیر کی چیزیں دبا رکھنی بڑی سمجھی تھی عقل ✤ چھین لی اُس نے تو تب جانا کہ ہم نادان تھے

عرفت ربی بفسخ العزائم۔ ؎ فی الجملہ اعتماد مکن بر ثبات دہر ✤ کیں کارخانہ ایست کہ تغییر میکنند۔ کچھ بھی ہمارا نہیں ہے۔ حتیٰ کہ یہ تن جس میں برلج کرہم خودی کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ یہ بھی ایک روز چھین لیا جائیگا۔

؎ جہاں ای برادر نماند بکس۔ ✤ دل اندر جہاں آفریں بند بس

مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت ✤ کہ او چوں تو بسیار پرورد و کشت

برکت نابکار

مقام تاریخ وقت صدر

Marfat.com

نکتہ ۔ ہم کیا اور ہماری عبادت کیا ۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا ۔ سعدی

؎ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش ✤ عذر بدرگاہِ خدا آورد ۔
ورنہ سزاوار خداوندیش ✤ کس نتواند کہ بجا آورد
از دست و زبانے کہ بر آید ✤ کز عہدۂ شکرش بدر آید
اعملوا آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور ۔ برکت نابکار

• امرتسر موضہ ۷ جولائی سنہ ۱۳ء وقت ۶۔ بجہ صبح

نکتہ ۔ ہم کیا اور ہماری طاقت کیا ۔ ہم تیری حمد و ثنا کے قابل کہاں ۔ تیری شان تو یہ ہے ۔ عطار ہو ہمارے کہ آفتاب بتابد بداد ج عز ✤ سرگشتگی
؎ مصلحت وزد رہرو ۔ وآنجا کہ بجز تنہائی است موج زن ✤ شاید کہ
بشکنی شکنہ تصد آشنا ۔ برکت نابکار

امرتسر تاریخ وقت ایضاً

نکتہ ۔ نہ کوئی حق ہے نہ تیری جھگڑتو لیاں چون و چرا ہے ۔ نہ دم مارنے کی جا ہے ۔ صرف رحم کی التجا ہے ۔ غلطی پر ہیں تو ۔ راستی پر ہیں تو ۔ مستحق ہیں تو ۔ نہیں ہیں تو ۔ اے قادر کریم ۔ رحمان الرحیم ۔ اپنا فضل و رحم کر ۔
بجز گریہ و زاری و بندگی ۔ ✤ مرا طاقتے چیست خود تو بگو!
بجز گریہ و زاری و عاجزی ✤ مرا چارۂ چیست خود تو بگو!

ہم کچھ بھی نہیں ۔ تو ہی سب کچھ ہیں ۔ خالق مالک آپے آپ ۔ قادر مطلق مولا پاک ۔ ؎ گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی ✤ کس را مجال آں نہ کہ ایں چون و آں چرا ۔ ؎ بے سکۂ قبولِ تو نقدِ عمل دغل ✤ بے خاتم رضائے تو شغل اہل ہبا ۔ برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

Marfat.com

نکتہ - ہم نے الفاظ نارائن ہرے - نارائن ہری - رام رام - رام رام - اور اللہ اکبر اللہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - اعوذ باللہ من الشیاطین الرجیم کی ایک تاثیر دیکھی ہے - خیالات پریشان اور نفس ان کلاموں کے پڑھنے سے فوراً دم بھاگ جاتے ہیں - اور گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے - برکت نابکار

امرتسر ۷ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح

نکتہ - ہم بڑی جد وجہد اور دلی توجہ کامل سے عبادت مولائے کریم کی طرف دل کو جھکاتے ہیں - اس کارروائی کے درمیان میں تھکاوٹ سستی دنیاوی کی طرف دوڑ جاتا ہے - پھر قابو کرتے ہیں - پھر نکل جاتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ تو دانی کہ مسکین بیچارہ ایم ۔ فرومانده با نفس امّارہ ایم

بنے تا زد این نفس سرکش چناں ✻ نہ عقلش تواند گرفتن عنان

کہ با نفس و شیطاں برآید بزور ✻ ہنر پیلتناں نماند ز ہور -

بہاں آفریں تا نیاری کشد ✻ کجا بندہ پرہیز گاری کند

پے در پے اس رخنہ اندازی کو دیکھ کر جو ہمارے سخت استقلال کے رکھتے ہوئے بھی ہمارے پاکیزہ خیالات اور عبادتی کارروائی میں ہو جاتی ہو کہ ہماری دیوار پرہیز گاری میں جو ہم سد سکندری سے بھی زیادہ مضبوط بنائی ہیں نقب لگ جاتی ہے - ہمکو یہ گمان غالب قریب یقین کے ہو گیا ہے - کہ مسلمان جسکو شیطان اور مجوس لوگ اہرمن کہتے ہیں - [illegible] میں ایک ذمیمہ اور جسیمہ قوت سرور محیط اور عالمگیر ہے - جو نیکی کے ہر خانہ کی برہم زن ہے - اور عابدوں زاہدوں کے کمالوں اور کمالیوں کے ساتھ ساتھ اپنا اثر جمانے لگتی ہے - خدا [illegible]

Marfat.com

بھی مثل اور طاقتوں برقی۔ مقناطیسی وغیرہ کے نظام عالم میں چھائی ہوئی پائی جاتی ہے۔ پناہ بخدا ایسی کہ وہ سب کا مالک خالق اور قادر مطلق ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ علیٰ کل شئ قدیر۔ برکت نابکار۔

وقت مقام ایضاً

نکتہ۔ جب ہم فضائے عالم کو یعنی آکاش کو رات کو سوتے ہوئے جاگ کر دیکھتے ہیں تو لا انتہا ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔ جو ہمارے اس کرۂ ارض سے اسقدر دور ہیں کہ باوجود لاکھوں گنا ہماری سورج سے اور کروڑوں گنا ہماری کرۂ ارض سے بھیم اور بڑے ہونے کے مثل نقطہ کے نظر آتے ہیں۔ تو اسوقت یہ خیال بمنزلہ یقین کے پیدا ہوتا ہے۔ کہ بھلا جب ہمارا یہ کرۂ ارض جو ہمارا مسکن ہے۔ اور ان لا انتہا ستاروں کے مقابل ایک نسبت دانہ رائی (خردل) کی ایک مٹ سے رکھتا ہے۔ مختلف جیوں۔ انسان۔ حیوان۔ ہاتھی۔ گھوڑا سے لیکر مچھر اور چیونٹیوں سے آباد ہے۔ تو یہ کرۂ ہائے لا انتہا کیونکر عبث اور بے آباد ہونگے ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ تب دل کانپتا ہے۔ بدن جلال کبریائی کو دیکھ کر لرزتا ہے کہ خداوند کبریا کس قدر جاہ و جلال کے مالک ہیں کہ کتنے جیوں کا انتظام چشم زدن میں فرما رہے ہیں اور خیال میں نہیں آتا کہ ان ستاروں کے جیو کیا کیا اور کیسے کیسے ہونگے۔ ہم سے مشابہ ہونگے۔ یا غیر مشابہ ہونگے اور کتنے ہونگے اُن کے سامان خوراک پوشاک کیسے ہونگے۔ کچھ پتہ نہیں چلتا ہے ؎

حسابے کزیں بگذرد گمرہی است ✤ زرا تو اندیشہ بے آگہی است

ما عرفناک حق معرفتک — برکت نابکار

Marfat.com

امرتسر وقت ۷ بجہ صبح مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - صبح و شام دن کو رات کو چلتے پھرتے بیٹھتے اُٹھتے کھاتے پیتے چارپائی پر لیٹے ہوئے مولائے کریم میری دل میں کسی نہ کسی وقت یہ عالی مضامین اور حقائق بلند ڈال دیتے ہیں - مَیں لکھ ڈالتا ہوں مَیں لکھاری ہوں - ورنہ من سگ کیستم ؎

دریائے کرم تست وگرنہ سحاب کیست ٭ تا برزمینِ مشرق و مغرب کند سخا

برکت نابکار مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

امرتسر ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷.۰ بجہ صبح

نکتہ - بقول حافظ علیہ الرحمہ - ؎ بارہا گفتہ ام و بار دگر میگویم ٭ کہ من دیوانہ بایں راہ نہ خود می پویم - کئی دفعہ ارادہ کرتا ہوں کہ اب اس کتاب نکات کو لکھنا ختم کر دوں کہ یہ مکمل ہو چکی ہے - اب کوئی اور بات مجکو لکھنے کو باقی نہیں رہی ہے - لیکن جب دوسری صبح ہوتی ہے تو مولائے کریم پھر کوئی نہ کوئی نیا مضمون دل میں ڈال دیتے ہیں - جسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لکھ ڈال - چنانچہ لکھنے پر مجبور ہو جاتا ہوں اور کتاب ختم نہیں ہوتی ؎

امشب بگویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم ٭ باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

ہمہ از دست - جب وہ چاہیں گے کتاب تکمیل کو پہونچ جائیگی -

برکت عاصی ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مقام وقت ایضاً

امرتسر وقت ۷.۰ بجہ صبح ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

روزمرّہ کی میری دلی اور روحانی حالتوں سے مجکو یہ پتہ لگتا ہے کہ تمام راز علوم عقبا دی اور غیبی اور معرفت الٰہی اور خود دانی اور حالات موت کے جاننے کا کوئی بڑی ریاضت ہائے شاقہ کا کھینچنا نہیں ہے - بلکہ

Marfat.com

صرف قوت ارادی کا مضبوط اور یک سو ہونا ہے اور اسپر علی التواتر رجوع رکھنا ہے۔ نہایت ہی آسانی سے بلا کسی جسمانی تشدد کے ان غیبی رازوں پر متوجہ انسان از خود پہونچ جاتا ہے۔ خلع بدنی کی طاقت بھی ہو آتی ہے۔ جو ایک مشکل مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ طبیعت کا صادق علی التواتر رجوع درکار ہے۔ طبیعت میں ایک سرور اس قسم کا پیدا ہو آتا ہے کہ جسکو طبیعت ہی محسوس کرتی ہے۔ قلم تحریر نہیں کر سکتی۔ زبان بیان نہیں کر سکتی۔ ؎

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ✤ ما بقا تو استخوان و ریشۂ
گر گل است اندیشۂ تو گلشنی ✤ ور بود خارے تو ہیمۂ گلخنی

برکت ابکار ۷ جولائی ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۸ بجہ صبح
امرتسر ۹ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ تجرید اور تفرید تعلق باللہ ہے۔ دشت بھوگوں میں مصروفیت تعلق ماسوی اللہ ہے۔ مقام تاریخ وقت صدر

نکتہ۔ اللہ گریب (غرور) نوار ہے ؎

تکبر کن زنہار اے پسر ✤ کہ روزی زو ستش در آئی بسر
تکبر عزازیل را خوار کرد ✤ بزندانِ لعنت گرفتار کرد
تکبر بود مایۂ مہتری ✤ تکبر بود اصل بدگوہری

تکبر مزاضوں عارفوں کو اوپٹ ہوتا ہے تو مثل سینگی رکھ کے بھیجکر آسن ہلا دیتا ہے۔ شیخ صنعان سے سوروں کے بچہ کندھے پر اٹھواتا ہے۔ ایسا غلبہ راکھشوں کا کر دیتا ہے۔ کہ دشت بھوگوں میں خلق اللہ مصروف ہو جاتی ہے۔ جیو ہنسا کر کر ماس اہاری سرشٹی ہو جاتی ہے۔ مدا پان کر کر فسق و فجور میں پڑ جاتی ہے۔ علوم عالیہ کی کتابوں سے

Marfat.com

ایندھن کا کام لیا جاتا ہے۔ حمام گرم کئے جاتے ہیں۔ پس عارفوں اور مرتاضوں کا ایمان بھی منظور نہیں ہے توڑا جاتا ہے۔ ؎ جناب کبریائی لاابالی ست

دوسری طرف ایک چھوٹے سے پرند کو پنجۂ موت سے بچایا جاتا ہے اور ہرنی کو پھندک سے نجات دلائی جاتی ہے ؎

مرغکی بر شاخ بے برگی نشست ✣ زیر او صاحب کمان تیری بدست

زیر تیر انداز و بالا چرغ بود ✣ درمیان ہر دو دشمن مرغ بود

گر پرد چرغش برد بر آسمان ✣ ور نشیند می خورد تیر از کمان

مرغ بیچارہ کہ چوں چارہ ندید ✣ از رہ بیچارگی آہے کشید

از عجائب قدرت پروردگار ✣ ناگہاں بگزید پاک مار

شستِ او لغزید ز خشم چرغ خود ✣ مرغ مسکیں از دو دشمن جاں بریز

؎ جو صیاد مرگ نار کو دکھ دیا ✣ وہ آتر بہی نام تیرا لیا

جلی دام صیاد آہ ڈس گیا ✣ چھوڑائی مرگ نار جی ہر ہری

ہم اپنی عبادت پر کیا بھروسہ کریں۔ مالک کو ہماری عبادت کی پرواہ ہی۔ شبان کے قصہ میں موسیٰ علیہ السلام سے مولا پاک فرماتا ہے ؎

من نگردم پاک از تسبیح شاں ✣ پاک ہم ایشاں شوند و در فشاں

وہ ہماری کچھ پرواہ نہیں رکھتا ہے۔ ؎ من نکردم خلق تا سودے کنم ✣ بلکہ تا بندگاں خود سے کنم۔ ؎ بری ذاتش از تہمت ضد و جنس ✣ غنی ملکش از طاعت جن و انس۔ ڈرنا ہی اس سے سب کاموں میں اچھا ہے

بہ تہدید گر برکشد تیغ حکم ✣ بمانند کز بیاں صم و بکم

وگر در دہد یک صلا ہے کرم ✣ عزازیل گوید نصیبے برم

گہ آری خلیلے ز بتخانہ ✣ کنی آشنائی ز بیگانہ

Marfat.com

گہے باچنیں گوہر خانہ خیز + چو بوطالبے را کنی سنگریز
یکے را زچاہ اندر آری بماہ + یکے را زماہ اندر آری بچاہ
یکے را براری وشاہی دہی + یکے را بدریا بماہی دہی
یکے را براری بچرخ بلند + یکے را کنی خوار و زار و نزند
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں + کہ بہ واں توئی ای جہاں آفریں
جہاں را بلندی و پستی توئی + ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی
؎ لکھاں گئے ہزاں آئے + اُسدی بھیت کسی نہیں پائی
انت کارن کیتے بلا نہہ + تانکے انت نہ پائے جانہہ

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - پس نہ ریاضت عبادت پر تقوٰی نہ پرہیزگاری معرفت پر بھروسہ - جو مرضئ مولا از ہمہ اولیٰ - ؎

قدرت کون کہاں دیچار + واریا نہ جاواں ایک بار
جوئڈہ بھاوی سائی بھلی کار + توں سدا سلامت ہی نرانکار
؎ گدا را شاہی وشاہ را گدائی + ؎ سوئی رانی جو خصمی بھانی

واللہ اعلم بالصواب برکت خاموش -

بندہیندے سادہ چھوٹیندے چور + اوتھے سودے ہوردے ہور

چپ وے اڑیا چپ - بولن دی نہیں جا - چپ وی اڑیا چپ -

برکت نابکار امرتسر ۹ جولائی ۱۹۱۳ء

امرتسر واقعہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ - اپنے بھگتوں کا مالک کائنات پرتپالک ہی - برخوردار عزت رائے پسرم جو راجن پور میں منصف ہے - اُس نے رخصت ڈیڑھ ماہ حاصل کی تھی - ۵ جولائی ۱۹۱۳ء کو چارج اپنے قائم مقام کو دینا تھا - اُس نے

Marfat.com

لکھا تھا کہ ۷ - ۸ تاریخ جولائی کو لاہور پہونچ جاونگا - لیکن وہ اِن تواریخ پر نہیں پہونچا - نہ کوئی اطلاع آئی - مجکو بوجہ مہر پدری بہت تردد پیدا ہوا - مولائے کریم کے حضور میں اوسکے متعلق روزمرہ اُس کی صحت سلامتی کی دعائیں مانگا کرتا ہوں - کیونکہ وہ میرا آگیا کار ہی - اور بہت لیئق ہی - اطاعت کرتا ہے - اُس کے راستہ میں آنے جانے کیوقت مٹھن کوٹ پر پنج ندکشتی میں عبور کرنا پڑتا ہے - دریا آجکل بوجہ موسم برسات کے چڑھاؤ پر ہے - فقرات دعائیہ میں اسی لحاظ سے مَیں ایک شعر حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا بھی یومیہ پڑھا کرتا ہوں ؎ چو کودک بدست شنا دربرآب + نترسد اگر دجلہ پہن آدرآب مولا کریم سے عرض کی کہ یا مولا اپنے وظیفہ میں یہ شعر روزورد کیا کرتا ہوں - اور اُس کی سلامتی کی دعائیں کیا کرتا ہوں تیرا بگاڈ اس ہوں - میری تشویش کا یہ کیا باعث ہے - براہ عنائت وافضال ایزدی اوسکو میرے پاس پہونچا کر جلدی تسکین فرماؤ - کل مَیں امید کرتا تھا کہ لاہور میں شائد پہونچیگا - اور آج اُسکا کارڈ موصول ہوگا - چونکہ میری دلی توجہ مروڑوں کے ساتھ اس طرف لگی ہوئی تھی - تو ایک تانگہ اسی اثنا میں کل ہی ۴ بجہ بعد دوپہر میرے دروازہ مکان کے آگے کھڑا ہوا - جسمیں نورچشم مذکور صحت وسلامتی سے سوار تھا آکر ملا - اور کہا کہ ۷ تاریخ کو راجن پور سے روانہ ہوا تھا - دریا اس سہولت اور آرام سے عبور کیا کہ سابق کبھی ایسا آرام عبور کرنے میں نہیں پایا تھا - دیکھو مالک کی بھگت نوازی کہ جس حالت میں کہ ۹ تاریخ کو اطلاعی کارڈ کے پہونچنے کی بھی امید نہ تھی - اُس کارساز مالک نے بجنسہ برخوردار کو ملا کر میری بیقراری اور تشویش رفع فرمادی - جب اِس قسم کے افضال اور عنایات ایزدی ناچیز بندگان کے حال پر مبذول فرماکر مولائے کریم بندگان کو نوازتے ہیں تو کیونکر نہ سمجھا جائے

Marfat.com

کہ وہ دعاؤں پر توجہ نہیں فرماتے ؎

ماہروں را نگریم و قال را ✤ مادروں را بنگریم و حال را
ناظر قلبیم گر خاشع بود ✤ گرچہ گفت لفظ ناخاضع بود

حمد حمد شکر شکر ؎ لاف شوق تست در سم لیک در عمر دراز ✤ گرچہ فرسائد زبان
یک شمہ نتواں گفت باز۔ جی جی پرتی مالک کی توجہ ہر دم مبذول رہتی
ہے۔ جی جی سے اوسکا حساب خاص ہے۔ جسکو وہ مالک ہی جانتا ہے۔ الحمد
للہ رب العالمین۔ برکت نابکار

۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء۔ امرتسر۔ وقت ۷ بجہ صبح

کیڑیوں کو زمین سے کھڈ نکالتے ہوئے دیکھ کر میری نظر وسیع طور پر
دوڑی تو دیکھا کہ مثل کیڑیوں چوہے نیول وغیرہ جانور اوپر سے کھڈ نکالکر
زمین میں اپنا گھر جائے آرام بناتے ہیں۔ یہ زمین کے اندر سے نہیں نکلے باہر ہی مشیت
ایزدی سے رنگا رنگ کائنات بن کر زمین پر بسرام کرنے لگ گئی ہیں۔ شیر
چیتے وغیرہ جانور زمین کی غاروں میں رہنے لگ گئے۔ پرند جانور درختوں پر گھونسلے
بنا کر رہنے لگ پڑے۔ سانپ پرانی کھوڈوں میں گھس گئے۔ آبی جانور مچھلی نہنگ
وغیرہ پانی میں پیدا ہو گئے۔ بارش پڑنے سے گنڈوئے وڈوڈ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں
اور ہزارہا قسم کے جانور پیدا ہو جاتے ہیں۔ مادہ کے قوام سے حشرات الارض گدہڑی
ٹڈی وغیرہ جانور گوبر اور برازسے اور موریوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح
کل جیو کائنات کے مادہ کے قوام سے ارض کے اوپر مشیت ایزدی سے پیدا ہوئے
ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اور زمین کو بطور مکان رہائشی کے حسب ضرورت
استعمال کرنے لگ پڑے ہیں۔ آتما جو قائم بالذات ہستی ہے پرکرتی یعنی ہیولا و
عناصر اور پھر عناصر اور پھر رنگا رنگ کائنات زمین۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔

Marfat.com

آکاش۔ ستاری۔ سورج۔ چاند بن گیا۔ اور پھر ان عنصروں اور کرہ جات ستاروں۔ ارض۔ مریخ وغیرہ میں مخلوقات گوناگون چرند پرند بن گیا۔ شروع سے گوناگون بوقلمون جانور بن گیا ہے۔ یا اپنی سنکلپ میں ایسی کائنات آکاش ستاروں جانوروں والی کوہ دشت بحر و بر بنا رکھی ہے۔ جس سب کا ادھشٹان وہ (آتما) ہے۔ ڈارون کی تھیوری غیر معقول اور واقعات سے گری ہوئی ہے۔ واقعات کے مطابق نہیں ہے۔ چھپکلی سے شروع ہو کر بندر اور بندر سے انسان نہیں بنا ہے۔ الگ الگ ہستی ہر ایک نوع جانور کی شروع سے جداگانہ پائی جاتی ہے۔ اگر ایک جانور چھپکلی سے چوہا اور چوہا سے بلی اور بلی سے بندر اور بندر سے انسان بنتا تو ایسا ہی ہمیشہ بنتا رہتا ایسا بننا کیوں بند ہو گیا ہے۔ کوئی آدھا تیتر ہوتا آدھا بٹیر ہوتا۔ ایسی مثالیں دنیا میں عام ہوتیں۔ میں نے ضلع جہلم میں مقام ترتی پر مٹی سے پتھر بنتا دیکھا ہے۔ مٹی کے اوپر پپڑ چڑھتے جاتے ہیں۔ جیسے سیاہ سلیٹ ہوتی ہے۔ پہلے بھربھرے ہوتے ہیں۔ پھر سخت ہوتے جاتے ہیں حتیٰ کہ سنگین پتھر بن جاتے ہیں۔ جانوروں کے بننے کا ایسا ہی طریق ادنےٰ جانوروں سے اعلےٰ تک ہوتا تو اُن میں بھی ابتدائی حالتیں خام نظر آتیں۔ برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح۔

نکتہ۔ ض ویدانت شاستر بیاس جیو کے برہم سوتر کے تیسرے ادھیائے کے پہلے پاد کے پہلے سوتر میں درج ہے کہ "سوکھشم سنسکار پہلے جنم کے دوسرے جنم میں اس طرح جیو کے ہمراہ جاتے ہیں کہ جس طرح ہوا خوشبو کو لیجاتی ہے" اسی وجہ سے میرے خیال میں کوئی ذکی اور کوئی غبی ہوتا ہے۔ پہلے جنم کا عالم آدمی دوسرے جنم میں ذکی اور بے علم غبی ہوتا ہے۔ ذکی جو کچھ پڑھا یا سکھایا جاتا ہے

Marfat.com

اشارہ سے ہی جلدی مطلب کو پہونچ جاتا ہے۔ گویا قابل مستعد شیر کو جغرات بننے کے لئے جاگ لگ جاتی ہے۔ اور غبی کو سکھلانے میں محنت اُٹھانی پڑتی ہے بلکہ ذکی آدمی خود اندر اندر سے سوچ کر آپ مطلبوں کو پہونچتا اور عقدوں کو حل کر لیتا ہے۔ یہ پچھلے جنم کے سنسکاروں کی وجہ اور نتیجہ ہے۔ برکت نابکار

امرتسر۔ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء یکشنبہ وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ شری مہاراج رامچندر جو ایشور پرماتما کے اوتار تھے اور ایسا اوتار میرے نزدیک اور کوئی نہیں ہوا ہے۔ اِن بھگوان پر بعض ؎

بے خردِ چند ز خود بے خبر ✤ عیب پسندند برغمِ ہنر
دود شوندار بدماغے رسند ✤ باد شوندار بہ چراغے رسند

اعتراضات کرتے ہیں کہ سیتا مہارانی کا اُن سے ہر لیا جانا اون کے شایان شان نہیں تھا۔ اور کہ بالی کو بے گناہ آنجناب نے مارا اور سنمکھ ہو کر نہیں مارا یہ طریق عمل بھی حضرت عزوجل کا اچھا نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ بجواب اس کے گذارش ہے کہ آں حضور مریادا پرشوتم اوتار ہوئے ہیں۔ اونہوں نے اپنے طریق عمل سے خلائق کو ہدایت دی ہے کہ ضوابط کا ایسا پابند رہنا چاہئے کہ جیسا اون کے کارناموں سے پایا جاتا ہے۔ سیتا مہارانی کے ہر لیجانے سے یہ سبق ملتا ہے کہ کوئی شخص خوبصورت عفیفہ نوجوان عورت کو بلا حفاظت تنہا نہ چھوڑے جبکہ رام اوتار جو ایشور تھے لیکن انسانی حالت کی اس غفلت سے مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ تو ہماتما کی کیا حقیقت ہے۔ سیتا مہارانی رشیوں کے خون گوشت سے بمقتضائے شریرام بنا بر سزائے کیفر کردار راون متکبر سفاک نابکار کے ایک جہچری سے پیدا ہوئی تھیں۔ راون نے رشیوں کا گوشت اور خون اُن کے بدن کاٹ کر (ڈیکس) میں لیا تھا۔ جسکا نتیجہ اُسکو بھگتنا پڑا۔

Marfat.com

ے از مکافاتِ عمل غافل مشو ✤ گندم از گندم بروید جو ز جو

نہ سیتا مہارانی عورت تھیں نہ شری رامچندر انسان تھے۔ عظمت کبریائی کے رفع شور شر کے لئے خاص مظہر تھے۔ ے

بڑا راکھشوں کا ظلم تھا جہاں ✤ رکھیشور منیشور خرابی نشاں

ماری دیت سب لکھ ہوئی شاد ✤ بڑی کرپا کری پیڑ بھگتاں ہری

بالی کی جان سات درختانِ تاڑ میں مربوط تھی۔ جیسا کہ بمقتضائے آئین دس کی ہستی اسی طرح پیدا شدہ تھی۔ جبتک وہ درخت نہ بھنے جاتے تبتک بالی نہیں مرسکتا تھا۔ اگر وہ سنکھ ہوتا تو یہ درختان تیر جانسوز سے بنھے نہیں جاسکتے تھے اُس شاہ زور نے ان سات تاڑوں کے درختوں کو ایک ہی تیر سے دوختہ کرکے بالی کے جسم میں وہ تیر پہونچا دیا۔ کیا یہ انسانی طاقت کا کام ہے کہ ایک ہی تیر جانگداز سے سات درختان تاڑ اور جسم بالی کو بیدہ دے۔ بمقتضائے حکمت وظہور ازلی کے ایسا کیا گیا تھا اور بالی بے گناہ نہیں تھا۔ چھوٹے بھائی کی عورت کو زبردستی چھین کر زوجہ خود بنا لیا تھا۔ وہ اس گناہ کی پاداش میں واجب القتل تھا۔ جیسا کہ اُس کے سوال کے جواب میں آں عالی حضور نے فرمادیا تھا سوال و جواب بالی و آنحضور عالی کے حسب ذیل ہیں۔

سوال بالی ے ہوں بیری سکر [illegible] ✤ [illegible]

جواب آنحضور والا ے [illegible] ✤ [illegible]

انہیں کُدرشٹ دوکر جوئی ✤ [illegible]

یعنی چھوٹے بھائی کی عورت اور ہمشیرہ۔ بیٹے کی عورت اور دختر یہ چاروں برابر ہیں۔ انکو اگر کوئی شخص نگاہ بد (کُدرشٹ) سے دیکھے تو اُس کے قتل کردینے کا کوئی پاپ نہیں ہوتا ہے۔ دنیا میں بعض اوتار ایسے ہوئے ہیں کہ [illegible]

Marfat.com

شاستر جنہوں نے خود بیراگ پرکرن اپنی زبان مبارک سے فرماکر شری واسشٹ بھگوان کے مکھ سے اوچارن کرادیا جسکا نام جوگ واسشٹ ہے اور جسکو بالمیک منی نے سلک شلوک ہائے میں پرو دیا ہوا ہے۔ یہی شاستر سب سے بہترین اور اعلےٰ ترین حقائق بلند اور موکھش دینے والی کتاب عالم میں ہے۔ گیان کا سورج ہے۔ جہالت اور نادانی کی تاریکی (DARKNESS) سوائے اس کے عالم سے دور ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ خود حضور والا شری رام نے تعظیماً و توصیفاً حضرت واسشٹ بھگوان کی تعریف میں یہ شلوک فرمایا ہے "یدواکیار امرت پاپیا پرت پدم تتینگ سدا نیرسا۔ یدوا کیار ارتھ وچارنا دواب متا سورگوپی کا راگرہنگ۔ یدبانی بکھ داتم۔ پورن۔ من شانت پجھنگ جگت تول وت تسمئی سری گوروے واسشٹ مُنے نیتنگ نمس کورہی" * پاکیزہ گرنتھ اگر شری مہاراج بالمیک منی نہ رچتے تو ہمکو اس گفتگو کے اعلیٰ مقاصد جو مابین شری مہاراج رامچندر جیو اور شری مہاراج واسشٹ بھگوان کے ہوئی ہم تک کیونکر پہونچ سکتے۔ اور ہم جہالت اور نادانی کی تاریکی سے نکل کر کیونکہ منزل مقصود موکھش کو پراپت ہوتے۔ یہہ احسان اور ادپکار ہم پر شری مہاراج بالمیک منی نے ہی کیا ہے۔ اسواسطے میں شری مہاراج بالمیک منی کو اپنا گورو دیو سمجھتا ہوں۔ اور شلوک مذکورہ کے پڑھنے کے بعد ایک فقرہ اپنا طبعزاد بحق شری مہاراج بالمیک منی جیو کے پڑھا کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ "تسمئی سری گوروے بالمیک منی نیتنگ نمس کورہی" جیسے مسلمان حضرت محمد صاحب کی شان میں انکو حبیب خدا اشرف انبیاء اور صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ جبکہ شری مہاراج رامچندر جیو نے جو ایشور پراتما ہیں واسشٹ بھگوان کی تعریف فرماکر انکو نتینگ نمس کورہی کہا تو ہم اگر واسشٹ بھگوان کو صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کہدیں تو کیا بیجا ہے۔ ای جوک کی طرح چشمہ شیر سے بھی خون چوسنے والو
(چشمۂ شیر است پستان ۔ خوں ازو نوشد زلو) شری مہاراج رامچندر پرشوتم
شوامی پر نکتہ چینی اور حرف گیری سے پرہیز کرو۔ اور توبہ کرو۔ برکت نابکار
امرتسر ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح۔

نکتہ۔ قوت ارادی اس عاصی کی اب ایک عجیب کیفیت پکڑ گئی ہے۔
لکھنے سے باز نہیں رہ سکتا ہوں۔ بخدمت لالہ پیارے لعل صاحب زمیندار
بروٹھا ساکن علیگڈھ مالک مطبع ودیا ساگر پریس کے جو ایک صاحب کمال
لائق آدمی مصنف و مؤلف نہایت اعلیٰ مضامین کی کتب کرامات جوہر تحقیقات
ملک عدم وغیرہ کے بے نظیر آدمی ہیں۔ مہینہ پندرہ روز ہوئے راقم نے ایک
عریضہ گذارش کیا تھا۔ جسکے جواب سے اونہوں نے ممتاز نہیں فرمایا تھا تین
چار روز سے دل میں آرہا تھا۔ کہ ایک اور خط مشعر شکوہ عدم ارسال جواب
تحریر کروں کہ قریباً ایک ماہ سے جواب سے محروم رکھا ہے۔ کل خط لکھنے ہی
لگا تھا لیکن کچہری کے وقت کے قریب ہو جانے سے لکھنے سے رہ گیا۔ ارادہ
کیا کہ کل یعنی آج خط لکھدونگا۔ کچہری میں جب ایک بجہ کا وقت ہوا تو ڈاکیہ
خطوط لایا۔ جسمیں لالہ پیارے لعل صاحب کا عنایت نامہ بھی تھا۔ جسمیں بارہ
دیر سے جواب دینے کی معذرت لکھی تھی گویا تین چار روزہ میرے دل کی کشش
نے اون کے دل کو ہلایا اور اونہوں نے خط جوابی متضمن معذرت تاخیر
کے ارقام فرمادیا ۔ مولا کریم تجھسا کوئی دوسرا نہیں ہے یاد نہیں فرماتا ہے
آسرا نہیں۔ برکت عاصی امرتسر۔

امرتسر۔ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۹ بجہ صبح

نکتہ۔ نہایت ضروری اور ٹھیک بات ویدانت شاستر یعنی برہم سوتر شنکر

بیاس جیو مہاراج کے تیسرے ادھیا کے پہلے پاد کے سوتر ۱۳ میں بحوالہ کٹھ بلی اوپنشدہ کے لکھا ہے کہ "جمراج جی نے نچکیتا سے کہا کہ جو مورکھ پرلوک کے ادھیار کو نہیں جانتا اور روپیہ کے موہ کر کے مُوڈھ ہوا پرماد کو کرتا اور کہتا وسمجھتا کہ یہی استری پُتر لوک کا سار ہے پرلوک کوئی بستو نہیں سو بار مبار میرے بس ہوتا ہے" پس ای غافل دنیا کا دامن چھوڑ و اس سے مونہہ موڑو۔ خالق ملک سے من جوڑو ؎ ای دل بیُراز ہر چہ ترا پیوند است ✤ زیرا ہمہ بر جانِ تو فرد ابند است

سود ے طلب از عمر کہ سرمایۂ عمر ✤ روزِ چند است وکس نداند چند است

شوقے کہ شود بجز خدا پابند یست ✤ عقلے کہ شود مائل دنیا بند یست

در راہ خدا بجز خدا اے سالک ✤ دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بند یست

ہر خیالے غیر حق را دزد خواں ✤ عارفاں را ہر زماں ایں وردداں

دنیا کو پورانا مسافر خانہ جانو رین بسیرا کر کے صبح رمتے بنو ؎

دل بستگی ہست مادر ہر ماتمی کہ ہست ✤ مو زائد از تعلق ماہر غمے کہ ہست

جہاں اے براد نماند بکس ✤ دل اندر جہاں آفرین بند بس

وہن پُتر۔ استری کا سبندہ ندیا ناؤ سنجوگ ہے۔ کچھ اپنا نہیں ہے۔

برکت نابکار۔ ۱۵ جولائی ۱۹۱۳ء۔ وقت ۹ بجہ صبح

امرتسر۔ ۱۶ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ ہماری ایک رشتہ دار نے ایک رسم رشتہ داران پر لاہور آج کے واسطے آج صبح جانا تھا۔ عموماً چند روز کے بعد ایسے رسومات پر وہ چلا جایا کرتا ہے جس سے ہم کو تکلیف اور بے آرامی ہوا کرتی ہے۔ کل ہمنے دل میں کہا کہ کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ اب کے تو وہ نہ جائے۔ کل شام کو لاہور سے خط آگیا کہ اُس کے رشتہ داروں نے وہ رسم کل ہی کر لی ہے۔ اس لئے وہ

Marfat.com

رشتہ دار ہمارا بوجہ انجام ہو چکنے رسم مذکور کے لاہور جانے سے رہگیا نہ جا سکا۔
سبحان اللہ وبحمدہ۔ کل ہی ایک دوست نے شام کو آنا تھا۔ وقت امید والا
اُس کے آنے کا گذر گیا۔ ہماری زبان پر یہ لفظ تھے کہ وہ دوست نہیں آیا
کہ نیچے سے اُس کی آواز آئی اور وہ ملنے کو آگیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

برکت نابکار ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

امرتسر۔ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ روز۔

کل صبح ایک مکرّم کو ملنے جانا تھا۔ وقت ۹ سے ۱۰ بجہ تک کا تھا۔ بھوکہ
ابھی پوری نہیں لگی تھی۔ دل میں کہا کہ اگر روٹی کھا کر گیا تو وقت میں گڑبڑ
ہو جائیگی اور اچھی طرح کھانا بھی نہ کھایا جائیگا۔ اگر ایسا ہو کہ کچھ مکھن لسی (چھاچھ)
کھا جائیں تو کچھ پیٹ کو بہاڑہ بھی ملجائے اور وقت بھی ملاقات کا ٹھیک
رہیگا۔ کہ یہ خیال دل میں ہی تھا کہ گھر والی نے نیچے کی منزل سے آواز دی۔ کہ
لسی مکھن کچھ کھا جاؤ۔ میں نے کہا لاؤ۔ وہ فوراً لے آئی اور میں کھا کر ملاقات
مکرّم کو چلا گیا۔ پھر کل شام کو لیٹا ہوا تھا خیال کیا۔ فلاں دوست سے کچھ بات
چیت کرنی ہے۔ لیکن وہ اُسوقت ملنے کو نہیں آیا کرتا۔ اور گھر اپنے میں بھی اُس
وقت نہیں ہوا کرتا کہ بلا لیتا۔ یہ امر ابھی دل میں ہی بچار رہا تھا کہ اُس دوست
نے فوراً غیر معمولی طور پر آکر آواز دی۔ میں نے بُلا لیا۔ اور بات چیت ہوتی رہی
آج رات کو سخت وَٹ (حبس) تھا۔ صبح اوٹھ کر دل میں کہا کہ فضل خداوندی
سے آج اگر بارش ہو جائے تو تعطیل کا دن ہے اچھا سہانا گذر جائے۔ [illegible]
کوئی ابر نہ تھا۔ حجامت بنوا کر اُٹھا تو دیکھا کہ ایک سمت کو ایک ٹکڑا ابر کا پُر
از آب ہے اور چیلیں (بنچھی) اوس ابر کے نیچے بہت سی مسرت سے اُڑ رہی
ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ تھوڑی سی بارش شائد اِس ٹکڑہ ابر سے ہو جائے

Marfat.com

یا ممکن ہے کہ ہوا اِس ٹکڑہ کو اُڑا ہی لیجائے - کہ مَیں چارپائی پر بیٹھ کر حسب معمولی ویدانت شاستر (برہم سوتر) شری بیاس دیو جی کا پاٹھ کرنے لگا - جب تھوڑا پڑھ چکا تو کیا دیکھا کہ وہ ٹکڑہ ابر پھیل کر محیط آسمان ہوگیا ہے اور چہار طرف بارش شروع ہوگئی - جو اُسوقت ۷ بجہ سے اسوقت تک جو ۱۱ بجہ کے قریب کا وقت ہے برس رہی ہے - اور ابھی برسنے کی امید ہے - دن نہایت سہانا اور خوشگوار ہوگیا ہے - ساون مہینہ آغاز ہے - شب برات کی آج تعطیل ہے کل اتوار ہے - کل بیاس پوجا (پورنماشی) کی تعطیل تھی - اب بولو - دیکھو کہ مَیں ہیچ کارہ نالائق عصیاں کردار کیا اور میرے خیالات کا فوراً پورا ہونا کیا - حافظ

سہو و خطائے بندہ چو گیرند اعتبار ✤ معنیٔ عفو و رحمتِ پروردگار چیست

نظامیؒ - گناہِ من ار نامدی در شمار ✤ ترا نام کے بودی آمرزگار

گر این خاک دی از گناہ تافتی ✤ بآمرزش تو کہ راہ یافتی

سبحان اللہ وبحمدہ - اللہ اکبر - اللہ اکبر - ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر

گاہ آری خلیلے زبت خانۂ ✤ کنی آشنائی ز بیگانۂ

برکت عاصی نابکار امرتسر

امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۱۳ء - وقت ۹ بجہ صبح

نکتہ - دو چار روز ہوئے - میرے دل میں آیا کہ کسٹل بڈہل اچھی ترکاری ہے - اگر ملجائے تو بہت اچھا ہو - اپنے آدمی کو تلاش کے لئے کہنا چاہتا تھا لیکن ابھی دل میں ہی یہ بات تھی - صرف یہ ذکر کر چھوڑا تھا کہ کہیں سے کسٹل بڈہل ملجائے تو اچھا ہو - آج اسوقت ایک دوست نے دو کٹھل بڈہل بھیجدئے - کہ فلاں مقام سے لایا ہوں - سبحان اللہ وبحمدہ - الحمد للہ رب العالمین

برکت عاصی

Marfat.com

امرتسر - ۲۶ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ - صبح

نکتہ - ہم اپنے بھی نہیں ہیں - یعنی ہمارا اپنا آپ بھی ہمارا نہیں ہے - نہ کچھ ہمارا ہے - آپ خدا تعالیٰ سب کچھ ہیں اور سب کچھ آپکا ہے - برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - باتونی سادھو فقیر گرہستیوں سے بھی ناقص ہیں - کہ مفت خور ہیں دنیادار لوگ دنیا کا تو کچھ سنوارتے ہیں - یہ باتونی فقیر جو صاحب حال نہیں ہیں - مسندوں چارپائوں پر عمدہ عمدہ توشک بچھا کر سرہانہ لگا کر بیٹھتے ہیں کیسا ہی کوئی شریف صاحب علم صاحب ہنر گرہستی انکے پاس جائے اُس کو حقارت سے چٹائی پیڑی پر بٹھلاتے ہیں - اور پھر طرفہ یہ کہ اونہیں گرہستیوں کو چکنی چپڑی باتوں سے بھوجن بستر اور نقدی سے لوٹتے ہیں اور پھر علتیں اور لچ کرتوتیاں کرتے ہیں کہ نلکہ کا پانی ولایتی سفید کھانڈ نہو - وغیرہ وغیرہ سب کچھ بھوجن بستر مکان گرہستیوں سے حاصل کر کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں - پھر اگر بھوجن کھلا کر کوئی کپڑہ یا نقد روپیہ دیا جائے تو اپنی وِرکتا ظاہر کرتے ہیں - کوئی پوچھے کہ کیا تم جنگلی کند مول کھاتے اور بھوج پتر یا اور پتے درختوں کے پہرتے ہو - اور زمین پر سوتے ہو - وِرکتا تو یہ ہے - گرہستیوں کے شہروں میں منڈلیاں لاکر اوترتے ہو - پوری کچوری - کھیر - بھلا - پکوڑی - عمدہ عمدہ بھاجیاں مرغن کڑاہ پرشاد اوڑاتے ہو - اور کم محدود لیاقت رکھتے ہوئے صاحب کمال لوگوں کو حقیر نظر سے اپنے سے کم دیکھتے ہو - اگر ذرا سی شکم درد یا سر پیڑ ہوجا تو مغموم شکل بنا کر ڈاکٹروں اور ویدوں طبیبوں کی طرف معرفت گرہستیوں کے رجوع کرتے ہو - رکھی کیش پر بھی سدا برت راجوں مہاراجوں امیروں سے بھوجن اوڑاتے ہو - اور پھر دنیا و محنتوں مشقتوں سے استفراغ ہوتی ہوئی

Marfat.com

بہی ابہیاس سے کورے - دوچار شرتیاں مانڈوکا اپنکھد کی دوچار کٹھ بلی چہاندوک کی سنادیں - چند سمرتیاں بھگوت گیتا کی - کچھ اقوال شنکراچارج کے سنادیں - یا چند آیات قرآن شریف کی - کچھ بیت مثنوی مولانا روم صاحب کے - کچھ خواجہ حافظ - شاہ نیاز احمد صاحب کے اور کچھ کافیاں سائیں بلہے شاہ صاحب کی سنادیں - بس یہ انکا کمال ہے - بہلا یہ شرتیاں اور آیات - اشعار بزرگان وغیرہ گرہستی لوگ نہیں جانتے - ہم سراوس کے آگے جہکائیں گے جو ابہیاسی پرش صاحب کمال ہو - الٰہی طاقتوں سے مزین ہو - ایسے سادہو اور فقیر فقرا اور سنیاس کا نگ ہیں - اور ایک دوکانداری بنائی ہوئی ہے - انکی صحبت میں بیٹھکر تضیع اوقات نہ کرو - وقت کی قدر کرو - ابہیاس سے عاقبت کو سنوارو - ک کرماں دی رتڑی اک چنگی - تولہ عقل دا کم نہ آوندا اے - برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - ہم سنا کرتے تھے - جسکو معرفت الٰہی حاصل ہوجاتی ہے - اُسکو دنیاوی نعمتیہ سامان عیش وعشرت گوشت خوری وغیرہ کچھ اثر مخالف نہیں کرسکتے - اُن کے عرفان حاصل شدہ کے ہاضح نہیں ہوتے - اُنکا دل کالا نہیں کرتے - ماہیو سجنوں یقین کرو یا نہ کرو - اس خاکسار ردِ خلائق ہیچتر از ہیچ راقم کو اب اپنی حالت دیکھکر اوس سماعی بات کی تصدیق ہوگئی ہے - الحمدللہ رب العالمین اللہ اکبر اللہ اکبر - برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۳ وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ - ای قضا - اے ہاہا یا - تو نے رامچندر کرشن جیسے اوتاروں - راجہ جنک دشرتھ جیسے دہرماتما مہاراجوں - جمشید - سکندر - اکبر جیسے عالی

Marfat.com

شہنشاہوں - ہنومان - بھیم سین - ارجن جیسے جوہوں - رستم جیسے بہادروں - حاتم طائی - راجہ کرن جیسے سخیوں - واشسٹ بشمبھر پراشر جیسے دہرم کے سمندروں بالمیک بیاس شنکراچارج جیسے مصنفوں - سعدی جیسے عام گو جامی جیسے دل جلوں عطار شمس تبریز مولوی روم نیاز بلہے شاہ جیسے موحدوں - لقمان - افلاطون ارسطو - بوعلی سینا - نظامی - گنجوی - سقراط - جالینوس جیسے حکیموں - دھنتر جیسے ویدوں - نیوٹن - گلیلیو جیسے موجدوں - بھرتری - تیغ بہادر جیسے بیراگیوں نانک کبیر جیسے راستگوؤں - موسیٰ - عیسےٰ - محمد صاحب - حضرت نوح جیسے پیغمبروں نپولین جیسے جرنیلوں - کیشب چندر سین - سردھا رام جیسے سپیکروں - حافظ جیسے شیریں کلاموں آزادی کے سرتاجوں - سودا تلسی داس میر حسن نظیر عرفی غنی - خاقانی - ثنائی غنیمت - مخفی - وصالی - فردوسی - مغربی - وارث شاہ جیسے سحر بیان شاعروں اور کئی صاحب کمالوں صاحب ہنروں کو مار مٹایا صفحۂ ہستی سے اوٹھا دیا - تو میں کس باغ کی مولی ہوں - ؎

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند + کز ہستیش بروی زمیں یک نشاں نماند

برکت نابکار ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

امرتسر ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ - انسان کے دانت راکھشیوں والے نہیں بنائے گئے ہیں وہ گوشت کو نوچ کر دانتوں اور ناخنوں سے کھائے - اس لئے انسان گوشت کھانے کے واسطے نہیں بنایا گیا - اگر گوشت خوری کیواسطے بنایا جاتا تو اسکے دانت اور ناخون مثل شیر چیتا - بھیڑیا - گربہ وغیرہ درندجانوروں کے دانت اور ناخون رکھتا ہوتا اور کچا گوشت چبا اور کھا سکتا - اسلئے انسان کو گوشت کھانے سے بمقتضائے قانون قدرت کہ قانون تمدن اس کی گوشت خواری کا تقاضا نہیں کرتا پرہیز

Marfat.com

کرنا چاہیئے - بھون پکا کر قاعدہ قدرت کے خلاف نہ کھاوے - خدائی منشاء کی خلاف ورزی نہ کرے - ۳۱ جولائی ۱۹۱۳ء

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - دیکھو بھائیو! اپنی والدہ کا آدمی دودھ پیتا ہے - اُس کے شیر کا احسان تمام عمر اپنی گردن پر سمجھتا ہے - ۳۲ دھاریں بخشنے کا مقولہ (ماں کیطرف سے) مشہور ہے - شائد بچپن کی عمر میں تین سال تک اس شیر کی غذا رکھتا ہے - اِس عرصہ میں تھوڑی مقدار کا دودھ تھوڑی عمر تک پیتا ہے تو ماں کا احسان مانتا ہے اور اوسپر سختی کرنے سے باز رہتا ہے - کیا یہ وفا کی شرط ہے کہ گائی بھینس بکری - بھیڈی - اِن جانوروں کا دودھ تمام عمر منوں مونہی پیوے اور پھر اُنکو ذبح کرکرا دنکا گوشت کھا وے - اس سے کہا کر تمکہن اور احسان فراموش بے وفا ظالم ایسے انسان کو نہ سمجھنا چاہیئے - کیا مقتضیٰ شرافت انسانی یہی ہے - اسی طرح جو خادم اپنی خدمت دل سے بجالاتا ہے اوسکو انعام وپنشن آقائی حق شناسی عطا کرتا ہے - تمام عمر نرگاؤ اور جاموش ایسی قابل قدر خدمات مثل قلبہ رانی غلہ کو جمع کرکے اندرون خانہ ڈالنا - سفر رستہ ریگ دار اور کچا کا تیتی زمین میں بذریعہ رتھوں - بہلیوں - گڈوں کے انجام کرانا - دھوبیوں کے کپڑہ کے لشتاری (بیلوں کا) ڈھونا انجام دیتے ہیں - کیا یہ خدمات ایسی قابل قدر نہیں ہیں کہ عالم ضعیفی میں ان جانوروں کو پنشن دی جائے - بجائے اِس کے ایسے مفید جانوروں کو کاٹ کر کھا جانا درحالیکہ گذارہ اور غذاؤں عمدہ سے ہوسکتا ہے - یہی مقتضائے شرافت انسانی ہے - اے انسانو! انصاف تمہارے پر ہی رہا - برکت ناچار

Marfat.com

مقام تاریخ وقت ایضاً

کھٹملوں کو پلنگ کے بان اور سوتڑی سے از خود ہزاروں کی تعداد میں اور دشٹہ کے کیڑوں کو دشٹہ سے اور جوؤں کو پسینہ سے اور ڈڈوؤں کو سیلابہ سے اور مچھلیوں کو پانی سے۔ گدھڑیوں اور ٹڈیوں کو سرگین وغیرہ سے بے اندازہ تعداد میں از خود اوتپت ہوتے دیکھکر اور نانا پرکار کی بناسپتی کو زمین سے اوگتی دیکھ کر تتبع ہوتا ہی۔ کہ اسی طرح کل عالم برہم (حضرت واجب تعالیٰ) سے جو کل طاقتوں کا مخزن ہی اس کی مرضی سے بمقتضائے ایکو اہنک بہشیامی اوتپت ہو جاتا ہے۔ باری تعالیٰ ایک ایسی طاقت ہے کہ برقی۔ مقناطیسی۔ کہربائی۔ ناری نوری آبی خاکی علمی سب طاقتوں کا جوہر ایک مجموعی واحد طاقت اور صورت میں ہے۔ جب بستار کرنا چاہتا ہی تو مثل بجلی کے چمک پڑتا ہے۔ اور آتشبازی کے انار اور پھلجھڑی اور فوارۂ آب کی طرح ظہور پکڑ لیتا ہے۔ برکت نابکار

مقام تاریخ وقت صدر

نکتہ۔ بے نقش برہم ہی۔ نقوش جہان ہی۔ نقوش عالم ہی۔ بے نقش دہشتان ستیا ہے۔ برکت نابکار امرتسر۔ ۳۱ جولائی ۱۹۱۳ء۔ ۸ بجے صبح

امرتسر یکم اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح۔

نکتہ۔ ہے پربھو۔ وہ تیری کیا طاقت اور نور ہی کہ ایک انسان دیکھتا ہی دوسرے انسان کا ایسا دلدادہ [illegible] کہ از خود [illegible] لوک لاج مٹا دیتا ہے۔ پرلوک کا خوف [illegible] دیکھکر شیخ صنعان ایسے موہت ہوگئے کہ [illegible] سے عشق ترسا بچہ خواہم کرد صنعانم کشت [illegible]

Marfat.com

عشق در ہر جا کہ زد تاثیر کرد۔ محمود غزنوی جو سلطان تھا۔ ایاز غلام خود کا کیسا گرویدہ ہو گیا تھا ؎ محمود غزنوی کہ ہزارش غلام بود + عشقش عناں کشید غلام غلام شد۔ شاہ کیکاؤس نے سودابہ کے عشق میں گرویدہ ہو کر سیاوش ولیعہد خود سے نا ملائم سلوک کیا جس سے وہ توران کو نکل جانچہ۔ اور وہاں جا کر افراسیاب کے حکم سے باغوائے گرشیوز۔ کردی زرہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ لونان رانی کے کہنے سے راجہ شالباہن نے پورن بھگت اپنے پسر نورچشم کو چاہ میں گرا دیا۔ فرہاد نے شیریں کے پیچھے کوہ بیستون چیرا اور آخر مایوسی سے سر پر تبر مار کر ہلاک ہوا۔ مجنوں جو شہزادہ قیس تھا۔ لیلیٰ کے پیچھے صحرا گزین ہوا۔ ہیر نے رانجھا کے پیچھے لوک لاج چھوڑ دی۔ سسی نے پنوں کے واسطے تھلوں میں جان دے ڈالی۔ سوہنی مہینوال کے پیچھے اور مہینوال سوہنی کے پیچھے غرقاب دریائے چناب ہوئے۔ مرزا صاحباں کے پیچھے تیروں سے چھیدا گیا۔ وامق عذرا اور یوسف زلیخا کی بھی داستان ہے۔ غنیمت کنجاہی جیسے لائق شاعر فرماتے ہیں۔ کہ ؎ برآمد بر در مکتب خروشم + کہ من سیپارۂ دل میفروشم۔ حافظ جیسے لسان الغیب فرماتے ہیں کہ ؎

ایں ہمہ قند و شکر کز سخنم میریزد + اجر صبریست کہ از شاخ نباتم دادند

ولہٗ۔ فغاں کیں لولیانِ شوخ و شیریں کار شہر آشوب + چناں بردند صبر از دل کہ ترکانِ خوانِ یغما را

ولہٗ۔ خونِ ما خوردند ایں کافر دلاں + ای مسلماناں چہ درماں الغیاث۔

دین و دل بردند و قصدِ جاں کنند + الغیاث از جورِ خوباں الغیاث۔

ولہٗ۔ غلام نرگسِ مستِ تو تاجدار انند + خرابِ بادۂ لعلِ تو ہوشیار انند۔

نہ من بر آں گلِ عارض غزل سرائم و بس + کہ عندلیبِ تو از ہر طرف ہزار انند۔

سری کرشن مہاراج کی مند مسکان اور ترچھی نظر سے برج کی گوجریوں کی

Marfat.com

بستی اُجڑ گئی - اندر راجہ اہلیا کے پیچھے ہزار بھگ والا ہو گیا - .. .. ..

.. ..

کہاں تک گنتی کروں - ہے پربھو - یہ کیا طاقت ہے - اسکا راز آپ ہی جانتے ہیں میری ناقص عقل نہیں سمجھ سکتی - اور دیکھو زبان کی گویائی کو کیا طاقت دی ہے کہ حافظ - بہرتہری - تیغ بہادر - بھلے شاہ اور کئی دیگر بزرگوں کی بانیوں (کلاموں) سے کئی انسان وجد میں ہو کر ناچنے لگ جاتے ہیں - درختوں کے ساتھ اوندھے لٹکائے جا کر گھنٹوں جھولتے ہیں - ؎

جانہائے مُردہ اندر گورِ تن + برجہد ز آوازشاں اندر کفن
گر مطربِ حریفاں ایں پارسی بخواند + در وجد و حالت آرد پیرانِ پارسا

راگ اور راگنیاں ہرنوں کو جنگل سے کھینچ لاتی ہیں - سانپوں کو اُنکا خونخوار زہریلا سبھاؤ بھلا کر دیوار بنا دیتی ہیں - مشہور ہے کہ ایک راگ زمین کو بھی وجد میں لے آتا ہے - کہ زلزلہ آجاتا ہے - تیریاں توہیں جانے - لا علم لنا الا ما علمتنا

؎ چہ خوش باشد آوازِ نرم و حزین + بگوشِ حریفانِ مستِ صبوح
بہ از روے زیباست آوازِ خوش + کہ آن حظِّ نفس است و ایں قوتِ روح

برکت نابکار امرتسر یکم اگست ۱۹۱۳ء

وقت ۶ بجے صبح یکم اگست ۱۹۱۳ء - امرتسر -

بہشت اور دوزخ میں خیال کرتا ہوں کہ اس دنیا میں ہی ہیں - میری عزیز از جان پرانوں سے بھی پیاری یازدہ سالہ اوتار ایشور بھگوان ارجن دان لقمان لڑکی بی بی بھگوتی نے مجھے جب داغ مفارقت دیا تو میری [illegible] تاریک ہو گیا - اور مجھکو تب سے اب تک ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ کسی کھولتے ہوئے تیل کے کڑاہ میں مجھ زندہ کو ڈالدیا گیا ہے - آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں جاری

Marfat.com

رہتی ہیں۔ جہان کی کوئی چیز مرغوب عزیز اور دلچسپ معلوم نہیں ہوتی۔ اونہیں کے چرنا ربند میں دل شب و روز و ہر شام و ہر بامداد کھائے پیتے چلتے پھرتے بیٹھتے اوٹھتے سوتے جاگتے لگا رہتا ہے۔ اے بندگانِ خدا میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے رَو رَو نرک یہاں ہی دیکھ لیا ہے۔ اور کوئی رَو رو نرک نہیں ہوگا۔ مفارقت تخت جگر قیامت کا نمونہ ہے۔ حافظ سچ کہتا ہے ؎

حدیث ہول قیامت کہ گفت واعظ شہر ✤ کنایتے ست کہ از روزگار ہجراں گفت

بہشت بھی شائد ایسی جگہ دکھلائی دیجائے۔ ان مع العسر یسرا بمصداق سبقت رحمتی علی غضبی۔ خداوند عالم و عالمیان نے ایک لڑکی میرے سب چھوٹے بیٹے پسر کے گھر عنایت فرمائی ہے۔ جو بجنسہ بھگوتی جیو الوپ شدہ جیسی دانا ہے۔ اور مجھ سے بے اندازہ پیار کرتی ہے اور خیر خواہی کا اظہار فرماتی ہے۔ جس سے مجھکو یہ یقین پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت باری تعالےٰ عزّوجل نے میرے قلق و بے قراری اور سوز و گداز صادق کو دیکھکر ترس اور رحم فرما کر بھگوتی جیو الوپ شدہ کو ہی واپس فرما دیا ہے۔ ؎

خدا گر بحکمت ببندد دری ✤ کشائد بفضل و کرم دیگری

واللہ اعلم بالصواب۔ یہ حالات دیکھ کر اس لڑکی عطا شدہ کا نام بھی میں نے بھگوتی ہی رکھدیا ہے۔ برکت نابکار

امرتسر۔ وقت ۱۱ بجے صبح یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ء

تکملہ۔ اتوار گذشتہ کو میں نے دیر سے روٹی کھائی۔ پھر کچھ اور پھل پھول کھا لیا اور سہ پہر کو کچہری سے آکر جو ناشتہ تناول کیا کرتا ہوں۔ نہیں منگوایا تھا۔ وقت مقررہ پر اوس ناشتہ کو طبیعت نے چاہا۔ منگواتا تو دیری ہو جاتی۔ ابھی دل میں سوچ ہی رہا تھا کہ منگواؤں یا نہ منگواؤں تو ایک دو رو دراز

Marfat.com

کی رشتہ دار عورت وہ ناشتہ لے آئی۔ اور وہ مجکو اُسی دم کھانے کو لگیا۔ خداوند تعالیٰ کی صاحبی اور عنایت کا کیا کہئے ؎

زمہر او نوازش کند بندہ را۔ برکت نا بکار عاصی

امرتسر۔ یکم اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ۔ نیائے والے فلاسفی والے دویت وادی استدلال کرتے ہیں۔ کہ جڑھ چیتن نہیں ہوسکتا۔ چیتن جڑھ نہیں ہوسکتا۔ اس جھگڑہ جڑھ چیتن میں لگے رہتے ہیں۔ اور اُن کی بھٹکنا نہیں مٹتی۔ ہم پرتکھشہ وادی ہیں ایک ہی طاقت کو جڑھ چیتن روپ پرتکھشہ ویراٹ۔ سروپ برہمانڈ دیکھتے ہیں۔ وہ ہی ہردم حالتیں پلٹتا رہتا ہے۔ محمود شبستری ؎

بہر لحظہ بہر ساعت بہر دم + متبدل میشود احوال عالم

دو چشم فلسفی چوں بود احول + ز دہشت دیدن حق شد معطل

ولے کز معرفت نور و صفا دید + بہر چیزیکہ دید اوّل خدا دید

ہم صفائی باطن سے کہ ہمارے دل میں کوئی اٹک نہیں ہے اسی ظاہری دیدہ سے برہمانڈ روپ ویراٹ خداوند تعالیٰ کا روزمرہ درشن کر رہے ہیں۔ جامی ؎

آنچہ دل از پیش بدانستہ بود + پیش بصر جملہ ہویدا نمود

دید کہ عالم ز سمک تا سما۔ + نیست بجز واجب ممکن نما۔

مغربی ؎ یار ما ہر ساعتی آید ببازار دگر + تا بود حسن و جمالش را خریدار دگر

کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند + مظہر دیگر نماید بہر اظہار دگر

نیاز ؎ تھا وہ برتر شما و ما سے نیاز + پر اوسی کو شما و ما دیکھا۔

گورو امرداس۔ ایہہ سنسار جوتوں دیکھیا ہر روپ ہے ہر روپ نظریں آیا۔ دویت وادی کے دل میں اٹک ہے۔ کہ جڑھ اور ہے اور چیتن اور

Marfat.com

ہے - جڑہ کو جہان سمجھتا ہے اور چیتن کو خدا سمجھتا ہی - اسلئے حیرت کی تاریکی میں اندھا ہے اور مایوسی کے بحر نا پیدا کنار میں ڈوبا ہوا ہی - خدا کو جہان سے الگ ڈھونڈھتا ہے - اسی لئے محروم رہتا ہے - خدا اگر کوئی علیحدہ جہان کی ہستی ہو تو ڈھونڈے سے ملے - اور دیکھنے میں آوے - چونکہ خدا کوئی چیز علیحدہ جہان سے نہیں ہے - اس لئے جستجوئے بسیار سے نظر نہیں آتا ہے - اس لئے دویت وادی عقل فکر نظر سے پرے اوسکو بتلاتے ہیں - اور اسی خیال میں مایوس اور محروم مرجاتے ہیں - اے وائے بدنصیبی - فرضی چیز کبھی نہیں مل سکتی ہے ؎

جہاں مولا شدہ مولا جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے

بیدل - بود شاخ و برگ و گل در تخم دانش منجمد + در تماشائے خود نمائش شد سیر این گلزار ما -

تیغ بہادر - کا ہے رے بن کہو جن جائی - سرب نواسی سدا ایسا تو ہی سنگ سمائی - پوہپ مدھ جیوں باس بست ہے - مکرماہہ جیسے چھائی تیسے ہی ہر بسیں نرانتر گھٹ ہی کھوجو بھائی - باہر بہیرا ایکو جانو - ایہہ گور گیان بتائی - جن نانک بن آپا چینے مٹے نہ بھرم کی کائی - ؎

جیسے جل تے بُدبُدا اُپجے بنسے نیت + جگ رچنا تیسے رچی جان لیو ری میت

؎ عقل این جا کور آمد یا مضل ؎ رہا کن عقل را با حق ہمے باش +

کہ تا بے خور نزار د چشم خفاش - نسبت العقل بالکشف کنسبت الوہم بالعقل ؎ ہر کہ اینجا ندید محروم است + در قیامت ز لذتِ دیدار -

دل کی گرہ کھولکر انہی چشمانِ سر سے مشاہدہ جمال خداوندی کرو - دیکھتو روزمرہ تم بھی ہو - لیکن شک دویت نے تمکو نظارہ سے محروم کر رکھا ہے - از ماست کہ بر ماست - ؎ تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز - بر کت عاصی نابکار

Marfat.com

امرتسر ۴ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ۔ یوں تو انسان کی توجہ جو سوائے باریتعالیٰ کی محبت کے اور دنیاوی کاموں میں لگائی جاتی ہے۔ سب محروم رکھنے والی نجات سے ہوتی ہے۔ کیونکہ زندگی چند روزہ ہے اور اسباب عالم فانی ہیں۔ ایسی چیزوں کے لئے جو فانی ہیں اور جنکا چند روزہ تعلق زندگی تنا ہی سے رہتا ہے۔ عزیز سرمائہ عمر کو ضائع کرنا سخت غلطی اور ناعاقبت اندیشی ہے۔ مگر پھر بھی دنیاوی کاموں سے کچھ فائدہ زندگی محدود کو پہونچتا ہے۔ اب اون بھائیوں سے کیا کہئے کہ جو نہ دینی کام نہ دنیاوی کام کرتے ہیں۔ تاش۔ چوپٹ۔ گنجفہ۔ شطرنج لیکر ہو بیٹھتے ہیں۔ دین و دنیا دونوں بھلا دیتے ہیں۔ بے بہا زندگی کو گھٹی کوڑاں رولا دیتے ہیں۔ اے وائے بدنصیبی۔ برکت نابکار۔

مقام۔ تاریخ وقت ایضاً

نکتہ۔ میرے خیال میں زندگی کے پانچ مقصد ہیں:۔

۱۔ خدا کا ثبوت۔ ۲۔ جہان کی چگونگی معلوم کرنا۔ ۳۔ اپنی اصلیت معلوم کرنا۔ ۴۔ ہمکو کیا کرنا چاہئے۔ اپنا فرض پیدائش معلوم کرنا +

۵۔ ہمارا انجام کیا ہوگا۔ سو ہم نے اس کتاب نکات میں ان پانچوں مقصدوں کو بدرجۂ یقین تبلا دیا ہے۔ ۱۔ خدا کو ہم نے بتلا دیا ہے کہ انت آتما قائم بالذات موجود ہے۔ ۲۔ جہان شکردہ ظاہر ہوا ہوا ہے۔ جہان واجب ممکن نما ہے اور کوئی علیحدہ جہان ذات واجب تعالیٰ سے نہیں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جب اُس کی اوہشتاقی حالت کو بلا نقوش کے غور کرو۔ تو وہ خدا پہچانا ہے۔ جب اُس کی [illegible] کو دیکھو تو وہ جہان ہے ؎ جہاں مولا شدہ مولا جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے +

Marfat.com

دیدکہ عالم زسمک تا سما ✤ نیست بجز واجب ممکن نما

۳۔ اپنی اصلیت ادہشٹان ستیا کے لحاظ سے وہی ادہشٹان ستیا ہے۔ بظاہر دیکھنے کو ایک لہر اُس بے پایاں سمندر اننت پرماتما دیو کی ہے ؎

من و تو عارضِ ذاتِ وجودیم ✤ مشبک ہائے مشکوٰۃ وجودیم

۴۔ ہمنے بار بار بتلا دیا ہے۔ کہ سوائے محبت باری تعالیٰ کے توجہ بغیر اپنی زندگی کے مقصود کا برباد کرنا ہے۔ گھٹی کوڈاں رلاتا ہے ؎

ہر خیالِ غیر حق را درد خواں ✤ عارفاں را ہر زماں ایں وردداں

پس یہی زندگی کا فرض مقدم ہے۔

۵۔ ہمارا انجام موت ہے۔ موت کیا ہے۔ اپنی ادہشٹانی ذات میں مثل سکپتی کے محو ہونا ہے۔ موت اور سکپتی میں کیا فرق ہے۔ موت نربا سنا ہو کر ادہشٹانی ستیا میں محو ہونا ہے۔ سکپتی سوکشم سنسکار باسنا کے لیکر محو ہونا ہے۔ جو پھر جاگرت اور سوپن روپ جہان میں کھینچ لاتی ہے۔ سکپتی سے کھنچنا میرے خیال میں دو طرح کا ہے۔ اگر جسم موجودہ جسمیں سکپتی واقع ہوئی قابل اس کے ہوتا ہے کہ اوسمیں بازگشت ہو۔ تو اوسی جسم میں بازگشت بوجہ اُس کے متواتر تعلق کے ہو جاتی ہے۔ تو اوسمیں جاگ اوٹھتا ہے۔ اگر وہ جسم ایسی قابلیت کھو بیٹھتا ہے تو پھر اور جسم میں بوجہ اوس سنسکار باسنا کے بازگشت کرتا ہے۔ مثل بہائم گائے بیل گھوڑا وغیرہ کے پہلے اپنے استھانوں (مکانوں) کو آتا ہے۔ اگر اپنا استھان معدوم ہو جائے تو کسی اور استھان میں جا کھڑا ہوتا ہے۔ موت اس جہان کے علم سے مورچہا گشتہ ہونے کا نام ہے۔ سکپتی بھی اسی مورچہا گت کا ہی نام ہے۔ سکپتی ہوتی ہے کہ [illegible] ہے۔ موت بڑھاپے کی [illegible] ہے۔ الخ

Marfat.com

الموت سکھپتی میں اور بعض حالت موت میں باسنا رہنے کے سبب سے کرتہ روپ جہان میں حسب مذکورہ بازگشت ہوا کرتی ہے۔ اور نرباسنا موت کی کال محویت ادھشٹانی ذات میں ہو جاتی ہے۔ پھر بازگشت نہیں ہوتی۔ شریر کو سنکلپ سے ہماری اصلیت رچ لیتی ہے۔ جیسے سپن میں شریر رچ کر اس سے کاروبار کرتی ہے۔ اسی طرح جاگرت کا شریر بھی سنکلپ ماترہے۔ ورڑھ ابھاس کیوجہ سے استھول اور ست بھاس رہا ہے۔ جب سنکلپ اوسکا اوٹھ جائیگا تو یہ شریر نہیں بھاسیگا جیسے عارضی طور پر سنکلپ کے اوٹھ جانے سے سپن اور سکھپتی اوستھا میں نہیں بھاستا ہے۔ سکھپتی اور سپن اوستھا میں اس شریر سنکلپ کردہ اوّل کی یاد داشت سوکھشم طور پر ہماری ہستی کو بنی رہتی ہے۔ اس لئے جاگ کر اس شریر کو آ دیکھتا ہے اور اسکے ساتھ کاروبار کرنے لگ جاتا ہے۔ جب وجہ ہماری صعب یا کسی سخت حادثہ کے ہونے سے ہماری ہستی کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارا شریر ناقابل رہنے کے ہو گیا ہے۔ تو پھر بصورت بنے سوکھشم سنکاروں کے وہ ہستی اس شریر کیطرف بازگشت نہیں کرتی۔ اور ایک نیا شریر سنکلپ کا رچ کر اوسمیں بازگشت کرتی ہے۔ اسی کو بار بار جنم ہونا کہتے ہیں۔ غرض یہ کہ بغیر نرباسنا ہونے کے موکھش نہیں ہے۔ جہان اور [illegible] ایک شاخ ہیں ادھشٹان ستیا کا ایک سنکلپ اور خیال ہیں [illegible] یہ سنکلپ اور خیال ہماری ادھشٹان ستیا اوٹھا لیگی، تو پھر [illegible] ادھشٹان ستیا کے کلپہ باقی نہ رہیگا۔

چو سلطان عزت علم در کشد ✤ جہاں سر بجیب عدم در کشد

ہمارا انجام یہی ہے۔ جہاں تے اوپجیا تا نکا لین تا ہیں [illegible]

Marfat.com

مداری کے تہیلہ سے سب اندرجال اوپجا اور اوسی تہیلہ میں الوپ ہوگیا
مداری برہمہ ہے - تہیلہ مایا ہی - کہنے کو دو ہیں - پر ایک ہی ہیں -
برکت نابکار مقام تاریخ وقت ایضاً -
امرتسر ۶ راگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ - چھوٹے چھوٹے جانوروں جوؤں دیمکوں چھوٹے بہت باریک کھٹملوں میں قوت بینائی اور ارادہ دیکھا جاتا ہے - مرغوب کے طالب غیر مرغوب اور مضر سے متنفر نظر آتے ہیں - خون چوسنے کی خواہش رکھتے ہیں - چیونٹیاں یہ سب قوائے رکھتی ہوئی بہت دور سے سونگھتی ہیں - قوت بویائی انمیں زیادہ ہے اور ذائقہ اور بھوکہ انمیں معلوم ہوتی ہی - غلہ جمع رکھتی ہیں - بارش کو معلوم کرلیتی ہیں - پھر یہ سب قوائے اور خواہشیں رکھتا ہوا بہت چالاک ہوتا ہے - دور سے ہی ارادہ مخالف کا سمجھکر بھاگ جاتا ہے - اس سے معلوم ہوا کہ تیز سمجھ کا جانور ہی - قوت لامسہ بھی انمیں اور مکھیوں میں دیکھی جاتی ہے - ان کا وجود اتنا چھوٹا ہی کہ اس کے لحاظ سے ایک قوت بھی منجملہ قوائے مذکورہ انمیں ہونی مشکل سے قیاس ہوسکتی ہی - کہ وہ اجسام ان قوائے کی طرف اس کو جھکی اور خوردی سے کیونکر بن سکتے ہیں - اس سے یہ معلوم ہوا کہ قوائے مذکورا الہی طاقتیں ہیں - ان اجسام پر تابان ہوکر تمام طاقتوں اور زرتد اوندی سے ان کو بلالحاظ اون کی گولکوں (خولوں) کے افاضہ پہونچا کر بہرپور اور پُرنور کر دیتے ہیں - سبحانک (ما اعظم شانک) لا علم لنا الا ما علمتنا - برکت نابکار -

مقام تاریخ وقت ایضاً -

نکتہ - چار پانچ روز آج سے پیشتر ابر آسمان پر ایسا آتا رہا کہ خیال ہوا

Marfat.com

کہ ابھی برستا ہے اور بہاری بارش ہوگی - اور بڑا حبس رات اور دن کو رہا - آج رات کو شام سے ہی کچھ کچھ برسنا شروع ہوا - اور تمام رات اچھا برسا - کئی دفعہ موسلا دھار بھی پڑا - اسوقت بھی کچھ کچھ برس رہا ہے اس سے مجکو آیت قرآنی ان مع العسر یسرا کا پورا پورا یقین ہوگیا - کہ زحمت کے بعد رحمت ضرور ہوتی ہے - آوڑ کے بعد برستا ہے - لاتقنطوا من رحمۃ اللہ (رب العالمین) برکت نابکار

امرتسر ۶ - اگست ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجے صبح

نکتہ - تمام مخلوق کو لقمۂ اجل ہوتے دیکھکر کسی کو اپنی تدابیر سے بچتے نہ دیکھکر ہر وقت خدا کی یاد میں رہنا اشد ضروری اور فرض مقدم امر ہے ؎

ہر آنکو غافل از حق یک زماں است + ہماں دم کافرست اماں نہاں است

سخت مجبوری اور لاچاری ہے مطلق خود مختاری نہیں ہے - مہاراج گورو نانک جیو کے اقوال کو شعار پکڑو - اور ہر وقت اور ہر آن پیش نظر رکھو جو یہ ہیں :- حکمی ہوون آکار حکم نہ کہیا جائی - حکمی ہوون جیو - حکم ملی وڈیائی حکمی اوتم نیچ - حکمی لکھ دوکھ سکھ پائیہہ اکنا حکمی بخشیش - اک حکمی سدا بھوائیہہ حکمی اندر سب کوئی باہر حکم نہ کوئے - نانک حکمی جے بجھے تاں ہوں میں کہے نہ کوئے - ولہٗ آکھن جور (زور) چھپے نہہ جور (زور) جور نہ منگن وین نہ جور - جور نہ جیون مرن نہ جور - جور نہ راج مال منصور - (تعز من تشاء وتذل من تشاء) " " " " جور نہ ستر تن گیان بیچار - جور نہ جگتیں جھوٹو سنسار جیس ہتھ جور اوہی سوئے - نانک اوتم نیچ نہ کوئے - برکت نابکار (تمام وغیرہ ایضاً -

Marfat.com

امرتسر - ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ - خدا ہی خدا ہے - جہان ہرگز نہیں ہے - سپنے کی سرشٹی اور گندھرب نگر اور آکاش کے تروروں اور بالک کے بیتال کی طرح نمود بے بود ست ہوکر بہا ستا ہے - چہل ترنگ بُدبُدا موج گرداب سب سمدر ہی ہے سمدر سے علیحدہ کچھ چیز نہیں ہے - پھل پھول ٹاہنی پتہ سب درخت ہی ہے - درخت سے الگ کچھ نہیں ہے - بال ناخن ہاڈ چمڑہ خون رگ وریشہ سب بدن ہی ہے - بدن سے الگ کچھ چیز نہیں ہے - ایک ہی ذات باری تعالےٰ کی متجلی بہ شیون غیر النہایت ہے - لاٹ - کوئلہ - چنگ - بہانبڑ - موآتا - شعلہ سب آگ ہی ہے - آگ کے سوائے کچھ نہیں ہے - جسکی نظر ذات پر ہے وہ صرف ایک ہی چیز دیکھتا ہے - جسکی نظر صفات پر ہے وہ کثرۃ دیکھتا ہے - خواجہ نصیر الدین طوسی ؎ موجود بحق واحد اوّل باشد * باقی ہمہ موہوم و مخیّل باشد

ہر چیز کہ آید اندر نظرت * نقشِ دو بینِ چشم احول باشد

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - جوگ وششٹ ایک بڑا آبشار موکھش کا ہے - اسکے بعد آتم پوران اور اوپنکھدیں - ان کے بعد شنو پوران اور بھگوت گیتا - بیاس سوتریں - پاتنجلی کا یوگ شاستر یہی ہے - مثنوی مولوی روم - لوائح جامی - دیوان حافظ شیراز - سعدی - وصالی - کائیاں دسی حرفی بلہے شاہ - شبد گورو تیغ بہادر - قصائد سعدی - و ساتیر - موکھش کے چشمے ہیں - سعدی کی کتابیں گلستان بوستان سریا - انسان کو مکمل انسان بناتی ہیں - دینی دنیوی سب کاموں کو تکمیل کو پہونچاتی ہیں - بابا نانک بھگت کبیر کی تصانیف بھگتی سکھاتی ہیں - مناجات نظامی کل مناجاتوں سے افضل ہے - خوش قسمت

Marfat.com

ہیں وہ لوگ اور بڑے بھاگوان ہیں جو اِن کتابوں کو پڑھتے بچارتے اور اِن سے پیار کرتے ہیں۔ یہ نکات بھی جو کوئی پڑھیگا بچاریگا۔ ان سے پیار کریگا۔ دین و دنیا کو سنواریگا۔ نرک میں بفضلہ تعالیٰ نہیں جائیگا۔ موکھش کو پراپت ہوگا کیونکہ اِس عاصی کے دل میں حضرت خداوند تعالیٰ ہی جلوہ افروز ہو کر یہہ نکات لکھوا رہے ہیں۔ میری کچھہ حیثیت اور قابلیت انکے لکھنے کی نہیں۔ من آنم کہ من دانم۔ اپنی حالت اور حیثیت کو دیکھ کر اچنبھے میں ہو جاتا ہوں۔ کہ مجکو اِس مطلب کیواسطے کیوں چُنا گیا ہے۔ کوئی مقدس بزرگوار چاہیئے تھا۔ نہ کہ مَیں عاصی نابکار بدکردار۔ اخیر میں کہتا ہوں کہ کتاب جوگ واسشٹ موکھش کے لئے۔ اور گلستان بوستان۔ کریما۔ قصائد سعدی۔ دین و دنیا کی تکمیل کے لئے گھر گھر میں پڑھائی جانی چاہئیں۔ سنہری صندوقوں۔ زریں اور ریشمی رومالوں میں ایک کمرہ شیش محل میں بکمال عزت و حرمت رکھی جانی چاہئیں اور انکی آرتی ہونی چاہیئے۔ اِن کتابوں کی تصنیف کے بعد جنہوں نے اِن کو پڑھا دیکھا بچارا نہیں ہے۔ اُنکو خوش نصیب اور سعید نہیں کہہ سکتے۔

برکت نابکار امرتسر ۷ بجہ صبح ۱۲ اگست سنہ ۱۹۱۳ء

مقام تاریخ وقت صدر

نکتہ ۔ وِشے۔ بھوگ دنیاوی ایسے مرغوب اور مطبوع ہیں کہ ان میں مائل ہوا ہوا آدمی پرمارتھہ (مقصد اعلےٰ) کی طرف کبھی دھیان نہیں دیتا۔ خصوصاً مرد عورت کی محبت میں اور عورت مرد کی محبت میں ایسے شیفتہ اور دل بستہ ہو جاتے ہیں کہ ذات الٰہی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے۔ موکھش کے دوار سے فرسنگہا دُور افتادہ رہتے ہیں۔ ان کی آپس کی دل بستگی اور دیگر وشے بھوگوں کی رغبت و محبت برہمن راہ نجات ہے

Marfat.com

مہاراج واسشٹ دیو پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اگر دنیاوی عذابوں۔ گورکھہ دھندوں سے خلاصی چاہتے ہو تو وشے بھوگوں اور محبت استری پتر کٹنب پروار کو ترک کرو - طوطا رام ملتانی ؎

سبق راہِ عالم بالاست معشوقِ مجاز ٭ دامنِ ایں سرو پا در گِل نمی باید گرفت

حافظ ؎ خواب و خورت ز مرتبۂ عشق دور کرد ٭ آدم رسی بدوست کہ بیخواب و خور شوی

پس اے بھائیو۔ وشے بھوگ کو تیاگو دنیا کی محبت کو دل سے ہٹاؤ۔ اور گوہرِ مقصود کو پاؤ - برکت عاصی نابکار۔ امرتسر

مقام۔ تاریخ۔ وقت ایضاً

آج کل عورات کی آزادی کا بہت چرچا ہے کہ ان کو پردہ میں مقید نہ رکھنا چاہیئے - بھائیو - مہربانو - عورات کو جو اللہ تعالیٰ نے حُسن بخشا ہے یہ ایک جال مرغِ دل کے پھنسانے کا ہے - زلف دام اور خال دانہ ہے بقولیکہ ؎ زلف مشکیں بھی ہو۔ خال سیاہ فام بھی ہو - مرغِ دل کیوں نہ پھنسے دانہ بھی ہو دام بھی ہو - ؎ مانگ میں دل گم ہوا ہاتھ آنا مشکل بات ہے -

ایک ناواقف ہوں اور اوپر سے آدھی رات ہے - کھلے منہ عورات کے حُسن و جمال کو دیکھکر بہت کمزور دل نوجوان مبتلائے عشق ہو جاتے ہیں - جو بہت سے کشت و خون لڑائیوں بھڑائیوں دنگہ فساد کا موجب ہو جاتا ہے - اور بے امنی رونما ہوتی ہے - جب بے نقاب ماہ جبینیں میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہیں تو سمندِ ناز پر ایک اور تازیانہ چڑھتی ہیں - ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

اس لئے اس عاصی کی یہ رائے ہے کہ پردہ کا اصول بہت ہی اعلیٰ اور پسندیدہ ہے - بہت بلاؤں کے دفعیہ کا علاج ہے ؎

Marfat.com

؎ تو این مشو گرچہ زن پارسا است ✤ کہ خربستہ بہ گرچہ دزد آشنا است

پاکدامنی موجب تولید اولاد حلال کا ہے - ایک مفلس کی عورت کو ایک مالدار جوان اوڑا لیتا ہے - ایک بدصورت شوہر کی زوجہ کو ایک خوبصورت نوجوان بھرا لیتا ہے - زنا پیدا ہوتا ہے اور زنا کا نتیجہ یہ ہے - ؎ از زنا خیزد وبا اندر جہات - الزناء یخرج البناء - سچ یہ ہے کہ الزناء ام العصیان بے پردگی بہت نقصانات کا موجب ہے - میرے خیال میں اگر پردہ کے اصول پر پورا عمل کیا جائے نا آشنا اور نامحرم مرد عورات کو اور عورات مردوں کو دیکھنے ہی نہ پاویں - تو تعزیرات ہند میں دفعات ۳۵۴ - ۳۷۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۴ کے رکھنے کی ضرورت ہی نہ رہے - برکت عاصی نابکار

امرتسر - ۹ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ - ؎ ای کہ بچاہ رفت و در خوابی ✤ مگر ایں پنج روز دریابی -

پرمارتھ کے کیا معنے ہیں - پرم - ارتھ - پرم کے معنے اعلےٰ - ارتھ کے معنے مطلب مقصد یعنی مطلب اعلیٰ - مقصد اعلےٰ - دنیا کے جتنے کام ہیں مطلب - مقصد ہیں - اپنی اصلیت خدا کی ہستی کا ثبوت - اُس کی معرفت - موت کی حقیقت معلوم کرنا - پرمارتھ - یعنے مطلب - مقصد اعلےٰ ہے - جب انسان دنیوی مطلبوں مقصدوں میں لگا رہتا ہے - تو مقصد اعلیٰ کی طرف رجوع نہیں کرسکتا ہے - اُسکا سارا وقت اودہر ہی لگ جاتا ہے - دنیا کے مقصد اسلئے ادنےٰ مقصد ہیں کہ عارضی وقت کے لئے ہیں - اور خود دانی - خداشناسی موت کا علم دائمی وقت کا تعلق رکھتی ہیں - اس لئے مقصد اعلےٰ ہیں - پس یہ امر بھائیو - تم خود قیاس کرسکتے ہو کہ عارضی مقاصد کے لئے جو گذشتنی اور گذاشتنی ہیں عزیز سرمایہ عمر کو صرف کرنا مناسب ہے یا مقصد اعلےٰ کے حصول

Marfat.com

کے لئے جس سے دائمی تعلق ہے۔ کوئی نادان ہی یہ جواب نہ دیگا کہ عارضی گذشتنی گذاشتنی مقاصد کے لئے عزیز سرمایۂ عمر کو صرف کرنا چاہئے۔ پس اے بھائیو۔ مقصد اعلےٰ کی تحقیق کے لئے عمر خرچ کرو۔ اب دیکھو کہ انسانی ہستی اور زندگی میں دس مجبوریاں ہیں۔ (۱) پیدا ہونا۔ (۲) دم مرنا ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے ✤ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

(۳) کھانا۔ (۴) پینا۔ (۵) بڑھنا۔ (۶) موتنا۔ (۷) سوانس کی آمد و رفت بدن میں۔ (۸) جاگرت ؎ (۹) سوپن۔ (۱۰) سکپتی۔

پیدائش تو اپنے اختیار میں اب نہیں رہی کہ ہو گذری۔ گذشتہ اصلوٰۃ باقی ۹ باتوں پر اپنا تصرف مشق سے ہو سکتا ہے۔ کھانا پینا ترک یا کم ہو سکتا ہے۔ بڑھنا موتنا بھی جو کھانے پینے پر منحصر ہے علےٰ ہذا القیاس تصرف میں آسکتا ہے۔ سوانس کی آمد و رفت بھی قطعی یا عارضی جوگ ریتی پورک ریچک کُنبھک سے قابو میں ہو سکتی ہے۔ جاگرت۔ سوپن سکپتی پر بھی ان کے خلاف مشق کرنے سے قابو میں آسکتے ہیں۔ جیسے طالب علم عموماً اور امتحان کے دنوں میں خصوصاً زیادہ جاگ لیتے ہیں اور کم سوتے ہیں۔ ریلوے۔ کانٹے والے تار بابو۔ ڈرائیور۔ گارڈ۔ پولس کے پہرہ دار اپنی اپنی شبانہ ڈیوٹیوں کے وقت جو سونے آرام کرنے کا وقت ہے۔ خلاف مشق سے اوسوقت جاگتے چوکنے رہتے۔ ہوشیاری سے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں۔ باقی رہا اب ایک امر موت کا۔ سو اس امر مجبوری کا چارہ مشکل ہے۔ لیکن غیر ممکن یا محال نہیں ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ اس جسم کا دائم قائم رہنا محال ہے۔ یہ نہ کسی کا رہا نہ رہیگا کبیر ؎ دیکھو رے میری مت بوراتی سدا جیون من ہلوڑے۔ شیو شنکا ڈک لے برہما وک ایہہ بھی کال نہ چھوڑی۔ وید بلایو بیگ ہی آیو پکڑ لیجا کچھہ

Marfat.com

کہوؤ - ایسی ادشد کوئی نہ لیا ایہہ دیہی تہر رہوؤ ؎

گزیدند فرزانگان دست فوت + کہ در طب ندیدند درمان موت

شریر کو تیاگ کر نفس ناطقہ یعنی جیو آتما - یا روح پربس میں نہ پڑی - موت کا یہہ چارہ پریکٹس اور ابھیاس سے ہو سکتا ہے موتوا قبل ان تموتوا پاتنجلی مُنی کے جوگ شاستر میں مذکور ہی - کہ فلاں چیز سے سنجم کرنے یعنی ترکیب کرنے سے فلاں سدہی (غیر معمولی قدرت) حاصل ہو جاتی ہے اور فلاں چیز سے سنجم کرنے سے فلاں شکتی (طاقت) حاصل ہو جاتی ہے - مُنی موصوف صرف مشقوں کی رہنمائی اور ہدایت فرماتے ہیں - پھر مشکلے نیست کہ آساں نشود + مرد باید کہ ہراساں نشود - اور ؎ ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد + اگر خاری بود گلدستہ گردد - کی مصداق تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں - اور ہر مقصد پر کامیابی حاصل ہو جاتی ہی - اسی طرح نفس ناطقہ کو یعنی اپنی ذات کو جو ایک منور چراغ بدن کی تاریک کوٹھری میں ہی - قابو میں کرنے سے موت اختیاری ہو جاتی ہے - جیسے بھیشم پتامہ نے اتراین سورج کے آنے پر جیو آتما کو شریر سے علیحدہ فرمایا تہا - جمدوتوں سے گھسیٹا ہوا نہیں گیا تہا - ہوا جو صفائی خون کی غرض سے بدن میں آمد و رفت کرتی رہتی ہی اور پران کہلاتی ہے - یہ جیو نفس کی مشق سے قابو میں آسکتی ہے - یہی مرتب دوران خون اور حرکت دل کا ہے - غذا کے چھوڑ دینے سے ہفتوں - پانی کے نہ پینے سے دنوں [illegible] زندہ رہ سکتا ہے - لیکن ہوا کے منٹوں نہ پہونچنے سے [illegible] جب جوگی جن (مشاق) کی پریکٹس جیو نفس کے متعلق بڑہ جاتی ہی تو وہ [illegible] کو بھی جو بدن میں ہوتی ہی - اور اوپان - بیان - دوان - سمان کہلاتی ہیں اور جو باریک سے باریک ناڑیوں اڑا - پنگلا - سکھمنا میں سرائت کی ہوئی ہوتی

Marfat.com

ہے جسم سے نکال لیتا اور پھر داخل کر سکتا ہے۔ گویا خلع بدنی (نیوہ چمینہ۔ کایا پلٹ۔ اویش جوگ) پر قادر ہو جاتا ہے۔ جب یہ طاقت خلع بدنی کی مشاق مرد کو حاصل ہو جاتی ہے۔ موت اُس کے قابو میں ہو جاتی ہے۔ اوسکا اختیار ہوتا ہے خواہ نفس ناطقہ کو بدن میں رکھے خواہ آکاش میں نرآدھار (بلا جسم) (آشرہ سیہا) کے قائم رکھے خواہ کسی اور جسم حیوان۔ انسان۔ درخت۔ پتھر یا کسی تت (عنصر) اگنی۔ وایو۔ پانی۔ مٹی پر استھت کر رکھے۔ خواہ اپنی انانیت (علیحدہ ہستی) کا خیال چھوڑ کر اپنے مخرج پرماتما دیو میں لین ہو جائے جسکو موکھش کہتے ہیں۔ پس اے بھائیو! تمام عبادتوں تمام مشاغلوں دینی دنیوی حصول سدھیوں شکتیوں سے یہ امر مقدم اور فرض اعلےٰ زندگی کا ہے۔ کہ مشق کر کر روح کو بدن سے اختیاری طور پر جسوقت چاہو۔ علیحدہ اور داخل کرنا ابھیاس سے اپنے اختیار میں کرلو۔ تو آپ نے کال بھگوان کو جیت لیا۔ اور اصلی مقصد زندگی کا حاصل ہو گیا۔ اور پنجہ موت سے آزاد ہو گئے۔ کسی دوست کی آس اور دشمن کا غم نہ رہا۔ اگر تمام عمر مشاغل دنیوی باغ لگانے۔ کھیتی کرنے۔ دوکانداری۔ تجارت صنعت حرفت کرنے۔ کُٹم پروری میں۔ گن رہنی وِشے بھوگوں میں کھپت رہنے میں ضائع کر دو گے۔ اور اس امر کی طرف توجہ نہ دھرو گے۔ تو جمدوتوں کے ہاتھوں گھسیٹے جاؤ گے۔ اور خواہشات منشا اور خواہش دلی کے نرک میں ڈالے جاؤ گے۔ جمدوت کیا ہیں۔ دنیاوی خواہشات جنمیں دلبستگی تھی۔ اور نرک کیا ہیں بار بار جنم اُن خواہشات کے پورا کرنے کو لینا۔ فافہم ؎

عیاں نشد کہ چرا آمدم کجا بودم ✣ دریغ و درد کہ غافل ز کار خویشتنم

برکت نابکار

Marfat.com

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - مَیں نے اپنے خیالات کے اظہار کرنے میں حوالہ جات کلام بزرگان مثل اقوال مشہور اور امثالوں اور اشعار ابیات شلوکوں ضرب المثلوں کے دیئے ہیں - اسکے دو مطلب ہیں - ایک تو یہ کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ صرف اب مَیں ہی یہ راگ نہیں الاپ رہا - بلکہ بزرگانِ سلف کی غور میں بھی سابق یہ امور آچکے ہیں - اور وہ ان خیالات کو ظاہر فرما کر خامہ فرسائی کر چکے ہیں - دوسرا مطلب یہ ہے کہ میری تحریر میں حوالہ اقوال بزرگان مذکور کے آجانے سے میری کلام قوی اور مؤثر اور موزون بنجائے - جیسے دیوار کی مضبوطی - درمیان میں لکڑی کے ڈالنے سے ہو جاتی ہے - جیساکہ اکثر دانا اور دور اندیش معمار اور مکان بنوانیوالے ڈالدیا کرتے ہیں - اور یہ بھی درج رہے کہ مَیں نے ڈھونڈ کریا کوشش کرکر اون اقوال اشعار وغیرہ بزرگان کو اپنے نکات میں نہیں ڈالا ہے - بلکہ تحریر مطلب نکات کے وقت وہ اقوال اور اشعار خود حلقہ کر آئے کہ مناسب مقام کے انکو لکھا جائے - جو کہ میری تمام زندگی کے مطالعہ و تعلیم کا سرمایہ ہیں - مَیں خیال کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ کا منشا ان اقوال کے میرے نکات میں درج کرادینے کا یہ ہے کہ عوام الناس اون گوہر مفید اور عالی مضامین سے آگاہ ہو جائیں کہ جو سینکڑوں کتابوں میں مندرج ہیں جنکی تعداد کثیر کو ہر کوئی نہیں پڑھ سکتا ہے

برکت نابکار

امرتسر ۹ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ - میرے نکات بہت سے مشابہ بھی ہیں اور مختلف گوناگون بھی ہیں - یہ ایک گلزارِ رنگا رنگ ہے مگر مفید ہے - کوئی نکتہ ایسا نہیں ہے کہ جس سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ مترتب نہ ہوتا ہو - جس کو جس مضمون کا مذاق ہوگا وہ اُسی نکتہ

Marfat.com

سے فائدہ اوٹھالیگا - ؎ ہرکسی را بہرکاری ساختند + مہرا واندر دلش انداختند
؎ کسی کو گل پسند آیا کسی کو شمع خوش آئی + محبت ہر کی ہر سو ہی کہ جسکی جسکی من بھائی
پہلے زمانہ میں بہت شاستر پند و اندرز کی کتابیں گرنتھ صاحب تصنیف ہو چکے ہیں - تھوڑے زمانہ گذشتہ میں منشی گھنیا لعل صاحب خلد آشیانی کی تصانیف اور بوکیشب چندر سین کے لکچر شائع ہو چکے ہیں - اور زمانہ حال میں بابو پیارے لعل صاحب زمیندار بردھا مالک ودیا ساگر ڈپو علیگڈھ کی تصانیف اور نیا لیفات مثل جوہر تحقیقات - کرامات - ملک عدم کی اور کشائیں سوامی دیال صاحب S.V.O مقیم حسن ابدال کی تصانیف سوہنگ اور کرامات یوگی وغیرہ اور میڈم بلیوٹسکی اور مسٹر لیڈ بیٹر صاحب و مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کی تصانیف تہیا صوفیکل سوسائٹی کی اور مسٹر سنڈ مرحوم کی سپرچوئلزم وغیرہ کی کتابیں اشاعت پکڑ چکی ہیں - اب یہ میرا برگ سبز است تحفہ درویشاں بھی مطالعہ کرلو - امید ہی کہ اسکا مزہ سب سے زیادہ لذیذ چورن کا ہوگا - بندگت نابکار

امرتسر ۱۰ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ - کیست من قطرۂ دریائے امکان - انسان الگ ہے - کبھی سر و گیہ نہیں ہو سکتا - تنا بڑا لامتناہی وسیع برہمانڈ آنکھوں کے سامنے ہمکو نظر آتا ہی اسمیں ستارگان اسقدر عظیم حجم کے بے شمار نظر آتے ہیں کہ دیکھتے دیکھتے نظر تھک جاتی ہی - بعض بسبب کمال بُعد کے سفیدی ہی نظر آتے ہیں - جو دوربین سے بطور ستارہ کے دیکھ پڑتے ہیں - ایک ایک ستارہ اتنا بڑا ہے کہ کروڑوں میل قطر رکھتا ہی - محیط اُسکا اسی پر قیاس کرلو - یہ سب عبث نہیں ہیں - کرۂ ارض ہمارا مسکن جو ان ستاروں سے ایک دانہ

Marfat.com

عزدل کی نسبت مٹ سی رکھتا ہی - بھلا گوناگون مخلوقات سے آباد ہوا ور یہہ ستارگان نہوں کیونکر عقل باور کرسکتی ہے - جب انسان حیوان جیسے چھوٹے جانوروں کے پسینہ وخواص جسم سے جاندار جوآن وغیرہ اوتپت ہوآتی ہیں - اور سرگین وغیرہ سے بہی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں - تو بھلا ان کرہ جات عظیم کے اجرام کے خواص سے کیوں اوتپت ہوتے نہ سمجہی جائیں - اور یہ اجرام سوکھی سڑے قیاس کرلئے جائیں - انسان کا الگ گیان والا ہونا تو اسی سی ظاہر ہے کہ ستارگان انسان کی آنکہوں کے سامہنے ہیں جنکو آنکہیں دیکہتی ہیں کسی کا نام یریس (شعری الیمانیہ) کسی کا نام ریگہل - کسی کا نام بٹلی گوس - کسی کا نام سہیل - کسی کا نام قطب - بنات النعش - السماک الرامح - نسر طائر - عیوق - دُبران - چاند - منگل - بُدہ - مشتری - زہرہ - زحل - وغیرہ انسان رکھتا ہے - یہ اپردکھش (پوشیدہ) نہیں ہیں - پہر بہی انکی ماہیت نہیں جانتا کہ انمیں کیا موجودات مخلوقات موجود ہے - اعلےٰ درجہ کی دُوربینوں سے دیکھکر کبھی چاند کو آباد کبھی سڑا ہُوا مادہ دن کو آگ سی زیادہ گرم رات کو برف سے زیادہ ٹھنڈا ناقابل آبادی خشک بے آباد انسان بیان کرتا ہے - کبھی آباد بیان کرتا ہی - پُرانے رکھیشران اسکی سروادر سہادنی کرنوں کو دیکھکر اسمیں امرت (آبحیات) بتلاتے ہیں - غرض کہ ایک بات تو قائم نہ ہوئی - منگل کے قطبوں پر سردی کی تاثیر سے برف پڑی ہوئی گرمی کی تاثیر سے پگہلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہے - بعض حصہ اوکا سبز رنگ بعض سُرخ رنگ نہروں کا اوس میں جاری ہونا بتلاتے ہیں - مشتری میں ایک سطح ۳۶ لاکھ میل مربع کا سیاہ رنگ کا بتلاتے ہیں - کچہہ اسکو اپنی ذات سے روشن کچہہ آفتاب سی منور بتلاتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ یہہ

Marfat.com

ستارہ ابہی نامکمل ہی۔ کیچڑ اسمیں زیادہ ہے۔ زہرہ کی حالت بہی کیچڑ کی بتلاتے ہیں۔ زحل کے گرد دو حلقہ بتلاتے ہیں۔ جو ناظرین کی رائے میں غالباً دخان (گیس) کے ہیں۔ کوئی صاف کیفیت نہیں بتلا سکے۔ کبہی ایک رائے قائم کرتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد بدل دیتے ہیں۔ ہیئت کی کتابوں کے دیکھنے سے یہ کیفیت معلوم ہوتی ہی۔ یہ حال تو ہیئت اور سائنس دانوں کا ہے اب اونچی پدوی والوں یوگیوں روشنضمیری کے دعویداروں۔ غیب دانی کے دم بھرنے والوں کا حال سُنئے۔ یہ صاحبان جو کچھ حال غیب وغیرہ کا بتلاتے ہیں اِسی کرّہ ارض ہماری مسکن کے متعلق ہی بتلاتے ہیں۔ کہ اسکے گرداگرد ایتھر (آکاش) میں کام لوک ہی جسمیں ارواح (نفوس ناطقہ) بعد مفارقت بدن رہتے ہیں۔ اسکے چند طبقات ہیں۔ پہلے طبقہ سے درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے۔ آخر طبقہ میں پہونچتے ہیں۔ پھر سرگ لوک آجاتا ہے۔ اوس کے بہی طبقات ہیں۔ اونمیں بھی سلسلہ ترقی کا جاری ہے۔ آکاش میں اوڑنا۔ ایک قطب زمین سے دوسرے قطب کے بیٹھے ہوؤں کی باتیں سُن لینا۔ زمین میں دہس جانا۔ دوسرے کے دل کا حال معلوم کرلینا۔ سوکہشم شریر کا استھول شریر سے نکال لینا ایسی ایسی سدہیاں حاصل ہوجانی انسان کو یوگ کی مشق سے بیان کرتے ہیں لیکن کسی ایسے دعویدار نے بزمانہ سابق اور نہ حال میں کسی ستارہ یا سیارہ کا حال بتلایا کہ اُنکے کیا کیا حصص ہیں اون میں کیسی بادشاہت اور تمدّن ہی۔ کیسے قوانین جاری ہیں۔ کیا کیا مذہب ہیں۔ نہ یہ بتلایا کہ اِن ستاروں سیاروں میں پہونچ جانے کی یہی سدہیاں فلاں فلاں مشقوں سے حاصل ہوجاتی ہیں۔ نتیجہ یہ کہ غیب دانی اور روشن ضمیری کی ٹانگ بہی لنگڑی ہے۔ کہ اِن ستارگان وسیارگان کے حالات تک رسائی

Marfat.com

نہیں ہے۔ جو تھوڑا جانتے ہیں وہ بہشت دوزخ مانتے ہیں۔ دوزخ (نرک) کو دکھن میں۔ بہشت (سورگ) کو شمال میں کہتے ہیں۔ شمالی بہشت (عالم ارواح) کے دو حصص بیان کرتے ہیں۔ ایک کو جابلسا دوسرے کو جابلقا کہتے ہیں۔ بہشت کے درجوں کو طبقات اور دوزخ کے درجوں کو درکات کہتے ہیں۔ یعنی درکات جہنم کہتے ہیں۔ نرک میں روانوں کا جلنا سڑنا تیل گرم کے کڑاہ میں تلا جانا۔ گرم ستونوں سے باندھا جانا۔ مار کژدم۔ ہزار پا، جانوروں سے کاٹا جانا بتلاتے ہیں۔ درکات جہنم کا نام رَورَو نرک کنبھی پاک نرک وغیرہ بتلاتے ہیں اور بہشت یعنی سرگ میں عیش عشرت کے سامان باغات۔ باولی۔ نہریں۔ حور۔ قصور۔ اپچھرا وغیرہ کا ملنا بتلاتے ہیں۔ الانسان یقیس علیٰ نفسہ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بہشت اور دوزخ روچک بھیانک واک (اقوال) ہیں۔ تاکہ بہشت ملنے کی طمع سے انسان اچھے اچھے کام خیرات ہمدردی وغیرہ کے کرے۔ اور دوزخ کے خوف سے بُرے افعال۔ سرقہ۔ ڈاکہ زنی۔ زنا جیوہنسا وغیرہ سے بچا رہے۔ یہ بہشت اور دوزخ کے بیانات موجدان مذاہب کے انتظامیہ امن قائم رکھنے کی غرض سے کئے گئے ہیں۔ بعض خدا پرستان دینی امر کو حیرانی کی بات ہی بتلاتے ہیں۔ مثلاً یہ اقوال کہ "جز بحیرانی نباشد کار دین"

؎ چہ شبہا نشستم دریں سیر گم + کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم

؎ انت کارن کیتے بلا نہہ۔ تاکہ انت تہ پائے جا نہہ۔ ؎

بر ای زاہد خود بیں کہ ز چشم من و تو + راز ایں پردہ نہاں است و نہاں خواہد بود

عیب رندان مکن ای خواجہ کزیں کہنہ رباط + کس ندانست کہ رحلت بچساں خواہد بود

؎ ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار + کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

؎ در کارخانہ کہ رہ علم و عقل نیست + وہم ضعیف و رائے فضولی چرا کند

Marfat.com

؎ حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو ✤ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

؎ بھٹکتے پھرتے ہیں ہزاروں دانا لاکھوں پنڈت کروڑوں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ایک مذہب عارفوں اور گیانیوں کا ہی - (جو مذہب میرا ہے) کہ یہ مقدس گروہ اپنے عقائد کی تعلیم سے انسان کو دوکھوں کے گودکہہ دہندی سے نکال باہر کرتا ہے - کُل مخلوق کو مظہر ذات واجب الوجود تعالیٰ شانہٗ کا بتلاتا ہے اور ہستی انسانی کو اُسکا انش (جزو) کہتا ہے جامی ؎

تو جزوی و حق کل ست گر روزی چند ✤ اندیشۂ کُل بیش کنی کُل باشی

یہ گروہ تمام تعلقات دنیاوی سے مکھ موڑ کر اپنے سروپ کی طرف محویت کرنے کی تعلیم دیتا ہے - کہ اس سے آدہ بیادہ دُکھوں سے آرام میں ہو جاتا ہے اور شانت پد کو پراپت ہوتا ہی ؎ دنیا مثال بحر عمیق است پُر نہنگ ✤ فرخندہ عارفاں کہ گرفتند ساحلے - ؎ تعلق حجاب است و بے حاصلی ✤ چو پیوند ہا بگسلی واصلی - ؎ دل بستگی است مادر ہر مالمے کہ ہست ✤ مے زائد از تعلق ما ہر غمے کہ ہست - ؎ مستم کن آنچناں کہ ندانم ز بیخودی ✤ در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت - ؎ مے صرف وحدت کسی نوش کرد ✤ کہ دنیا و عقبیٰ فراموش کرد - دنیا میں کسی سے دوستی کسی سے دشمنی مرغوب سے رغبت و آرام - مکروہ سے نفرت و رنج ہوتا ہے - جب کسی کا بیٹا - عورت یا شوہر اور بھائی بند مر جاتے ہیں اُن کے دل سے پوچھو کہ باوجود رکھنے مخملی فرشوں - باغات - شیش محلوں کے اُنکو کیسا عذاب ہوتا ہے بقول ؎ کل ایک شخص مجکو ملا تھا براہ گذر ✤ پوچھی میں اُس عزیز سے دل اپنی کی خبر
کیا پوچھتا ہے کہنے لگا کر کے چشم تر ✤ وہ شخص جسکو ناز تھا سو فرش گل پر

Marfat.com

اب کوٹتا ہی آہ وہ خارہ و خار میں + بجتا ہے کچھ کا کچھ ہی فراق نگار میں
ے اے آبشار نوحہ گر از بہر چیستی + چیں بر جبیں فگندہ باندوہ کیستی
آیا چہ درد بود کہ چوں من تمام شب + سر بر سنگ میزدی و مے گریستی

یہ گروہ لاتعلق دنیا کی تعلیم دیکر گوشۂ عافیت میں بٹھلا دیتا اور دنیا کے عذابات الیم سے نجات دلا کر سکھی اور امین کر دیتا ہے۔ ایسا حکم شہنشاہ ہفت اقلیم کو بھی حاصل نہیں ہوتا۔ جیسا کہ عارف گوشہ گزین کو ملتا ہے ے ملک آزادگی و کنج قناعت گنج است + کہ بشمشیر میسر نشود سلطان را

باوجود اس پدوی آرام والی اور طمانیت بخش کے حاصل ہونے کے بھی یہ عارف لوگ ہمہ دان نہیں ہوتے۔ اور اپنی عجز اور انکسار کا اعتراف کرتے ہیں۔ فرید الدین عطار فرماتے ہیں ے گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائنات + فکرت کنند در شرف و عزت خدا۔ آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ + دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما۔ آنجا کہ آفتاب بتابد باوج عز + سرگشتگی است مصلحت ذرہ در ہوا۔ و آنجا کہ بحر نامتناہی است معرج زن + شائد کہ شبنمے نکند قصد آشنا۔ جب بہزار کوشش و بہ لاکھ جتن ہمہ دانی ناممکن ہے تو اپنی چادر ہستی سے پاؤں باہر مت نکال۔ تو اس صدف کون و مکان میں مقید ہے۔ کیا پرواز کرتا ہے۔ باہر نہ نکلیگا۔ پس دل آرامی کہ داری دل در و بند + دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند۔

برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۱۱ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ۔ انسان کی تسکین کا بڑا موجب اگر یہ لاتعلقی از دنیا اور [illegible] ہونا ہے [illegible] یعنی از بے خواہشی ہیں قناعت [illegible]

Marfat.com

لیکن اِس فضیلت کا ذکر خاص کرکرنا بہت ضروری ہی کہ عرفان کی حاصل ہوئے توکل خواہشات ازخود جل جاتی ہیں - لیکن جبتک عرفان حاصل نہو - تبتک اِس عالی صفت کے نہ حاصل ہونے سے بہت جلتا ہے - بھٹکنا سی بہت بیقرار اور خوار ہوتا ہے - جیساکہ گورو تیغ بہادر مہاراج نے فرمایا ہے ؎

برتہا کہوں کون سیوں من کی - ✤ لوبہہ گرسیو دسنوں دس ہاوت سالاگی دن کی
سکھ کی بیت بہت دکھ پاوت سیوکرت جن جن کی ✤ دوارے دوار سواں جیوں دولت نہ سدرام بھجن کی
مانس جنم اکارتھ کھویو لاج نہ لوک مہن کی ✤ نانک کیون نہ ہر جس گاوت کمت بنا سی تن کی

سچ یہ ہے کہ جو کچھ مقدر میں لکھا ہے خود بخود حاصل ہو رہتا ہے جیساکہ کہا ہی النصیب یصیب لوکان تحت الجبلین - ؎ ہر چہ نصیب است بہم میرسد ✤ ور نستانی بہ ستم میرسد - جس نے پیدا کیا ہے اُسی نے روزی کا فکر پہلے سی کر رکھا ہی - سعدی فرماتا ہے ؎ فراموش نکرد ایزد دراں حال ✤ کہ بودی نطفۂ مدفون و مدہوش - روانت داد و طبع و عقل و ادراک ✤ جمال و نطق و رائے و فکرت و ہوش - دہ انگشت مرتب کرد بر کف ✤ دو بازو ات مرتب ساخت بر دوش - کنوں پنداری اے ناچیز ہمت ✤ کہ خواہد کرد نت روزی فراموش - گورو نانک صاحب فرماتے ہیں :- اوہ جانے جیتیاں مونہہ کہاے - آپے جانے آپے دے - نعمت خان عالی کہتا ہے ؎ عبث خود را گرفتار ہوائے بیش و کم داری ✤ کہ نگذارد ترا بے رزق رازق تا کہ دم داری - عنایت آنچناں رازق خیالات چنیں واہی ✤ مگر نشنیدۂ عالی خدا داری چہ غم داری - ؎ بے مگس ہرگز نماند عنکبوت ✤ رزق را روزی رساں پرمیدہد - اللہ غنی وکلنا فقراء الی اللہ - یہی عالی صفت (قناعت) ہے کہ جسکے حاصل ہونے سے دربدری و دیوزہ گری

Marfat.com

سے اور بھٹکنا سے نجات ملتی اور شانتی پراپت ہوتی ہے ؎

قناعت تونگر کند مرد را + خبر دہ حریص جہاں گرد را
اے قناعت تو انگرم گرداں + کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
گنج صبر اختیار لقمان است + ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حرص کی آنکھوں کا تنگ قافیہ اگر برہمانڈ کی دولت بھی اوسمیں ڈالدیں تو پُر نہیں ہوتا - مگر صرف قناعت سے ہی پُر ہوتا ہے - ؎

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور + بار سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشم تنگ دنیادار را + یا قناعت پُر کند یا خاک گور
؎ گر زمیں را با آسماں دوزی + نشود جو زیادہ از روزی

قناعت ایسی دولت ہے کہ جسکو یہ نصیب ہو جائے تمام دولتوں کی پرواہ اُسکو نہیں رہتی ؎ گج دہن گو دہن - باج دہن - رتن دہن - دہن کہان + جب آیو سنتوکھ دہن - سب دہن دُھول سمان - ؎

ملک آزادگی و گنج قناعت گنجے است + کہ بشمشیر میسر نشود سلطاں را

ذرا غور سے دل میں جہانکو دیکھو کہ آدمی کے پیٹ بھرنیکو تو پاؤ بھر اَن ہی کافی ہے - اور ایک کپڑہ تن پوشی کے لئے - رزّاق کریم نے ہماری ضرورتوں سے کس کس قدر بیش عطا فرما رکھا ہے - جو کھالیا اور بھر لیا - وہ تو ہمارا ہے لیکن جو ہماری کھانے پہرنے سے زائد ہم سنبھالتے ہیں - وہ ہماری گردن پر بوجھ ہے رزّاق مطلق نے ہماری ضرورتوں سے بہت زیادہ ہمکو دے رکھا ہے [illegible] رہتا ہے - پھر بھی ہم اور دولت کے حصول میں بھٹکتے پھرتے ہیں ؎

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب معاش + آنچہ ما در کار داریم اکثری دارد [illegible]

قانون قدرت کے مطابق شاہ و گدا کی خورد و پوشش [illegible]

Marfat.com

اَنّ کھا سکتا ہے اور گدا کا شکم بھی پاؤ بھر اَن سے ہی پُر ہو جاتا ہے۔ گدا سکھ کی نیند بوریا پر سوتا ہے۔ اور بادشاہ کو ہوس کشورستانی اور فکر انتظام سلطنت سے نیند حرام۔ جیسے مشہور ہے قاضی کو شہر کا اندیشہ ؎

نیم نانے گر خورد مردِ خدا ✤ بذلِ درویشاں کند نیمِ دگر
ہفت اقلیم را بگیرد بادشا ✤ ہمچناں در بندِ اقلیمِ دگر

سیری حقیقی قناعت سے ہی متصور ہے۔ پس اِس صفت عالی و مقدس کو اے بھائی حصول عرفان سے بھی پہلے حاصل کر۔ سنتو کہہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ تنہا پراپت پرسنتو کہہ اور بھٹکنا کے عذاب سے چھوٹ برسات کی طرح شیتل من ہو کر خرّم رہو ؎ بران دارم ای داور کارساز ✤
سخنیم بے نیازاں شوم بے نیاز۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۲ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ نہ ہمارا وطن لاہور ہے نہ امرتسر ہے۔ ہمارا وطن فضائے عالم قدس ہے۔ یہ سنسار پُرانا مسافرخانہ ہے ؎ چنیں قفس نہ سزائے من خوش الحانست ✤
رہم بگلشنِ رضواں کہ مرغِ آں چمنم۔ چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ✤
کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بندِ تنم۔ ؎ ترا زکنگرۂ عرش میزنند صفیر ✤
نشیمن تو نہ ایں کنج محنت آباد است۔ ؎ حجاب چہرۂ جاں میشود غبارِ تنم ✤
خوشا دمی کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم۔ ؎ خورم آں روز کزیں منزلِ ویراں بروم ✤

برکت نابکار

مقام وقت تاریخ ایضاً

نکتہ۔ جب میں نابکار عاصی اپنی ہستی کو دیکھتا ہوں تو بڑا تعجب کرتا ہوں کہ مجھ پر حضرت باری تعالےٰ نے وہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی ہے جو کروڑوں

Marfat.com

انسانوں کو حاصل نہیں ہے۔ بڑے بڑے مالداروں۔ حاکموں۔ راجوں۔ نوابوں۔ صاحب ہنروں۔ ہنتوں۔ فقیروں۔ سجادہ نشینوں کو یہ نعمت نصیب نہیں ہے۔ یہ دولت دنیاداری میں فقر اور آزادگی کی۔ ورنہ دنیاداری کجا اور دولت فقر کجا۔ اجتماع نقیضین میں نے اپنے آپ میں ہی دیکھا ہے۔ گویا مجھکو یہ مسئلہ اپنے آپ میں ہی حل ہوا ہے۔ ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ بہت ہی تعجب ہے کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ کسی سنیاسی یا نرملی سادھو کو ویدانت شاستر اپنکھدوں گیتا سے آگاہی ہے کسی فقیر مسلمان کو قرآن شریف اور مثنوی مولانا روم سے آگاہی ہے۔ کسی مجوس کو دساتیر ژند و استا سے آگاہی ہے۔ کسی عیسائی موسائی کو انجیل اور توریت سے آگاہی ہے کسی یوگی کو یوگ ابھیاس سے۔ کسی کو علم حدیث سے اُنس ہے کسی کو علم فلاسفی۔ سائنس سے رغبت ہے۔ کسی کو گوتم کناڈ کی فلاسفی مرکوز خاطر ہے۔ کسی کو ہیئت ہندسہ کی طرف توجہ ہے۔ کوئی چارواگی دہریہ بن رہا ہے۔ کوئی شاعری کے مذاق میں ڈوبا ہے۔ کوئی انشا پرداز ہے۔ کوئی خوشخطی پر نازاں ہے۔ کوئی ایجادات۔ ایروپلین۔ بلا تار کی تار برقی کا ایجاد کر رہا ہے۔ کوئی گراموں فون ٹیلیفون بنا رہا ہے۔ کوئی کسی رنگ میں کوئی کسی ڈھنگ میں لگا ہے۔ کوئی حال مست کوئی مال مست ہے۔ کوئی خود مستی کا راگ الاپ رہا ہے۔ مجھکو حق تعالےٰ نے تقریباً ان سب علوم سے کم و بیش بلا تعلیم و تعلّم کے آگاہ فرما دیا ہے۔ اور اپنا مشاہدہ ان چشمانِ سر سے ہی کرا دیا ہے جسکو ہر وقت میں پیش نظر حضور دیکھتا ہوں اور دیدار الٰہی کے مزے لوٹتا ہوں۔ اوس کی مرضیوں کو پہچانتا ہوں۔ اوس سے باتیں کرتا اور سنتا ہوں تو تیرا شکریہ اے پرم پتا کس زبان سے ادا کروں ؎

Marfat.com

مرا در غبارِ چنیں تیرہ خاک ✤ تو دادی دلِ روشن و جانِ پاک

اروڑی پر بارانِ رحمت کا فضل کر دیا ہے۔ برکت عاصی

۱۲ اگست سنہ ۱۹۱۳ء امرت سر وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ پرسوں شام کو (اتوار کو) ایک دوکان سے جو ایک بیٹھک پر واقع ہے۔ مَیں کچھ سودا لیکر اوترا تو پیشاب کی حاجت ہوئی۔ مَیں نے موری میں پیشاب کر لیا۔ پیشاب کرتے ہوئے دل میں آیا کہ مَیں نے دوکاندار سے کہہ نہ دیا کہ ہاتھ دھونے کو پانی منگوا دینا۔ چلو اب گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ آگے چلکر کہیں ہاتھ دھو لونگا۔ جب اوٹھہ کر آزار بند باندہ کر گاڑی میں چڑھنے لگا کہ ایک آدمی گڑوی پُر از آب لیکر میرے پاس آیا کہ مَیں تو پانی آپ کے واسطے ہاتھ دھونے کے لئے لایا ہوں۔ ہاتھ دھو کر گاڑی پر چڑھو۔ دل میں خداوند تعالیٰ کا شکریہ بجا لایا کہ اِس کُتّا پر یہ رحمت۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ تیریاں توہیں جانے ؎ گہی باچنیں گوہرِ خانہ خیز ✤ چو بوطالبی را کنی سنگریز۔

گاہ آری خلیلے زبتخانۂ ✤ کنی آشنائی ز بیگانۂ

برکت نابکار

امرتسر۔ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ میرے لئے نہ کوئی بہشت ہے نہ دوزخ ہے نہ جنم ہے۔ نہ مجھکو اب سوائے موکھش کے اَور کوئی خواہش ہے۔ پس مَیں بعد چھوڑنے اِس تن خاکی کے ذات الٰہی میں محو ہو جاؤنگا۔ جہاں تے اوہ جیا نا نکالین تاہیں میں مان ؎ چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید ✤ عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم جباب

برکت نابکار

امرتسر ۱۳ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

Marfat.com

نکتہ - عالم بھی متغیر اور عمر بھی محدود ہے - اس حالت میں اسباب متغیرہ عالم کی بہم رسانی اور تجسس لاحاصل اور تضیع عمر ہے ؎

پیوستہ عمر بستہ بہ موے است ہوشدار ✣ غمخوارِ خویش باش غمِ روزگار چیست

اس تھوڑے وقت میں جو کچھ کر سکتا ہے کر ؎

نگہدار فرصت کہ عالم دمے است ✣ دمے پیش دانا بہ از عالمیست

ابھیاس سے بے خواہش ہو جا - من مار لے کہ شریر بیتو رکھیشر کی مانند سوکھے پتے کی طرح جھڑ پڑے -

یا

ادیش جوگ - علم خلع بدنی سیکھہ جاؤ - کہ از خود جیو آتما کو دیہہ (جسم) سے بلا تکلیف نکال باہر کرو - اور فضائے عالم قدس میں قیام کرو - جیو آتما متعلق بہ جسم مجبور ہوتا ہے کہ کسی سیارہ مثل ارض یا مریخ - زہرہ - مشتری وغیرہ میں قیام کرے بلا جسم آکاش میں استہت رہ سکتا ہے - آکاش ایشر کا روپ ہے یہی فضائے عالم قدس ہے - اسی میں سب اُپت - کھپت ہو رہی ہے ؎

حجاب چہرۂ جاں میشود غبار تنم ✣ خوشا دمی کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم

چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ✣ کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بند تنم -

آکاش کا دھرم شبد ہے - اسکے باشندگان کا ملاپ حواس طور پر سپرش سے نہیں ہوتا ہے - کہ جسمانیت وہاں نہیں ہوتی ہے - صرف شبد اور نور ہوتا ہے - مناسب ایں مقام جناب پرم سوامی بھگت کبیر صاحب فرماتے ہیں ؎

ہم باسی اوس دیش کے جہاں [illegible] شبد ملاوا ہوت ہے - دیہہ ملاوا نا نہہ

ہم باسی اوس دیش کے جہاں [illegible] اگم کا بن باتی بن تیل

برکت، مابکار

Marfat.com

مقام - تاریخ - وقت ایضاً

نکتہ - عمر قضا ہوتی چلی جاتی ہے - کیا غافل بیٹھے ہو سنبھلو - ؎

وقتِ عزیز رفت بیا تا قضا کنیم ✣ عمرے کہ بے حضور صراحی و جام رفت
در تابِ توبہ چند تواں سوخت ہمچو عود ✣ مے دہ کہ عمر در سرِ سودائے خام رفت
؎ جز قلبِ تیرہ ہیچ نشد حاصل و ہنوز ✣ غافل دریں خیال کہ اکسیر میکنند

قارون خزانے یہاں ہی چھوڑ گیا سلیمان پیاں ساتھ نہیں لیگیا - پھر انکے حصول میں کیا سرگردان ہو رہے ہو ہوشیار - بہرتری مہاراج کو جب ہوش آیا - فرمایا ؎ بھوگا نہ بھگتا ، وی میو بھگتا ✣ تپیو نہ تپتا ، وی میو تپتا -

کالو نہ یا تو وے میو یا تو ✣ ترشنا نہ چیرنا وے میو جیرنا

ولہٗ - چلنتے برچھا جڑھ مول شاکھنگ ✣ چلنتے میرو رُوس منڈلنگ
چلنتے رانی بھوروپ دنتی ✣ نہ چلنتے دھرم ست پُرش واکینگ

جاگو - جاگو - برکت تیری کیا حالت ؎

علاں والیاں لنگھہ لنگھہ گیاں ✣ ساڈیاں شرماں ماہی نوں
؎ گریاں و داد خواہ بمیخانہ میروم ✣ از دست غم خلاصِ دل آنجا مگر شود

برکت نابکار

مقام - تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - اس محدود عمر میں جو آدھ بیادہ رکھوں سے بھری ہوئی ہے - سب ہی کچھ کر لیتا ہے - بچپن کے کھیل کھیل لیتا ہے - پڑھ پڑھ کر فاضل اجل اور شاعر شیریں مقال بن جاتا ہے - عیش و عشرت میں مصروف ہو جاتا - شادی کر کے بچے پیدا کر لیتا ہے - مسند (چارپائی گدلاں) پر بیٹھ کر کیا کرتا - گنہگاروں کے ڈیرے لگاتا ہے - یہ زندگی ایسی ہی ہے جیسی تعریف میں ایک ہندی شاعر مہاراج بھرتری

Marfat.com

کے قول کا ترجمہ کرتا ہے۔ شبد شانت سمت نران کی پرمان آیو تاس آدہ بھاگ ناش ہوئے رین سوے ہے۔ بال برودھ مانہہ ونا نہہ آد ہو بہاگ بادہو آہیں۔ جاڈتا اشٹنا کے کہاں ویس دوے ہیں شیکھہ کی اودہ جوُو آدہ بیادہ سنگ سوؤ بہرمنا ودیش ہوؤ سیوک آد کہوی ہے جیون کی آو (عمر) مانہہ۔ سُکھہ کو نو ناؤں (نام) نانہہ توے کی ترنگ کے سماں بہنگ ہوئے ہے۔ پس اس گورکھ دہندے سے جوانمردانہ سب تعلقات کے سر پر لات مار باہر ہو جا۔ دروازہ اویش جوگ جاگھڑکا۔ اپنے آپ کو اپنے قابو کر کے آزاد ہو جا۔ خوف مرگ کو چُوکا۔ دوپہر ڈھل گئی ہے۔ سہ پہرہ کھڑک گیا۔ اب کبتک سوئے گا ؎

سنت سدا اوپدیش تبادت ✣ کیس سبہی سر شویت بہی ہیں
توں متا اجہون نہ چھاڈت ✣ کال نے آن سندیس دئی ہیں
آج کہ کال (کل) چلی اُٹھہ مورکھ ✣ تیری ہی دیکھت کیتی گئی ہیں
سندر کیوں نہہ رام سمارت ✣ یا جگ میں تہر کون رہی ہیں

؎ سادہو رچنا رام بتائی۔ اک بنسی اک استہر مانیں اشچرج نہ لکہا جائی۔ کام کرودہ موہ بس پرانی ہر مورت بسرائی۔ جہوٹہا تن اپنا کر مانیو جیوں سپنا بنائی جو دیسے سو سگل بنا سے جیوں بادر (ل) کی چہائی۔ جن نانک جگ جانو تہیا۔ ہو رام شرنائی۔ ؎ سر کیے پگ ڈگمگیں نین جوت تے ہین۔ کہو نانک ایہہ بدہ بہئی اب ہوں نہ ہر رس لیں۔ کرتو ہو سو ناں کیہ پریو لو بہہ کے پہند۔ نانک سمیو رم گیو۔ اب کیوں رووت اندہ۔ ترنا پو تہوں ہی گیو یو جراتن جیت۔ کہو نانک نر ہار رے اودہ جات ہے۔ بیت

کب سنبلے گا سنبہل۔ مالس جنم پھر کب ہاتہہ آئیگا۔ گوبند ملن کی ایہہ تیری بریا

یا الٰہی

زاں پیشتر کہ عمر گرانمایہ بگذرد ✤ بگذار تا قیامت روئے تو بنگریم

برکت عاصی

مقام امرتسر ۱۳ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجے صبح

نکتہ۔ موکھش حاصل کرنا کوئی بڑی مشکل بات نہیں ہے۔ ایک نکتہ کا ہی سمجھ لینا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "موہ بندھن ہے نر موہ ہونا موکھش ہے"۔

صاحب داکی پاؤنا ون پلٹا اودھرلاونا۔ ۵

تعلق حجاب است و بے حاصلی ✤ چو پیوند ہا بگسلی واصلی

برکت عاصی امرتسر

امرتسر ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۵ بجے صبح

نکتہ۔ زمانہ کی رفتار شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک طریق عمل کے بارہ میں کئی صدیوں سے بہت خراب ہو رہی ہے۔ خدا شناسی اور دیا دھرم اخلاق حسنہ وفاداری ادب آداب شکر احسان کی طرف بہت کم راغب ہے۔ تقریباً سب خلقت مانس ہاری ہو رہی ہے اور جیو ہنسا شعار پکڑ رکھا ہے۔ اپنی بہو جن کے لئے اس فعل سے کسی کو گیلان (نفرت) نہیں ہے دنیا کے معمولی کاروبار میں یہ امر داخل ہو گیا ہے اسکو (مانس کو) اپنی معمولی غذا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اسی لئے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرتا ہے نہ اعتراض کی خواہش ہی کسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح جھوٹ دغا۔ بیوفائی۔ احسان فراموشی۔ دشٹ بہو گ کی عادات ہو گئی ہیں۔ یہ امور کسی کو مکروہ اور معیوب معلوم نہیں ہوتے۔ معمولی برت برتاؤ نظر آنے لگ گئے ہیں۔ کثرت سے ان افعال کے حلوی ہو جانے کے سبب سے عیب معلوم

Marfat.com

نہیں ہوتے مشہور ہی کہ عادت طبیعت ثانی ہو جاتی ہے۔ بعض ست پُرشوں نے عیوب کو عالمگیر دیکھکر دنیا کی زندگانی سے موت کو ترجیح دی۔ اور بعض اسکے ناقص حالات پر رونا رو گئے ہیں۔ مہاراج بھرتھری جیو فرماتے ہیں" نرویجا پرتھوی نرادکھدی رسا۔ نیچا ہاتھ گتہا۔ بھوپالانچ دھرم کرم رہتو دپراگو مارگی رتا۔ بھاریہ بھرتری وردھتی پرتا پوترا پتر دُوشتا۔ ہارکشٹم کہلی ورتتے کلیجگے دھنا جنا جنہہ مرتا" خواجہ حافظ فرماتے ہیں ؎ ایں چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم + ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر می بینم البہاں را ہمہ شربت ز کلاب و قند است + قوتِ دانا ہمہ از خونِ جگر می بینم اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں + طوقِ زرّیں ہمہ در گردنِ خر می بینم ہیچ مہرے نہ برادر بہ برادر دارد + ہیچ الفت نہ پدر را بہ پسر می بینم دختراں را ہمہ جنگ است جدل با مادر + ہیچ مہرے نہ پسر را بہ پدر می بینم جعفر کہتا ہی ؎ نہ یاروں میں رہی یاری + نہ بھائیوں میں وفاداری۔

محبت اوٹھہ گئی ساری + عجب یہ دور آیا ہے
خسم کو جورُو نت مارے + کرے ماں باپ سے نیارے
اوسی سے مرد سب ہارے + عجب یہ دور آیا ہے

سائیں بلہی شاہ کہتا ہے" اولٹی ہور زمانے آئے۔ سچیاں نوں دھکے ملدے جھوٹے پاس بٹھائے۔ گھوڑے چگن اروڑیاں لتے گدھے خوب پائے" بیدل فرماتا ہی ؎ ایں گلستاں قابلِ نظارہ الفت نبود + آبرو ئے شبنم ما سخت بیجا ریختند۔ واپسی زیں کاروان چنداں ندامت بار داشت + ہر کہ رفت از پیش خاکش بر سر ما ریختند۔ ایسی بیزاری کی حالت میں ست پُرش لوگ اس دنیا کو چھوڑ دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ صحرا گزین ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

بعضے موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ کئی دُکھیا جوست پُرش بھی نہیں ہوتے۔ خودکشیاں کرکے مرجاتے ہیں۔ کوئی دریا میں کوئی چاہ میں کود کر جان دیدیتا ہے۔ کوئی پھانسی لیکر۔ کوئی افیون سنکھیا کھاکر مرجاتے ہیں۔ کوئی مُرمن بیماری سے لاچار ہوکر۔ کوئی خاوند کے ظلم سے بیزار ہوکر۔ کوئی ماں باپ سے لڑکر کوئی عورت کے ہاتھوں بیزار ہوکر جان دیدیتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اِس خودکُشی سے اُنکی نجات نہیں ہوتی۔ وہ باسنا ہمراہ لیجاتے ہیں۔ اور پھر جنم دھارن کرتے ہیں۔ چونکہ بقول مرزا بیدل کے کہ ؎

زندگی برگردن افتادست بیدل چارۂ نیست ✻ شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

اور بقول بابا نانک صاحب کے کہ "جورنہ جیون مرن نہ جور" آدمی جینے پر بھی مجبور ہے۔ اب اِس جہان کے پُرآشوب اثر سے کس طرح چھوٹے انسان کے لئے کیا چارہ ہے۔ وہ چارہ صرف اویش جوگ (خلع بدنی) کا ہی ہے۔ یا سمادھی کا۔ سمادھی کیا ہے۔ کُل خیالات وتعلقات دنیوی سے دست کش ہوکر صمم وبکم یونہیں ہو رہنا یا خدا کی دھیان میں مستغرق ہو رہنا۔ اویش جوگ کیا ہے۔ اویش جوگ قوت ارادی کو مضبوط کرکر اپنے قابو میں کرنا اور یکسوئی قلب کی کرکر اپنے جیو آتما کو جسم موجودہ سے علیحدہ کرنا۔ طریقہ اِس کا یہ ہے کہ پختہ ارادہ کرلے کہ مَیں نے آکاش میں نرآدھار استھت ہونا ہے تو اِس طرح کی چند عرصہ کی توجہ سے ضرور کامیاب ہوجائیگا۔ آکاش میں استھت نرآدھار ہونے کی قدرت حاصل ہوجائیگی۔ اور اُسوقت وہاں کے ساکنین سدھوں کاملوں نبیوں اولیاؤں۔ بھوتوں۔ چڑیلوں وغیرہ پاکیزہ اچھی اور ناقص گندی خیالات والے ارواح کو ازخود دیکھیگا۔ اور دیگر موجودات آکاش کو ملاحظہ معلوم کریگا۔ انسان کی ہستی "ارادہ" ہی ہے۔ مولوی روم

Marfat.com

فرماتا ہے ؎ ای برادر تو ہمیں اندیشۂ ✤ ما بقا تو استخواں و ریشۂ
گر گل است اندیشۂ تو گلشنی ✤ ور بود خاری تو ہیمہ گلخنی

تمام روحانی واہی و نجات موکھش کے علوم کا راز قوت ارادی کا مضبوط کرکر قابو میں لانا اور یک سوئی قلب کا کرنا ہی ہے۔ اسی کا نام یوگ ابھیاس ہے۔ اسی کا نام مسمریزم ہے اسی کا نام ہپناٹزم ہے۔ مضبوطی۔ قوت ارادی اور یکسوئی قلب جتنی جتنی بڑھتی جاتی ہے۔ اُسی اُسی قدر قدرت روحانی حاصل ہوتی آتی ہے۔ جس طرف جس کام کی طرف یہ توجہ قوت ارادی و یک سوئی قلب کی رُخ رکھتی ہے۔ وہ ہی کام سرانجام ہو جاتا ہے۔ اور کامیابی ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ قانونِ قدرت کے اندر ہو۔ غیر ممکن نہ ہو۔ جیسا کہ انسان کی آنکھ جو قوت بینائی کی گولک قدرت سے ہے۔ یہہ تو اندھا ہونے کی صورت میں بینا ہو سکتی ہے۔ لیکن سُوئی کی آنکھ جو قانون قدرت کی رُو سے بینائی کا گولک نہیں ہے بینا نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ کسی بزرگ نے کہا ہے ؎

چو استعداد نبود کار راز اعجاز نخشائد ✤ مسیحا کے تواند کرد بینا چشم سوزن را

عامہ خلائق کو متواتر توجہ کی پریکٹس سے خاص خاص ہنر اور طاقتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً دیکھو کچھ عرصہ کی پریکٹس سے دو لڑکوں میں سے جو ایک ساتھ پیدا شدہ ہوں ایک پڑھکر گریجوایٹ ایم اے ایم ایس ایم ڈی وغیرہ بنجاتا ہے دوسرا جو نہیں پڑھتا ہے نہیں بنتا ہے۔ ایک شخص تیرنا سیکھ کر ملاح بنجاتا ہے۔ دوسرا جو نہیں سیکھتا ڈوب جاتا ہے۔ ایک گھوڑی پر چڑھ چڑھ کر شاہ سوار بنجاتا ہے۔ دوسرا جو چڑھنا نہیں سیکھتا گر جاتا ہے۔ ایک بندوق اور تیر کمان کی مشق سے نشانچی بن جاتا ہے دوسرا نہیں۔ پیشاب قوت ارادی سے آتا ہے۔ پاخانہ قوت ارادی سے آتا ہے۔ قوت ارادی سے

Marfat.com

دیش دیشانتر کو چلا جاتا ہے - قوت ارادی سے مصور معمار - ترکھان - بافندہ درزی - موچی بن جاتا ہے - کچھ عرصہ پریکٹس اُس قوت ارادی کی کر کر خاص خاص ہنر درزی - معماری وغیرہ میں ہنر دار اور صاحب کمال انجنیر ہو جاتا ہے - لیکن دوسرا شخص دو تر دے نہیں لگا سکتا دو اینٹیں نہیں جوڑ سکتا اسی قوت ارادی کی مضبوطی سے اصلی فائدہ تو علوم اعلےٰ خداشناسی خود دانی حالات موت کا معلوم کرنا اور اویش جوگ (علم خلع بدنی - نیوہ چیسنہ - کایا پلٹ) کا جاننا ہے - جو دائمی سکھ اور نجات کا موجب ہے - لیکن اس زمانہ میں اس علم کو ہی کھیل ہی بنا رکھا ہے - مسمریزم و ہپناٹزم سے (جو قوت ارادی بڑھائی ہوئی ہوتی ہے - دوسرے اجسام پر تصرف کر کر آدمیوں کو کتے و بلی بولا جاتا ہے - بائیسکل کیطرح کرسیوں کو چلوایا جاتا ہے - پلیٹ فارم پر دریا بتلا کر تیرایا جاتا ہے - پسوؤں کا کیڑوں میں یقین دلا کر کھُرکایا جاتا ہے - آگ کا وہم دلا کر کپڑوں سے آگ کو بجھوایا جاتا ہے - بدن کو اکڑایا جاتا ہے - انہوتی موجودات کبوتر میوہ جات وغیرہ کو دکھلایا جاتا ہے - لیکن کوئی ذریعہ نجات اور پرہیزگاری کا نہیں بتلایا جاتا - یہ صاف ہے کہ جب معمولی طور پر نفس ناطقہ انسانی اپنے ایک جسم پر قوت ارادی سے حکومت کرتا ہے تو قوی ہو کر چند جسموں پر حکومت کرے - میاں جی کے رعب سے لڑکوں کا پیشاب نکلجاتا ہے - رنگ چہرہ فک ہو جاتا ہے - صم و بکم ساکت ہو جاتے ہیں - امرتسر میں میں نے پروفیسر نکولا کے تماشے مذکورہ بالا دیکھے - مدراسی پروفیسر کے تماشہ شیر ہاتھی وغیرہ جانوروں کے پوری قابو اور تصرف میں کرنے کے لاہور میں دیکھے اور بہت انگریز اور دیسی مداریوں کے تماشہ کبوتر میوہ وغیرہ کے دکھلانے کے دیکھے چھڑی میری کو بالمکند جیگن نے اپنی نگاہ سے کھڑا کر دیا - یہ صرف قوت ارادی

Marfat.com

کے مضبوط کئے ہوئے کا معاملہ ہے - اون لوگوں نے قوت ارادی کو مضبوط کیا ہوا ہوتا ہے - عام لوگوں کی قوت ارادی غیر پریکٹس کردہ پر اپنا تصرف کرلیتے ہیں - جیسا جیسا بذریعہ ارادہ قلبی اُن کے دل پر تصرف کرکر اُن کو یقین دلاتے ہیں ویسا ہی ویسا وہ عام لوگ معمول بنکر دیکھتے اور کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ پریکٹس سے طاقت بڑھ جاتی ہے - لکھتے لکھتے ایک انسان خوشنویس بن جاتا ہے جیسا کہ کہا ہے ؎

گر تو میخواہی کہ باشی خوش نویس ✤ مینویس و مے نویس و مے نویس

دوڑتے دوڑتے انسان ہرکارہ بنجاتا ہے - اور کشتی لڑتے لڑتے پہلوان بن جاتا ہے - جیسے ایک انسان پہلوان چند دیگر غیر پہلوان آدمیوں کی جسمانی طاقت پر غالب آجاتا ہے - اور رسہ کی ایک طرف ہوکر دس بیس آدمیوں کو گھسیٹ لیجاتا ہے - ایسے ہی روحانی طاقت کا عالم قوت ارادی کی مضبوطی سے غیر پریکٹس والی آدمیوں کی روحانی طاقت پر غالب آکر جو جو کام چاہتا ہے اُن سے کرالیتا ہے - اب اصلی مطلب طریقہ آویش جوگ کے سکھلانے کی طرف آتا ہوں - دیکھو جب ہم آنکھیں موند کر سر کے نیچے سرہانہ پر رکھ دیکر ارادہ کرتے ہیں کہ سو جائیں اور طبیعت کا تمام رجوع و ارادہ اسی سونے کی طرف کرلیتے ہیں تو چند منٹوں میں نیند آجاتی ہے - اور اس جاگرت دنیا سے بے ہوش اور لاتعلق ہو جاتے ہیں - کام لوک میں جانو اس کرتے ہیں جسکو ہم خواب کہتے ہیں - یا نوم بالآرام دیکھتی حاصل کرتے ہیں - یعنی اپنے اصلی سروپ بلا دغدغہ و بلا وسوسہ میں جا آرام پاتے ہیں - اسی طرح سے جب پختہ اور پورا مضبوط ارادہ رکھکر بیٹھے ہوئے یا لیٹے ہوئے متواتر یہ ارادہ کرتے رہیں کہ ہمنے اس شریر کو چھوڑکر آکاش میں آدھار معلق ہونا ہے یا

Marfat.com

فلاں مقام پر پہونچ جانا ہے تو اس پریکٹس سے تھوڑے ہی عرصہ میں ہم کامیاب ہو جائینگے - اگر یہ ارادہ ابتدا سے ہوگا کہ پھر اس جسم میں واپس نہیں آنا ہے تو یہ جسم سوکھی پتہ کی طرح بے پران ہو کر جھڑ جائیگا - اگر واپسی کا ارادہ ہوگا تو پھر واپس آ جائینگے - اگر اسقدر دراز عرصہ ہماری واپسی پر گذر جائیگا کہ یہ جسم بقاعدہ قدرت جل سڑ جائیگا - تو ہم اپنی قوت ارادی سے اپنے ساتھ ایک اور شریر دیکھینگے اور اوس سے دنیاوی کریا (کار وبار) کرنے لگ جائینگے - اپنا شریر تو کیا سارا کٹنب عورت پُتر وہی سارا برہمانڈ چاند سورج آکاش تارا گن پون پانی دھرتی بناسپتی کوہ دریا سب کچھ رچ لینگے - جو سوپنے کی سرشٹ کی مانند ست بہا سیگا - اور اس قوت ارادی سے جو جو کچھ چاہینگے کر لینگے اور کرتے رہینگے - اگر کوئی واسنا نہیں رہ جائیگی - تو اپنا شدہ سروپ قائم بالذات پرم آتما آنند سروپ بلا تماشائے جہان کے ہو جائینگے جو پہلے سے بھی بطور اس کی انش کے تھے - تعلقات دنیاوی نے انش کر رکھا تھا - تعلقات ہٹ گئے انش بہاؤ اد ٹھہ گیا - جو تھے وہی ہو گئے - ؎

تو جزوی و حق کُل است گر روزے چند ✤ اندیشۂ کُل پیش کنی کُل باشی -

بُوند سمندر میں سما گئی ؎

چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید ✤ عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم حباب

قوت ارادی سے سکنڈی عورت جلکر سکنڈی لڑکا بن کر بھیشم پتامہ کی موت کا باعث بن گیا - کہتے ہیں مکندا برہم چاری شریر کو کاٹ کر بخیال ملنے بادشاہی کے ہوم کر کر اکبر بادشاہ بنگیا تھا - ؎

بیروں ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست ✤ از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہتی

Marfat.com

پس تمام فرایض سے مقدم علم اویش جوگ کی پریکٹس کرو کہ موت حیات اپنے
دست قدرت میں ہو جائے - اور تمام خوف اور ڈر سے جو اس جسم خاکی کی دکھوں
اور آزاروں کے لگے ہوئے ہیں نجات ہو جائے اور وہ صرف یہ ہے کہ ارادہ قائم
کرلو کہ اس جسم سے نکل ہماری جیو آتما نے آکاش میں استھت ہونا ہے - یا زہا
ہو کر ذات واجب الوجود میں محو ہونا ہے چند عرصہ کی (تھوڑے سے عرصہ کی)
لگاتار ورزش سے ایسا ہو جائیگا - کسی صرف زر کی اور کسی خاص - اسان پر
آسنوں پلنگوں کوٹھیوں کی نشست برخاست کی ضرورت نہیں ہے -
ئیں لے میرا بنا - دوسرے دا منتھا بھنا - جب ایسا آسان طریق
ارادی کے بڑھانے اور مضبوط کرنے کا جسمیں ہنگ لگے نہ پھٹکڑی بتلا دیا ہے
اسکو بھی کوئی نہ کرے اور کر کر نہ دیکھے اور بڑا مشکل جوگ کہدے تو یہ اس کی
بدقسمتی ہے - ؎ نیست در قانون حکمت ضعف طالع را علاج + طشت فکر بر علی اینجا
زبام افتادہ است - جہاں گشتم و در ابہیچ شہر و دیار + نیافتم کہ فروشند بخت دریا
میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ مجھکو سالہا سال زندگی کے بسر کرنے اور ذات
الٰہی کیطرف ہمیشہ توجہ رکھنے سے یہ حق الیقین ہو چکا ہے کہ عالم (جہان) دیرانٹ ہے
ایک سمندر قائم بالذات لازوال ہستی کا ہے اسکا ایک بلبلا یا لہریں بھی ہوں
اسی سے اوپجا ہوں اسی میں لین ہو جاؤنگا ؎
اپنی ہستی کو میں نے جان لیا - + بلبلا ہوں میں اک سمندر کا
مجھکو کسی تکلیف عبادت اور تردد ابھیاس کیضرورت نہیں ہے
میری مر چکی ہیں - کوئی باسنا باقی نہیں رہی جو ایک دفعہ سمندر میں لین ہونے کے
بعد پھر بلبلا بنا دے - جیون مکت مجکو پراپت ہے سب کرم کریا جو مجھ سے صادر
ہوتے ہیں اور میں کرتا دکھائی دیتا ہوں - سُتے سِدھ ہیں - مجکو کسی سے دلبستگی

Marfat.com

نہیں ہے - یہ امر سچ سچ کہہ دیا - لیکن مَیں ڈرتا ہوں کہ جو میرا کُل ہے وہ مجھ سے اور سب سے بالا تر ہے - ہم سب کی ہستی اور مرضیاں اُسکی رضا کی تابع ہیں - مجکو باوجود اِس حق الیقین مذکورہ کے ایسی مایا کے جال میں ڈالدی کہ ایک گُنّا سی بھی بدتر بنادی تو یہ اُسکا اختیار ہے - وہ مالک ہے سعدی سہ

بے سکّۂ قبول تو نقدِ عمل دغل ✤ بے خاتمِ رضائے تو شغل اہل ہبار

برکت نابکار امرتسر

امرتسر - ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح

نکتہ - جوگرنتھ تعلقات دنیوی سکھلائے اور موجودات عالم کی باتیں بتلائے بندھن کا کارن ہے - ایسے گرنتھ کو پڑھ کر عمر ضائع نہ کرنی چاہئے - نہ ہی باتیں کسی اور مشغلہ کی بجز پریشر کے تعلق کے کرنی چاہئیں - سہ

قافیہ اندیشیم و دلدارِ من ✤ گوئیدم مندیش جز دیدارِ من

جوگرنتھ خیالات دنیوی سے ہٹائے اور پرماتما دیو میں چت لگائے وہ ہر وقت مطالعہ میں رکھنے چاہئیں - سہ عاقبت کار با خداوند است - برکت نابکار

وقت مقام تاریخ ایضاً

نکتہ - روزی مُژد حلال سے کما کر کھائے - کسی کے آگے دستِ منّت دراز نہ کرے - ہرگز مفت خوری کیطرف دھیان نہ دے سہ

کہن جامۂ خویش پیراستن ✤ بہ از جامۂ عاریت خواستن

بدست آہک تفتہ کردن خمیر ✤ بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

بھوکا مرجانا بہتر ہے لیکن بھیکھ مانگ کر کھانا اچھا نہیں - بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ ہر کہ لقمہ از دست مُژد خود بخورد منّت حاتم طائی نبرد - ہمکو تو مانگنے میں بڑی شرم آتی ہے - منگن گئے سو مر رہے تے منگن مُول نہ جا - مانگنے سے آبروریزی

Marfat.com

ہوتی ہے - بیدل کہتا ہے ؎ شرم دار از طلب کہ بر در خلق + سیلئے ہست گر خوری نانیست

؎ نخورد شیر نیم خوردۂ سگ - + گر بسختی بمیرد اندر غار

ہر چہ از دوناں بمنت خواستی + در تن افزودی از جاں کاستی

برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

نکتہ - پیچھے ہم لکھ آئے ہیں کہ ہمارا مذہب عالمگیر ہوگا - اور کروڑوں آدمی ہمارے پیرو ہونگے - کیونکہ جو طریقہ ہمنے اختیار کیا ہے نہایت ہی سچا اور صاف صاف ہے لیکن افسوس ہے کہ اس وقت اوس تحریر کو (بوجہ اس امر کے خیال میں آنے کے کہ اہل دنیا ملائمات و مرغوبات دنیوی و شے بہوگوں حرص دولت و زر میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ اونکو پر مارتھہ (مقصد اعلےٰ) کی طرف دھیان ہی نہیں ہے - وہ کیونکر ہمارے نکات کیطرف راغب ہونگے - شرح ہدایت الحکمت و شرح حکمت العین یوگ شاستر پاتنجلی کے پڑھنے والے بہت ہی کم خال خال ہوتے ہیں لیکن ناولوں ڈراموں کے پڑھنے والے عوام الناس سب ہوتے ہیں) ہم کو ترمیم کرنا پڑتا ہے - اب ہم تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے نکات کو پڑھنے والے معدودے چند ہی ہونگے - شائد دو چار ہی نکلیں - برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - بعض اوقات آدمیوں کی ظاہری حالت میٹھی ہوتی ہے اور باطن [illegible] ہوتا ہے - بے سوچے سمجھے اُن سے تعلق پکڑ لینے سے پیچھے نقصان ہو پہنچتا ہے - اسواسطے کسی شخص سے نئی رفتہ اُس کے حالات معلوم کرکر آشنائی پیدا کرے یکدفعہ ہی بے تکلف نہ ہو جائے - اور بھروسہ نہ کرلے ؎

تواں رسید بیک روز در شمائل مرد + کہ تا بچند رسید است پایگاہ علوم

Marfat.com

ولی ز باطنش ایمن مباش وغرہ مشو ✤ کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم
لا تکن ممن لا تعرفہ لاحذر اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ✤
پس بہر دستے نباید داد دست برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - ساری نکتوں کا یہ نکتہ سرداری کہ کوئی کام بلا سوچ سمجھے نہ کری کہ پیچھے پچھتانا نہیں اوٹھانا - اول تول پہر مکھ سے بول - لا تبرم الامر حتی تفکر فیہ ٥
ہر انکاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ✤ کند اندیشہ از اول نگوید حرف نادانی
برکت نابکار امرتسر

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - خواہ کیسی ہی فاضلانہ منتہی تعلیم اولاد کو دیوے مگر میری درخواست ہے - گلستان - بوستان - کریما سعدی - پندنامۂ عطار اور کلید دانش مولوی نوری علی اولاد کو ابتدا میں ضرور پڑھاوے - اور خود بہی خواہ کتنا فاضل اجل ہو ہمیشہ کتابوں جوگ واسشٹ - آتم پوران - مثنوی مولوی روم - لوائح جامی کے پڑہتا اور مطالعہ کرتی ہوئی یہی کتب مذکورہ کو اپنے پاس رکھی اور مطالعہ کرتا رہے یہی مقدس اور ضروری ہیں - اگر پن کرنا ہو تو ان کتابوں کو لیکر خیرات تقسیم کیا کرے - اور انکی فضیلت اور دین و دنیا کے لئے مفید ہونا ذہن نشین کراتا رہے - ان کتابوں کے پڑہنے اور بچار نے والوں کے دین و دنیا سنور جائینگے - افراط تفریط میں نہ ڈوبینگے - عاقبت بخیر ہوگی - ان کتابوں کا ایک ہی دفعہ پڑہ لینا کافی نہیں ہے - بار بار پڑہتا اور بچار کرتا ہے - حرز جان کر رکھو ؎ گر نیابد گوش رغبت کس ✤ بر رسولاں بلاغ باشد و بس
اگر کوئی میں بند کر کر میں نے یہ نصیحت پیشکش کی ہے - اسکے نہ سننے والے کو بدنصیب

Marfat.com

سمجھتا ہوں۔ برکت نابکار

مقام امرتسر ۔ ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجے صبح

گو کہ جوگ واسشٹ کے ارادت مند اور شری رامچندر جیو کو اِشٹ رکھنے والے پر یقیناً دوزخ حرام ہے۔ تاہم جناب کبرِبائی لاابالی است اوتھے سودے ہوردی ہور۔ بندہیندی سادہ چھوٹیندے چور۔ اگر مجھکو موکھش نہ عطا ہو کر دوزخ میں ڈالدیا جائے۔ تو اُسوقت جلتی ہوئی آگ میں پڑی ہوئی میں یہ دیکھونگا کہ میرے یہ نکات اور لب لباب جوگ واسشٹ مرتبہ میرا خلق اللہ پڑھ اور بچا رہی ہے تو میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو جائیگا۔ اور آتش دوزخ کا اثر اُسوقت اُٹھ جائیگا۔ لیکن دوزخ میں نہیں جاؤنگا لاتقنطوا ؎ بہروسہ ہے۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجے صبح

نکتہ۔ سپنے کی سرشٹی جیسے منکھ میں ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ جگت وراٹ برہم میں ہے۔ انہونی ہی سپن سرشٹ بہاستی ہے۔ انہونی ہی یہ جگت بہاستا ہے۔ واستو میں برہم واحد قائم بالذات موجود ہے۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۶ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶½ بجے صبح۔

نکتہ۔ برہم سنبوہ (کُل) طاقتوں کا مجموعہ ہے۔ جس طرح انسان میں غضب بھی ایک طاقت ہے شہوت۔ خوشی۔ رنج بھی طاقتیں ہیں۔ اسی طرح خداوند تعالیٰ کی برقی۔ مقناطیسی۔ سردی۔ گرمی۔ آگ۔ پانی۔ مٹی۔ آکاش وغیرہ سب طاقتیں ہیں۔ جیسے زمین میں سب قسم کی ہستی الگ الگ مٹی۔ آگ پانی پہاڑ۔ ہر طرح کے بناسپتی۔ خوشبودار۔ بدبودار۔ میٹھا۔ کھٹا۔ کسیلا۔ کڑوا سلونا وغیرہ وغیرہ۔ سب ذائقہ وغیرہ ہیں۔ اور اسی سے اوتپت ہوتی اور

Marfat.com

اسی میں بنتے دکھلائی دیتے ہیں اور جیسے انسان کے جسم سے جوآں وغیرہ ہو
ہیں جیسے پانی سے مینڈک مچھلیاں وغیرہ اور زمین سے حشرات الارض پ
ہوجاتے ہیں - اور بنتے دکھلائی دیتے ہیں (اسکو ایک نمونہ سمجھو) ا
طرح سے ذات خداوند تعالیٰ (برہم) سے جگت (برہمانڈ) آکاش ا
عناصر بجلی مقناطیسی طاقتیں سیارے ستارے کوہ و دشت بحر و دریا ند
نالے موالید ثلاثہ وغیرہ پیدا ہوتے رہتے ہیں - اور اسمیں بنس جاتے ہیں
یہ بہرم نہ کرو کہ جڑ چیتن نہیں ہو سکتا - سوکھشم استھول نہیں ہو سکتا
(مجرد مادی نہیں ہو سکتا) یہ سب بہرم کی باتیں ہیں پرتکھش کو پرمان ک
سامنے ہوتا دکھلائی دے رہا ہے - اور کوئی خدا نہیں ہے - ویرا
روپ برہمانڈ ہی خدا ہے - اسی کو خدا مانو - اسی کی پوجا کرو - نقد چھ
نسیہ کے پیچھے مت جاؤ - اجتماع نقیضین مت سمجھو - اس گورکھ
دھندہ وہمی میں مت پڑو - جو کچھ دیکھ رہے ہو - یہی ست ہے - ست
چھوڑ اسکی تلاش مت کرو - ستہرا بھگت ؎

بہادیں سمجھ مسخری تی بھادیں سمجھ گیان ✣ ایہی وہی ستہریا رام کشن بھگ
؎ دیدکہ عالم زسمک تا سما ✣ نیست بجز واجب ممکن نما
جہاں مولا شدہ مولا جہانے ✣ ازیں پاکیزہ تر نبود بیا

اللہ اکبر اللہ اکبر برکت نابکار

۱۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء یکم بہادروں سمت ۱۹۷۰ تعطیل گھڑی وقت ۷ بجہ
مقام وقت ایضاً

گوشت خور لوگ جیو ہنسا کرنے والے جب بھگت بنتے ہیں -
بات ٹھیک معلوم نہیں ہوتی - خدا ایسے خونخوار مردم سے کیونکر پیار کر سکتا ہے -

Marfat.com

ب خدا کے پیاری نہیں ہو سکتے۔ جو شخص مخلوقاتِ خدا کی بیخنی کرے اور اودھر
اشناسی اور الٰہی آدمی ہونیکا دم بھرے ہم اُس کے بھگت اور خدا رسیدہ ہونے
ے انکار کرتے ہیں۔ نردیا (بے رحم) آدمی ناپاک غذا کے کھانے والا کبھی
ا رسیدہ ہو ہی نہیں سکتا ۔ ہرن کی چوری کرتے سُوئی کرتے دان۔
ب مُچک گچی دیکھتے کب آدے بیان ۔ برکت نابکار

امرتسر ۔ ۱۶ راگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۰۰ بجے صبح

نکتہ ۔ لوگ ابھیاس کیوں کرتے ہیں۔ تاکہ اُس مشق سے انت سمے الٰہی خیال
ل میں جاگزین رہے ۔ اور اُسی دُھن اور خیال میں قالب تہی کریں۔ انت کا خیال
ہوتا ہے ۔ اوسی طرح سے انسان کی گتی ہوتی ہے ۔ اوتپا کا ہے کہیا انت
نا سو گتا ۔ چو میرد متلا میرد ۔ چو خیزد متلا خیزد ۔ راجہ لون کے سامنے
اری نے .. .. گھوڑا لینے کی شرط پر سمادھی لگائی تین سو برس گذر گئے
جہ مذکور یہی مرگیا ۔ کوئی اور راجہ تھا ۔ جب سمادھی سے جاگا تو پہلا
فظ اُس کی زبان پر گھوڑا ہی تھا ۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۷ راگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجے صبح

نکتہ ۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ ۔ جو مخلوق انسان حیوان چرند پرند آبی و اشجار
گھاس وغیرہ انڈج ۔ جیرج ۔ سویدج ۔ اودبھج ۲ پیدا ہوتی ہے ۔ پھر نشو و
پاکر بڑی ہو کے بڑے شعور والی (نباتات پھل دینے والی) ہو جاتی ہے
ابتدائی حالت انسان و حیوان کے بچہ کی بہت کم شعور والی ہوتی ہے ۔ درخت
پودہ بھی بہت کومل ہوتا ہے اور کل حیوانات کو پانچ گیان اندریاں اور بعض
پانچ کرم اندریاں پوری بعض کو کم اور سب کو مدخل و مخرج خدا عطا ہوئے
ہوئے ہیں ۔ بادی النظر میں ایسی عنایات جو مخلوق پر مبذول ہوئی ہیں ان

Marfat.com

ہی کو دیکھ کر کون کٹھور دل ہے جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کا قائل نہو - اور اُس کے نظام تدبیر کو نہ پہچانے - ہستی حیوان و انسان کے لئے پانچوں کرم اندریوں اور پانچوں گیان اندریوں کی اشد ضرورت تھی - اگر یہ اندریاں (حواس) عطا نہ ہوتے تو حیوان انسان کا قیام زندگی ناممکن تھا - جب ایک اندری کی بھی مثل سمع - بصر - ہاتھ پاؤں کے کمی ہو جاتی ہے - تو کیسا نقص محسوس ہوتا ہے - اور زندگی وبال معلوم ہوتی ہے - کُل اعضا حیوان انسان بلحاظ ضروریات زندگی کے عطا ہوئے ہوئے ہیں - جیسے دانت غذا چبانے کے واسطے - مونہہ کھانے کیواسطے - پستان شیر کے واسطے - سُفرہ اخراج فضلہ کے واسطے - رحم بچہ کے پلنے کے واسطے - پانوں چلنے کے واسطے - ہاتھ کام کرنے کیواسطے - زبان بولنے کیواسطے وغیرہ وغیرہ - اِسی سے قیاس ہوتا ہے کہ یکدم مکمل جوان حالت میں انسان وحیوان کے پیدا نہونے اور بچہ کی صورت میں پیدا ہونے - اور درختان کے یکدم بڑا درخت کی صورت میں پیدا نہ ہونے اور رفتہ رفتہ غذا پاکر بڑھنے کی بھی کوئی حکمت ہے - یہ حکمت ہمکو پوری سمجھ میں نہیں آتی - مالک حکیم مطلق ہی اس راز کو جانتا ہے انسان صرف علی قدر اپنی سوچ سمجھ کے قیاس کرتا ہے - نانک صاحب انت نہ جاپے کیا من نت - انت کارن کیتے بلانہہ - تانکے انت نہ پائے جانہہ - ایہہ انت نہ جانے کوئے - بہتا کہئے بہتا ہوئے -

میں انسان حیوان کے یہاں بچہ کی صورت میں انسان وحیوان کے پیدا ہونے کی غرض یہ سمجھتا ہوں کہ اولاد کو ناتواں کمزوری کیحالت میں پیدا ہوا دیکھہ کر ماں باپ محبت کریں - اور دوسری غرض یہ سمجھتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے قوائے ہونے خصوصاً دماغ کے چھوٹے ہونے سے اور بچپن کی تقاضا

Marfat.com

سے کھیل کود کی مصروفیتوں کیوجہ سے پچھلے جنم کی رنج و راحتیں فراموش ہوجائیں۔ اور اس جنم میں اچھے خیالات اور عملوں سے نجات کے حصول کی تدابیر کرے۔ حیوان کی نجات کی تدبیر یہ ہے کہ جب یہ عمل ہی نہیں کرتا ہے۔ خود انسان کا جنم حاصل کرتا ہے۔ ایسا ہی درختان گھاس پھوس کی مونتا (خاموش صم وبکم ہونا) اُنکے پچھلے جنموں کے پھل کا خاتمہ کردیتی ہیں آئندہ وہ کسی سے بُرا نہیں کرتے۔ انسان کا جنم پاکر موکھش کے اسباب حاصل کرلیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ برکت نابکار

امرتسر ۲۰ اگست ۱۸۸۶ء۔ وقت ۵۰ بجہ صبح

نکتہ۔ عناصر یا پرکرتی کوئی جدا چیز خداوند تعالےٰ سے نہیں ہے جیسا کہ گوتم مہاراج نے مانا ہے یا کل نیائک مانتے ہیں۔ ہمکو مشاہدہ کائنات سے پرتکھش نظر آرہا ہے کہ عالم مرضی الٰہی سے متغیر متبدل ہورہا ہے اور باقاعدہ بنکر قائم ہورہا ہے۔ اور حرکت سکون کررہا ہے۔ سیاروں کے کرہ جات موالید ثلاثہ سے آباد ہورہے ہیں۔ خاص خطوط (استوا وغیرہ) وغیرہ پر شموس خود کے گرد حرکات کررہی ہیں۔ برقی مقناطیسی طاقتیں نظر نہیں آتیں۔ لیکن مطابق اپنے قواعد و تاثیرات ذاتی کے شرائط کے پورا ہونے پر نظر آتی اور تاثیرات عظیم پُر زور دکھلاتی ہیں۔ جو مرضی الٰہی کہ نظام عالم کو چکر دے رہی ہے۔ اور باقاعدہ چلا رہی ہے۔ یہی مرضی و فعل طاقت الٰہی ہے۔ یہی خود اربعہ عناصر اور آکاش (عنصر خاص) [illegible] خود ہی عناصر بنکر خود ہی باقاعدہ ترتیب عالم کی کررہی ہے۔ دوسرے [illegible] اسی طاقت کو پرکرتی (ناکافی غور سے) کہتے ہیں اور خدا کے وجود کے ساتھ ساتھ اس پرکرتی کو جدا قائم بالذات ہستی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ بھی [illegible] طاقت

Marfat.com

الٰہی (پرماتما) کو مجبوراً مانتے ہیں کہ اوس پر تصرّف طاقت الٰہی کا ہی جس طرح اپنی مرضی سے چاہتا ہے۔ اوسپر تصرف کر کرا وسکو جس طرح چاہتا ہے پلٹا دیتا ہے۔ لیکن عارف پرکرتی کو الگ سمجھنے کے امر کو نا حقیقت رسی دویت وادیوں کی سمجھتا ہے۔ پرماتما دیو کی مرضی ہی پرکرتی ہے۔ کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے۔ سکون کی حالت میں مثل برقی اور مقناطیسی طاقتوں کے نظر نہیں آتی ہے۔ جب حرکت کرتی ہے تو تمام عالم بنکر نظر آجاتی ہے۔ علم ذات الٰہی ہے پرکرتی مرضی الٰہی ہے۔ ذات اور مرضی الٰہی حالت سکون میں سب سوکھشم ہے۔ پر جب حرکت میں آتی ہے تو برہمانڈ دیراٹ سروپ ہو کر استھول ہو جاتی ہے۔ برکت نابکار امرت سر۔ ۲۰ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجے صبح

مقام۔ تاریخ وقت ایضاً

نکتہ۔ میڈم بلیوٹسکی کی تہیاصوفسٹ اور دیگر کتب سپرچولزم میں دیکھا کہ یہ روح کے ساتھ سوکھشم شریر مانتے ہیں۔ میڈم بلیوٹسکی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک شخص جوگی اکڑ گیا تو اوس نے سوکھشم شریر اپنا جدا کر دکھلایا جو ہم شکل اُس کی استھول شریر کے تھا۔ دونوں کا سایہ تھا۔ استھول کا گاڑھا سوکھشم کا ہلکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک جوگی اپنے چوبارہ میں استھول شریر چھوڑ کر سوکھشم شریر سے اپنے گورو کو ملنے سینکڑوں کوس چلا گیا تھا واپسی پر اُس کے آکاش سے کوٹھہ میں اوترنے کی آواز آئی۔ اور دیگر حالات محسوس ہوئے۔ ایک کتاب سپرچولزم میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک آدمی کی تصویر عکسی کھینچتے ہوئے ایک عورت کی تصویر بھی کھنچ آئی جو فوٹو کے کمرہ میں موجود نہ تھی۔ وہ اُس شخص کے سر پر ہاتھوں سے پیار دے رہی تھی۔ جس نے تصویر کھنچوائی تھی۔ بعد میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ عورت اُس شخص کی ماں کی روح تھی۔ جو

Marfat.com

اوس موقع پر کہیں آکاش سے آگئی - اور مہرمادری کے سبب سے اپنے
پسر کو پیار دینے لگی - گویا کہ روح کے سوکھشم شریر کی تصویر کا فوٹو
کھنچ گیا - اوسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک عورت پرکھش جسمانی صورت میں
مع لباس کے آکر گھنٹہ بھر لیکچر دیتی رہی - سامعین نے درخواست کی کہ
اپنے دامن کا ٹکڑہ کاٹ دو - چنانچہ اوس نے ٹکڑہ کاٹ دیا - بعد ایک
گھنٹہ کے وہ عورت وہاں ہوکر مع اپنے لباس پوشیدنی کے غائب
ہوگئی - ادہر یہ ٹکڑہ کپڑا کا اُسکا کاٹ کر دیا ہوا بھی اوسی کے ساتھ وہاں
ہوکر غائب ہوگیا - ایسی بہت سی مثالیں اُن کتابوں میں لکھی ہیں مسٹر سٹیڈ
کے ایک لیکچر میں اُس کی خادمہ جولیا کے کئی دفعہ پرکھش جسمانی شکل میں
دکھلائی دینے کا ذکر لکھا ہے - اور ایک شخص مسمی بوتھا پیا متوفی کی تصویر
کے کھینچے جانے کا ذکر بھی اُسکی روحانی حالت کا لکھا ہے - ہماری کتابوں
جوگ واسشٹ وغیرہ میں بھی ذکر سوکھشم اور لنگ شریروں کا درج
ہے - پریتوں بھوتوں کا بھی ذکر موجود ہے - عام لوگوں میں بھی بھوتوں
چڑیلوں کے دیکھے جانے کا کئی کئی جگہ چرچا ہے - مسان جگانے کا ذکر کہ جس
سے فوت شدہ شخص زندہ ہوکر آجاتا ہے - بعض کتابوں میں درج ہے -
خدا کی خدائی میں سب کچھ سچ ہوسکتا ہے - لیکن قوت ارادی اور یک
سوئی قلب کی شرط ہے - مثل مشہور ہے کہ جتنا گوڑ پاؤ - اوتنا ہی میٹھا ہوتا
ہے - جو لوگ قوت ارادی اور یک سوئی قلب کے مسئلہ پر توجہ نہیں دیتے
ان امور کو وہم و خیال اور جھوٹھ بتلاتے ہیں - رقص کردن خود نداند
صحن را کوژ کج است - نچن نہ جانے انگن ٹیڑھا کے مصداق ہیں ؎
چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است + سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

Marfat.com

یہ باتیں مَیں نے تذکرۃً لکھدی ہیں - اصلی مضمون میرا یہ ہی کہ اویش جوگ میں جب روح عامل کی کسی جسم زندہ یا مردہ میں پرویش کرتی ہے تو وہ بلا سوکھشم شریر سے صرف پاک مجرّد ہستی کرتی ہی - اگر سوکھشم شریر کے ہمراہ ہوکر پرویش کرے تو درست نہیں سمجھا جا سکتا - کیونکہ سوکھشم شریر ہم شکل استھول شریر عامل کے ہوتا ہے - چھوٹے بڑے شریر معمول پر وہ عامل کا سوکھشم شریر منطبق نہیں ہوسکتا - نہ ہی کتا بلی دُم داروں چھوٹے شریروں پر منطبق ہوسکتا ہی - پس اویش جوگ صرف ایک توجہ کا ہی تصرف ہی - جو مجرّد اور پاک طور کا ہے - سوکھشم شریر کا اسکے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہی اور اسی بنا پر مَیں خیال کرتا ہوں کہ ایک قطب سے دوسرے قطب زمین کی بات سُن لینی بھی اندک توجہ روحانی کا ہی کام ہے - مثل پیغام برقی بلا تار کے - ادہر عمل پیغام برقی بلا تار کا شروع کیا - اودہر خبر ہوگئی - کوئی منٹوں گھنٹوں کا کام نہیں ہے - ادہر قوی دل عامل توجہ کرتا ہے اودہر معمول کے دل پر سینکڑوں ہزاروں میلوں پر اثر ہوجاتا ہے - آج رات کی بہت نزدیک شخص کے دل پر اثر ہونے کی ایک مثال لکھتا ہوں - مَیں بوقتِ شام چارپائی پر لیٹا ہوا تھا - باہر سے پھر کر آیا تھا - دو شخص مجکو دو طرف سے پنکھا جھلا رہے تھے - میرے دل میں آیا کہ کیا خوب ہو - ان پنکھا کے آرام کے ساتھ کچھ گھٹوا بھی لوں تو پھر خیال آیا کہ اگر انمیں سے ایک کا پنکھا چھوڑ کر گھٹوانے پر لگا دونگا تو وہ لطف جو دو پنکھوں کے ملنے سے حاصل ہو رہا تھا - نہیں رہیگا - جی میں آیا کہ میرا چھوٹا پسر لالہ عزت رائے منصف بی اے ایل ایل بی جو میرے قریب ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا - گھٹ دے تو کیا اچھا ہو - بمجرد میرے اس خیال کرنے کے اُس نے کرسی اوٹھالی اور میری

Marfat.com

چارپائی کے قریب لے آیا۔ اور مجکو گھٹنا شروع کر دیا۔ اسی طرح قیاس کر لو کہ دور شخص کی طرف اگر توجہ پاکیزہ دل کی مبذول ہو جائے تو دور مقام پر بھی اوس کے دل پر تصرف ہو جاتا ہے۔ ایسے بہت معاملات کا تذکرہ بہی کتب سیر جو لزم وغیرہ میں لکھا ہے۔ وہاں پڑہ سکتی ہو۔ پس خدا تعالیٰ توجہ ہے۔ عالم توجہ ہی۔ انسان توجہ ہے۔ جو کچھہ ہی توجہ ہی ہے۔ اور ذات تعالیٰ کا وجود جو توجہ ہے وہ قائم بالذات ہی۔ باقی ساری توجہات اُس توجہ اعلےٰ کی تابع ہیں۔ یہ پاک معاملہ ہے۔ مطاہر لوگ اسکو بخوبی سمجھتی ہیں ؎ سرمۂ غم عشق اہل ہوس راندہند ✣ سوزِ دلِ پروانہ مگس راندہند
حافظ ؎ بشوای نقشِ دلتنگی کہ در بازار یکرنگی ✣ بہ نعمتہائے گوناگوں مئے احمر نمی ارزد
دل کی پاکیزگی سے پاکیزہ حالات معلوم ہوتے ہیں۔ افراط دولت اور زورِ طاقت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ وہ ملک ہے کہ ؎ بشمشیر میسر نشود سلطاں را۔ اس کے پانے کا راز یہی ہے کہ ؎

تہی آے تا پُر معانی شوی ✣ انائے کہ پُر شد دگر چوں پُرد
؎ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ ✣ در بہاراں کے شود سرسبز سنگ
؎ کچھہ نہو نا بن کر سامی ہو دلا ✣ یار پائے گا تو بیشک برکتا

برکت نابکار امرتسر

امرتسر۔ ۲۲ راگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ مَیں کتا کون کمین ہوں۔ تمام اجرام ظلمانی تیرے انوار شمس سے نورانی ہو جاتے ہیں۔ انہیں سے ایک جرم مَیں بہی ہوں۔ جس سے یہ عالی کام تحریر نکات کا کرا رہے ہو۔ شام کو حبس تھا۔ مَیں کھڑا ہو کر مناجات سعدی علیہ رحمت پڑھنے لگا تو نہایت پُر فضا خوشگوار ہوا چلنے لگ پڑی۔

Marfat.com

جب میں پڑھ کر چارپائی پر ہو بیٹھا پھر بند ہو گئی - بدستور حبس ہو گیا - مالک کی عنایات بے غایات - ؎ شبہائے دوستانِ ترا انعم الصباح + واں شب کہ بے تو روز شود اظلم المساء - برکت نابکار امرتسر ۲۲ راگست سنہ ۱۹۱۳ء -

مقام - تاریخ - وقت ایضاً

"مکتہ" - برہم سوتر بیاس مہاراج کے تیسرے ادھیار کے تیسرے پاد کی تیسویں اور بتیسویں سوتر میں لکھا ہے - کہ "سگن بدیا کا برہم لوک پھل ہے اور نرگن بدیا کا مکت" اس سے ایسا مذہب رکھنے والے کہ جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ بعد وفات کے موکھش یہی ہے کہ آنند سرور بہشت کا ملیگا - حور قصور - غلمان - اچھرا ملینگی - گویا وشے بھوگ کے سامان ملیں گے اور اس بھروسہ پر وہ نیک کام پن سخاوت وغیرہ کرتے رہتے ہیں انکو موکھش نہیں ملیگی - انکا چت تو نیک خواہش - پن وغیرہ کرنے سے تو در اصل وشے بھوگوں کے سکھ حاصل کرنے کی ہی طرف لگا رہتا ہے - بیشک وہ ایسی خواہشوں سے بار بار جنم پاوینگے - نجات خواہشوں کا تاگا توڑے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی - خواہشیں موجب بندھن کا ہیں - بے خواہشی موجب موکھش کا ہے - پس نرگن اپاسنا یوگ ہے - اسی بتیسویں سوتر میں بجواب معترض کے مذکور ہے کہ بسشٹ رشی - بھرگ - سنت کمار - دکش - نارد - باوجود گیانی عارف ہونے کے دیہہ دھاری بطور امر مستثنےٰ کے ہوئے ہیں - ہر ایک کام میں مستثنےٰ ہونے کا بھی قاعدہ قدرت کا ہے - اس لئے رشی ہائے موصوف بھی بطور مستثنےٰ کے دیہہ داری باوجود حصول عرفان کے تھے - میرے خیال میں یہ رشی مہاراج ایشر کے اوتار

Marfat.com

ہتے اور دیہہ دھاری بغرض استرشاد خلائق کے ہوئے تھے۔ جنہوں نے اپنے بچنوں کی امرت روپی برکھا (مثل جوگ باسشٹ کے) مردہ اخلاقی زندگی خلائق کے زندہ کرنے کی غرض سے کی ہے۔ برکت نابکار

امرت سر ۲۳ر اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ عقلی دلائل والے مرکب لنگ پر سوار ہیں۔ اور پرتکھش بین اسپ عراقی پر ؎ پائے استدلالیاں چوبیں بود + پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

زیرکی ضد شکست است و نیاز + زیرکی گذارد با گولی باز

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ + در بہاراں کے شود سرسبز سنگ

رہا کن عقل را با حق ہمے باش + کہ تاب خور ندارد چشم خفاش

ما را بمنع عقل مترسان و مے بیار + کیں شحنہ در ولایت ما ہیچکارہ نیست

اگیانی کے لئے جہان ہے۔ عارف کی نظروں میں خدا ہی۔ واینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ اگیانی اپنی طرز نظر سے جہان کے تعلقات میں لپٹ کر اسیر ہوتا ہے۔ عارف اپنے طریق نظر سے دیدار الٰہی سے مستفید ہوتا ہے۔

برکت نابکار۔ امرتسر۔ ۲۳ر اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

مقام وغیرہ ایضاً ایضاً

نکتہ۔ سچیتی لبطون حق ہے۔ سپن جاگرت ظہور حق ہیں۔ تینوں سبھاؤ پرماتما دیو کے ہیں۔ جاگرت جگت کو نیائک پرکرتی کہتی ہیں اور پرماتما سے الگ مانتی ہیں۔ غلطی کرتے ہیں۔ پرماتما کے سوبھاؤ کو الگ پرماتما سے سمجھتے ہیں۔ گویا چاندنی کو چاند سے اور دھوپ کو سورج سے الگ مانتی ہیں۔ ٹوپی۔ کرتہ۔ دھوتی۔ جاکٹ۔ کوٹ۔ پتلون۔ چادر۔ پگڑی۔ سب روئی ہی ہیں۔ روئی کے سوا کیا ہیں۔ کچھ نہیں۔ لہریں۔ گرداب۔ حباب۔ سمندر ہی

Marfat.com

ہیں اور کچھ نہیں۔ گو ایک لہر کو دوسری لہر کی۔ ایک حباب کو دوسرے حباب
کی خبر نہیں۔ برکت نابکار ۲۳ رصد۔

نکتہ۔ کوئی پرماتما کو قادر مطلق مانتا ہے۔ مگر افسوس کہ پھر گوشت خوری
کی ہدایت کرتا ہے۔ پٹے سنوار کر پلاؤ کھاتا ہے۔ کوئی خدا کو محتاج مانتا
ہے۔ مادہ ارواح کو قدیم جانتا ہے۔ بغیر انکے جہان کی پیدائش سے عاجز
سمجھتا ہے۔ کوئی خدا کا انباز (شریک) سمجھتا ہے۔ نیکی کا کرتا خدا کو۔ بدی
کا اہرمن کو سمجھتا ہے۔ کوئی ایک شخص پر ایمان ہی لے آنے سے نجات
سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کل مخلوق کے گناہوں کی سزا اُس نے پائی۔
؎ تو وطوبیٰ و ما و قامتِ یار ✤ فکر ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست۔
عارف اِن سب عقلی اختلاف والے مذاہب کو سلام کرتا ہوا خدا کو پرکاش
(عیاں بے دلیل) ویراٹ سروپ جگت کو دیکھتا ہے۔ اور اطمینان سے رہتا
ہے۔ بہشت اور دوزخ کے جھکنڈ سے نکل سلامتی کے کنارہ پر کھڑا
ہے ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✤ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام

برکت نابکار

مقام دقت ایضاً

نکتہ۔ اے میرے نکات کے پڑھنے والو۔ جب کبھی تمکو میرے کسی نکتہ کو
پڑھتے ہوئے کوئی شک پیدا ہو جائے تو تھوڑا صبر کرو۔ گھبراہٹ میں مت پڑو
نکات پڑھتے جاؤ۔ پڑھتے پڑھتے تمکو کوئی نکتہ ایسا نظر پڑیگا کہ تمہارا شک
رفع ہو جائیگا۔ بے سمجھوں کے لئے یہ نکات ردی کاغذ میں لپیٹنے یا باندھنے والے
ہیں۔ اور صاحب دل و فہم و ادراک کو ایک نسخہ معجون تسکین قلب کا ہیں

برکت نابکار

Marfat.com

امرتسر ۲۴ اگست ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجے صبح

نکتہ - کوئی کام دینی ہو یا دنیوی ہو صحت جسمانی پر ہی منحصر ہے ۔ دیہہ آروگ نانک دہن سارا - پس کل امور سے مقدم صحت ملحوظ رکھو القبض ام الامراض - قبض نہ ہونے دو - اگر نہ ہونے دو گے بخار سے دردسر سے - شکم درد - ہیضہ زکام - نزلہ سب سے بچے رہو گے - گل قند - بنفشہ - مربا - ہلیلہ زرد - اطریفل زمانی - ترنجبین - شیرخشت - سنا مکی - تربد سفید - جبولوٹ - کسٹرائل رایل - اینوفرو سالٹ - گنیشیا - ایسبغول ڈون دنر پلز - یہ ادویہ قبض کھولنے کا علاج ہیں - شیر مادہ گاؤ گرم - بادام روغن ان سے بھی کشائش قبض ہو جاتی ہے - لیکن برعکس اسکے اسہال پیچش ..... زیادہ اجابت ہونے بھی بند ہیں - قابضات جب لاس اور انیون - پوڈا یہ ٹنکچر سٹیل کشتہ فولاد اور کوئیشیا چرائتہ - تخم ریحاں - تخم مرغان وغیرہ ہیں - جو دوائی طبیعت کی موافق ہو - اس سے کشائش زیادہ کو بند کر لو - ہاضمات گرم مزاجوں کے لئے زرشک آلو بخارا - املی - لیموں - مربا - سیب آملہ بہی - ترنج ہیں - سرد مزاجوں کے لئے زنجبیل - دارفلفل - اجوائن مصطگی - الائچی خورد کلاں - قرنفل دارچینی وغیرہ ہیں ۔ معدہ ہائے سرد را چیزیکہ قوت میدہد + زنجبیل و دارفلفل نان خواہ مصطگی است - آنکہ از وے معدہ ہائے گرم میگردد قوی + آب لیموں آب سیب و تمر ہندی و بہی است - ۔ سنڈ دسوں کا ہندی دہنگ + رس سونجن گولی با ہندی - چوسٹھ سول چوراسی واؤ + کہت دہتر جڑہ تے جاؤ - مائہ عیش آدمی سکم است + گر بتدریج میرود چہ غم است - گر یہ بند چنانکہ نکشائد + گردل از عمر

برکند شائد۔ درکش رد جنانکہ نتواں بست ٭ گو بشو از حیات دنیا دست۔

ادویہ تو بے اوڑک ہیں۔ میں نے اپنے تجربہ میں قبض کشائی کے لئے ایک سے تین گولیاں ڈون ڈنز پلز کی اکسیر پائی ہیں۔ بلا ہیضہ تلخی کے قبض بسہولت کھولدیتی ہیں۔ اور اسہال اور ہیضہ دکنے کے لئے کوشیا کو اکسیر اعظم پایا ہے۔ بچوں کے لئے گرگس پوڈر دونوں صورتوں قبض کھولنے اور بند کرنے کے لئے اکسیر پایا ہے۔ کھانسی اور ضیق النفس کو کف ریمڈی چیمبرلین مفید دیکھی ہے اور یہ نسخہ بہدانہ۔ اصل السوس خطمی سپستان۔ بنفشہ پہلی چیزیں تین تین ماشہ۔ بنفشہ ۹ ماشہ۔ خساندہ کرکے پینے سے کھانسی اور دمہ دور ہوتا دیکھا ہے۔ آزمودہ ہے۔ بخار کونین سے ۹۰ فیصدی رکتا ہے۔ کونین بخار کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ سارسپریلا کو صفائی خون کے لئے اکسیر پایا ہے۔ آزمودہ ہے۔ پھوڑوں کے لئے پہلے پلٹس پھر مرہم مرکب از صندر ۷ ماشہ۔ رس کپور چار ماشہ۔ سوہاگہ یک ماشہ۔ روغن سیاہ تولہ کی اکسیر پائی ہے۔ اور سبزیوں۔ کدو۔ رام توری بنگی توری کاشی پہل (حلوا کدو) ساگ پالک وخرفہ۔ ٹینڈہ کو درستی معدہ اور صفائی خون کے لئے بہت مفید پایا ہے۔ چار چیزوں کا سادہ چورن۔ اجوائن تولہ۔ مرچ سیاہ تولہ۔ ہینگ دو ماشہ۔ نمک لاہوری تولہ کو بہت ہی مفید درستی معدہ کیلئے پایا ہے۔ ماش منگ۔ نخود۔ ثابت اور ان کی دالیں اور روٹی گندم کی بہت صالح غذا ہیں۔ آلو اور بہنڈی۔ پیاز بھی بعض اوقات مفید ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ معدہ قوی ہو۔ صحت کے متعلق اپنی آزمودہ اور تجربہ کی چیزیں لکھدی ہیں کہ صحت کا ہونا کل امور حصول مال دولت وغیرہ سے بھی ضروری ہے۔ ایک تندرست مفلس۔ امیر مالدار مریض سے اچھا ہے۔ کل دینی دنیوی

Marfat.com

علوم امور صحت جسمانی پر ہی منحصر ہیں۔ رام رحیم سب تندرستی سے ہی یاد آتے ہیں۔ دہن پتر استری اسی سے بہاتا ہے۔ رنجورے را گفتند کہ دلت چہ میخواہد۔ گفت ہیچ نمے خواہد۔ ؎

معدہ چو پُر شد شکم درد خاست ✤ سود ندارد ہمہ اسباب راست

آگے طبیب موجود ہیں۔ برکت نابکار۔

امرتسر۔ ۲۴ اگست ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجے صبح

نکتہ۔ جیسی صحبت ہو۔ ویسا آدمی کا دل ہو جاتا ہے ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند ✤ صحبتِ طالح ترا طالح کند

پسرِ نوح با بداں بنشست ✤ خاندانِ نبوّتش گم شد

سگِ اصحاب کہف روزے چند ✤ پئے نیکاں گرفت مردم شد

گلے خوشبوئے در حمام روزے ✤ رسید از دستِ محبوبے بدستم

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری؟ ✤ کہ از بوئے دلآویز تو مستم

بگفتا من گلے ناچیز بودم ✤ ولیکن مدتے با گل نشستم

کمال ہمنشیں در من اثر کرد ✤ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

نافۂ تاتار سے کپڑا معطر ہو جاتا ہے۔ اور ہینگ کی بو سے ہینگ کی بو والا ہو جاتا ہے۔ اے موکش کے طالبو۔ مودبانہ عرض کرتا ہوں۔ اگر آپ کو صادق خواہش نجات کی، اور اللہ میاں کے دیدار کی ہے۔ تو بھی [illegible] مہ جبینوں۔ پری پیکروں۔ نازنینوں کے قریب مت رکھو۔ ؎

دین و دل برد و قصد جان کند ✤ الغیاث از تو، تو ہاں الغیاث

فغاں کیں لولیانِ شوخ و شیریں کار شہر آشوب ✤ چناں بُردند صبر از دل کہ ترکانِ غوارِ یغما

ایسی جگہ قیام رکھو کہ دل ان ملائمات و مرغوبات کا گرویدہ نہ ہونے پائے

Marfat.com

رقت اور عبرت پیدا ہو - شمشان بھومکا یا قبرستان کے پاس مکان ہونا چاہئے ورنہ کم از کم دو وقت یا ایک وقت ان مقامات پر ضرور گشت لگا آیا کرو - تاکہ آپکو انجام دنیا کا یاد رہے - اور دل میں جگہ پکڑ جائے - برکت نابکار

امرتسر - ۲۵ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ - حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے دنیا کے ظاہری اسباب آسائش انسانی کو دیکھ کر حقوق خدا شناسی کے لئے فرمایا ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ✤ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ✤ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

اسپر راقم خاکسار کو خیال گذرا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ موصوف نے جیسا کہ ظاہری اسباب آسائش کو قابل خدمت انسانی بتلا کر قابل شکریہ پروردگار بتلایا ہے ایسا ہی اگر اندرونی اعضاء کی خدمت کو دیکھا جائے جو خفیہ خدمت کر رہے ہیں - تو کتنا ایک شکریہ انسان کو عنایات ایزدی و کرامت ہائے خداوندی کا کرنا لازم ہے - کمترین خاکسار نے کہا ؎

جگر و معدہ و دل و شش ہمہ در کارند - تا تو آہے باقی تینوں مصرعہ حضرت سعدی علیہ الرحمہ کے پیوند کر کر پڑھو - برکت نابکار

امرتسر - ۲۶ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - پرسوں ہمنے ایک خاص قسم کا کھانا پکایا - جو میرے بڑے پسر کو بہت مرغوب ہے - وہ لاہور میں رہتا وکالت کرتا ہے - کھانا زیادہ پکایا تھا - میں نے اس کے بڑے بیٹے سے ذکر کیا - کہ اگر تمہارا باپ ہوتا تو کہا جاتا کھانا چونکہ زیادہ تھا - افزود دوسرے روز کے لئے رکھدیا - قدرت الٰہی سے میرا بڑا بیٹا دوسرے دن صبح اچانک آگیا - اس کھانا کو کھا گیا - سبحان

Marfat.com

اللہ وبحمدہ - کیا کیا ارادہ اس بندہ ناچیز کے پوری فرما دیتا ہے - برکت بکار

مقام امرتسر - ۲۶ اگست ۱۹۱۳ء وقت صدر

نکتہ - ؎ غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود ۔ ہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است - فقیر وہ نہیں ہے جو شوچ اشوچ بھکش بھکش کی فکر میں لگا رہے - فقیر وہ ہے جو تہا پراپت کو گہرہن کر کر سنتوکھ کیا کرے - رنج وراحت کو برابر سمجھے - کسی چیز کا دلدادہ اور دل بستہ نہو - کچھ دو کچھ ؎ دو نو سم کر جانے کھوجی پدر ہانا - ایک سادھو کو ہمنے روٹی کہی - معرفت کا تو دم بھرے - کہنے لگا کہ نلکہ کا پانی نہ ہو - دیسی کھانڈ لگائی جائے - ایک پنڈت صاحب ہمارے دوست ودیا پربین ہیں - اپنے ہاتھ سے روٹی پکا کر کھاتے ہیں - ؎ برس کی عمر ہو چکی ہے - یہ کلیش اونکا نہیں مٹتا - روٹی کہی تو دودہ پیا - اور کچھ پھل کھا لیا - کیا دودہ جزو بدن حیوانی نہیں ہے - اتنی ودیا کے ہوتے ہوئے بہی انہیں قضیوں میں گرفتار ہیں - اسی سے نصیبوں کے نوشتے آشکار ہیں - علوم بیکار ہیں - راقم کہتا ہے کہ مذہب صرف ایک ہے - خدا کی ہستی کا قائل ہونا - اس کے اعلےٰ اخلاقی اصول دو ہیں -

ایک یہ کہ "ہر چہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند" دوسرا جیو ہنسا نہ کرنا - باقی سب سوسائٹی رولز ہیں - کسی انسان سے نفرت مت کرو - رل مل بیٹھو ؎ تلسی اس سنسار میں بہانت بہانت کے لوگ ۔ رلمل ہرگن گائیے ندی ناؤ سنجوگ - سب انسانوں کو انہیں امور مندرجہ بالا کی تعلیم دو - باقی جو جسکی مرضی ہو کرے تم کیا ٹھیکیدار ہو کہ اپنی خواہش کے مطابق اونکو بناؤ - سب انسانوں سے جو ان امور کے پابند ہوں میل ملاپ رکھو - برتو - برتاؤ - کسی کو نیچ سمجھ کر اون سے نفرت نہ کرو - نانک او تم نیچ نہ کوئے - اگر تیلی نہ ہوتا تو چراغ کیونکر

Marfat.com

روشن ہوتا - جولاہہ نہوتا تو کپڑے کس طرح پہنتے - دُھنیا نہوتا تو سُوت کس طرح کاتا جاتا - ترکھان نہ ہوتا تو عمارتوں کے دروازے - کھڑکیاں - طاق - کواڑ - حفاظتی صندوق وغیرہ اسباب رکھنے والے ضروری سامان کس طرح بنتے - لوہار نہ ہوتا تو طاقوں کے قبضہ - چاقو - چمٹہ - سنگلی - گنڈہ سوزن وغیرہ کس طرح بنتے جو اسباب آسائش ہیں - اگر ان قوموں کو نیچ سمجھا جائے تو پھر یہ ضروری سامان کون تیار کرے - ایک دن خاکروب نہ آئے تو ناک میں دم آجاتا ہے - چمار نہ ہوتے - پاؤں دھوپ میں جل جاتے - پاؤں میں کانٹے روز چبھتے - پاؤں زخمی کردیتے - خواہ نخواہ لنگڑا پن ہوجاتا ساز لگام کاٹھی وغیرہ نہ ہوتے تو حیوانات کیونکر قابو میں آتے اور انسانی آرام اُن سے حاصل ہوتا - جو لوگ ناستک اور دہریہ ہوں - اُن سے نفرت نہ کرو - اونہیں کے لئے تو ہدایات لیکچر ہیں - خیالات صنائع اونکو سناؤ سمجھاؤ بجھاؤ تاکہ موجودات کی باقاعدہ اور ضرورت کے مطابق بناوٹ کو سمجھ کر خداوند تعالیٰ کے وجود کے قائل ہوجائیں - اور اوس کی ہستی پر ایمان لاویں - اور افراط تفریط سے باز آویں - تکبر سے دُور رہو - سب انسان ایک برابر ہیں - سب کا رگ و پوست استخوان خون بینائی شنوائی ہاتھ پاؤں برابر ہیں - سب کو اعضا برابر ناصر جا برابر ہے ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ✤ کہ در آفرینش زیک جوہر اند

کسی کو بُرا اور اپنے کو اچھا نہ سمجھ - سعدی فرماتا ہے ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ✤ دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش ✤ دگر آنکہ در غیر بدبیں مباش

برکت نائکا ایمرلنس

Marfat.com

وقت وغیرہ ایضاً

نکتہ - موکھش راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں سے ہوتی ہے - مطلب دونوں یوگوں کا قطع تعلق ماسوا اللہ کا ہے - اگر من کی ہرتی کو سمجھا بجھا کر تعلقات دنیوی سے ہٹا لیا - تب ہی موکھش ہو گئے اور اگر ریاضت ہائے شاقہ کھینچ کر ہٹایا تو بھی کامیاب ہو گئے میں خیال کرتا ہوں کہ اصلی یوگ پہلا درجہ مذکورہ ہی ہے - دوسرا مجبوری کا ہے - کہ پولس سے دنبل پھسا تو لوہا چکھایا - یعنی نرمی سے کام نہ نکلا تو سختی سے کام لیا - بھوکا پیاسا رکھنی زمین پر سونے خاص آسنوں سے بیٹھنے کا ڈنڈ دیا - برکت نابکار

مقام وقت تاریخ ایضاً

نکتہ - لوگ روایت کیا کرتے ہیں کہ رکھی ٹیلی لوک بزرگان سلف ککھوں کی کلی ڈالکر رہا کرتے تھے - محل ماڑیاں بنا کر نہیں رہتے تھے - خواہ نخواہ آپ کو بے آرام رکھتے تھے - اسکا جواب اب تجربہ سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ ٹھیک کام کرتے تھے - دیکھو جب طاعون پڑتا ہے تو سرکار بکثرت کمپ ککھوں کے ہی بنائے جاتے ہیں - اور اون میں مریضوں کو آرام کے لئے لیجاتے ہیں - اس سے معلوم ہوا کہ ککھوں کی کلیوں میں طاعون کے جرم پیدا نہیں ہوتے - اور مریض کو وہاں لیجانے پر مرجاتے ہیں - اس بات کو بزرگان سلف پہلے سے جانتے ہونگے - اسی لئے اینٹ لکڑی کے گھر نہیں بناتے تھے - ایک اور بہت بڑا بھاری فائدہ بھی اینٹ لکڑی کے گھر کے نہ بنانے کا اور ککھوں کی کلیوں میں رہائش رکھنی کا اب تجربات حال سے معلوم ہوا ہے - زلزلہ کے وقت سے ککھوں کی کلیوں میں محفوظ رہتا ہے - کانگڑہ کے ۱۹۰۵ء کے زلزلے نے ہزاروں مخلوق ہلاک کردی اور اس کے بعد اسی کے شہر سے شہر لاکھوں کی آبادی

Marfat.com

کے زلزلہ نے ویران کردئی۔ اگر کلہوں کی کلیاں ہوتیں تو اس بلا سے نجات ہوتی۔ فعل الحکیم لایخلوا عن الحکمۃ ؎

آنچہ در آئینہ جواں بیند ✤ پیر در خشت خام آں بیند

بزرگوں کے کام عبث نہیں ہوتے۔ دانائی سے لبریز۔ تجربات پر مبنی ہوتی ہیں

برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ جب ہم دنیا (کرۂ ارض) میں انسانی مخلوق کی مختلف زبانیں اور مختلف صورتیں دیکھتے ہیں مثلاً سنسکرت زبان۔ عربی زبان۔ فارسی زبان۔ انگریزی زبان۔ لاطینی زبان۔ یونانی زبان۔ جرمن زبان۔ فرانسیسی زبان گجراتی زبان۔ مرہٹی زبان۔ تامل زبان۔ کشمیری زبان۔ پشتو زبان اور پہاڑی بیکانیری زبانیں وغیرہ وغیرہ جدا جدا دیکھتے ہیں گو بعض زبانوں کے بعض الفاظ ملتے بھی ہیں جیسے ماتر (سنسکرت) مادر (فارسی) مدر (انگریزی) پتر (سنسکرت) پدر (فارسی) فادر (انگریزی) بھراتر (سنسکرت) برادر (فارسی) برودر (انگریزی) انگشت (سنسکرت) انگشت (فارسی) تشنہ (سنسکرت معنے خواہش) تشنہ (فارسی پیاسا وغیرہ وغیرہ) اور مختلف صورتیں خاص اشکال والی مثلاً گورکھا نیپال والوں جاپانیوں۔ تبتیوں۔ چینیوں کے ناک چپٹے ہوتے ہیں۔ اور قد پستہ ہوتے ہیں۔ کشمیری۔ انگریز۔ گورہ رنگ خوبصورت ہوتے ہیں۔ حبشی گھونگرے بالوں والے چپٹے ناک اور موٹے ہونٹھ والے اور پنجاب کے جاٹ ماجھا اور مالوہ والے دراز قامت اور پوربیہ اور راجپوت راجپوتانہ کے چوڑی چھاتی والے اور دراز قد والے ہوتے ہیں اسیطرح حیوانات ناگوری بیل گائے

Marfat.com

قد آدمی پہاڑی گائے بیل پستہ قد گدیوں کے کتے اور کئی دیگر ممالک کے کتے بہت بڑے بڑے بھاری جسموں اور قدوں والے ہوتے ہیں۔ اور کئی ممالک کے چھوٹے چھوٹے پستہ قد ہوتے ہیں۔ اسی طرح بندر وغیرہ جانور چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ پہاڑی ٹٹو اور معمولی گھوڑے کتنے بڑے چھوٹے فرق والے ہوتے ہیں۔ ان امور کو دیکھ کر قیاس یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مخلوق مختلف وقتوں میں مختلف ممالک میں جدا جدا زبانیں لیکر پیدا ہوئی ہے۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ ایسے ہی وقت میں ایسی ہی طرح کی یہ مخلوقات ایک ہی زبان لیکر (یعنی خصوصاً انسان) پیدا ہوئی۔ اور بعد میں مختلف ممالک کی تاثیر سے بالکل خط استوا کے قریب و نزدیک ہونے کے اور گرم اور سرد ممالک کے ہونے کی صورتوں۔ قد و قامتوں۔ زبانوں میں فرق آگیا۔ (گو کہ اب یہ تبدیلیاں کیوں موقوف ہو گئیں۔ اس امر کی کوئی کافی وجہ پائی نہیں جاتی) تو پھر قیاس یہ پیدا ہوتا ہے کہ کرۂ ارض کی پیدائش کا زمانہ اتنا لمبا ہے کہ جانا نہیں جا سکتا کہ کن کن لمبے اوقات میں یہ تبدیلیاں وقوع میں آئی ہیں۔ بابا نانک صاحب نے جب دنیا کے زمانہ پیدائش کی طرف خیال دوڑایا تو فرمایا۔

ویل نہ پایا پنڈتیں جو لکھن لیکھ پران۔ قطب نہ پایا قاضیاں جو لکھن لیکھ قرآن۔ تیج روز جو لکھیا ماہ نہ کوئی۔ جاں کرتا سرشٹی کو ساجے آپے جانے سوئے۔ نذلاکی۔ ۵ اطاعی کہ در آسمان و زمی است۔ اندازہ فکرت آدمی است۔ چوپایاں پذیرد حد کاملہ مانند۔ در نباتی حیات۔ نظر تا بینجاست منزل شناس ازیں بگذر دراں حدیث حسابے کزیں بگذر دگمرہی است۔ زرار تو انند بے گمرہی است۔ بہت بگہ ایسی ایسی بڑی بڑی عجیب الخلقت جانوران کی پائی جاتی ہیں کہ

Marfat.com

زمین پر اوس قسم کی مخلوقات پائی نہیں جاتی - تو اس سے یہ واضح ہوتا ہے - کہ پہلے زمانہ مدید میں کئی کئی اقسام کی مخلوقات اس کرۂ ارض پر پیدا ہو کر معدوم النسل ہو گئی ہے - خدا کی باتیں خدا ہی جانے اون کی آوازیں اور بولیاں کیسی ہونگی - واللہ اعلم بالصواب - ؎

ہمہ طاعت آرند و مسکین نیاز ✤ بیا تا بدرگاہِ مسکیں نواز -

برکت نابکار

امرتسر ۲۷ جون ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجے صبح

نکتہ - آوازہ - اے مالدارو - دنیا کے اسباب آسائش و آرائش کی بہتائت (افراط) سے رکھنے والو - اس مال و دولت پر بھروسہ نہ کرو - کہ اس سے پرمارتھ سدھ نہ ہوگا سعدی ؎

تونگری نہ بمال است تردِ اہلِ کمال ✤ کہ مال تالبِ گور است و بعد ازاں اعمال

حافظ بشو ایں نقش دل تنگی کہ در بازار یکرنگی ✤ بہ نعمت ہائے گوناگوں مے احمر نمی ارزد

ہم اوسوقت بہت تعجب کرتے ہیں کہ جب ایک مالدار بے وقوف کو دانشمند صاحب کمال آدمی سے تعظیم طلب پاتے ہیں - وہ سلام لینے کی توقع رکھتا ہے - سعدی فرماتا ہے ؎

گر بے ہنر بمال کند فخر بر حکیم ✤ کون خرش شمارد و گر گاو عنبر است

ہکو وہ دولت لازوال و بے پایاں حاصل ہے کہ گنج قارون اوس کے آگے ایک پشیز کی وقعت بھی نہیں رکھتا ہے - برکت عاصی

امرتسر - ۲۸ اگست ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - پرلوک دھام - اس جہان ظاہری سے علیحدہ ہے - وہ وہ مقام ہے - جہاں سین اور سکھیت واقعہ ہوتی ہیں - برکت نابکار

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ - پرلوک دھام سے اس جہان کے پیدا ہونے کے بعد یومیہ تعلق بنا رہتا ہے - اور وہ سوپن اور سکھپتی کی حالتوں کا ہے - جنمیں منکھش بسپوچھی رہ جاتے اور واپس آتے ہیں - برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

پرم آتما ایک آشیانہ ہے - جیو اوس میں بحالت سکھپتی آرام کرتے ہیں - جیسے پنچھی رات کو آشیانہ میں آکر آرام کرتا ہے - پھر صبح ہوتے ہی نکل جایا کرتا ہے - فضائے عالم کی سیر کرتا ہے - برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

نکتہ - موت عدم واپسی پرلوک دھام ہے - یعنی اس جہان میں جانے کے بعد واپس آنا نہیں ہے - بلکہ وہ مستقل [illegible] واپس نہیں آتا ہے - جس متوفی کی [illegible] سکھپتی میں جا [illegible] جسکی خواہشات باقی ہیں - [illegible] مثل اس دنیا کی زندگی کے [illegible] سوپن میں پڑ جاتا ہے - پھر اوسکو اپنی زندگی سمجھتا ہے [illegible] اور اوس دیس کو جہان کو جہان سمجھتا ہے - اپنی [illegible] اوسکا بنام نہاد پر [illegible] اوس سے شریر اور [illegible] لیتا ہے - اور اوس شریر میں نواس کر کر اس جہان کی لیلا کرتا ہے [illegible] شاہ - ۵ ارب عناصر آپے بنیا وڑ بیٹھا وچ آپے [illegible] آپے پٹے آپے کرے سیاپے - جبتک خواہشیں قائم رہتی ہیں - اسی طرح [illegible] کوشہ وہندے میں پھنسا رہتا ہے - ایک شریر اور جہان رچا ہوا تیار کیا [illegible] تیار ہوا دوسرا شریر و جہان رچ کر گھٹی جنتر کی طرح گردش میں رہتا ہے - اسے

Marfat.com

کشش خواہ ہو۔ نفس (خواہش) کو مارو۔ اور اس آواگون سے خلاصی پاؤ۔ بیشک آتما حصہ حصہ نہیں ہوتا۔ ایک ہی آتما انت بیاپک ہے اور اس میں خواہشات مثل ترنگوں کے اوٹھتی رہتی ہیں۔ جہاں ایک ترنگ اُٹھی وہاں شریر اور برہمانڈ بنگیا۔ جب خواہش نابود ہوگئی۔ وہ شریر اور برہمانڈ اوٹھا ہوا مثل سوپنے کی سرشٹ کے جاگرت میں آنے کی صورت میں جاگرت میں مٹ ہوگیا۔ ؎ دلے ایں جائیگاہ آمدشدن نیست +

شدن چوں بنگری چیز آمدن نیست۔ برکت نابکار

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ۔ ملیچھ مجازاً کافر کو کہتے ہیں۔ اصلی معنے ملیچھ کے مل کی اچھیا کرنے والے کے ہیں۔ مل خون کو کہتے ہیں۔ معنے یہ ہوئے کہ خون یا گوشت کی خواہش کرنے والا۔ مراد گوشت خوار سے ہے۔ یعنی ملیچھ وہ ہے جو گوشت خوار ہے۔ گورو نانک فرماتا ہے ؎ کیتے ملیچھ مل بھکھیہ کھائیں + کیتے پاپی پاپ کرجائیں۔ برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ چونکہ خداشناسی کے متعلق میں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ روزی کسب حلال سے کما کر کھانی چاہئے۔ دست منت کسی کے آگے دراز نکرنا چاہئے اس لئے روزی حلال کے کمانے کے سامان بھی جتلانا مناسب سمجھتا ہوں کھیتی اور دوکانداری کرنا کسب حلال ہے۔ اور بظاہر انمیں نقصان نہیں پڑتا ہے۔ تاوقتیکہ مرضی الٰہی۔ خدا کی طرف سے خلاف اور بے احتیاطی انسان کیطرف سے واقعہ نہ ہوجائے۔ ظاہر ہے کہ کھیت میں سیر بھر دانہ ڈالنے سے من بھر دانا جھڑتا ہے۔ صرف محنت باقاعدہ زمانہ فصل کی شرط ہے۔ دوکانداری

Marfat.com

اون چیزوں کی کرنی چاہیئے جو ہمیشہ ضروری ہوں - مثل آرد - گھی - دال
دانہ - نمک - مرچ مصالحہ وغیرہ سیاہ - کپڑہ - ظروف - لکڑی - کوئلہ - دیا
سلائی وغیرہ کی فصل پہ (دیا سلائی کا فصل یہ ہے کہ جب اوسکو تجار تھوک
فروشی کے طور پر لاویں) - یہ اشیاء تھوک فروشی کے طور پر خرید لینی
چاہئیں - بعد میں بوجہ خرچ پیداوار مذکور کے گرانی ضرور ہوگی - کہ مانگ تو
بدستور بنی رہیگی اور جنس کم ہوتی جائیگی - ایک طرح اکٹھا بیچنے کا منافع اسطرح
سے اکٹھا حاصل ہو جائیگا - دوسری طرح جزو فروشی کا منافعہ جائز طور پر بچی
ہوئی اشیاء پر پیسہ روپیہ یا دھیلہ روپیہ یا ۱/۴ روپیہ وغیرہ منافعہ
پھیلا کر بیچنے سے ہو جائیگا - گویا دوکانداری میں جائز طور پر دو منافع حاصل
ہونگے - اشیاء شوقینی اور غیر ضروری میں خسارہ واقع ہو جاتے ہیں کیونکہ
یہ اشیاء شوقینوں اور خوشحالوں کی مانگ میں ہی آتی ہیں - اگر کوئی شوقین
یا خوشحال اون اشیاء کا نہ نکلا تو روپیہ کھیسہ مارا گیا - اور خسارہ سے بیچنا
نیلام کرنا پڑا - یا اوزان پھینکنا پڑا - پس ہوشیاری سے ہوشیار ضرور یہ
کی تجارت کرو - اور کسب حلال کی روٹیاں کھا کر جناب الٰہی کی طرف جھکو -
اور شکر بجا لاؤ - بھیکہ ہرگز کبھی مت مانگو - ہاں) - بکھنڈا بکار

امرتسر - ۲۹ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - عالم بے عمل سے بچو - خود افضیحت اور دیگراں را نصیحت کا
ہے - ابوالفضل اکبر بادشاہ کے وزیر کا قول ہے کہ [illegible]
صد در صد بد نتیجہ دیتا ہے کا نمی بند و اس شخص کی فضیلت مانتے ہیں جسکے
اپنے اخلاق درست نہ ہوں - اور قول و فعل مساوی نہ رکھتا ہو -

علم چند انکہ بیشتر خوانی - ✣ چوں عمل در تو نیست نادانی

Marfat.com

نہ محقق بود نہ دانشمند ۔ ✤ چار پائے بر و کتابے چند

علم بلا عمل محمول علی جمل ۔ برکت نابکار

امرت سر ۔ مقام ۔ وقت ایضاً

نکتہ ۔ خداوند تعالیٰ نے اسوقت میرے دل میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے برکت تو نابکار کا لفظ جو اپنے نام کے ہمراہ لکھتا ہے جھوٹ لکھتا ہے ۔ تو تو بکا ہے نابکار نہیں ہے ۔ تو بڑا کام مفید عام تحریر نکات کا کر رہا ہے ۔ تو نابکار نہیں ہے ۔ پس دونوں جھوٹے الفاظ اپنے نام کے ہمراہ لکھا کر برکت عاجز لکھا کر کہ عاجزوں پر میری رحمت نازل ہوتی ہے ۔ عاجزوں کو میرا پیار حاصل ہوتا ہے ۔ عجز و انکسار میرے محبوب ہیں ۔ میں بے نیاز ہوں ناز نہیں رکھتا ہوں ۔ نیاز عجز پیار ہے ۔ جو نیاز لیکر میرے حضور آوے [illegible]

بیا تا بدرگاہ مسکین نواز ✤ بیا تا بدرگاہ مسکین نواز

بدرگاہ او ہر زمین نیاز ✤ بدرگاہ او ہر زمین نیاز

گدا را بر آستان جلالتش نہادہ سر ✤ گردن کشان مطاوع کیخسروان گدا

پس اے برکت آج سے آپکو عاجز جان اور عاجز لکھا کر ۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

[illegible] انسانی پر نظر سے نظر کرتے ہیں تو بعض اعضا ایک سے ایک اور بعض دو دو پائے جاتے ہیں ۔ اعضاء کام کرنے کیواسطے ہیں ۔ [illegible] کے لحاظ سے نظر سے معلوم ہوا کہ جو ایک عضو ہے وہ کم کام کرنے کیلئے بنا ہے ۔ اور جو زیادہ بنے ہیں زیادہ کام کے لئے بنے ہیں ۔ مونہہ اور زبان اور آلہ تناسل ایک ایک بنے ہیں ۔ اسکا مقصد یہ ہے

Marfat.com

کم کھاؤ - کم بولو - کم مباشرت کرو - کان دو - آنکھ دو - سوراخ بینی دو - ہاتھ دو - پاؤں دو بنائے گئے ہیں - اسکا مطلب یہ ہے - زیادہ سنو - زیادہ دیکھو - زیادہ تازہ ہوا بدن کے اندر پہونچاؤ - زیادہ کام کرو - زیادہ چلو - دوڑو - ایک نظر زیادہ آگے دیکھنے سے بتائید اسکی شہادت ملتی ہے دیکھو چوپایہ جو چار پاؤں رکھتے ہیں زیادہ چلتے دوڑتے ہیں جیسے گھوڑا ہرن وغیرہ - قانون قدرت کو سمجھ کر مطابق اوس کے عمل کرتے رہو قانون قدرت کو مت توڑو - ہرکارہ اگرچہ علی التواتر چند میل دوڑتا جاتا ہے - آخر ہف جاتا ہے - گھوڑا سینکڑوں میلوں تک دوڑتا چلا جاتا ہے ہفتا نہیں ہے - بوجہ دو گنے پاؤں بموجب قانون قدرت کے رکھنے کے - برکت اللہ

۲۵ اگست ۱۹۱۳ء - امرتسر - وقت ۱ بجہ ۲ بجے -

مقام وقت ایضاً

نکتہ - بزرگان سلف نے نکات مفید عام کو چھوٹے چھوٹے فقروں مسجع شعروں میں بطور دریا کے کوزہ میں بند کر دینے کے تحریر فرما دیا ہے - وہ اقوال خود ہی نکتے ہیں - اس لیے چند ایک اشعار جو بڑی عالی مضامین اور حقائق بلند کی ہدایت کرتے ہیں - ذیل میں لکھتا ہوں - پڑھو - حرز جان بناؤ اور فائدہ اٹھاؤ - متعلق سخاوت :- ؎

سخاوت مس عیب اکیمیاست + سخاوت ہمہ درد ہا را دواست

بریں رواق زبرجد نوشتہ اند بزر + کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند

نبشتہ اند بر گور بہرام گور + کہ دست کرم بہ ز بازوئی زور

متعلق بے ثباتی و بیوفائی عالم

ایں لطیفہ برلاق ایوان فریدون نوشتہ بود - ؎

Marfat.com

چنانکہ دست بدست آمد لب بلب بما ✤ بدست ہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت
اعتبارے نیست ہرگز طائر اقبال را ✤ ایں کبوتر ہر زماں مشتاق بامے دیگر است
دولت دنیا کہ تمنا کند ✤ باکہ وفا کرد کہ با ما کند
ساقی بیار بادہ کہ ایں بال و پر دمے ✤ بسیار کشت شہر چوں کیقباد و جم

متعلق وفا

دلا در وفا باش تا ہست قدم ✤ کہ بے سنگ رائج نیاشد درم

الکریم اذا وعد وفا - کہر معنے ہیں ہمچنگ من - شعر کے شرن پیاں - دہادر کی پناہ میں آنا، کرپن کے گمبھی دین نہ باہم مویاں - نقرہ سوم اس قول کا متعلق وفا ہے - گورو نیخ بہادر فرماتے ہیں - اپنے جیون کی پرواہ نہ کرنے سے بچن نہ چھوڑے - سعدی سے

دوستے بہتر آنکہ در نعمت زند ✤ لاف یاری و برادر خواندگی
دوستاں را کجا کنی محروم ✤ گر تو ہر روز تازہ دوست دگر
وفا - جوانے پاکباز و پاک بود ✤ کہ با پاکیزہ روئے در گرد بود
شنیدستم کہ در دریائے اعظم ✤ بگردابے در افتادند باہم
چو طاح آمدش تا دست گیرد ✤ مبادا کاندراں سختی بمیرد
بے گفت از میان موج تشویر ✤ مرا بگذار و دست یار من گیر

دیکھو اس حکایت منظوم کے جان نے وفاداری کی شرط کو نہ چھوڑا اپنی موت پر وفا کو ترجیح دی - ؎

یا وفا خود نبود در عالم ✤ یا کسے اندریں زمانہ نہ کرد

کاروناسی صفت حسنہ کی غیر موجودگی کی بابت ہی روپا گیا ہے - بیوفاؤں کی شان میں کہا گیا ہے - ؎

Marfat.com

وفاداری مجو از بلبلان چشم ✤ کہ ہر دم بر گلِ دیگر سرایند

برکت عاجز ۲۹ اگست ۱۹۱۳ء مقام امرتسر وقت ۱ بجے صبح

مقام وقت ایضاً

نکتہ - میں یہ نہیں کہتا کہ دولت کے جمع کرنے والے زر دوست بن جاؤ لیکن دولت سے بھاگنا اور نفرت کر کر مفلس بننا بھی قرین مصلحت نہیں ہے۔ خیر الامور اوساطھا ؎

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید ✤ نہ چنداں کہ از ضعف جانت برآید

بھلوا واشر بوا ولا تسرفوا دنیا کے جو کام چلتے ہیں دولت سے ہی نکلتے ہیں کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں۔ دولت کے ذریعہ بہت دوست بنتے ہیں۔ خویش و اقارب سب دولت سے اپنیت جتلاتے ہیں ؎

ماں کہے میرا پوت سپوتا ✤ بہن کہے میرا بھیا۔

نار کہے میرا سرتا سائیں ✤ سب تے بھلا روپیہ

ایک بزرگ دولت کی شان میں کہتا ہے ؎

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا ✤ ستار عیوب و قاضی الحاجاتی۔

اگر اپنا پیسہ کافی اپنے پاس نہ ہو تو بڑھاپے کے وقت جبکہ مقوی غذاؤں مفرح معجونوں پورٹ وائین وغیرہ شربتوں کی قیام طاقت کے لئے ضرورت پڑتی ہے۔ دل کرتا ہے۔ ایسے وقت میں پیسہ کام آتا ہے۔ نوکر ملازم رکھکر بھی جھٹ ٹپ سکتا ہے۔ مجھکو ایک دفعہ نکلا تھا۔ [illegible] کے لئے میرے پاس اپنا پیسہ نہ ہوتا تو زندگی محال تھی [illegible] تھا۔ قتل المجرب لا امثال الحکیم۔ بڑوں کی بات کہتا ہوں سوائے پیسہ کے پتر فرزند۔ خویش و اقارب صیبت کے وقت کوئی ساتھ نہیں [illegible]

Marfat.com

پیسہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اب تجربہ ذاتی تمکو بتلا دیا ہے۔ جیسا چاہو۔
عمل کرو۔ برکت عاجز۔

امرتسر۔ وقت ۹ بجہ صبح۔ ۲۹ راگست سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ راستی مذہب حقانی ہے۔ ؎

راستی موجب رضائے خدا است ✤ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
راستی را زوال نیست۔ کوڑ کپٹی ناکام اوڑک سچ صحیح ؎
جب آدسچ جگ آدسچ۔ ہے بھی سچ ناک ہوسی بھی سچ۔ برکت عاجز

مقام امرتسر۔ ۳۰ راگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۳ بجہ بعد دوپہر

نکتہ۔ اصلی مذہب معرفت ہی ہے۔ باقی سوسائٹی رولز ہی ہیں ؎
می خور کہ شیخ و حافظ و مفتی و محتسب ✤ چوں نیک بنگری ہمہ تزویر میکنند

برکت عاجز

امرتسر۔ ۵ بجہ شام۔ ۳۰ راگست سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ مسلمان اور عیسائی گوشت خوار ہیں۔ اسوجہ سے ہندو لوگ ان کو ملیچھ اور جمن کہتے ہیں۔ عیسائیوں میں حضرت عیسےٰ مسیح میں مُردوں کو زندہ کرنے اور اندھوں کو سوجھا کرنے کی طاقت تھی۔ اور یہی بڑی بڑی سینٹ اس مذہب میں ہوئے ہیں۔ مسلمانوں میں حضرت محمد صاحب صلعم کے ہزارہا معجزہ اور اولیاؤں کی کرامتیں مشہور ہیں۔ ہندو لوگ خود باور افرید۔ بھگت کبیر۔ سائیں بلھے شاہ صاحب۔ شمس تبریز مسلمان فقراء کو مانتے ہیں۔ ایسے ایسے کرنی والے اس مذہب میں بھی ہوئے ہیں۔ جوگ واسشٹ جیسی متبرک کتاب میں لکھا ہے کہ راکھشوں میں بھی گیانی ہوئے ہیں۔ راجہ بل پر ہلاد بھگت بھیکھن ان کو گیانی مانا ہے۔ پس نہ کوئی راکھش ہے

Marfat.com

نہ دیوتا ہے۔ عمل ہی راکھش ہیں عمل ہی دیوتا ہیں۔ انسان ہی جب ہیاہم
صفت ہو جاتا ہے راکھش ہو جاتا ہے۔ جب ملائک صفت ہوتا ہے تب
دیوتا ہو جاتا ہے۔ کرنی پردان ہے۔ دیوتا کے پاؤں میں پدم نہیں ہے راکھش
کے سر پر سینگ نہیں ہیں ؎ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے + ذات پات نہ پوچھے کوئی
؎ جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ + چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند
؎ تا زہفتاد و دو ملت نگذری واصل نہ + کعبہ پنہاں کردہ اند ایں قوم در فرسنگہا
؎ ہا خدا گر بت پرستی کعبہ با تسنگ آورد + بے خدا گر کعبہ سازی بت ز تو ننگ آورد

مسلمان عیسائی۔ ہندوؤں کو بت پرست کہتے کہتے عار گلا دیتی ہیں۔ اور کچھ
بات نہیں آتا۔ ہندو مسلمانوں کو کوچہ پرست اور عیسائیوں کو صلیب پرست
کہتے کہتے عار گلا دیتی ہیں اور یہ کوئی نہیں کہتے باپ کے بہاگی ہیں۔ بجائے
دوسرے کی برائی کہنے کہانے کے اگر یاد خدا کیا کریں تو کیا بہتر

اگر فاطر بت آگاہ بود ... + چرا در دیر ما را راہ بود
مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست + بدانستے کہ دیں ... پرستی
خنک ہندی کہ عجب مرا دیگر است + ... و نگاہ
... + ...

مکمل عاجز ... رقمطراز

... ہے۔ اور ...
اور ... طبیب کو عام لوگوں ...
پس کوئی دوا یا تدابیر طبی باعث ... ہے
صحت و تندرستی بھی سب خدا کے ...

Marfat.com

بلہما - جو پہنچا تیا جو مرد سے ڈھٹے وید - برکت عاجز

امرتسر ۳۱ اگست ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجے صبح

نکتہ - کل رات میں فضا میں سویا ہوا تھا - توتوں کے بولنے کی آواز آکاش کی بلندی میں سنائی دی - اور ریل کا انجن کوکا - تو بھی آکاش کی بلندی میں اس کی آواز سنائی دی - یہ جو سنا کرتے ہیں کہ آواز آکاش کا دھرم ہے - آج تصدیق ہوگئی - کہ توتے کہیں بولے اور انجن کہیں کوکا - لیکن ان کی آوازیں آکاش کی بلندی تک جا پہنچیں - اور آکاش سے سنائی دیں - برکت عاجز -

امرتسر - یکم ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجے صبح -

نکتہ - کئی دفعہ تم نے تماشا مسمریزم والوں دیرا دھیوں کا مداریوں کا دیکھا ہوگا کہ درخت سبز لگا دیتے ہیں - دٹوں کو ریتی میں پرو دیتے ہیں - کبوتر وغیرہ جانور دکھلا کر اڑا دیتے ہیں - گھڑی کو چکنا چور کر کر ریوالور میں ڈالکر ریوالور کو چلا کر ایک دیوار پر (گھڑی کو) ثابت لٹکا کر دکھلا دیتے ہیں - اپنی عورت کو دوسرے کی بغل میں بٹھلا کر اوسکو شرما دیتے ہیں - انگشتری کو تیں میں پھینککر ایک بینگن کو چیر کر اوس کے بیچ میں پھنسی ہوئی دکھلا دیتے ہیں - ایک گلاس سے بیسیوں پیالوں گلاس نکالکر دکھلا دیتے ہیں - مونہہ خالی دکھلا دیتے ہیں - پھر اوس سے تلوار - دو تلوار گز ریتی نکالتے جاتے ہیں - لوگوں کو دریا بہتا دکھلاتے ہیں اور گڈی مچھلی پکڑنے کی اون کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں - اور وہ مچھلیاں پکڑنے کی ڈھن میں لگ جاتے ہیں - پستولوں کے کپڑوں میں ہونے کا یقین دلا دیتے ہیں - تو لوگ بے چینی سے بدن کو کھجانے لگ جاتے ہیں - کپڑوں میں آگ لگنے کا یقین دلا دیتے ہیں تو لوگ بے سروسامانی سے کپڑے

Marfat.com

چیر پھاڑ اور پھینک لگ جاتا ہے۔ گھڑی کی جو ٹک ٹک ہوتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے
آگ بجھانے لگ جاتے ہیں۔ اب دیکھو کوئی لوہار نہ کوئی گھڑی چور کیجاتی ہے
نہ کوئی درخت لگتا ہے۔ نہ کوئی بھاری شریف آدمی کی بغل میں بیٹھتی ہے
نہ کپڑوں کو آگ لگتی ہے۔ نہ پتنگ کپڑوں میں داخل ہوتے ہیں۔ نہ کوئی دریا
ہوتا ہے نہ مچھلیاں۔ لیکن یہ سب امور لوگوں تماشبینوں کو سچ مچ (درست)
بہا سے (معلوم ہوتے ہیں) اس کی کیا وجہ ہے صرف یہی وجہ ہے۔ کہ
نظر بندی کی جاتی ہے۔ اور ہر ایک شخص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جناب یہ
نظر بندی کا کھیل ہے۔ تو یہ نظر بندی کس طرح ہوتی ہے شخص تماشا کنندہ
کی قوت ارادی یکسوئی قلب ہے تماشبینوں کی قوت ارادی پر (یہ کھیل
مشق کے سبب سے) غالب ہو جاتی ہے۔ جس طرح سے چاہتی ہے ان
تماشبینوں کو دکھلانی دینے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ ہوتا کچھ نہیں ہے انہوتا
ہی دکھلانی دینے لگ جاتا ہے۔ اور لوگوں کو بالکل تماشبینی ذرہ بھی
اوس کارروائی کی صحت کے بارہ میں شک نہیں ہوتا ہے۔ تو جب ایک
زندہ ناچیز تماشہ گر کی قوت ارادی بڑھی ہوئی ہو تو کیا کچھ کر دکھلاتی ہے۔ تو
جو سب شکتیوں کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ وہ کیا انہوا کر کے نہیں دکھلا سکتا
ہے۔ راجہ لوگ اور گاہ برہمن کی داستانیں مندرجہ جوگ واسشٹ اسی
قسم کی ہیں۔ مایا (قدرت الٰہی) یعنی اوسکو عجائب کرشمے ایک آن کی آن میں
کر دکھلاتے ہے۔ اور ہر ایک آدمی کو آنا فانا دیوانہ برہمن کر ڈالتی ہے
انہوتا باغ ارم کو دکھلا دیتا ہے جیسے تماشہ دکھلا دیتا۔ ایسا فون سے
بغل گیر کرا دیتا ہے۔ جسکا کہ دشمن جانی میں ہی سوس ہو جاتا ہے۔ تو

پیارو! اسی طرح سے سمجھو کہ یہ جگت انہوتا ہی اوپر شان ستیا پرم دیو

Marfat.com

میں رہنمائی دے رہا ہے۔ اور ست بہاس رہا ہے۔ سمرائزر۔ مداری کے کھیل کی طرح پرماتما دیو کی مایا کی شکتی سے پرکاش انہوتا (جگت) بہاس رہا ہے۔ ؎

دنیا خوابیست وزندگانی دروے ✤ خوابیست کہ درخواب ببینی آنرا

حق ہی حق ہے۔ لا الہ الا اللہ۔ ایکو برہم دوتیو ناستی۔ برکت عاجز بکم ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح۔

مقام۔ وقت ایضاً

نکتہ۔ یہ سمرپتی کا کارخانہ ازل سے ابد تک چلا آتا ہے اور ہندستان ستیا میں رنگ بدلتا رہتا ہے۔ اونٹھ کا گھوڑا اور گھوڑے کا اونٹھ بن بن کر دیکھا جا رہا ہے۔ برہم صاحب اپنی سلطنت کا دور دورہ چلا رہے ہیں۔ اس میں ایک خاکہ پائی جاتی ہے۔ کہ کئی سابقہ جلاوں خلائق بہری آئندہ یا حال کی خلائق بہری کے ساتھ اکٹھی کر دئے جاتے ہیں۔ ان میں باہم اُنس اور محبت محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔ ایک رشتہ قرابت اور یگانگت پیدا ہوا معلوم ہونے لگ جاتا ہے۔ مفارقت سے سخت قلق بیقراری نمودار ہوتے معلوم ہونے لگتا ہے۔ کوئی کہتا ہے ہائے او بھایا۔ کوئی کورلاتا ہے ہائے او ابا۔ خوب پیٹ پیٹی ہوتی ہے۔ چھاتیوں کو پیٹوں سے کوٹا جاتا ہے اور مفارقت کی نوحہ اور گیت اور مرثیہ بنائے اور گائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے دردناک شعر اور غزلیں پڑھی جاتی ہیں۔ عشق اور محبت کے اظہار کئے جاتے ہیں۔ عجیب رنگ نمودار ہوتے ہیں۔ ؎

گر عشق نبودے وغم عشق نبودی ✤ جنیں سخن نغز کہ گفتی کہ شنودی

برہم صاحب مکرم مہربان کہیں ماں باپ کے گھر بچہ پیدا کراتے ہیں۔ لاڈ

Marfat.com

لڑواتے ہیں - موہ چھواتے ہیں - لوریاں دلواتے ہیں - لائق جوان ہو کر عالم فاضل بنواتے ہیں - ماں باپ کا سہارا کھڑا کر دیتے ہیں - آپس میں بیٹھ کر محبت پیار ہوتے ہیں - پھر جدائی کی تیغ اوس مواصلت کا گلا کاٹ کر مفارقت کا رنج و حزن کھڑا کر دیتی - رنگ میں بھنگ ڈال آن کا پلٹا کر دیتی ہے ؎ غنیمت شمر صحبت دوستان ٭ کہ گل چند روز است در بوستان

؎ غنیمت جان اس پل بیٹھنے کو ٭ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

؎ غنیمے شمر ای شمع وصل پروانہ ٭ کہ ایں معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند

اے محب فرزانہ یہ سب بہروپیہ کا کھیل ہے - اس پر دلدادہ ہو کر نہ رو - نہ پیٹ سمجھ کہ سو پن وت سرشٹی خویش و اقارب ہیں - واقعی رب ہی رب ہے سب اُس کی مایا کے کرشمے ہیں - جادو ہیں - عالم کو نمود بے بود جان کر مئے معرفت نوش جان کر اور شانت ہو جا - ؎

آکر عدم سے عالم ناسوت میں نصیر ٭ سو جا یہ مجھکو زندگی مستعار سے

ڈھونڈا نہ پاؤں سوزن فکر شتہ کیلئے ٭ تا نفس جو جائے بحس جسم زار سے

دیہہ چھٹے تے انت - جیہا گدھا تیہا سنت - پرم نے راجہ اور رانک دکھلایا ہے - بشاش اور حزین بنایا ہے - مصنف ؎

سادھو ہوں تو بہرم بھلانا ٭ اپنے آپ کو نہیں پہچانا -

راج بھاگ کو ست کر جانا ٭ بہرم چوکا تو مٹیا جانا -

برکت عاجز - یکم ستمبر ۱۹۱۲ء ۱۰ بجے صبح -

امرتسر - واقعہ ۲ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۴ بجے سہ پہر

نکتہ - رات میں سایہ تلے سویا - بوقت ۲ بجے رات ایسی پُر فضا ہوا چلی کہ ایک ایک عضو کو تفریح بخشی - تنفس کو الگ تازہ کیا - قریب ایک گھنٹہ

Marfat.com

تک ایسی روح افزا ہوا چلتی رہی کہ عمر بھر میں کبھی چند دفعہ دیکھی ہوگی۔ گویا بہشت کا دروازہ کھل گیا تھا۔ ایسی نعمتوں کے بخشنے کا خداوند تعالیٰ کا شکریہ کس زبان سے ادا ہو سکے۔ ؎

ازدست وزبانے کہ برآید۔ ✤ کزعہدۂ شکرش بدرآید۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ جو شخص کسی جانور کو مار کر اوسکا گوشت کھاتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی جنم آئندہ میں وہ جانور بنتا ہے اور وہ جانور اُس کو مار کر کھاتا ہے۔ کیونکہ جب مہاراج رامچندر بلا بدلہ نہ چھوٹے تو اَور کسی کی کیا مجال ہے۔ بالی پھندک (شکاری) بنا اور شری مہاراج رامچند رجیو شری مہاراج کرشن دیو بنے اور بالی پھندک کے تیر سے سرگباش ہوئے کہ کردو نیافت۔ اسی طرح مَیں خیال کرتا ہوں کہ بازار سے بکتا ہوا گوشت جو ہم لوگ کھاتے ہیں لیکن ہم اونکو مارتے نہیں ہیں۔ اسکا بدلہ ہم اس طرح سے دیتے ہیں کہ وہ جانور مچھر۔ پسو۔ کھٹمل۔ جوآں۔ وہکھاں ہوکر ہمارا خون (بدلہ میں) چوستے ہیں۔ اس خون نوشی سے بدلہ گوشت خوری کا نکلجاتا ہے۔ خواہ وہ جانور جسکا گوشت کھایا ہوا ہوتا ہے اور مچھر پسو وغیرہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اس جنم کے ہوتے ہیں یا کسی پہلے جنم کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح مَیں خیال کرتا ہوں کہ شہد کے نکالنے سے گھر بار کی چوری ہوجاتی ہے۔ اور کھکھروں کے جلانے سے پنچ گھر بار کی آتشزدگی ہوجاتی ہے۔ کسی جنم میں کسی کی بہو بیٹی نکالی ہوئی ہو۔ تو اس جنم میں ویسا ہی بدلہ دیکھتا ہے ؎ بغرزند مردم مکن بدنگاہ ✤ کہ فرزند تو نیز گردد تباہ

Marfat.com

؎ از مکافاتِ عمل غافل مشو + گندم از گندم بروید جو ز جو۔

برکت عاجز ۲ ستمبر ۱۳ء مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ آج میں نے انار کھایا۔ جب پھاڑیوں سے دانہ نکال کر کھائے تو دیکھا کہ صدہا دانہ قطار در قطار کس اعلےٰ تدبیر سے باہم رکھی ہوئے ہیں۔ اور انکو ایک پتلہ پردہ جھلی کا ایک جانب کو دوسری جانب سے جدا کرتا ہے۔ جب اس ماجرا کو دیکھا تو خدا کی خدائی یاد آئی۔ پہلے اس انار کو سبز رنگ شاخ میں کیسے جانفزا سُرخ رنگ کے پھول میں نمودار کیا جاتا ہے اور پھر انار بنا کر اس کے شیریں دانوں سے روح پروری کیجاتی ہے۔ اور دانوں کا ارینجمنٹ کیا کہئے۔ سبحان اللہ ؎

ہند لعل و فیروزہ در صُلب سنگ + گلِ لعل در شاخِ فیروزہ رنگ

خربوزوں پر پھاڑیوں کے نشان پہلے سے ہی بطور رہنمائی بنائے گئے ہیں کہ پھاڑی پھاڑی کر کر کھاؤ۔ جیسے ایک بیج سے یہ خربوزہ و انار پیدا ہوئے تھے۔ ویسے ایک ایک انار و خربوزہ میں ہزارہا بیج پیدا کئے جاتے ہیں جو بڑے بڑے درخت اور بیلیں بن کر پھر وہی میوہ بن جاتے ہیں۔ تربوز۔ میٹھا کھٹا۔ سنترہ۔ لیموں کے حالات بھی اسی طرح کے ہیں۔ اب ہوشیار ہو کر دیکھو۔ کون ایسا کودن شخص ہے کہ ان حالات کو دیکھ کر الوہیت اور عظمت کبریائی کا قائل نہ ہو جائے۔ مکی سے اور [illegible] کے غلہ گندم جو باجرہ علیف ہونگ۔ مصر وغیرہ کے خوشوں کے دانوں کا ارینجمنٹ کیسی خوش انتظامی کا شاہد ہے ؎

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

Marfat.com

؎ زلزلہ در گنبد خضرا فگن ✤ ایں دو سہ قارورہ بہم در شکن
تا ہمہ دانند کہ صانع توئی ✤ نظم کنِ جملہ بدائع توئی۔

اے کریم خالق! چاہِ ضلالت سے نکالکر چراغ ہدایت روشن کر۔ (تبنا اھدنا الصراط المستقیم۔ برکت عاجز

مقام۔ تاریخ وقت ایضاً

نکتہ۔ جیسے حساب اور اقلیدس کا علم یقینی ہے اسی طرح سے حضرت خداوند تعالیٰ کا وجود پاک یقینی ہے۔ نہیں نہیں۔ کیوں غلطی میں پڑتا ہے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ حساب اور اقلیدس کا علم عمل کرنے سے درست ثابت کر کر دکھلایا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ پر بخشش متجلی ہیں کسی ثبوت کے محتاج نہیں ہیں۔ الدلیل باقی ہوس۔ ؎

من و تو جملہ یکے ذاتِ خدائیم ہمہ ✤ لیک از گردش یک نقطہ جدائیم ہمہ

وہ نقطہ کیا ہے۔ نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے۔ الفاظ جدا اور خدا میں ظاہر ہے۔ اولٹ کا پلٹ معاملہ بنا ہوا ہے۔ جب یہ اولٹ پلٹ کی قلابازی مٹ جائیگی۔ جدائی رفع ہو کر یکتائی ہو جائیگی۔ ؎

دوئی مطلق نہیں ہے یار میرے ✤ یکے بین و یکے دان و یکے خواں

برکت عاجز۔

۴ ستمبر ۱۹۱۳ء امرتسر۔ وقت ۹ بجہ صبح

نکتہ۔ جہان میں نظام تدبیر اور قوت جابرانہ بخشش معلوم ہوتی ہیں۔ پھر نہیں معلوم تا تک لوگ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ اس طرف دھیان نہیں دھرتے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

Marfat.com

مقام امرتسر ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح۔

نکتہ۔ اہل اسلام گوشت خوار ہیں۔ انکی الہی کتاب قرآن شریف کی بہت سی آیات نہایت ہی پُر تاثیر ہیں۔ مَیں سخت حیرت میں ہوں اور ہوں کہ باوجود گوشت خوار ہونے اس قوم کے اِن کی الہی کتاب یوں ایسی پُر تاثیر ہے۔ خصوصاً مَیں نے سُورہ اخلاص = قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد کا وِرد ایک سجادہ نشین صاحب کے کہنے سے کچھ عرصہ تک سونے کے وقت کیا تو میری مراد پوری ہو گئی۔ دل حزین کو تسکین حاصل ہو گئی۔ مَیں نے اس آیت میں تاثیر اسم اعظم کی دیکھی ہے۔ جسکا کام مُردہ کو زندہ کرنا ہے۔ علاوہ کامیابی [illegible] دل کی کماحقہٗ صفائی حاصل ہو گئی ہے۔ نجات نزدیک نظر آرہی ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ اس آیت کے حضور قلب اور پیش نظر ہونے سے شیطان اس طرح بھاگتا ہے۔ جیسے کوا گلیل سے۔ اس آیت کا وِرد ایک خیمہ فضل ایزدی کا سر پر بسط کر دیتا ہے۔ مینے اپنے تجربہ کے بعد یہ بات لکھی ہے۔ جو شخص بلیات اور مصائب میں مبتلا ہو۔ اس آیت کا پاک صاف ہو کر رات کو سوتے وقت ایک سو ایک دفعہ ورد کیا کرے۔ تو اوس کو ضرور بلاؤں اور مصائب سے نجات ہو گی۔ برکت عاجز۔ ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء امرتسر وقت [illegible]

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ حضرت نظامی کے یہ ابیات :۔

نبود آفرینش تو بودی خدا ✦ نہ باشد ہم تو باشی بجا
نہ خلوت بُدی کآفرینش نبود ✦ نہ چوں کرد۔ شد بر تو خلعت فزود

Marfat.com

زتعظیم تو پیش تو ہست و نیست ✤ اگر باشد و گر نہ باشد یکیست
وجودِ تو از حضرتِ تنگبار ✤ کند پیک اندیشہ را سنگسار
نیندیشد اندیشہ افزوں ازیں ✤ کہ ہستی نہ بلکہ بیروں ازیں
نظر تا بایں جاست منزل شناس ✤ ازیں بگذری در دل آید ہراس
حسابے کزیں بگذرد گمرہی است ✤ ز رازِ تو اندیشہ بے آگہی ست

اور حضرت سعدی کے یہ اشعار ؎

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش ✤ عذر بدرگاہِ خدا آورد۔
ورنہ سزاوارِ خداوندیش ✤ کس نتواند کہ بجا آورد۔
از دست و زبانے کہ بر آید ✤ کز عہدۂ شکرش بدر آید۔
اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ✤ وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
وفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر ✤ ما ہمچناں بہ اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

اور حضرت فردوسی طوسی کے یہ ابیات :- ؎

یکے را ز چاہ اندر آری بماہ ✤ یکے را ز ماہ اندر آری بچاہ
یکے را بداری دشاہی دہی ✤ یکے را بدریا بماہی دہی۔
یکے را بداری بچرخِ بلند ✤ یکے را کنی خوار و زار و نزند
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں ✤ کہ بہ داں توئی ای جہاں آفریں
جہاں را بلندی و پستی توئی ✤ ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی

ایک منزلت اور ایک رتبہ رکھتی ہیں۔ درجہ مساوی قبولیت کا اِن اشعار کو حاصل ہے۔ اعلےٰ ترین عبارت اِن شعروں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اِن کا وِرد کرنے والا ضرور منظورِ نظر ایزدی اور مقبول خداوند تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ پس اِن ابیات کا ہر وقت وِرد رکھا کرو۔ طہارت ظاہری و

Marfat.com

بالمنی حاصل ہو جائیگی - اور تقرب آلہی حاصل ہو جائیگا - نجات نصیب ہوگی - برکت عاجز -

مقام وقت ایضاً

نکتہ - پہلے زمانہ کے مصنفان شری بالمیک سوامی شری بید بیاس شنکراچارج مہاراج بید پاٹھ پنڈت - راجہ بھرتھری اور اس کے بعد کے مصنف حضرت سعدی خواجہ حافظ بابا نانک - بھگت کبیر - گورو تیغ بہادر سائیں بلھے شاہ - گسائیں تلسی داس - اور متاخر زمانہ کے مصنفان شاہ نیاز جی منشی گنپیا لعل الکھ ہاری - بابو کیشب چندر سین - شیخ کل حسن اور سب سے نزدیک زمانہ کے مصنفان بابو پیاری لعل زمیندار بردھا - اور گوشائیں سوامی دیال اور میڈم بلیوٹسکی اور مسٹر لیڈ بیٹر صاحب اور مسٹر سٹیڈ صاحب کی تصانیف کا شکریہ ادا کرنے کو زبان قاصر ہے اس کے بعد عرض پرداز ہوں کہ میری تصانیف ان سب تصانیف کے بعد ضرور دیکھ لینا - یہ بھی کئی ایک خوش ذائقہ اغذیہ کے بعد آپ کو ایک لذیذ چٹنی ذائقہ سنوارنے والی معلوم ہوگی - غالباً اس چٹنی کے ذائقہ سے بہت سے خوشگوار ذائقوں کو بھول جاؤ گے - برکت عاجز

۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح - امرتسر -

آج والد صاحب کا شدہ کیا ہے

نکتہ - جسم میں خون مایۂ زندگی ہے - جب خون زیادہ خارج ہو جاتا ہے تو آدمی کمزور ہو جاتا ہے - یا مر جاتا ہے - اس سے بڑھ کر بیرج ہے - بیرج ستون بدن ہے - اس سے انسان حیوان کے اجسام پیدا ہوتے ہیں - اس امولک رتن کو ضائع نہ کرنا چاہیئے - حیوانات صرف بچوں کے پیدا کرنے

Marfat.com

پر بیرج کو صرف کرتے ہیں لیکن انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کی یوں ہی ضائع کرنے میں تامل نہیں کرتا ہے۔ اس سے جان کھو بیٹھتا ہے یا دائم المریض رہتا ہے۔ ؎

بہ بے عبتی شہوت انگیختن ✣ کہ گویا بود خونِ خود ریختن
کبت کایاں ہوں سے کام جات ✣ گانٹھن سے دام جات
صحبت سے نام جات ✣ روپ جات انگ سے
ایشر سے پریت جات ✣ جگت میں پریتت جات
ویدن کے ریت جات ✣ (بیرج) جات جنگ سے
گورجن سے شرم جات ✣ درہوں کے دھرم جات
سندیہا شبھ کرم جات ✣ وبہہ جات بہنگ سے
ونش سے نواس جات ✣ پتروں کے ہاتھ جات
بیکنٹھ کے نواس جات ✣ وشوا کے سنگ سے

سوائے ونش کے بڑھانے کے بیرج کو ضائع نہ کرنا چاہئے۔ اور طرح سے بیرج کے ضائع کرنے سے اس قدر نقصانات عائد ہوتے ہیں۔ جو اس کبت میں بیان کئے گئے ہیں۔ برکت عاجز

نکتہ۔ لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص بڑی پرتاب والا اور پاکیزہ اخلاق والا اور بیدار مغز آدمی ہے کہ شب بیدار رہے۔ شب بیداری کے اچھے ہونے کی یہ وجہ ہے کہ رات کو جہان کا رولا مٹھا ہوا ہوتا ہے۔ طبیعت کو منتشر ہونے کے سامان نہیں ہوتے۔ اوسوقت میں انسان خوب سوچ سمجھ سکتا ہے۔ سمجھ سوچ کر کے زیرک عاقبت اندیش خداشناس بن جاتا ہے۔ یکسوئی قلب ایکانت کے سبب سے جلدی حاصل ہو جاتی

Marfat.com

ہے جو سب کامیابیوں کی بنیاد ہے ؎ سوتیاں بیٹھیاں کچھ نہیں ڈٹھا -
جاگدیاں شوہ پایا ای - برکت عاجز

مقام امرتسر - وقت ۷ بجے صبح ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

نکتہ - جہاں کی آب وہوا اچھی ہو - وہاں سکونت رکھنے سے انسان طبعی زندگی پاتا ہے اور بیمار کم ہوتا ہے - دیہات کے لوگ شہری آدمیوں سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں - جنگل کی آب وہوا سب جگہ سے اچھی ہوتی ہے - اسیوجہ سے رشی منی لوگ جنگل باسی سینکڑوں برس کی زندگی پاتے ہیں - آب ہوا کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے - کلائیمیٹس برکت عاجز -

امرتسر - تاریخ وقت ایضاً -

نکتہ - قضا کے بحر سے عالم فاضل - جاہل مطلق امیر غریب - بیمار - کائر - سب اکسے چکنا چور ہو جاتے ہیں - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً - اشچرج

نکتہ - آج میں نے برہم چرج کے متعلق نکتہ لکھا تو آج پاٹھ برہم سوتر بیاس جی کا بھی ستر ہواں سوتر تیسرے پاد کے چوتھے ادھیا کا جو آج کا میرا پاٹھ تھا - برہم چرج کا مضمون ہی نکلا - دھن ایشور ہے - برکت عاجز

امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - کچھ نہیتوں تیرا + چپ کر کے بہہ جا -
ایہہ شریر بھی نہیتوں تیرا + بہوتیں (بہت سی) کہانی لے جا -
خواہ نخواہ لوکاں نال تعلق کر کے + آپ نوں ناں تڑپا

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ - معرفت کی اَور دوکانیں خوردہ فروش ہیں - جوگ واسشٹ تھوک فروش ہے - برکت عاجز -

مقام وقت ایضاً

نکتہ - بندگی کیا ہے -

۱ - اشعار - شلوکہا، مناجاتیہ کا دل لگاکر رہا (سُر) سے گانا -

۲ - چُپ لگاکر یکسوئی قلب کرکر حضور کبریائی میں دوزانو ہوکر بیٹھ جانا -

معرفت کیا ہے - آتما کو بحر ذخار ہستی کا قائم بالذات سمجھنا - اپنے آپ کو ایک لہر - یا بُلبُلا اوس بحر ذخار کا سمجھنا - یتھا پرانت پرستھو کہہ رکھنا - رضائے آلہی کو دھارے رکھنا - مقام امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۰۴ء وقت ۶ بجے صبح -

مقام وقت ایضاً -

نکتہ - دعا کیا ہے - تمام خواہشوں کو ترک کرکر ایک خواہش دعا والی کو لئے ہوئے اپنی اصل ذات خالق میں محو ہو جانا - داعی کی جداگانہ حیثیت نہ رہے - مدعو ہی باقی رہ جائے - جب اس طرح کا استغراق داعی کا قادر طاقت پر ہو جاتا ہے - مدعو کی طاقت سے دعا مقبول ہو جاتی ہے - دعا برآری ہو جاتی - کامیابی ہو جاتی ہے - بجز اس حیثیت کی استغراقیہ دعا کی مراد حاصل نہیں ہوتی کہ جزو میں کُل کی طاقت اُور اُور سے نہیں آتی - برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام امرتسر - ۶ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - سچ کہا ہے ؎ دل گذرگاہِ جلیل اکبر است ✤ کعبہ بنیاد خلیل آذر است
کئی نکات اکٹھے یکدم دل میں دوڑ آتے ہیں - جو یاد رہ جاتے ہیں - ضبط تحریر میں آجاتے ہیں - کئی گذر جاتے ہیں - اون کی جھلک کا کچھ دھیان رہ جاتا ہے - بہتیرا چٹ پٹاتا ہوں - اون کے پیچھے تگ و دو کرتا ہوں - پکڑی نہیں جاتے تو میں اس سے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ پاکیزہ نکات آکاش میں کرنٹ لہروں کی طرح رواں رہتے ہیں - جو دل مثل آئینہ کے صاف ہوتا ہے اس میں اون کا عکس پڑ جاتا ہے - جن دلوں میں قبولیت کا مادہ زیادہ پکا ہوتا ہے اس میں اس کا عکس زیادہ ہوتا ہے - اس میں مثل فوٹو کے آئینہ میں وہ لہریں جم جاتی ہیں - جو دل پہلے سے اور مواد تعلقات دنیا وی سے پر ہوتے ہیں - اون میں اون لہروں کا عکس نہیں پڑ سکتا ہے ؎

ناکسے کو پرتو شد ناگہاں پرد ✤ تہی آید تا پر معانی شوی -

؎ دانہ خالی کن دلا تا منزل جاناں شود ؎ ایں ہوسناکاں دل و جاں جائے دیگر میکنند - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ - رات کو مناجات الٰہی رہا (سر) سے پڑھ رہا تھا - لیٹا ہوا تھا - اوپر سے چوٹی تک اپنے بدن کو مثل ایک کالبد کے پایا - جو رگوں پٹھوں پوست - استخوان - گوشت - خون - صفرا - سودا - بلغم وغیرہ باتیں پاؤں - پنجہ - سینہ - کلائی - بازو - ران - پنڈلی - زانو - سر سے مرکب ہے - اس میں مناجات گانے والا طوطی بول رہا تھا - اس نظر سے ایک عجیب کیفیت دیکھنے میں آئی - برکت عاجز -

Marfat.com

۰ ستمبر ۱۹۱۳ء مقام امرتسر۔ وقت ۷ بجے صبح

نکتہ۔ سب سے بڑا دکھ میں مفارقت پیارے کی سمجھتا ہوں۔ لیکن ایک دوسرا دکھ بھی بڑا ہے۔ جو اس سے کم نہیں ہے۔ خاکستر کر دیتا ہے۔ وہ دوسرا دکھ اولاد کا ناخلف اوٹھنا ہے۔ ناخلف اولاد میرے نزدیک مثل اوس دانت کے ہے جو جبڑہ سے ہل پڑتا ہے لیکن کچھ چپکا رہتا ہے۔ تا اخراج ہر دم دکھ دیتا رہتا ہے۔ یا مثل اوس مواد ریم کے ہے کہ جو جسم میں بطور پھوڑہ کے بن جاتا ہے۔ اور پھوڑہ کے پھٹنے تک تڑپاتا رہتا ہے۔ پھٹکر جب خارج ہو جاتا ہے تب سکھ ملتا ہے۔ جیسا کہ ہلا ہوا دانت اور پیپ بنا ہوا خون جزو بدن کا ہوتا ہے۔ ویسا ہی ناخلف پسر بھی جزو بدن کا ہوتا ہے۔ ؎

مرا درد ی است اندر دل اگر گویم زبان سوزد ✻ وگر دم در کشم ترسم کہ مغزاستخوان سوزد

یا ناخلف پسر مثل انگشت ششم کے ہوتا ہے کہ رکھیں تو عیب ہے۔ کاٹیں تو درد ہوتا ہے۔ یا مثل بکری کے گلی (گلو) کی منمنی کے بے فائدہ (useless) ہوتا ہے۔ ؎ چھیلی کے گل منمنی ہاں اس دودہ نہ موت۔ پیارے کی مفارقت دوامی سے تو ایک دفعہ گھاؤ لگ جاتا ہے۔ پسر ناخلف ہر دم آنکھوں کے سامنے زخم دل کو تازہ کرتا اور خار کی طرح چبھتا رہتا ہے۔ اللہ یعلم وانتم لاتعلمون نہیں معلوم یہ ناخلف پسران کن کرموں کی سزا ہوتے ہیں۔ ؎

شامت اعمال ما ایں صورت نادر گرفت۔ اصبرا صبرا ان اللہ مع الصابرین۔

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ - ۴ گھنٹہ یوم بلیلہ میں سے ایک گھنٹہ صبح کا وقت جو قبل طلوع آفتاب کے ہوتا ہے - ایسا پر فضا اور خوشنما ہوتا ہے کہ اسکو بہشتی وقت کہہ دینا بجا ہوگا - اس مبارک اور مقدس وقت میں کیا کام کرنا لوگ لائق مناسب سمجھتے ہیں - میرے خیال میں یاد آہی اور آتھوتر سری ہر جپ کا اس وقت میں جپ کرنا مناسب ہے - اور کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے - گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں - ؎ امرت ویلا سچ نام وڈیائی ویچار + کریں اوے کپڑا ندرین موکھ دوار - برکت عاجز -

امرتسر - ۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ - ویدانتی (موحد) سرشٹی کا ظہور دو طرح سے حسب ذیل پرماتما سے بیان کرتے ہیں

اول - اس طرح کہ پرماتما ایک	دوم اس طرح کہ جہان کی ہستی
بحر لاانتہا ہستی (وجود) کا ہے	مثل سپنی کی سرشٹ کے ذات
اور میں جہان وجہانیان مثل	واجب الوجود میں ہے جو ست
حباب و بلبلوں کے ہیں - گورو تیغ بہادر	بہاستی ہے لیکن فی الواقع موجود
صاحب فرماتے ہیں جیسے جل تے	ہے نہیں - گورو تیغ بہادر موصوف
ہوئے اپجے بنسے نیت + جگ	ہی اس طرح پر ہونا ہی زیادہ
رچنا تیسے رچی جان لیو ری میت	جھوٹھا تن اپنا کر
حافظ ؎ چشم دل بدار شد معشوق	رینائی
را در خویش دید ہ عین دریا	ہیں ؎ دنیا خوابیست
گشت چوں بیدار شد	خوابیست

Marfat.com

۱	۲
چشم حباب - جامی ؎ بحر یست	
وجود جاودان موج زنان	
زان بحر ندیدہ جز موج اہل	
جہاں - ولے ؎ دید کہ عالم	
ز سمک تا سما ؛ نیست بجز	
واجب ممکن نما -	

اِس طرح کے دو طور پر بیان کرنے سے کوئی اختلاف بیانات مذکورہ میں نہیں ہے - یہ دو طرح کے بیان ہستی جہان کو نمود بے بود دکھلانے کے لئے مثالیں ہیں - دونوں میں سے کوئی طرح ہو - اوہشٹمان ستیا - پرماتما دیو (حضرت واجب الوجود) ہی ہیں - " برکت عاجز -

مقام امرتسر - ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - ہم پہلے بھی مفصل کہہ چکے ہیں - کہ مدرک ہستی انسان میں آتما ہی ہے - جو ہر وقت کُل جہان میں پرکاشمان رہتا ہے - لیکن بہاستا وہاں ہے جہاں قابل مستعد ہوتا ہے - جیسے آگ سمان ستیا سے ساری بیاپک ہے لیکن بہاستی بھٹی میں ہے یا چراغ کی لاٹ میں بہاستی ہے - اسی طرح پرماتما دیو ہر جگہ بیاپک ہیں - لیکن انسان کے دماغ اور دل میں بہاستے ہیں ہستی علیم کُل برہمانڈ آکاش میں بیاپک ہے - برہمانڈ آکاش علم (گیان) روپ ہے - جس طرح سورج کا پرکاش سب آکاش میں بیاپک ہوتا ہے - لیکن ستاروں کے اجرام پر پڑکر یا ابر کے ٹکڑوں پر پڑکر بہاستا ہے اور جیسے دیپک کا پرکاش بھی آکاش پر پڑتا ہے لیکن بہاستا نہیں ہے - دیواروں اور مکانات پر پڑکر بہاستا ہے - اسی طرح پرماتما دیو کا گیان روپ پرکاش بھی - دل اور

Marfat.com

دماغ میں بہاستا ہے اور جگہ بتوسط دل اور دماغ کے بہاستا ہی ویسے نہیں بہاستا - ابھانی پُرش - ساکھشی بھوت کُل گیا توں (معلومات) کے واقعی پرماتما دیوہی ہیں - دماغ اور دل ذریعہ اون کے ظہور علمی کے ہیں - ڈاکٹر لوگ دل کی حرکت بند ہوجانے اور دماغ کے مرجانے سے انسانی حیوانی ہستی کا خاتمہ سمجھتے ہیں - کہ ایسا ہوجانے سے علم انسان حیوان کا ختم ہوگیا - (سمجھتے ہیں) واقعی ایسا نہیں ہے سکھپتی سے اوٹھ کر اور کلورافارم کے ذریعہ مصنوعی خواب سے بیدار ہوکر اور عام بیہوشی اور غشی سے سادھان ہوکر انسان شہادت دیتا ہے کہ خوب آرام سے سویا یا ایسا بے ہوش ہوا کہ تن بدن کی کچھ سُدھ بُدھ نہ رہی - یہ شہادت دینے والا جو شاہد ہے - وہ آتما دیو سرب بیاپی ہے - جس نے جزوی جزوی طور پر جہان کی مخلوق انسان حیوان کے دماغوں میں جلوہ افروزی کی ہوئی ہے - باوجود اس تعلق کے لاتعلق ہیں - (نیاز ا - بے خبر ہوں میں باخبر ایسا) جبتک دماغ اور دل اعتدال (بناوٹ خود) کی حالت میں رہتے ہیں - جسمانی اور جہانی معلومات کی تفصیلات کی آگاہی انسان - حیوان کو رہتی ہے - جب اعتدال بگڑ جاتا ہے تو تفصیلی معلومات کا ادراک انسان حیوان کو نہیں رہتا - گویا قوا دماغ و دل ہی حالات تفصیلی معلومات کے جتلانے کے آلات ہیں - نہ کہ خود مدرک بالذات - کلورافارم اور غذا کے اجزوں کا اثر صرف ان آلات پر پڑتا ہے - ساکھش بھوت ابھانی پُرش آتما پر نہیں پڑتا ہے - مدرک پرماتما دیوہی ہوتے ہیں - ہمنے اپنی کتاب روح میں اور دلائل اثبات روح کے ساتھ لکھا ہے کہ جب کوئی بات یاد سے جاتی رہتی ہے تو یاد آوری کی کمال کوشش آدمی (روح سے مراد ہے) کرتا ہے اور جب پھر بھی یاد نہیں آتی - تو خفتہ [illegible] یاد [illegible]

دیکھ

Marfat.com

اور بہت دلگیر (غمگین) ہوجاتا ہے - وہ کوشش بلیغ یاد آوری کے کرنے والا اور نا کامیابی پر تاسف کرنیوالا جو ہے وہ روح یا آتما دیو ہے - دماغ سے وہ حافظہ جاتا رہا - جسپر ابہامی پرش ملول اور دل شکستہ ہوا - اس حالت افسوسناک کے دیکھنے والا یا سمپتی سے جاگ کر اور ہر طرح کی بیہوشی سے ہوش میں آکر عالم نیند اور بیہوشی کے زمانہ کی شہادت دینے والا ہی آتما دیو ہے - جو قائم بالذات لازوال وجود لامتناہی ہے - اور جسکا یہ سب پرپنچ اپنے تصور اور قدرت سے رچا ہوا ہے - جیسے منو راج سے انسان کے ٹھہے - فرش - فروش - ٹبر کنبہ - ہاتھی - گھوڑے - رہتر رچ کر دل میں قائم کرلیتا ہے - اور ان اشیاء کو خیالی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور جب ایسا خیال دلی دور کر دیتا ہے تو اسباب مذکور سے کوئی چیز نہیں بھاستی - فنا ہوجاتی ہیں - ایسے ہی دل دماغ کو بنا کر برماتما دیو اوپر پرکاش فرماتے ہیں - اور سب صحیح اور درست بھاستا ہے واقعی ہے نہیں بے بنیاد ہے - تفاصیل موجودات عالم کی بنالینے کے یہ دل دماغ آلات ہیں - جان کو اور دماغ کو جدا جدا - بزرگان سلف نے بھی جانا ہے - یہ نہیں کہ تذہذب کے گورکھ دھندہ میں پھنسے رہے ہوں - دماغ کو خیالات کرنے والا حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے جانا ہے فرماتے ہیں ؎ روزکی چند باش تا بخورد * خاک مغز سر خیال اندیش -

جان کی بابت فرماتے ہیں - ؎

چو آہنگ رفتن کند جان پاک * چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

ولہ بنام جہاندار جاں آفریں * خواجہ حافظ فرماتے ہیں کہ ؎

ایں جانِ عاریت کہ بحافظ سپرد دوست * روزی رخش بہ بینم و تسلیم وی کنم

ولہ دست از طلب ندارم تا کام من برآید * یا جان رسد بجانان یا جان ز تن برآید

Marfat.com

مولوی روم فرماتے ہیں ؎ تن زجان و جان زتن مستور نیست ۔ لیک کس را دید جاں دستور نیست ۔ دل و جاں باقی تن مردہ اندر گور تن ۔ ہر چہ او گوید نہ آواز شماں اندر کفن ۔ اسی جان کو درک کہہ رہے ہیں باور ہو کہ مولوی روم مدرک ہونا صاف بھی فرماتے ہیں ؎

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ۔ ما بقی تو استخوان و ریشۂ

(دراغ استخوان و ریشہ ہی ہے) ۔ تمام شد کیا ہے ۔ ایک دفعہ کا پرکاش ذاتی واجب الوجود کا ایک جسم مفروضہ واجب الوجود پڑا ہوا ۔ پھر کسی اور جسم مفروضہ پر پڑ جائے ۔ برکت عاجز ۔

مقام امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۴ بجے بعد دوپہر

نکتہ ۔ قانون قدرت شاہد ہے کہ جو چیز دنیا میں پیدا ہوتی ہے ۔ وہ پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے ۔ مثلاً انسان کا بچہ ۔ ہاتھی ۔ اونٹ ۔ گھوڑا ۔ گائے ۔ بیل ۔ شیر ۔ چیتا ۔ باز ۔ کبوتر ۔ چیل وغیرہ ۔ درختوں کے پودے ۔ بڑے درخت کو بڑا ہونے کے لئے بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے ۔ پھر بڑھتا بڑھتا کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے ۔ کسی چشمہ سے دریا چھوٹا نکلتا ہے ۔ آگے بڑھتا بڑھتا دریا ہو جاتا ہے ۔ اسی سے تیاس پیدا ہوتا ہے ۔ [illegible] چھوٹے روپ پیدا ہوئے ہوں گے ۔ پھر بڑھتے بڑھتے [illegible] کے قطر اور دور دلے [illegible] ۔ اسی طرح سنسار [illegible] ابتدا میں ایک دانہ رائی سے بھی کم ہوگا ۔ بڑھتا بڑھتا [illegible] برہمانڈ بن گیا ہے ۔ [illegible]

ماتا جسودھا رانی نے جب شری کرشن جی کو مٹی کھانے سے منع کیا ۔ تو آنحضور نے منہ کھول کر دکھلایا ۔ برادر اس کے کہ مٹی نہیں کھائی ۔ تو

Marfat.com

ساری خدائی اُسی چھوٹے سے مونہہ میں نظر آگئی - اسی طرح اپنے شریر میدان کارزار میں ارجن بیر کو ویراٹ روپ دکھلایا - اور ہر کوئی روزمرّا اِس حدقہ چشم بقدر یک دانہ رائی سے یہ لامحدود عالم دیکھتا ہے اور سوچنے میں ایک سوکھشم حصّہ دماغ میں کُل خدائی دیکھتا ہے - انت کارن کیتے بلا نہہ - تانکو انت نہ پائے جانہہ - برکت عاجز

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - نقوش گوناگون جہان ہے ۔ ۱۰ ہشتان یزدان ہے - برکت عاجز

امرتسر - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجے صبح

نکتہ - سکھمی آتما کا بطون اور سُتن ظہور خفی اور جاگرت ظہور جلی ہے - آتما ہی آتما ہے - جہان نمود بے بود ہے ؎

کہاں ہے پردہ کہ ہر ہے مختفی — کب اوسکا مکھڑا نقاب میں ہے
قصور اپنی نگاہ کا ہے — وگرنہ کب وہ حجاب میں ہے

برکت عاجز مقام قصور

امرتسر ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - تیری مایا اپرپار ہے بڑی بڑی نیرنگیاں دکھلاتی ہے - مہاراجہ دشرتھ کے دل میں آتش عشق رانی کیکئی کی بھڑکا کر شری مہاراج رامچندر کو باس دلایا - اور ہرکھیوں کے گوشت سے جانکی جی بنا کر راون کی سونے کی لنکا دگدہ کرادی - دُرجودھن کو طلسمی حوض میں غوطہ لگوا کر دروپدی کی چیر ہرن کی لیلا کرا کر کروڑوں مخلوق تہ تیغ کرادی جوئے کی نیت گتی دکھلا کر پانڈوں کو ناعاقبت اندیشی کی سزا دلادی - اِن واقعات پر مصنفوں کے مغز خرچ کرائے اور پاکیزہ فلاسفی آہی راجنیت جنگ

Marfat.com

کی کتابیں رامائن مہابھارتہ بنوادیں - ورنہ کس نے اپنی بھگتی کی بانیونمیں
چکھے پریم سے جوٹھی بھیلی کی بیر + چرن دھر کے اوسکی مکت چاکری
یہ بخشیش لکھائیں اسکو کری + رکھی شرم اوسکی نگن ناں کری
کے گیت گانے تھے اور بھگوت گیتا - سہسرنام - گجندر موکھش جیسے رتن
کیونکر پرگٹ ہونے تھے - اودھر ایران اور توران میں فساد برپا کرا کر ان جنگ
وجدل کے کارناموں کی بے بدل و بے نظیر کتاب شاہنامہ فردوسی طوسی
علیہ الرحمۃ سے بنوادی - پھر اوس کی دلشکنی کرا کر ایسے ہجو والے موزون شعر
کہلا دیئے ؎ اگر شاہ را شاہ بودی پدر + بسر بر نہادی مرا تاج زر

اگر مادر شاہ بانو بدے + مرا سیم و زر تا بزانو بدی
درختی کہ تلخ است وی راسرشت + اگر در نشانی بباغ بہشت
گراز جوئے خلدش بہنگام آب + ہنوز انگبیں ریزی و شہد ناب
سرانجام گوہر بکار آورد + کہاں میوۂ تلخ بار آورد

فن شاعری کا کمال اس شعر ذیل میں کیا دکھلایا ہے - سلطان محمود کی
تنگ چشمی عاقلانہ شاعرانہ طور ظاہر کی ہے :- ؎

کف شاہ محمود عالی تبار + نہ اندر نہ آمد سہ اندر چہار
۳ ۹ ۹

کل ۲۵ عدد ہوئے - گدا کے ۲۵ عدد ہیں - گویا سلطان کو بوجہ تنگ چشمی
اور عہد شکنی کے بہکہشک ظاہر کیا - اگر سلطان وعدہ وفائی کرتا - تو ایسے
موزون شعر فردوسی نے کیوں کہنے تھے - ان شعروں سے بعد کے بادشاہوں کے
کان کھڑے ہوگئے - اور وفاداری اور پاس سخن کو پشت لگا دیا

گاؤ برہمن کو ایک غوطہ لگانے کے بعد اور راجہ نہوش کو ایک ہزار
کے موچھل پہرانے کے بعد کیسی کیسی عجیب غریب لیلا دکھائی - ہے بھگوان

Marfat.com

تیری جے تیری مایا بے انت ہے۔ فردوسی نے جو رونا رویا کہ ؎

بسے رنج بردم دریں سال سی ✤ عجم زندہ کردم بدیں پارسی
چو عمرم بہ نزدیک ہشتاد شد ✤ امیدم بیک بارہ برباد شد

اگر وہ یہ تیس سال یاد الٰہی میں صرف کرتا تو بقول حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے کہ ؎ گر دیر از خدا بترسیدے ✤ ہمچناں کز ملک ملک بودے ملک بن جاتا۔ لیکن مایا دیوی نے تو ایک بے نظیر کتاب شاہنامہ اُس سے بنوانی تھی۔ اوسکی توجہ یاد الٰہی کی طرف کیوں پھرتی۔ ہے مایا تیری مہان اپرا پار۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ ہے نرانکار۔ تیرا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ ۲۴ گھنٹوں دن رات سے ایک آدھ گھنٹہ میرا ایسا سپہل کرایا ہے کہ ان نکات کی تحریر سے مخلوق کا اودھار کرا رہا ہے اور میری نیک یادگار قائم کر رہا ہے۔

برکت عاجز

مقام امرتسر ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح

اے لالہ سکھدیال صاحب جیو۔ آپکی رُوح مسرت سے بیکنٹھ میں اچھلیگی کہ تو نے بھومی پر ایسا بیٹا چھوڑا کہ جس سے ایسے حقائق بلند اور پاکیزہ مضامین پاربرہم تعالیٰ نے لکھوانے پسند فرمائے۔ آپ جوگ باسشٹ کے بہت پاٹھک اور پریمی کرنے والے تھے۔ حتےٰ کہ کتاب جوگ باشسٹ فارسی مصنفہ شاہزادہ محمد دارا شکوہ صاحب خلد آشیانی آپ نے اپنی قلم سے زیب رقم فرمائی۔ آپ کے پسر ناچیز عاجز راقم سے پرماتما دیو نے جوگ واسشٹ کے ترجمہ اردو کے مہاواک اکٹھے کرائے۔ گویا لب لباب جوگ واسشٹ کا بنوا دیا

جمع

Marfat.com

دریا کو کوزہ میں بند کرا دیا - ایسا ہونے سے یقین ہوتا ہے کہ پرماتما دیو نے آپ کی مرضی ہی پوری کرائی ہے - سعدی فرماتا ہے - اگر بدرنتوانند - پسر تمام کند - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ - بھگوتی جیو بن کر اے مالک پرماتما دیو آپنے میرے گھر میں نواس کیا پھر ؎ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد - کا مقولہ صادق کرا کے مکھ چھپا لیا - داغ مفارقت دیکر خس و خاشاک دل ناپاک کا جلا کر ایک گوشہ دل صاف باقی رکھدیا - اور اس سے یہ کام لیا ہے - کہ یاد ان جگہ اسمان کے اکثر کرانے کے اور ان نکات بعد وفات بھگوتی جیو کے کہلوانے سے ظہور پذیر کرا دیئے - ؎

گر عشق نبودے و غم عشق نبودی + چندیں سخن نغز کہ گفتے و شنودی
از شعر ایں نالہ خونیں نوای است + شکست شیشۂ دل را صدای است
از شعر ایں انتخاب عشقبازی است + ترا دشمنہائے زخم جاں گدازی است

بھگوتی جیو حال جو مثل بھگوتی جیو سابقہ کے مکرم ہیں - حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکو کہو " اولی بدلی اولی بدلی " جیسے رام جیو کے بعد کرشن جنم ہوئے اسی طرح بھگوتی جیو پہلی بھگوتی جیو کا اوتار ہوئی ہیں - چنانچہ جب میں نے بھگوتی جیو حال کے سامنے الفاظ اولی بدلی اولی بدلی کہے تو سنکر کمال مسرور ہوئیں اور کھل کھلا کر عرصہ تک ہنستی رہیں - لا تقنطوا من (رحمۃ اللہ) (رب العلمین) سبقت رحمتی علی غضبی - حق تعالیٰ نے اس ناچیز بندہ عاجز کو فرمایا ہے کہ تیرے پر ایسی رحمت نازل فرمائی ہے کہ سابق کسی رشی منی کو حاصل ہوئی ہوگی - ایک کل جگ کے بندہ کو عجیب لیلا اور

Marfat.com

کرتب مایا اپنی کا دکھلایا ہے۔ اوّل بھگوتی بخشی۔ پھر مصلحتاً لے لی۔ کہ اس کارسازی سے تیرا من پوتر کرا کر خلاصہ جوگ ہاسشٹ بنوایا جاوے اور یہ نکات لکھوائے جائیں۔ جب تیری پاکیزہ حالت دیکھی تو اپنے فیض نا متناہی سے تمکو محروم رکھنا مناسب نہ سمجھکر پھر بھگوتی جیو کو تیرے پاس لوٹا دیا ہے۔ اس طرح سے تیرا ایسا اودھار کر دیا ہے کہ بھگوتی دی بھگوتی اور موکش واہدی دی۔ ؎ شکر بجا آر کہ احسانِ من + بر تو ببارید زابرِ کرم۔ برکت عاجز

امرتسر ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجے صبح۔

نکتہ۔ آدمی کی فضیلت اور جانوروں پر بوجہ علم کلیات کے تو عام و خاص جانتا ہے اور انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔ شبہ ہی کیا ہے۔ ایک خاص فضیلت ہی بناوٹ جسم انسان میں ہے کہ اوس سے بھی یہ اور حیوانات سے ممتاز پایا جاتا ہے۔ آدمی دو پایہ ہے اور سب حیوانات چرند چوپائے ہیں۔

؎ بہائم بروئے اندر افتادہ خوار + تو ہمچوں الف بر قدہا سوار

بگوں کردہ ایشاں سر از بہر خوار + تو آری بعزت خورش پیش سر

شائد ترا باچنیں سروری + کہ سر جز بطاعت فرو آوری

قانون قدرت کے موجب مادہ حیوان بچہ جنتی ہے۔ خود بخود ہی جن چاٹ لیتی ہے۔ انسان نے عورت بچہ جننے کے لئے دائی (قابلہ) بنائی ہے۔ کوئی حیوان چلی نہیں کرتا۔ نہ آبدست لیتا ہے۔ انسان چلو سے موہنہ کی صفائی کرتا ہے۔ دانتن (مسواک) سے دانت صاف کرتا ہے۔ اور آبدست سے بول و براز کے اعضاء کو صاف کرتا ہے۔ حیوان تین عنصروں سے کام لیتے ہیں۔ اگن سے ڈرتے ہیں۔ انسان آگ سے یہی کام لیتا ہے روشنی کرتا ہے۔ کھانا پکاتا ہے۔ دور دراز کے سفر انجن تیار کر جلد ہی طے کر لیتا

Marfat.com

ہے۔ تار برقی سے ہزاروں میلوں کی خبریں آنا فانا میں حاصل کرتا ہے۔ اب ایروپلین وغیرہ بنا کر آسمان پر بھی چڑھائی شروع کر دی ہے ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی ✤ کہ بر آسماں نیز پرداختی

حیوان ننگے بدن برہنہ پا پھرتے۔ مٹی پر لیٹتے ہیں۔ انسان کپڑا بنا جوتہ پہنتا ہے۔ کھاٹ بچھا سوتا ہے۔ مٹی کو بدن سے چھونے نہیں دیتا۔ سب حیوانات پر قابو پا لیا ہے۔ سب عنصروں مقناطیسی برقی طاقتوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ مگر دستِ قضا کے آگے سرنگوں ہے۔ کال بھگوان سب پر بلوان ہے ؎

گزیدند فرزانگاں دستِ فوت ✤ کہ در طب ندیدند دارو ئے موت

پھر بھی کال بھگوان سے بچنے کے لئے لاکھوں تدابیر کرتا ہے۔ بہت چٹ پٹاتا ہے۔ آخر سر تسلیم خم کرتا ہے۔ ؎

چہ برخیزد از دست تدبیر ما۔ ✤ ہمیں نکتہ بس عذر تقصیر ما۔

ہمہ ہر چہ کردم تو برہم زدی ✤ چہ قوت کند با خدائی خودی۔

برکت عاجز

امرتسر مقام۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ ؎ کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد ✤ ہر چہ گیرید مختصر گیرید۔

عمر قلیل آمد و علمت کثیر ✤ ہر چہ توانی تو از و یاد گیر

علے قدر ضرورت اشیاء دنیوی سے تعلق پکڑو۔ باقی کل وقت عزیز سرمایۂ عمر کا یاد خداوندی کے لئے بچاؤ۔ کہ خداوند تعالیٰ سے ہمیشہ [illegible] ہے۔ ہشیار ہو جاؤ۔ غافل نہ سوؤ۔ نقارہ کوچ سر پر بج رہا ہے۔ روانگی کی گھنٹی کھڑک رہی ہے۔ ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی ✤ گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

Marfat.com

بہجتی

اللہ اللہ - رام رام - جاگ پیارے برکت رام - برکت عاجز
امرتسر ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجے صبح -
نکتہ - بیاس جیو کے برہم سوتر کے تیسرے ادھیا کے چوتھے پاد کی تیسویں سوتر میں لکھا ہے کہ آپت کال میں بدوان یا ابدوان جہاں تہاں سب اَن کہا لیوے پاپ سے (کمل پھول کیچڑ) لپائمان نہیں ہوتا ہے - لیکن برہمن کسی کال میں (چاہے جیسی آفت ہو) سُرا (شراب) نہ پیوے کہ شراب کا پینا کسی حالت میں جائز نہیں - اگلے سوتر ۳۱ میں پراچیت برہمن کو مرجانا لکھا ہے - گویا شراب پینے کی برہمن کو ایسی سخت ممانعت ہے - آئندہ سوتر ۳۲ میں اگن ہوتر کو نتیہ کرم لکھا ہے جسکا جیتے جی ہر ایک انسان کرنا فرض لکھا ہے - برکت عاجز

امرتسر - واقعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجے صبح -
نکتہ - واہ کیا پاکیزہ اپدیش ہوتر زبان پہاڑی میں ہے - اگر اس ہوتر کو کوئی شخص من لگا کر ایک سو ایک بار نہا دھو کر روزمرہ پڑھا کرے - تو اوس کل جائز مرادیں حاصل ہو کر پاکیزگی بطور نصیب ہو - نجات کو پہونچے وہ بندہ

چارے سر یو گھڑیاں کاے کر ودے ہے کری
لوہے بیں ہے یا تانتے پہاڑے نہیں دس ہیں
گنج گیدہ گنگا دے لیکھے کتے لائی کر چھوڑیاں
توڑیاں ناہیں نیوتہہ ایتے گل رنگ ہیں
پہاڑی واگن دکھی کری کریاں ناہیں آل ڈالم ٹولا
اپنی سنبھال توں تو تارے پسو پچھ ہیں
رُہڑنے نہیں دیاں بہو ساگر دیا روہڑی منج (منجھ)

Marfat.com

رکھی تکی رکھی تکی رکھی تکی جس ہیں ؎

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ صورت کے شکیل ماہ پارہ جوان۔ سیرت کے لقمان جنکی گنتی نہیں ہے۔ انشے پرماتما دیوازل سے ابد تک اوتپت کرکے سنگھارتا جاتا ہے۔ لاکھوں سُرخ۔ طوطا ایسے ایسے خوبصورت جانور پیدا کر مارتا جاتا ہے۔ اسکی حکمت سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا کارن ہے۔ خواجہ نظام الدین اولیا نے کیسے اچھے ابیات سوال کے طور پر اس مضمون پر فرمائے ہیں ؎

گہ راست کند صورتِ مرد ی وزنی ؎ گہ بشکند او جامۂ جاں را زتنے

کس نیست کہ او ستادِ قضا را پُرسد ؎ کاے بارِ خدا چہ حکمت و چیست فنے

پھر ایسا نابود کرتا ہے کہ اونکے نام و نشان صفحہ ہستی پر نہیں رہتی۔ مانو ہوئے ہی نہیں تھے۔ مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیے۔ ؎

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند ؎ کز ہستیش بروی زمیں یک نشاں نماند

واں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک ؎ خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

——— عبرت ——— پس ———

مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت ؎ کہ او چوں تو بسیار پرورد و کشت

وہ ہی عالی ہے جسکی یہ سب کارچی ہے۔ ہم فانیوں کا غرور عبث اور بے سود ۔ برکت عاجز۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ پاکیزہ آدمیوں کی مناجات پُرتاثیر ہوتی ہے۔ جو مانگیں عطا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ مسافرت میں کسی سرائے میں ٹھیرے تو اُس

Marfat.com

سرائی کی بھٹیاری کی بہو عسر ولادت میں اوسوقت مبتلا تھی۔ بارش ہو رہی تھی۔ ٹھیرنے کو کوئی اور جگہ نہیں تھی۔ بھٹیاری اس مصیبت کیوجہ سے حضرت کو سرائے میں قیام فرمانے نہیں دیتی تھی۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو ٹھیرنے دے ہمکو ایک جنتر آتا ہے تیکو دینگے تو آسانی سے بچہ تولد ہو جائیگا۔ اسپر بھٹیاری نے ٹھیرنے دیا۔ تو آں حضرت نے ایک ٹھیکری پر کوئلہ بھٹہ سے دکہ قلم دوات۔ کاغذ موجود نہ تھی) یہہ الفاظ لکھدئے۔ ؎

مرا جائے شد خرم را جائے شد ✤ تو خواہی بزا و تو خواہی مزا

اور فرمایا کہ یہ ٹھیکری شکم زچہ پر رکھدے چنانچہ بمجرد رکھنے کے بچہ فوراً آسانی سے تولد ہو گیا۔ اب تک لوگ عسر ولادت کے موقعہ پر ٹھیکری پر لکھوا کر بطور جنتر کے اس فرمودہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کو استعمال کر کے فائدہ اوٹھایا کرتے ہیں۔ ؎ سادہ ہو بولے سہ سہار ✤ اوسکا کیا برتا نہیں جائے۔ برکت عاجز

مقام امرتسر۔ ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ فقیری دل سے ہو نہ لباس سے۔ ؎

اگر مال و جاہ است وزرع و تجارت ✤ چو دل با خدا است خلوت نشینی

فقیری روشن ضمیری ہے۔ خواہ بوریا پر نصیب ہو۔ خواہ مسند پر۔ امیر خسرو [illegible] وزیر تھے۔ دیکھو آپکی کلام کیسی پُر تاثیر ہے حضرت سعدی علیہ الرحمۃ گو سپہ ہی تھے۔ لیکن دیکھو گلستان بوستان۔ صحرا گردی کیا اور مسند نشینی کیا۔ پاکیزگی دل کی شرط ہے۔ جہاں پاکیزگی دل حاصل ہوئی۔ جلوہ خداوندی پڑ گیا۔ ؎ دل گذرگاہ جلیل اکبر است۔

؎ خانہ خالی کن دلا تا منزل جاناں شود۔ برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - حاکم کو رعیت حکومت کیواسطے نہیں چاہیئے - بلکہ حاکم رعیت کے آرام وحفاظت کے لئے ہے - ؎ گوسپند از برائے چوپان نیست ٭ بلکہ چوپان برائے خدمتِ اوست - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ - کھانا بدن کی پرورش کے اور قیام زندگی اور ہر کا نام لینے کے لئے ہے - نہ کہ زندگی کھانے کیواسطے کہ تمام عمر لذیذ کھانے بنا بنا کر کھاتا جائے اور موٹھ جاتے اور ایسیں برتی لگائے رکھے - سعدی ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ٭ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ - کانوں کو بند کرنے سے ایک نہایت میٹھی اور سُریلی آواز جو آکاش کا دھرم اور اصلی آواز ہے سُنائی دیتی ہے - کیونکہ ایسا کرنے سے تمام دنیاوی آوازوں سے کنارہ کشی ہو جاتی ہے - اور آکاش دیو کی اصلی آواز جو اوسکا ذاتی دھرم ہے سُنائی دینے لگ جاتی ہے - اس آواز کو انحد شبد اور سلطان الاذکار کہتے ہیں - بہت لوگ جو ایکاگرتی اور قطع تعلقی دنیا کے خواہشمند ہیں اس آواز کے سُننے کی مشق کرتے ہیں - اس مشق سے اوسکو یک سوئی قلب حاصل ہو کر موکھش پراپت ہو جاتی ہے - چت سے [illegible] اوٹھ جاتی ہیں - خواہشوں کے دُور ہونے کا نام ہی موکھش ہے - یہی خواہشیں بندھن کی رسیاں ہیں - ان رسیوں سے چھوٹنے کا نام موکھش ہے -

برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - سماعت کا مقام دماغ میں پیشانی کے قریب ہے - کان جو آلۂ سماعت ہیں - اچھی طرح بند کر دو - کہ کوئی آواز داخل نہ ہو سکے - تو داچ (گھڑی) وقت دینے والی پیشانی پر لگاؤ - تو تمکو گھڑی کی رفتار کی آواز ویسی ہی اچھی طرح سُنائی دیگی جیسے کہ کان کے ساتھ لگانے سے سُنائی دیتی ہے - سوچنے کا مقام دماغ کا بھی یہین معلوم ہوتا ہے - جب کوئی بات آدمی غور سے سوچنے لگتا ہے تو پیشانی پر ہاتھ رکھ لیتا ہے - کہ سمجھ میں بات آجائے - حافظہ کا بھی یہی مقام معلوم ہوتا ہے - کہ جب کوئی بات انسان یاد کرنی چاہتا ہے تو دو انگلی ہاتھ کی پیشانی پر اور انگوٹھہ ابرو چشم کے نیچے رکھ لیتا ہے - یا صرف ایک ہی انگل پیشانی کی ہڈی پر رکھ لیتا ہے - اپنی بدنصیبی کو بھی پیشانی میں ہی سمجھتا ہے - ناخلف پسر کی شکایت بیان کرتے ہوئے یا عورت کی نافرمانبرداری کے اظہار پر پیشانی کو پیٹتا ہے - اپنی قسمت کا نوشتہ بھی پیشانی پر ہی سمجھتا ہے کہ ناکامیابی اور بے مرادی کی صورت میں لوگوں کے اظہار ہمدردی کے جواب میں پیشانی پر انگلیاں رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ نوشتہ یا مقسوم - مشہور اقوال بھی ہیں ؎ ہے گمان تیرا کہ ہر کس دہم نادانی میں ہے + پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے ؎

گر رود سر بر نگردد سر نوشت + این سخن باید بآب زر نوشت

کئی اشخاص کھوپری پر پیشانی کے نقوش کو دیکھا کرتے ہیں - لیکن وہ علم فارسی عربی نہیں ہے کہ پڑھا جا سکے - مولائی نقوش ہیں ان کو کوئی مولائی علم دانا ہی جانے -

برکت عاجز - امرتسر - ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ - اسمیں شک نہیں کہ مَیں بدترین گنہگار ہوں - واقعی مغفرت کے لائق نہیں ہوں - عفو تقاصیر کے معروضات پیش کرتے ہوئے بھی مرتکب عصیان ہوئے جاتا ہوں - گنہگاری کی دلیری اور جسارت اس درجہ تک ہے - ایسا ڈھیٹھ اور بیحیا ہوں - لیکن تو فرما کہ مَیں کہاں جاؤں کسکے عرض کروں کیا میرے لئے کوئی اور دروازہ ہے - کیا رحمت میں میرے لئے حصہ بخرہ نہیں ہے - میرے لئے رحمت کا بخل ہے یا رحمت نکھٹ گئی ہے - کیا مَیں عزازیل سے بھی گیا گذرا ہوں و گر دردہد یک صلائے کرم + عزازیل گوئد نصیبے برم - بیشک ؎ زجرم دیں ملکت جاہ نیست + ولیکن بملک دگر راہ نیست - بلطفم بخواں یا براں از درم + ندارد بجز آستانت سرم جبکہ کوئی اور دروازہ مغفرت نہیں ہے - خواہ مَیں کیسا ہی کتنا بڑا شریر شوخ گنہگار بدکردار ہوں - لیکن ؎

ہمے شرم دارم ز لطف کریم - + کہ خوانم گناہ پیش عفوش عظیم -
نا کردہ گناہ در جہاں کیست بگو + آنکس کہ گناہ نکرد چوں نیست بگو
من بدکنم و تو بہ مکافات دہی + پس فرق میان من و تو چیست بگو
گر از در گہ ما شود نومید رود + پس آنگاہ چہ فرق از صنم تا صمد
بیند ایں در کہ سر بہ ہیچ + کہ باز آید دست و ہیچ
مجال ہست ایں در کہ ہرگز نہ بست + تہی دست گردد بر او ہر
گناہ من ار نامد بے در شمار + ترا نام بسے بخشندہ آمرزگار
گر ایں خاک زوی از گناہ تافتے + بآمرزش تو کہ راہ یافتے

کیا سب گناہگار چھوٹ جائیں گے - اور مجھ اکیلے کیواسطے دوزخ گندا ہے

Marfat.com

اور مجھ اکیلے آدمی کیواسطے دوزخ کا انتظام کرنا پڑیگا - لوگ کیا کہینگے کہ اس عاصی کے واسطے رحمت آپ کے پاس باقی نہیں رہی تھی رحمت محدود تھی جو ختم ہوچکی - اس طرح سے میں زیادہ نامور ہوجاؤنگا - کہ سارے دوزخ میں بجز میرے اور کوئی دکھائی نہیں دیگا - بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا - معلم الملکوت سے میرا رتبہ بلند ہوگا - کہ وہ تو مغفرت پاکر صفِ ناجیوں میں شامل ہوجائیگا لیکن میں نہیں ؎

مرا نیست از خود حسابے بدست ✤ حسابے من از تست چندانکہ ہست
گر آسودہ در ناتواں میزیم ✤ چناں کا فریدی چناں میزیم
سپردم بتو مایۂ خویش را - ✤ تو دانی حساب کم و بیش را -

برکت عاجز

مقام امرتسر ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجے صبح

نکتہ - موکھش کے لئے جوگ واسشٹ اور دیگر سچی زندگی حاصل کرنے کے لئے گلستان بوستان - کرما - قصائد حضرت سعدی کے - دیوان حافظ - گنج حکمت - الکھ پرکاش - بھاگ بھری - جتھارتھ اشنان - منشی گنیش لعل الکھ دھاری کو - جوہر تحقیقات - کرامات - ملک عدم بابو پیاری لعل بروٹھا کی کتاب تہیا صوفی میڈم بلیوٹسکی کی اور پھر میری تصانیف تحقیق روح - ادیہ الاعتقاد - دھرم پرکاش - لب لباب جوگ واسشٹ اور یہ نکات میرے ضرور پڑھنے چاہئیں - جو اشخاص انکو پڑھیں سنینگے ؎

دریں عالم آباد گردد بجستجو ✤ دراں عالم آزاد گردد ز رنج

کے مصداق بنیں گے - برکت رائے عاجز

Marfat.com

امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۲ بجے بعد دوپہر۔

نکتہ۔ جب انسان سوتے سوتے بڑا اٹھتا ہے۔ یا چیخیں مار دیتا ہے۔ تو کام لوک کی خبر اس جاگرت عالم میں پہونچاتا ہے۔ سکھپتی کے آنند کی شہادت جاگرت میں آنکر دیتا ہے۔ کہ بڑے آنند اور سکھ سے سویا۔ جب سوئے ہوئے کے پاس بہت زور سے کھٹ کھٹاہٹ کیجائے یا ہولناک آواز مہیب دی جائے یا بہت بلند آواز سے پکارا جائے تو سوتے ہوئے عالم میں خواہ عالم خواب ہو یا عالم سکھپتی کا ہو شخص خوابیدہ کو کچھ بدمزگی اور ہیبت غیر معمولی طرح کی معلوم ہوتی ہے۔ اور جاگ اوٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑا کھڑکا ہوا۔ میں اوٹھ بیٹھا ہوں۔ یہ تعلقات عالم سکھپتی یعنی برہم لوک اور عالم خواب یعنی کام لوک کے جاگرت جگت یعنی عالم بیداری کے ساتھ رہتی ہیں۔

موت کے پیچھے جب عالم ارواح کام لوک میں روحیں (جیو آتما) رہتی ہیں تو کبھی کبھی پسماندگان رشتہ داران یا دوستان پر نمودار ہوا کرتی ہیں۔ جسکو سایہ اور پرویش بولتی ہیں۔ کوئی بھوت چڑیل کا پرویش کہتا ہے۔ کوئی کسی ستی شہید۔ بزرگ۔ پیر فقیر کا پرویش کہا کرتا ہے۔ کبھی دیوتا دیوی کا سدھوں کا پرویش بھی ہو جانا کہا جاتا ہے۔ کوئی دیوی کا کوئی مہابیر کا۔ کوئی ہیرو کا۔ کوئی سید کا پرویش کہا کرتے ہیں۔ بیوقوف معمولی اوقات قلبوت عالمان فاضلان باتیں کرنے لگ پڑتے ہیں۔ اور جب اجسام کے ساتھ روحیں تعلق پکڑ کر پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو بے وقوفوں اور مفلسوں کے گھر میں بچہ پیدا ہو کر بڑے بڑے کارنامہ چھوٹی عمر میں ہی کرنے لگ پڑتا ہے۔ پچھلے جنم کے فضائل کا سوکھشم سنسکار اس جنم میں آکر نشو و نما پکڑنے لگتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ بچہ تو کوئی اوتار ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ پچھلے جنم کے سنسکار جاگ

Marfat.com

ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ خلیل سنگ تراشوں کے گھر میں اسی طرح پیدا ہوئے۔ شوامی اشٹاوکر جیو چھوٹپن (طفولیت) سے ہی گیان چرچا کرنے لگے۔ حکیم بوعلی سینا کی بھی اسی طرح روایت ہے۔ روز مرہ دیکھتے ہیں کہ ایک ماں کے بطن سے پیدا ہوئے ہوئے ایک ہی نطفہ کے بچے مختلف پیرایہ کے کچھ کے کچھ نکل آتے ہیں۔ کوئی تیر کمان گلیل ہی بنا کر کھیلتا ہے۔ کوئی مکانات برج بناتا ہے۔ نہریں نکالتا ہے۔ کوئی مٹی کی سینا فوج ہاتھی۔ گھوڑے بنانے لگتا ہے۔ کوئی باغ لگاتا ہے۔ کوئی تصویریں بنانے لگ جاتا ہے کوئی مٹی کی ٹکیا گھڑتا ہے۔ گویا نان پڑھی کرتا ہے۔ کوئی گیان چرچا ست سنگ پند و نصائح کی باتوں پر زیادہ دھیان دھرتا ہے۔ کوئی تاش گنجفہ لاٹو کھیلتا بٹیر بازی۔ مرغ بازی کرنے۔ شرخ۔ چوسر۔ کبوتر کہنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ یہ مختلف اوضاع عادات کیوں ہیں۔ ان سب کا کارن پورب جنم کے سنسکار ہی ہوتے ہیں۔ جو سوکشم طور پر روح میں منجمد ہو کر نئے جسم میں آتی ہیں۔ اور یہاں آکر نشو و نما پکڑتے ہیں۔ یہ تعلق کام لوک یا عالم عقبیٰ کا یا پہلے عالم کا عالم حال سے پایا جاتا ہے۔ اسی طرح حیوانوں نیک و بد عادات دوسرے عالم کے سنسکاروں کی سوئی ہیں۔ بعض بلیاں صرف چوہا ہی پکڑتی ہیں۔ مالک کا گھی دودھ نہیں بگاڑتیں۔ اکثر دوکاندار بلیوں کو بنظر حفاظت چوہوں کی رات کو دوکانوں میں چھوڑ جایا کرتے ہیں۔ بعض مالک کی روٹی۔ کھانا۔ گھی۔ دودھ۔ کچھ نہیں چھوڑتیں۔ بعض کتے صرف اوس غذا پر اکتفا کرتے ہیں جو مالک دیتا ہے۔ بعض سبزی کھا کر سالنا بھی کھا جاتے ہیں۔ بعض مالک کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں بعض مالک اور اوس کے پسر کی ٹانگ بھی توڑ کھاتے ہیں۔ بعض گھوڑی۔ ہاتھی

فوج

Marfat.com

اطاعت سے مالک کو کام دیتے ہیں - بعض دولتہ مارتی اور جھنکارتے ہیں -
یہ تعلقات بھی سابقہ جنم کی عادات کی اس عالم میں نمودار ہوتی ہیں -
قس علیٰ ھذا - برکت حاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

بعد وفات جیسے تنوں میں تت سما جاتی ہیں اسی طرح گیان شکتی عالم گیر ہے - اوس میں متوفی شخص کا گیان سما جاتا ہے - جیسا کہ کہا ہے ؎

پنج تت تے تن رچیو ہے - جانو چتر سجان
جہاں تے اوپجیا نانکا لین تاہیں میں مان

یہ تت پرکرتی ہیں - پرکرتی ایشر کا سوبھاو ہے - گیان شکتی (جسکو تین شبدست چت آنند میں سے تیسرا شد چت کہتے ہیں) ایشور پرماتما کی ذات ہے - یہ سب گن ایشور کے شامل ہوکر جگت بنتا رہتا ہے - اور سنگھار ہوتا رہتا ہے - پس سمجھ لو کہ متوفی روحیں اس فضائے آکاش میں بہری ہیں - وقتاً فوقتاً بعض بعض اجسام پرکرتی سے متعلق ہوکر جسیم (جسم دار) دکھلائی دینے لگ پڑتی ہیں - جیسے تم اوہم - اسکو یوں سمجھ لو کہ گیان شکتی کھوہ (چاہ) کا پانی ہے - پرکرتی کے اجسام ٹنڈیں ہیں - مرضی الٰہی چرخ ہے - ایک طرف سے یہ ٹنڈیں پانی سے [illegible] چلی آتی ہیں - دوسری طرف سرنگوں ہوکر اوندی آرہی [illegible] ہیں - پانی کا پانی ایک ہوجاتا ہے - پھر ٹنڈوں [illegible] اسی طرح کا سلسلہ وصل اور جدائی کا اول [illegible] بنا ہوا ہے - اسکا نام جگت چال ہے - [illegible] کہ تیرے دل سے

Marfat.com

یہ نئی مثال توحید کی نکلوائی - برکت عاجز

امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۴ بجہ شام

نکتہ

جو کام ہوتا ہے - قوت ارادی سے ہی ہوتا ہے - خیرات - دان - پُن بھی اِس قوّت ارادی سے ہی ہوتا ہے - اِس لئے برہمن لوگ ہندوؤں سے جو چیز خیرات لینی چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سنکلپ کر دی - سنکلپ ارادہ کو کہتے ہیں - مطلب یہ کہ دلی ارادہ سے چیز دے - چنانچہ جب اِس ارادہ سے کوئی چیز دیتا ہے تو پھر ہمیشہ کے لئے اُس سے ایسا دست بردار ہو جاتا ہے کہ شئے سنکلپ کردہ کو اپنے نفس پر حرام سمجھتا ہے - قوّت ارادی کی اِس قدر قدر کیجاتی ہے - باپ بیٹی کو داماد کے پاس سنکلپ کر کر حقوق پدری سے دست بردار ہو جاتا ہے - اِسی سنکلپ کو مُسلمان نیاز اور سکھ ارداس کہتے ہیں - یعنی عجز سے خدا کی نام پر چیز دی ہوئی کو نیاز اور ارداس یعنی نذر کہتے ہیں - قدرت الٰہی بھی قوت ارادی ہی مولا کریم کی ہی ہے - مرید بھی پیر کی خدمت میں ارادہ رکھنے والا ہی ہوتا ہے - قوّت ارادی سے مطیع بن جاتا ہے - پس ارادہ مستقل اور عزم مصمم باندہ - کامیابی ہمرکاب سمجھ - برکت عاجز

امرتسر ۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ

پسر ناخلف اور خلف دونوں موکھش کا کارن ہیں - ناخلف بھی بُرا نہیں ہے - ناخلف سے دل بُرا ہو کر کشیدہ ہو جاتا ہے - موہ ممتا اوٹھ جاتی ہے جو بندھن کا کارن نہیں رہتی - باسنا کٹ جاتی ہے - نرموہ ہونے سے پھر آواگون میں نہیں آتا ہے - یہ اوپکار ہی ناخلف پسران کا سمجھنا چاہئے -

Marfat.com

رزق

سہ عدد شود سبب خیر گر خدا خواہد + اور خلف پسر تو بموجب احکام دہرم شاستر ترنتارن ہوہی - اسی لئے دہرم شاستر سنتان کی اتپتی کی تاکید کرتا ہے - دنیا میں مرضی پدری پوری کر کر خلف پسر خوشنود کرتا ہے اور پرلوک کی اونتی شرادہ کرم اور دیگر دھارمک کرموں سے کرتا ہے - برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

نکتہ

رات ۲ بجے جب چاند تیرس اور چودس کی درمیانی رات کا چمک رہا تھا - اس نورافشانی کی حالت میں میری آنکھوں کے سامنے ایک چھوٹا سا ٹکڑہ بادل کا یکایک بنگیا - دیکھتے دیکھتے اوس کے قریب ایک چھوٹا سا ٹکڑہ اور بن گیا - اور پھر فوراً ہی گھلنے شروع ہوگئے - اور دیکھتے دیکھتے معدوم ہوگئے - بعدازاں دور و نزدیک پھر بادل بننے لگ گئے - تو اس سے مجکو معلوم ہوا کہ آکاش میں کئی کام قدرت الٰہی سے ہوتے رہتے ہیں - اس طرح سے ابر بنکر برس جاتا ہے - کہیں گرڈا ژالہ ہوکر گرتا ہے - بارش کیصورتمیں بنا سپتیوں کو ہرا بھرا کرتا ہے - گرڈے کی صورت میں فصلوں کو تباہ کر ڈالتا اور کرسانی دلونکو چھید کر ڈالتا ہے - اور کئی جاندروں جیل - کوا - چڑیا - مرغ - چوہا کو مار ڈالتا ہے بارش سے ندی نالہ جھیلوں کو بھر ڈالتا ہے - سالوں مہینوں کا پانی چھپر تالابوں میں جمع کر دیتا ہے - جو پیتے ہیں [illegible] میں ملیریا اور مچھر پیدا کر دیتا ہے جو ملیریا - فیور - ہیضہ - طاعون [illegible] ہیں - ان امراض سے ہزاروں آدمی مر جاتے ہیں - [illegible] ڈالدیتا ہے - کئی گاؤں کے گاؤں [illegible] وارثان متوفیان کو اثاث البیت [illegible]

Marfat.com

کراتے ہیں - اولاد پیدا ہوتی ہے - کئی چور - جوارئے - ٹھگ - رہزن پیدا ہو جاتے ہیں - بُرے افعالوں کے مرتکب ہو کر عالم میں تہلکہ مچا دیتے ہیں - امن کو درہم برہم کر دیتے ہیں - کئی لائق فائق حکیم مدبّر عالم - فاضل پیدا ہو جاتے ہیں - اپنے کمال سے دنیا کا انتظام چمکیلا کر دکھاتے ہیں - لکچروں اور تصانیف سے دانائی اور حکمت فصاحت بلاغت کی روح دنیا کے جسم میں پھونک دیتے ہیں - نئی نئی سائنس کی ایجادوں سے دنیا داروں کے سُکھ اور آرام کے سامان مہیا کر دیتے ہیں - دیکھنو کو تو سمندر سے ایک ہواڑا اوٹھی جسکو ماونسون کہتی ہیں اور بادل بنگئی اور اُس کا نتیجہ اتنے اتنے کام ہوئے جو لکھے گئے ہیں - بظاہر دیکھنے والوں کو تو بارش تک کا ہی پتہ لگتا ہی - کہ ماونسون سے بارش ہوتی ہے عمیق نگاہ سے دیکھنو والوں کو ان تمام امور کا پتہ لگجاتا ہی جو مذکور ہوئے ہیں - دِب درشٹی والوں کو اس سے زیادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہے کہ کون شخص اس انقلاب سے مر کر کہاں گیا ہے - دوزخ میں یا بہشت میں یا کسی جونی میں پھنسا ہے - یہی ماونسون بجلی بن کر کئی مکانات درختان - انسان حیوان کو جلا ڈالتی اور قہر خداوندی کا نمونہ دکھا دیتی ہے کوئی بارانِ رحمت کہتا ہے کہ جسکا فصل پک جاتا ہے اور کوئی جسکا مکان گر جاتا ہے - اس باران کو زحمت پکارتا ہے جسکا اسباب یا آدمی یا مویشی مکان گرنے سے دب جاتے ہیں - وہ بلا کہتا ہے ؎

نبارد ہوا تا نہ گوئی ببار + زمین تا نہ وردتا نہ گوئی بیار

ایک ہی حرکت سے لاکھوں اقسام کے کام مالک کر ڈالتا ہے - اوس کی حکمتوں کو کون جانے - واللہ اعلم بالصواب ؎

Marfat.com

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ✤ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرمانبردار ✤ شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری
کارسازِ ما بفکرِ کارِ ما ✤ فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

برکت عاجز۔

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ

جب اسی وقت چاند کو امرت بہاتے اور نور افشانی کرتے دیکھا تو یہ خیال پیدا ہوا کہ اسکی زمین اپنے مدار پر دورہ کرتے ہوئے پورنماشی بن جاتی ہے۔ اماوس ہو جاتی ہے۔ اگر ہم زمین کے کرہ سے اوپر اوٹھکر زمین کی اور چاند کے مداروں سے باہر ہو کر دیکھیں تو نہ پورنماشی رہیگی نہ اماوس ہی نمودار ہوگی۔ نہ ہی بارش کی خبر ہوگی۔ نہ ہی برف باری پرگٹ ہوگی۔ نہ ہی گندم کی روٹیاں۔ نان قلچے۔ نہ ہی زنگارنگ کی مٹھائی میوہ جات۔ نہ ہی گھی۔ دودھ بالائی۔ ماکھن۔ نہ ہی پری پیکر مہ جبینان۔ نہ ہی طیور چارپائے نہ ہی باغ اروڑیاں نہ ہی نہاریں پہاڑی چوٹیاں۔ نہ ہی دریا۔ سمندر۔ نہ ہی گلزار سبزہ زار دکھائی دینگے۔ یہ سب سامان کرۂ ارض کے انتظام کے ہی متعلق ہیں۔ ان سامانوں سے لاوا سطگی ہو جائیگی معلوم نہیں کہ مریخ۔ زہرہ۔ مشتری وغیرہ کروں کے اندر کیا سامان ہیں۔ ان کے کیا مال ہیں۔ اون میں سورج بھگوان کی روشنی اور تیز دگرمی کی کیا تاثیر پڑتی ہے۔ وہاں کے لوگ کیسے ہیں۔ کیا سامان ہیں۔ یہ خیالات ایک عالم سفسطہ میں ڈالدیتے ہیں۔ اللہ یعلم وانتم لا تعلمون سبحانک (ما اعظم شانک) لا علم لنا الا ما علمتنا۔ برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ

تیرنا (علم شناوری) اور درخت پر چڑھنا ضرور سیکھنا چاہیئے - کہ بہت کار آمد مفید ہنر ہیں - درختوں پر چڑھنا زخمدار جانوروں سے بچاؤ کی پناہ بن جاتا ہے - اور تیرنا کشتی کے خطر کی حالت میں کام آتا ہے جان بچاتا ہے - جب کشتی پر سوار ہو تو لائف بیلٹ ضرور پہن لے - کچھ تیرنا جاننا کچھ لائف بیلٹ زندگی کے محافظ ہونگے - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جنگل کے رستہ میں گذرنے پر ایک اژدہا فی ٹوپی خاردار ڈھال جتنے سر پہ آجائے اور ٹوٹک اژدہا فی خاردار جنگلے خارجا قو کی طرح تیز ہوں اور بہت موٹے چمڑہ کا بوٹ زانوؤں تک پہن کر سفر کرے - اور ہاتھ میں ریوالور بھرا ہوا رکھے اگر ریوالور کی لائسنس نہ ہو تو تیز تر نوکدار کرد ضرور ہاتھ میں رکھے - اس طرح کے عمل سے سفر کرنے سے خونخوار جانوروں اور سانپوں کے حملہ سے محفوظ رہیگا - ایک شعل روغن سیاہ یا روغن نفط سے روشن کر اور روغنہائے مذکور کی کپی موہڈہ پر ڈالکر چلے - کچھ خوراک اور پانی کا چھوٹا سا مشکیزہ بھی رکھے - نقدی بھی کچھ مسافر کے پاس زاد راہ کے لئے ہونی ضروری ہے - برکت عاجز

مقام امرتسر - تاریخ وقت صدہ

نکتہ

انسان خواہ کیسا ہی نیک اخلاق رکھتا ہو - اور خود مرنج و مرنجاں پر

Marfat.com

عمل کرتا ہو۔ پھر بھی ؎

بے خرد چند ز خود بے خبر ✤ عیب پسند ند بر غم ہنر
دد دشوند ار بدا نے رسند ✤ با دشوند ار بجرا نے رسند

اوس کے حاسد اور دشمن بن جاتے ہیں۔ گو انسان خلیق حافظ کے شعر پر
کہ ؎ آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ✤ با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا۔
پر بھی عمل کر رہا ہو۔ لیکن یہ حسود لوگ حسد اور دشمنی کرنے سے نہیں ٹلتے۔
ان کا اور علاج کوئی نہیں ہے۔ صرف یہ ہے کہ ان سے غافل نہ ہووے۔
؎ بر تو ضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی است ✤ پائے بوسِ سیل از پا افگند دیوار را

اگر دشمن دو تا گردد ز تعظیمش مشو غافل ✤ کہ ماں چندانکہ خم گردد خدنگش کارگر آید
چار چیز است از خطا ہا اے پسر ✤ گوش دارش با تو گویم سر بسر
اوّل از بن داشتن چشم وفا ✤ سادہ دل را بس خطا با شد خطا
ایمنی زا بلہ خطائے دیگر است ✤ صحبت صبیاں ازیں بد تر است
چارمیں از مکر دشمن ایمنی۔ ✤ کے کند دشمن بغیر از دشمنی

ان لوگوں سے انسان لاچار ہے ؎

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے ✤ حسود را چہ کنم کو ز خود بر نجود (بخود)

پس ان لوگوں سے محتاط اور چوکنا رہو۔ برکت عاجز

امرتسر۔ وقت ۱۲ بجہ بعد دوپہر ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

نکتہ

مَیں خیال کرتا ہوں کہ تناسخ دو وجوہات سے ہوتا ہے۔ ایک بدلہ دینے
کے واسطے۔ دوم۔ خواہشات کے پورا کرنے کے واسطے۔ مثلاً ایک شخص
نے ایک شخص کو مار ڈالا یا اوس کی ناک کاٹ ڈالی تو دوسرا اوسکو دوسرے

Marfat.com

جنم میں مار ڈالیگا - یا اوسکی ناک کاٹ ڈالیگا - یہ وجہ اوّل تناسخ کی ہوئی - دوم خواہشات پورا کرنے کی مثال یہ ہے کہ کامی پُرش کا م چیشٹا کی خواہش میں فوت ہوُا - تو وہ سانڈ بیل یا سانڈ گدھا یا چڑا (گنجشک نر) بنگیا - اور کام چیشٹا پوری کرنے لگا - استری کام چیشٹا میں مری تو کُتیا بنگئی یا چڑیا بنگئی یا بیسوا بنگئی اور کام چیشٹا پوری کرنے لگ پڑی - نرک (دوزخ) کیا ہی - شئے مرغوب اور عادت گرفتہ کا حاصل نہ ہونا - مثلاً عادت سیب - انگور مٹھائی - لذیذ چیزوں کے کھانے کی پڑی ہوئی ہو اور دوسرے جنم میں یا بلا جنم روح کو ملے اُن کے عدم حصول میں روح کا تڑپنا یا بیقرار ہونا یہ نرک ہے - پس سوائے پرماتما دیو (خداوند تعالیٰ) کی یاد کے بیٹھے - سوتے - چلتے - پھرتے - پیتے - کھاتے - ایک دم بھی نہ گذارنا چاہیئے - کیونکہ پرماتما دیو (خداوند تعالیٰ) جیتے مرتے ہر وقت ساتھ ہونگے - اور اشیاء ساتھ نہیں ہونگی - اور ساتھ نہ ہونے کے وقت میں دوکھ کا کارن ہونگی - پس دست باکار و دل با یار (خداوند تعالیٰ) ہونا چاہیئے - ؎

ہر آنکو غافل از حق یک نفس مان است ✤ ہماں دم کافر است اما نہان است
ہر خیالی غیر حق را وزد خواں ✤ عارفاں را ہر زماں ایں رد و داں

دل بستگی ماسوا اللہ کی ترک کے لئے واسشٹ بھگوان اونچی پکار کر کر پکار رہے ہیں - جب اشیاء ماسوا اللہ کے ساتھ کوئی دل بستگی ہی نہوگی تو تناسخ کیوں پائیگا - اور نرک کیوں ہوگیگا - پرماتما دیو کی پوتر مقدس حضوری میں مگن اور مسرور رہیگا - جو کچھ عذاب عقاب ہے، وہ سب ازماست کہ بر ماست ؎ ہر کس از دست غیر ے نالد ✤ حافظ

سعدی

Marfat.com

از دست خویشتن فریاد۔ برکت عاجز

امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۲ بجے بعد دوپہر

نکتہ

بھگوتی جیو سابق! آپ بیشک اوتار الٰہی یا رکھی منی تھیں۔ جس روز سے آپنے مفارقت فرمائی۔ راقم کے دل کو سوز و گداز سے معمور کر دیا۔ ۲۴ گھنٹہ تسکی عبادت شروع کرادی ایسے عالی کام لب لباب جوگ واسشٹ کمال استقلال سے راقم سے لکھوایا۔ نکات بے بدل اودھار خلق کے واسطے راقم کی قلم سے نکلوائے۔ اگر آپ اوتار یا رشی منی نہوتی تو یہ کام احقر راقم سے کس طرح ظہور میں آتے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جب کسی پر کوئی سختی نازل ہوتی ہے اور وہ فریاد کرتا ہے۔ ہال پوکار کرتا ہے۔ تو خلائق اُس کی ہمدردی کے لئے جمع ہو جاتی ہے۔ میں کس طرح باور کردوں کہ میری آہ وزاری۔ سوز و گداز والی فریاد بابت دیدار بھگوتی جیو سابق کے حق تعالےٰ نے نہیں سنی یا نہیں سنتے۔ اور مجھ کو میری خواہش کے پورا کرنے سے محروم فرمائینگے۔ ؎

ہر کہ آمد بر درت امیدوار + شاہد مقصود یابد در کنار

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

میرے خیال میں خلق اللہ کے اعضاء بدنی جزا و سزا اپنے اعمال

Marfat.com

جنم سابق کے بھوگ رہے ہیں۔ دایاں ہاتھ غذا مونہہ کو کھلاتا ہے۔ بایاں آبدست کرتا ہے۔ دایاں اشرف کام کرتا ہے اور بایاں ارزل کام کرتا ہے۔ سر سب اعضاؤں کے اوپر سردار ہے۔ پاؤں سب سے نیچ کل بدن کو اوٹھائے ہوئے ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

شب گذشتہ یعنی ۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء کی رات کو چاندگرہن تھا۔ اوس کو دیکھ کر مجکو یہ خیال پیدا ہوا کہ چاند اور سورج کے درمیان زمین کے حائل ہونے سے چاند پر سایہ زمین کا جو پڑا ہے۔ تو چاندگرہن ہم زمین والوں کو نظر آگیا ہے۔ چاند والوں کو زمین کے درمیان چاند اور سورج کے حائل ہونے سے اوس وقت سورج گرہن نظر آیا ہوگا۔ اسی طرح جب چاند کے درمیان سورج اور زمین کے حائل ہونے سے زمین والوں کو سورج گرہن نظر آتا ہے چاند والوں کو چاند کا سایہ زمین پر پڑنے سے زمین کا گرہن نظر آتا ہوگا۔ کیونکہ زمین چاند کو ایک بہت بڑا چاند اوسکا نظر آتی ہوگی۔ جو چاند سے قطر میں چار گنا بڑی ہے۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ

صبح ہونے کے قریب رات ایسی طرح آہستہ آہستہ کافور ہوتی جاتی ہے کہ صبح صادق اپنا اثر جمالیتی ہے اور دن چڑھ جاتا ہے۔ ایسی طرح ست سنگ کے تعلق سے اندھیرا اگیانتا کا دور ہوکر یکایک آفتاب معرفت کا طلوع ہو جاتا ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سائیں بلھے شاہ صاحب جو ایک کامل فقیر ولی اللہ تھے ذبح جانور کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ دیکھو اُن کا قول ؎

پڑھ پڑھ ملاں علم کہاوے ✤ چک چک تبا منڈی جاوے
دمڑی لیکے چھری چلاوے ✤ نال قصایاں بہت پیار
علموں بس کریں او یار ✤ علموں الف سانوں درکار

ایسے عالم کو جو ذبح جانوروں کا کرے وہ مذموم سمجھتے تھے۔ ✤

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

چھوٹے چھوٹے جانوروں کو کیسی اعلےٰ کیات ہے کہ وہ چاند کی چاندنی میں بھی صبح ہونے کی وقت کو پہچان لیتے ہیں۔ دیکھو سُرخ لال ابھی چاندنی کافی چاند کی ہوتی ہے اور صبح ہونے کو ہوتی ہے۔ تو اپنی میٹھی اور سُریلی بولی بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر یہ نفس ناطقہ سے کیوں معرا ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

خداوندی کبریائی دیکھو کہ زنبور۔ بچھو۔ مچھر وغیرہ کیا چھوٹے جانور ہیں بڑے بڑے شہ زوروں۔ امیروں کو انکا ایک نیش پٹا دیتا ہے۔ آماس سے تبادلہ شکل کا کرا دیتا ہے۔ یہ آگ زہر کی کیسی اللہ تعالیٰ نے ان

Marfat.com

جانوروں کو دی رکھی ہے۔ سانپ تو مار ہی ڈالتا ہے۔ ؎

چو نیرد فرستی ز تقدیر پاک ✤ زمورے بماری برآری ہلاک
چو برداری از راہ گذر دودرا ✤ برد پشۂ مغز نمرود را

برکت عاجز

مقام امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء ۴ بجہ شام

نکتہ

جب مَیں سیدھا پیٹھ کے بل لیٹا ہوا بوقت ۲ بجہ رات چاندنی شب میں مناجات پڑھا کرتا ہوں تو الفاظ زبان سے نکلتے ہوئے تو ضرور معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن میرا اپنا مقام جسم سالم میں یا اوس کے کسی حصّہ دل یا دماغ میں نہیں معلوم ہوتا ہے۔ مَیں تعجب کرتا ہوں کہ مَیں مناجات پڑھنے والا کہاں ہوتا ہوں جب کوئی شخص اپنے آپ کو مَیں کہتا ہے اور کرتا ظاہر کرتا ہے۔ تو چھاتی پر ہاتھ رکھکر کہتا ہے کہ مَیں ہوں یا مَیں نے یہ کام کیا ہے۔ یا مَیں نے فلاں بات کہی ہے۔ اپنی ذمہ واری کرتا ہوا بھی چھاتی پر ہاتھ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں ذمہ وار ہوں۔ جب کسی چیز کو ملتا ہے تو چھاتی کو ہی لگاتا ہے۔ اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی مَیں پن (انانیت) کا مقام چھاتی کے اندر ہی ہے۔ لیکن مَیں تعجب کرتا ہوں کہ مناجات خوانی کے وقت مجکو میرا مقام چھاتی کے اندر بھی معلوم نہیں ہوتا ہے۔ جو کوئی شخص اِن باتوں کا دھیان دھرتا ہے اوسکو کئی اَور عجوبہ باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ جو بقول ؎

نیائد ز ما جز نظر کردنی ✤ دگر خفتنی بازیا خوردنی

یعنی کھان پان عیش و عشرت کھیل کود میں ہی لگا رہتا ہے۔ اوسکو کچھ

Marfat.com

معلوم نہیں ہوتا ہے - اس طرف لگی رہو تو کوئی نہ کوئی غیبی بات پرگٹ ہوہی جائیگی - برکت عاجز - مقام وقت صدر
امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ

۱- جب مَیں لیٹا ہوا آنکھیں بند کرتا ہوں تو مجھکو بڑے بڑے مختلف اشخاص مختلف مذاہب کی شکلیں نظر آنی لگ جاتی ہیں - عموماً مردوں کی بعض بعض اوقات عورات کی بھی - شاذونادر کسی لڑکا لڑکی کی بھی نظر آتی ہیں - اچھے لباس سے ملبس ہوتی ہیں - کبھی کبھی مرصع بجواہر چمکتے ہوئے اسباب بھی اور بڑے بڑے محل ممٹ ماڑیاں نئی چونہ گچ کی بنی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہیں - عموماً آنکھوں کے بند کرتے ہی ایکانت حالت میں یہ مشاہدات شروع ہو جاتی ہیں - پہلے نہیں ہوا کرتے تھے - کوئی دو برس سے ایسا ہوتا ہے - مَیں خیال کرتا ہوں - کہ عنایت ایزدی سے اب کام لوک اور پرلوک باسیوں کے درشن ہونے لگ گئے ہیں - کامنا سدھ ہونے لگ گئی ہیں - اور یہ مشاہدہ از خود ہونے لگ گیا ہے - وہ اشخاص جو کبھی زندگی میں نہیں دیکھے تھے دیکھے جاتے ہیں - کبھی کسی پشو - گھوڑا - ہاتھی - اونٹھ - بچھی طوطا - مور وغیرہ کو نہیں دیکھا - یہ دو حالتیں از خود ہی عبادت الٰہی کرنے اور کتب معرفت کے مطالعہ کرنے اور ہر وقت ایشر پرماتما کی چرنا ربند کی طرف متوجہ رہنے سے حاصل ہو گئی ہیں - جو شخص میری خواہ نخواہ مخالفت اور بدخواہی کے درپے ہوتا ہے - اوسکو کوئی نہ کوئی نقصان پہونچتا ہے - اللہ پاک (پرماتما دیو) اپنے شرناگتوں کے رکھشک ہیں ؎

Marfat.com

جو صیّاد مرگ نار کو دُکھ دیا + وہ آتر بھی نام تیرا لیا
جلی دام صیّاد اہ ڈس گیا + چھوڑائی مرگ نار جی ہر ہری

برکت رائے عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سوال - مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے -

جواب اناڑی - بہشت و دوزخ ملتا ہے - نیک اعمال والے - پُن کرنے والے بہشت میں حوروں - قصوروں اچھراؤں کے مزے اوڑائینگے باغ گلزار کی بہاریں لوٹینگے - اچھے اچھے خوش ذائقہ طعام پھل پھول کھائینگے - بُرے اعمال والے (کُکرمی) دوزخ یعنی نرک میں پڑکر بڑے بڑے عذابوں میں مبتلا ہونگے - مار کرز دم کاٹینگے گرم ستونوں سے باندھ جائینگے - گرم تیل کے کڑاہوں میں تلے جائینگے - بدبودار متعفن جگہ رہائش کے لئے ہوگی - خون و ریم کھانے کو ملیگا - وغیرہ وغیرہ -

جواب نیم کچّر - آواگون کے پھندن میں پھنسینگے - نیک کرموں والے راجہ امیر بنکر راجگدی اور امارت کا سُکھ اوٹھائینگے - اور تندرست صحیح القوٰی ہونگے - اور بُرے کرموں والے غریبوں - چوہڑے چماروں شودروں اور پسو پنچھیوں کی جونوں میں پڑکر دکھ اوٹھائینگے - روگی رہینگے اندھے کانے گنجے - بہرے - گونگے - لولے لنگڑے بنینگے -

جواب گیانی - یہہ سنسار ویراٹ روپ برہم سمندر ہے - ہم اسی کے ایک بلبلے ہیں اسی میں لین ہو جائینگے - ؎

چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید + عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم حباب

Marfat.com

تو رطبی دماد قامت یار ٭ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

برکت عاجز

امرتسر، ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

تفاوت خیالات

نکتہ

سوال - چہار چیز کہ دل میہرد کدام چہار -

جواب دنیا پرست - شراب نغمہ و زن خوبرو و زر و سیم -

جواب دین پرست - نماز روزہ تسبیح و توبہ استغفار -

؎ ہیں تفاوت راہ کجا ست تا بکجا

زاہد بہ نماز و روزہ دلبلے دارد ٭ رندے بہ دو ساغر مئے دارد

معلوم نشد کہ یار خود سند کیست ٭ ہر کس بخیال خویش خبلے دارد

برکت عاجز

امرتسر - ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

متوفی کے مرنے کے بعد اوسکو آرام پہونچانے کے لئے ہندو مسلمان برہمن ملاؤں کو بھوجن کھلاتے ہیں - اسی طرح سالانہ بطور شرادہ وغیرہ کے بھوجن دکھنا وغیرہ دیتے رہتے ہیں - یہ سامان خوراک وغیرہ کے تو جسمانی اشخاص کے ہیں - جب متوفی اشخاص جسمانی نہیں رہتی تو پھر بھوجن وغیرہ انکو کیونکر پہنچ سکتا ہے - اور وہ کس طرح کھا سکتے ہیں - معترض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شرادہ کرم وغیرہ عبث ہیں - میں کہتا ہوں نہیں - بماندگان کی نیک نیت اور شردھا نذر و موثر اور پھلدائک ہوتی ہے - انما الاعمال بالنیات - خداوند تعالیٰ نیتوں کو

Marfat.com

دیکھتا ہے ۔ نابردں را بنگریم و قال را ۔ نادروں را بنگریم و حال را
بمقتضائے اس کے حق تعالےٰ درمیان میں کفیل ہو جاتا ہے ۔ اِن اشخاص
کی نیک نیتی کا ثمرہ متوفیان کو سرور اور خوشی خرمی کا پہونچا دیتا ہے ۔
مثل مشہور ہے کہ نیکی کن و در دجلہ انداز ۔ جب دریا میں ڈالی ہوئی
نیکی ضائع نہیں جاتی تو پھر خداوند تعالےٰ کے بہروسہ ہو کر جو سب کائنات
کا خالق مالک ہے اور عالم اجسام و عالم ارواح کا ہمدان ہے ۔ سب
جزو و کل کو جانتا ہے تو اوسکے بہروسہ پر نیکی کی ہوئی کیونکر ضائع جا سکتی
ہے ۔ اور بقول معترض کس طرح شہزادہ کرم اور پسر کرم عبث ہو سکتے ہیں ۔

برکت عاجز

۱۸ دسمبر ۱۹۱۳ء ۔ امرتسر وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

ستارے چونکہ پرتکھش دکھائی دے رہے ہیں انکا مفصل حال بھی
پرتکھش ہی انہی آنکھوں سے معلوم ہو سکتا ہے اور انہی کانوں سے سنا
جا سکتا ہے ۔ اور اسی جسم کے ذریعہ انہیں آمد و رفت کر سکتے ہیں ۔ صرف
دوربین کی طاقت بڑھانی چاہیئے ۔ اور کانوں کی سماعت کے بڑھانے کا آلہ
(مثل ٹیلیفون وغیرہ کے) بنانا چاہیئے ۔ کوئی آلہ آکاش میں اڑنے کا تیز رو
جس میں ہر طرح کی حفاظت جان و جسم کی مہیا کی جائے (مثل ایروپلین وغیرہ
کے) بنانا چاہیئے ۔ تب سب امور میں کامیابی ہو سکتی ہے ۔ ممکن ہے کہ بلندی
آکاش میں کوئی مخلوق بلا آدھار اور آشرے کی مثل سدھوں وغیرہ کے بھی
رہتی ہو ۔ اور دیکھی جانے کے قابل ہو ۔ اور بوجہ دوری کے نظر نہ آتی ہو ۔
وہ بھی بذریعہ ایسی دوربینوں اور ایروپلینوں وغیرہ کے دریافت ہو سکتی

Marfat.com

ہے۔ کسی دیہ دستی کی ان امور کی دریافت میں ضرورت نہیں ہے بلکہ
زر اور کوشش انکی دریافت پر موقوف ہے ؎ نقص کردن خود
نداند صحن راگوئند کج است۔ چاند۔ زہرہ۔ مریخ۔ مشتری۔ زحل
کے بہت نزدیک ہیں۔ مناسب کوشش سے آلہ دوربین کی طاقت کی
ترقی کر کر انکے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ امر صرف زر پر منحصر ہے۔
لیکن افسوس ہے کہ جنکے پاس زر نہیں ہے اونکو شوق ہے اور صاحب
لوگوں کو ان امور کا شوق نہیں ہے۔ وہ زر سے عیش و عشرتوں میں
مصروف رہتے ہیں۔ ادہر توجہ ہی کہاں ؎

کریماں را بدست اندر درم نیست ✦ خداوندانِ نعمت را کرم نیست

اگر دوربین کی طاقت بڑھ جائے اور اوس سے ستارگان کی موجودات
کا پورا پورا مشاہدہ ہو جائے اوسکو دیکھکر کیسی خوشی و مسرت حاصل ہو۔
ممکن ہے کہ کبھی کوئی زمانہ خوش نصیبوں کے لئے ان ستارگان کی موجودات
دیکھنے کا بھی آجائے۔ کُلُّ اٰتٍ قَرِیْبٌ وَمَا اَکْثَرَ مَا عَادَ مَا۔ [illegible]

مقام وقت سفر

نکتہ

جس چیز کے خارج از بدن کرنے سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ اگر
اوسکو بدن میں جمع رکھا جائے تو کیسا آنند حاصل ہو۔ جتی آدمی۔ برہمچرج
کرنے والی سردی کی صعوبت اور گرمی کی تمازت کو برداشت کرتے
ہیں۔ ان کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے ہیں۔ دونوں موسموں میں ننگے (برہنہ
بدن) رہکر بسر کر لیتے ہیں۔ کبھی تھوڑی ہوئی (نا کستری) بدن پر بھی چھوڑتے
ہیں۔ لچھمن جتی اور ہنومان جتی شہور ہیں۔ ریشم پاس بھی نہیں رکھتے۔ [illegible]

Marfat.com

مقام وقت صدر

نکتہ

موت تو ضرور ہی کسی نہ کسی بہانہ سے آ ہی جاتی ہے۔ خواہ شریر کی کیسی ہی حفاظت کیجائے ؎ چلے رزق بہانہ موت۔ کسی کو تپ کا کسی کو ہیضہ طاعون کا کسی کو کسی اور مرض کا کسی کو زہر خورانی کا کسی کو خودکشی کا۔ کسی کو دشمن کے ہاتھوں ماری جانے کا کسی کو پانی میں غرق ہونے کا۔ کسی کو جل کر مرنے کا۔ کسی کو کوٹھہ سے گرنے کا کسی کو کوئی کسی کو کوئی بہانہ موت کا بن جاتا ہے۔ ؎ لین آیا آپ۔ تے ناں دہرایا تاپ۔ اس موت کے وقت کی نزع اور کرب کیحالت دیکھی نہیں جاسکتی۔ کیسی مشکل اور تکلیف سے جان کندنی ہوتی ہے۔ ایسے وقت کے خوف سے بزرگان سلف سہولت سے جان نکلنے کی دعائیں حق تعالیٰ سے مانگتے چلے گئے ہیں۔ نظامی ؎

دراں ساعت کہ ما باشیم وآ ہے ✤ زبخشائش مرا بنمائے راہے
چناں گرم کن عزم را تم بتو۔ ✤ کہ خرم دل آئم چو آئم بتو
جامی۔ دراں تنگی کہ ما نیم دہوے ✤ زبخشائش فروگذار موئے۔
سعدی۔ کہ مارا دراں ورطۂ یک نفس ✤ زنگ دو گفتن بفریاد رس

اے پدیو سرب شکتیمان دیالو پتا بھگت وتسل۔ میں ہر روز حضرت نظامی کے یہ دو اشعار کہ ؎ رہی پیشیم آور کہ انجام کار ✤ تو خوشنود باشی و من رستگار
اور ؎ چناں گرم کن عزم را تم بتو ✤ کہ خرم دل آیم چو آیم بتو
تیرے حضور میں بطور ورد پڑھا کرتا ہوں۔ کسی اپنے پیارے منظور نظر کی طفیل یقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎

Marfat.com

شنیدم کہ در روز امید بیم + بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

مجھکو نزع اور کرب کی حالت نہ دکھلائیو - ہے مہاراج ایسا یوگ اپنی چرنار بند سے کرایو کہ مثل مہاراج بیتو رکھیشر کے جان آپ کے وجود مبارک میں لین ہو جائے - کچھ سُدہ بدہ نہ رہی - بدن سُوکھے پتے کیطرح جھڑ پڑے - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اے بدن ہاتھ پانو ناک مونہہ سر میں سخت بیوفا ہوں - تجھکو ترک کرکے چلا جاؤنگا - غیروں کے ہاتھ میں تجکو چھوڑ جاؤنگا - تیری کیسی گتی ہوگی - تجھکو اغیار لوگ جلا ڈالیں گے - اگن دیوتا کا گراس کر دینگے یا دفنا دینگے - تو لوگ تیرے اوپر قدم رکھکر چلینگے - گائی بھینس تجکو تناڑینگی گھاس چرینگی ؎ فریدا اک دن ایسا آوسی جنگل ہوسی باس + اوپر تیرے ہل چلینگے کوآں چگن گیاں گھاس - تو ریختہ ہو جائیگا - کرم چل جائینگے - تیرے ان مبارک متبرک ہاتھوں کا جن سے تو یہ نکات لکھ رہا ہے بڑا ہی زیر بار منت ہوں - تیری ان آنکھوں کا جو سادہ کتاب پر دیکھکر یہ موزون نکات لکھوا رہی ہیں کس زبان سے شکریہ ادا کروں - اے میرے پرم متر میں بڑا بیحیا اور بیوفا ہوں کہ تجھکو چھوڑ دونگا - تو غیروں کے ہاتھ پڑ جائیگا - اور تیری ایسی گتی سڑنے دبنے کی ہوگی مجھکو سخت شرم آتی ہے - پر میں بھی پربس ہوں - پنچہ قضا کا جکڑا ہوا مجبور تجھہ سے جدا ہونگا میرا دل تجھ ایسے فرمانبردار مطیع عقیدت کیش وفادار کو چھوڑنے کو کب چاہتا ہے - تو میرے حکم سے تو میرا برادر بول دھولنے تک تو دریغ

Marfat.com

نہیں کرتا۔ پُلّو کُرلو کراتا ہے۔ بینی صاف کرتا ہے۔ آنکھوں کی گیڈ دھو دیتا ہے۔ رات کو سلا کر سکھپتی کے عالم برہم لوک کا سکھی دکھاتا ہے۔ سنتان کو پیدا کرا دیتا ہے۔ جو کوئی شبہہ سیانا اوٹھ کھڑا ہو تو میں تو کیا میرے بزرگوں پتا پتامہہ ہا پتامہوں ماتا ہا ماتاؤں کو بھی تار دیتا ہے۔ تیرے اوپکاروں کی گنتی کہاں تک کرتا جاؤں۔ تیرے اوپکاروں کا صلہ کیا دوں۔ میں سخت بے شرم کرت گھن ہوں۔ تیرے واسطے بھی اوسی پرم پتا خالق مالک برہمانڈ کے آگے سفارش سے پرارتھنا اور دعا کرتا ہوں کہ تیرے پر لطف وکرم کی نظر رکھیں تو مجھ پر کھمان کرتا۔

بجز بس زار زار برکت عاجز مقام وقت صدر

مقام امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء۔

مکتہ

قانون قدرت شہادت دیتا ہے کہ گوشت ہماری غذا نہیں ہے۔ جیسے درختان اور بیلیں اور بوٹے ہمکو پھل پھول انار۔ انب سیب ناشپاتی۔ لیمو۔ انگور وغیرہ پھل اور مختلف اقسام کے غلہ گندم۔ مکی۔ ماش۔ مونگ۔ موٹھ۔ جوار۔ باجرا وغیرہ کھانے کو اور پھول گلاب موتیا۔ چنبیلی۔ کیوڑہ۔ بید مشک وغیرہ سونگھنے کو دیتے ہیں۔ ایسے ہی شیر مویشی گائے بھینس بکری۔ بھیڈی وغیرہ دودھ پینے کے واسطے دیتی ہیں یہ جزو دودھ اونکا کھانا جائز ہے۔ نفس امارہ کے خوش کرنے کو اونکو ذبح کر کر مردہ بنا دینا اور پھر مردار بدن اونکی کو ٹکڑہ ٹکڑہ اور قیمہ قیمہ کر کر کھا جانا کہاں مقتضائے اشرف المخلوقات انسانی کی ہے۔ اے انسان خلیفۂ خدا کچھ انصاف کر۔ اس مردار خوری سے باز آ۔ زندہ حیوان کو چک

Marfat.com

ہا راہی نہیں جاتا۔ خدا دسکو مُردہ کر کر ہی کھاتے ہوناں۔ پس مُردار خور مت بن۔ دال روٹی کھا۔ نان قلیہ کھا۔ حلوا مٹھائی کھا۔ سبزی ترکاری کدو۔ توری۔ کالسی پھل۔ آلو۔ اروی۔ کچالو۔ ساگ پات کھا۔ سیب۔ انگور۔ انب۔ مٹھا۔ لیموں۔ میوہ جات۔ خوش گوار کھا۔ دہی۔ دودھ بالائی۔ ماکھن۔ گھی۔ نعمت ہائے عظمیٰ کھا۔ اتنی بے نہایت خوشگوار لذیذ نعمتیں تیرے کھانے کو بنی ہیں۔ تیری نظر ان میں سے کسی سے نہیں بھرتی۔ نہ تیری ان سے تسکین پُر ہوتی ہے۔ کیا یہ تیری اغراض قیام حیات کے لئے کفایت نہیں ہیں۔ کہ تو طماع اور حریص ہو کر مخلوقات الٰہی کی جڑ اوکھاڑتا ہے اور مُردار خور بنتا ہے۔ یہی تیری شرافت انسانی ہے۔ اسی سے تو دیوتا اور فرشتہ بننے کی خواہش رکھتا ہے۔ واہ ری اشرف المخلوقات۔

برکت عاجز ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء

مقام وقت ایضاً

نکتہ

انگریزی مہینہ ستمبر کی آج کی تاریخ کو ابو صاحب بزرگوار لالہ سکھدیال صاحب آنجہانی نے ۱۸۷۱ء میں اس دنیا سے کوچ فرمایا تھا۔ میں تیرا اکلوتا کپوت یا سپوت تیرے حق میں مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ اے باری تعالےٰ ؎

امیدم بتو ہست ز اندازہ بیش ✤ لیکن نا امیدم ز درگاہ خویش

والد صاحب مرحوم کو مغفرت دے۔

برکت عاجز امیدوار رحمت الٰہی۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

امرتسر ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

چاند کا قطر دو ہزار میل کا ہے۔ جو ہماری کرہ ارض کا ۱/۴ ہے۔ اور ہماری زمین کے گرد گھومتا ہے۔ سورج بھگوان کا قطر نولاکھ میل کا ہے خداوند تعالیٰ نے دونوں کو ہماری زمین سے اسقدر دوری پر رکھا ہے کہ دونوں ہمکو حجم میں برابر نظر آتے ہیں۔ یہ نسبت دوری کی خداوند تعالےٰ کی حکمت بالغہ پر ہمکو سربسجود کراتی ہے۔ کہ چاند اتنا چھوٹا اور سورج بھگوان اتنے بڑے۔ جب سورج گرہن سرب گراس ہوتا ہے تو چاند چھوٹا سا کرہ اونکو پورا پورا ڈھانپ لیتا ہے۔ برکت عاجز

مقام امرتسر - ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

تعصب بُری بلا ہے۔ خدا اِس مرض صعب سے بچائے۔ بعض ہندو صاحبان برہمن۔ کھتری۔ ویش جب کسی مسلمان کو کلمہ تکبیر یا کوئی اور آیات سورہ فاتحہ یا سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے یا اذان کہتے ہوئے دیکھتے ہیں حالانکہ یہ کیسی متبرک کلامیں ہیں۔ وشن وشن کہکر بھاگتے ہیں۔ اسی طرح بعض اہل اسلام ہنود کے اوتاروں شری رامچندر شری کرشن چندر۔ سداشو برہما جیو کے نام اور کام سنتے ہوئے تنفر ظاہر فرماتے ہیں۔ حالانکہ یہ اکابرین کیسے بزرگوار منبع خوبیوں کے ہوئے ہیں۔ برکت عاجز

امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح۔

نکتہ

اوم اذان کی فضیلت

Marfat.com

؎ من از پیر مغاں دیدم کرامتہائے مردانہ - تین شخص جنہیں سے دو مجھ سے زبردست تھے ایک جگہ میرے قیام کے مخالف تھے - میں نے ادم اسم اعظم کا دل سے اوچارن بدیں نیت شروع کر دیا کہ میرا قیام برقرار رہے - اور یہ اشخاص نکل جائیں - ایسا ہی ہوا میں قائم رہا اور وہ تینوں نکل باہر ہوئے - ؎

چو نام تو ام جاں نوازی کند ✤ بمن دیو کے دستبازی کند

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

دعا کرتے رہو کہ خداوند تعالیٰ اپنی قوت جلالی کسی کو نہ دکھلائے ہمیشہ اپنی قوت جمالی کا ہی ظہور فرماتا رہے - ؎

چو سلطان عزت علم درکشد ✤ جہاں سر بجیب عدم درکشد

جسوقت ہونہار خوش کردار شیریں مقال - یوسف جمال بچوں کو والدین کے سامنے مختلف امراض سے گال گال کر ہلاک کرتا ہے اوسوقت کا منظر دیکھو دونوں طرف والدین اور بچہ کے دلوں کی بے قرار پُر قلق مایوسی کی کیا حالت ہوتی ہے - ہول قیامت بھی اوس کے سامنے ہیچ ہے - اس حالت کو ظہور قوت جلالی کا کہتے ہیں - کوئی قہر کہتا ہے - کوئی غضب کہتا ہے - لیکن اوس مالک الملک بے پرواہ کے سامنے یہ سب باتیں ہیچ ہے ؎ ز تعظیم تو پیش تو ہست و نیست ✤ اگر باشد ذکرہ باشد کہ نیست

دل ٹکڑہ ٹکڑہ ہو جاتا ہے - جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے - مالک بے پرواہ - کون کہے صاحب ذرا آہیں نہیں تو آنچ کر - سب کائنات کا

Marfat.com

مالک جو وہ آپ ہو کس کا مقدور دم مارنے کا ہو ؎
گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی ✤ کس را مجال آنست کہ ایں چون و آں حرا
بعض دلوں کو اس قیامت فراق سے ٹکڑہ ٹکڑہ کر کر بقول ؎
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق ✤ تا بگویم شرح دردِ اشتیاق
کسی سے مثنوی توحید کسی سے نکات بنواتا ہے۔ کسی کو تلوار کی دھار کے نیچے۔ کسی کو دار کے سر پر لے آتا ہے۔ اپنی خدائی کی موجیں اڑاتا ہے ؎ کر کر دیکھی کیتا اپنا جیوں لس دی وڈیائی۔ برکت ہاجز

امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

روح کے وجود کو جس نے دیکھا ہو۔ آکاش کو دیکھی۔ یہی روح کا وجود ہے۔ ابدان میں جو ارواح ہوتے ہیں۔ اسی آکاش سے ایک سوکھشم انش اون ابدان میں عموماً اور اُن ابدان کے دل و دماغ میں خصوصاً پرکاشتا ہے۔ اوسکو روح کہتے ہیں۔ یہ آکاش جو نظر آرہا ہے اوسمیں ساری سرشٹی نمودار ہے ایک ہستی علیم بالذات لازوال قائم بالذات انت آتما ہے۔ لیکن اُس قوتِ علیم کا ظہور عام طور پر نہیں ہوتا ہے۔ جب اسی انت آتما کی سوبھاؤ پرکرتی (قوت ارادی) سے اسی آکاش میں چتر (نقوش) بن جاتے ہیں۔ اوس میں دل اور دماغ ہو کر اونمیں پرکاش علم اور گیان کا معلوم ہونے لگتا ہے۔ جب قوت ارادی (پرکرتی) انت آتما لازوال سے وہ دل اور دماغ کے چتر کند پڑ جاتے ہیں تو گیان شکتی نہیں بہاستی ہے۔ پس نہ کوئی جنمتا ہے نہ مرتا ہے ؎ وجودِ ما معمائیست حافظ ✤ کہ تفسیرش فسونست و فسانہ۔

Marfat.com

اسی پر کہا ہے ؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ۔ ای بیخبر زلذت شرب مدام ما
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

برکت عاجز۔ مقام وقت صدر

مقام وقت صدر

نکتہ

کب کی سرشٹی اوتپت شدہ ہے اور کبتک رہیگی ۔ اسمیں لا انتہا مخلوق اوتپت ہوئی اور سنگہار ہوئی ۔ اور اسی طرح اوتپت اور سنگہار ہوتی رہیگی ۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے عمدہ تصانیف چھوڑیں مثل ہالیک بیاس ۔ سعدی ۔ محقق طوسی ۔ جمالی ۔ حافظ وغیرہ کے فوت شدہ نہیں سمجھے جا سکتے ۔ ان تصانیف سے اُنکے اجسام تو دکھائی نہیں دیتے ۔ تاہم اونکی دل و دماغ کی اندرونی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے کہ کس اعلےٰ اخلاقی زندگی کے مرد تھے ۔ ارواح اونکی امنتہ آتما آکاش میں پھرتی ہیں ۔ خیالات پاکیزہ اونکے عالم میں منور ہیں ۔ فیض کی روشنی سے ہر کہہ و مہ مستفید ہوتا ہے ۔ گویا اونکی زبان سے بول رہا ہے ۔ یا اعلےٰ متواصفات [illegible] آج کل زمانہ فوٹو گراف کا ہے ۔ اگر آجکل بزرگان [illegible] بلکہ بت بنائے جائیں اور ساتھ ہی اونکی تصانیف [illegible] بعد وفات اونکی پڑھی جائیں تو وہ بزرگان بدستور [illegible] اور حاضر متصور ہونگے ۔ اور اگر اونکے کچھ [illegible] (گراموفون) میں بھر لئے جائیں اور [illegible] اونکو کہولا جائے تو بمثل زندہ حالت کے [illegible] ہونگے ۔ پل چاہ ۔ مسجد ۔ مہمان سرائے کے بنانے والوں کی چند خواص عالی معلوم ہوتی

Marfat.com

ہیں۔ کہ راہ عام میں انٹرسٹ لینے والے نہیں۔ اور بقولیکہ ؎

رود آنکہ از وے بماند بجا، ✤ پل و مسجد و چاہ و مہمان سرا،

اُن کے نام زندہ رہتے ہیں لیکن تصانیف عالی مثل جوگ واسشٹ۔ آتم پُوران۔ اپنشد۔ گیتا۔ گلستان۔ بوستان وغیرہ کی مجموعی عالی فضائل کے لحاظ سے مصنفان کے نام ابد تک زندہ رہتے ہیں۔ بلکہ وہ خود زندہ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ کہ اون کے مبارک وجود سے کلامیں صادر ہوکر اعلےٰ زندگی اور موکھش بندگانِ خدا حاصل کرتے ہیں۔ پس تعلیم عام ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک کو اعلےٰ تصانیف سے فیض عام عالم میں چھوڑنا چاہیئے۔

برکت عاجز۔ امرتسر۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

مقام امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۳ بجہ بعد دوپہر

نکتہ

میں نے خواہش کی کہ کوئی عالی مضامین لکھوں۔ بہت چٹ پٹایا کوئی مضمون نہ پھرا۔ خدائی جناب کی طرف توجہ کی تو جواب ملا کہ جب ہماری مرضی ہوتی ہے۔ تمہارے دل پر اپنے حضور سے ایسے مضامین بیٹھ دیتے ہیں۔ جب مرضی ہوگی لکھا کرینگے تم کیوں کوشش کرکے ناحق سوچ وبچار کی اُلجھن میں پڑتے ہو۔ کیا تم نکات کے چاچے لگتے ہو۔ عشق نہ شد چیزے شد۔ جو کچھ ہم نے چاہا کرایا۔ جو چاہینگے کرائینگے۔ تم کون اور تمہارا واسطہ کیا۔ خاموش۔ تن زن۔ برکت عاجز حیران۔ مقام تاریخ وقت صدر۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جو عالی مضامین مبادی عالیہ سے مجھ پر لکھا ہوتے ہیں مثل بجلی کی

Marfat.com

چمک کے دو چار یک دفعہ ہی نازل ہو جاتے ہیں - اگر حافظہ نے قابو کر لئے تو لکھتے وقت تک رہ جاتے ہیں - ورنہ چھین ہو جاتے ہیں - کئی دفعہ حافظہ سے بھی کافور ہو جاتے ہیں - اس قدر عرصہ تحریر میں پانچ مضامین تین چار پہلے اور ایک آج مفقود ہوا ہے - پچھلی مضامین سے ایک یاد ہی آ گیا جو لکھ چکا ہوں ۔ برکت عاجز - مقام وقت صدر امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ

چاند کی روشنی استفادہ نور کا اوس نے سورج بھگوان سے حاصل کیا ہوا ہے - اسی طرح مریخ - زہرہ - زحل - عطارد - مشتری پر سورج بھگوان کا ہی نور پرکاشتا ہے - جب سورج بھگوان لوپ ہوتے ہیں - یہ سب چمک دمک سے چمکتے اور نور افشانی کرتے رہتے ہیں جب سورج بھگوان طلوع ہوتے ہیں تو اُن کے نور میں انکے انوار جو دراصل سورج بھگوان کے ہی انوار ہیں - اپنے اصل میں لین (محو) ہو جاتے ہیں اسی طرح ارواح انسان وحیوانات جو پرماتما دیو کا ہی پرکاش ہیں - مفارقت بدن کے بعد پرماتما دیو میں لین ہو جاتے ہیں - کل شی یرجع الی اصلہ ؎ ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش ٭ باز جوید روزگار وصل خویش

برکت عاجز - مقام وقت صدر

مقام وقت ایضاً

نکتہ

میرے خیال میں مناجاتیں وہ پڑھنی چاہئیں جن سے اثبات واجب ہوتا ہو یعنی خدا کی ہستی کے دلائل اُن مناجات میں مذکور ہوں - اس

Marfat.com

سے مناجات سننے والوں کو خدا کی ہستی کا یقین پیدا ہوگا اور وہ پھر پریم بھگتی سے خداوند تعالیٰ کی توحید گایا کرینگے۔ اوسے ڈریںگے۔ حمد و ثنا پڑھا کرینگے۔ اگر پہلے سے ہی خدا کو موجود سمجھکر جو مناجاتیں ہیں پڑھی جائیں تو انمیں کسی ناخدا شناس کی بہکاوٹ سے وہ کبھی بدیں حجت بہک ہی جائینگے کہ خدا کا ماننا تحیر کی فقیری چلی آتی ہے۔ جب خدا شناسی کے دلائل سے اونکی دل میں پہلے سے مناجاتوں اثبات واجب والی سے ابھیاس ثبوت خدا تعالیٰ کا جما ہوا ہوگا تو وہ مغوی شخص کی بہکاوٹ میں آنکر ایمان نہ کھوئینگے۔ مَیں نے جو ایسی مناجاتیں مطالعہ کتب بزرگان سلف سے معلوم کی ہیں ذیل میں رقم کرتا ہوں۔ ان کا ورد مناجاتی کو یوگ ہے۔ از کتاب دُرّہ فاخرہ حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ۔ دلیل اثبات واجب:۔

ان فی الوجود واجبًا۔ والّا لزم انحصار الوجود فی الممکن فیلزم ان لا یوجد شئ اصلًا لان الممکن ان کان متعددًا لا یستقل بوجودہ فی نفسہ وھو ظاھر ولا فی ایجادہ لغیرہ لان مرتبۃ الایجاد بعد مرتبۃ الوجود اذ لا وجود ولا ایجاد فلا موجود لابتدائہ ولا بغیرہ فاذًا ثبت وجود الواجب۔

یہ دلیل نہائت آسان قریب الفہم اور پُرزور مدلل ہے۔ اس دلیل کو بطور مناجات کے سب سے اوّل پڑھنا چاہیئے۔ اسکے بعد خیالات صنائع کی مناجاتیں پڑھنی چاہئیں۔ جو حسب ذیل لکھتا ہوں۔ سعدی علیہ الرحمۃ بوستان میں فرماتے ہیں ؎

ببیں تا یک انگشت از چند بند ✤ باقلیدس صنع درھم فگند

Marfat.com

پس آشفتگی باشد و ابلهی ✣ که انگشت بر حرف صنعش نہی
تامّل کن از بہر رفتار مرد ✣ کہ چند استخوان بے زدود صیقل کرد
کہ بے گردشِ کعب و زانو و پا ✣ نشاید قدم برگرفتن ز جای
ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست ✣ کہ در صُلب او مہرہ یک لخت نیست
دو صد مہرہ صد یک گر ساخت است ✣ کہ گل مُہرہ چون تو پرداخت است
رگت بر تن است ای پسندیدہ خو ✣ زمین در وسی صد و شصت جو
بصر در سر و فکر و رائے و تمیز ✣ جوارح بدل دل بدانش عزیز
بہائیم بروے اندر افتادہ خوار ✣ تو ہمچوں الف بر قدہا سوار
نگوں کردہ ایشاں سر از بہر خور ✣ تو آزاد بعزّت خورش پیش سر
نشاید ترا با چنیں سروری ✣ کہ سر جز بطاعت فرآوری
ولیکن بدیں صورتِ دلپذیر ✣ فرشتہ مشو سیرتِ خوب گیر
رہِ راست باید نہ بالائے راست ✣ کہ کافر ہم از روئے صورت چو ماست
ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش ✣ اگر عاقلی در خلافش مکوش
گرفتم کہ دشمن نہ کوبی بہ سنگ ✣ مکن بار ہے از جہل با دوست جنگ
خردمند طبعانِ منت شناس ✣ بدوزند نعمت بمیخ سپاس

ولہٗ۔ بنام جہاندار جاں آفریں ✣ حکیم سخن بر زباں آفریں
دلہٗ۔ زبر افگند قطرہ سوئے یم ✣ ز صلب آورد نطفہ در شکم
ازاں قطرہ کوکوے لالا کند ✣ وزیں صورتِ سرو بالا کند
قدیے کہ نکو کار و نیکی پسند ✣ بکلکِ قضا در رحم نقش بند
دہد نطفہ را صورتِ چون پری ✣ کہ کرد است بر آب صورت گری
نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ ✣ گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ

Marfat.com

ولہٗ درگلستان

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ✤ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ✤ شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

مولوی نظامی در سکندر نامہ

تو نۂ گوہر آمدے چار آخشیج ✤ مسلسل کن گوہراں درمزیج
ز سردی و گرمی و از خشک و تر ✤ سرشتی باندازہ در یک دگر
چناں برکشیدی و بستی نگار ✤ کہ بہ زاں نیارد خرد در شمار
چناں بستی ایں طاق نیلوفری ✤ کہ اندیشہ را نیست زو برتری
مہندس بسے جوید از رازشاں ✤ نداند کہ چوں کردی آغازشاں
ہمہ صورت پیش فرہنگ و رائے ✤ بہ نقاشِ صورت بود راہ نمائے
مرا ہست بینش نظرگاہِ تو ✤ چگونہ نہ بینم بدو راہِ تو۔
ترا بینم از ہر چہ پرداختہ است ✤ کہ ہستی تو سازندۂ او ساختہ است

مولانا جامی علیہ الرحمۃ در تحفۃ الاحرار

گر نہ ز بہشتِ کرمت زادہ بود ✤ نافِ زمین از شکم افتادہ بود
ولۂ۔ رشحۂ ہمتے ایم کہ قادر تونی ✤ نظم کنِ سلکِ نوادر توئی
ایں ہمہ آثار کہ ناوردہ است ✤ بر صفتِ ہستیٔ قادر گواہ است
کون و مکاں شاہدِ بودِ تو اند ✤ بہتِ اثباتِ وجودِ تو اند
رنگ رزِ باغِ تونی باغ ما ✤ کارگرِ صنعتِ صباغِ ما۔
باغ نشاں گر نہ دہد بیدِ باغ ✤ باغ شود بر دلِ نظارہ داغ
بودی و ایں باغِ دل افروز نے ✤ باشی و میدانِ شب روز نے
بر بقائے تو و باقی سراب ✤ منک المبدء والیک المآب

Marfat.com

گرفتم از پائے مرا دستگیر ✤ انت نصیری والیک المصیر

بیاس مہاراج در وشنو سہنسر نام

اوم یس سمرن ماترین جنم سنسار بندہ نات وچھیدنس
نس ہئی تم سمت ہوتا ناد ہوتا ہے بھو پہرتے (زمین کو آکاش
میں بلا آدھار اور سہارے کے معلق فرمانے والا) ایک روپ رویا ر
وشنوے پربہم وشنوے۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

جب ایک والدہ یہ امید رکھتی ہوئی کہ بچہ جنوں گی۔ وہ بڑا
ہوگا۔ میری پرورش کریگا۔ میری پیران سالی کا سہارا ہوگا۔ بچہ جنکر
مرجاتی ہے۔ اُسوقت کی سینہ زنی کیسی ہیبت ناک ہوتی ہے۔ اُس کی
دل کی دل میں ہی رہی۔ اور اب بچہ کو کون پالیگا۔ جب دو تین چار
سال کے بچے ہوتے ہیں اور ماں باپ پر لاڈ کیا کرتے [illegible]
ماں باپ مرجاتے ہیں۔ اب اونکی ناز کشی کون کریگا۔ [illegible]
یتیم صورتیں دیکھکر دل کیا کہتا ہے۔ یہ [illegible]
والا ہوتا ہے۔ جب کوئی جہاز یا کشتی ڈوبتے ہیں۔ اونکی حالت دل
بچہ کی فریاد نہیں سننے کی کس میں طاقت ہوتی ہے۔ اسے بے پرواہ
ذوالجلال مالک تیریاں بے پرواہیاں ؎

ایسی جوگی دے سنو الھاڑیو ✤ جس نہیں نبی دے پیارے
مازیوس وچ جنجال نی ✤ پانی باجھ ترسا کے

سچ ہو ؎

Marfat.com

زنگ تم تو پیش تو ہستہ نیست ✻ اگر باشد و گر نباشد یکیست

بجلال خدا وندی ۔۔۔ ڈرو۔ کا نپو۔ خود ہی امان میں رکھی۔ برکت عاجز

۔۔۔ ۱۹۱۱ء۔ وقت ۶ بجے صبح۔

نکتہ

پرمارتھم ۔۔۔ بہرہ دہن والی پوشش موٹر کاروں پر سوار

۔۔۔ اہل ہند پرمارتھ گیانی ۔۔۔ تعلیم کی خواہش رکھتی ہیں۔

پرمارتھ گیانی ۔۔۔ نوکروں کی موٹر کی سواری کو گدھے کے برابر

۔۔۔ سے بھی ادنیٰ سواری تصور کرتا ہے۔ میں کسی ایسے شخص کو سر جھکانا نہیں چاہتا۔ جو مجھ سے کم عقل ہو

خواہ وہ ۔۔۔ پر بیٹھتا ہے۔ خواہ وہ موٹر کی سواری پر کرتا ہو

میری تعلیم صرف اس کی ہے جو سچا برہم گیانی برہم روپ ہے۔ میں

ایسے شخص کو جو کہ ہو۔ جگت شانتی ہیں یہ اشلوک کہا ہے۔ وہ ہذا:۔

یدوا کیاسے ادھشٹ پاسنا پرتے پدم ستیانگ سدھا نیرسا۔

یدوا کیاسے ارتھ وچارنا ردو بھتا سوئر گونی کارا گرہنگ۔ یدیا نی

تہدا تم پورن تن شانت تیجنگ جگت تول وت۔ تسمے شری

گرو سے واسدیو منے نیتنگ نمس کورمہے۔

میں نے ایک فقرہ اور بنایا ہے جو نہایت ضروری تھا۔ وہ حسب

ذیل ہے:۔ تسمے شری گورو سے بالیک منے نیتنگ نمس کورمہے۔

ایک صاحب نے یہ میرے سر جھکانے کے لئے رکھی ہے وہ شخص جو

برہم گیانی برہم مورت اور پرمارتھ کے علم والا نہ بھی ہو اور مجھ سے کم عقل

بھی ہو۔ لیکن صدق دل سے مجھ سے محبت کرتا ہو۔ اور میری ٹہل سیوا

Marfat.com

پوری رغبت سے کرتا ہو۔ اوسکو بھی میں پرنام کرنے کو طیار رہوں۔
جو کوئی چاہے آپ کو اوس کی چاہئے باپ کو۔ آدت کو آدر کریں۔
چلت نوائیں سیس ۔ تلسی ایسے میت کو ملئے بسوا بیس۔

تا امکان میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ایسے پیارے محب کو گیان سکھلاؤں۔ کہ اس دولت بے پایاں بکھٹ بھنڈار سے ایسا جن محروم نہ رہنا چاہئے۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ

میں نے بھگوتی جیو سابق کی حیات میں چند نکات لکھے تھے۔ وہ پرمارتھ گیان کے لئے پوری کافی تھے۔ اور نکات لکھنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی تھی۔ لیکن پرمدیو کی اچھیا یہ معلوم ہوئی کہ جگت اوپکار کے لئے اور نکات بھی تحریر ہوں جو تا تحریر ہذا لکھی جا رہے ہیں۔ اس لئے پرمدیو نے مناسب سمجھا کہ بھگوتی جیو کے فراق میں راقم عاصی کو مبتلا کر دیا جائے تاکہ صابون درد سے تمام میل گناہوں کی دل عاصی سے دھل جائے ایکاگر برتی سے زنگ دل زدودہ ہو جائے۔ العشق نار یشتعل فی القلب ویحرق ما سوی المطلوب۔ دل پر تو انوار تجلی الٰہی کے لئے قابل بنجائے۔ اس لئے حکمت خداوندی سے بھگوتی جیو سابق کا جو انہیں کا اوتار تھیں۔ مانو سرستی دیوی تھیں مجھ سے اوٹھا لیا۔ تا بیقراری ہجر کی آگ سے تمام خس وخاشاک گناہان کا جو دل مضطر میں جمع تھا جل گیا۔ دل صاف ہو گیا۔ تو تب (ترجمہ) جوگ وسشٹ کمال پریم سے پڑھوایا۔ اور تب لباب جوگ وسشٹ (ترجمہ اردو) کا

Marfat.com

پوری مستقل برقی اور مصمم ارادہ سے کرا دیا - ابھی جوگ واسشٹ مذکور پڑھا ہی کیا کرتا تھا کہ بھگوتی جیو حال کو عطا فرمایا - جنکے بچتر چرتروں کی ایک الگ کتاب مَیں نے لکھی ہے - پھر طبع موزون ہوگئی اور بھگوتی جیو حال جو بھگوتی جیو سابق ہی ہیں - اور مثل سرستی دیوی کے ہیں اون کی پرتو تجلّی سے دل میں ایک بارش فضل رحمانی کی ہوگئی - پہلے لُب لباب جوگ واسشٹ مرتب کرایا - پھر نکات کے سیلاب شروع ہوگئی - جو لکھی جا رہے ہیں - سب نکات افضال ایزدی سے ہیں - مجھ عاجز کی ایک حرف لکھنا بھی کیا مجال ہے - مرضی آلہی حسب مذکورہ تحریر نکات ہذا میں پوری ہو رہی ہے - لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ - برکت عاجز

مقام امرتسر ۲۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

پہلے نکات جو زمانہ حیات بھگوتی جیو اوّل کی تحریر پا چکے ہیں - اون میں تناسخ کو اور جیو آتماؤں کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے اور بعد کے نکات میں تناسخ اور جیو آتماؤں کو مانا گیا ہے - اور مختلف امور کو میری تحریر میں تناقض مت سمجھو - اسمیں بھی ایک نکتہ ہے - وہ سمجھائے دیتا ہوں پہلے مضمون میں تناسخ اور لا انتہا جیو آتما حسب عقیدہ دیانند سرستی کی تردید کیگئی ہے - جو کرنی ضروری تھی - کیونکہ دیانند نے اصلی صحیح صورت تناسخ اور جیو آتما کو غلط طور پر تاویل کر کر بیان کیا ہے - تناسخ اور جیو آتما جیسے کہ ویدانتی مانتے ہیں - اور جو ویدوں کے مطابق ہیں اونکو مَیں نے تسلیم کیا ہے - وہ صورت درست ہے - میرے پہلے مضامین میں امر واقعہ تناسخ اور جیو آتماؤں کی تردید نہیں ہے - بلکہ

Marfat.com

طریق تاویل دیانند سرستی کی تردید ہے۔ مضامین نکات غور کر کر پڑھنے والے کو خود اس امر سے آگاہ کر دینگے کہ جیسا کہ میں نے اب بذریعہ تحریر ہذا وضاحت کر دی ہے ویسا ہی ہے ورنہ کوئی تناقض میرے نکات میں نہیں ہے۔ کوئی پڑھنے سننے والا اس ابہام اور اوہام میں نہ پڑے۔ لا یخفی علی الابرار۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت صدر

نکتہ

خوش قسمت وہ ہے جو روشنی عرفان میں سدھارے۔ بدبخت وہ ہے جو جہالت گیان میں مرے۔ برکت عاجز

مقام امرتسر۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ

میرے نکات اصلاح اخلاق کے لئے کافی معلوم ہوتے ہیں۔ زیادہ بارش نکات کی چاہتے ہو۔ تو عیار دانش۔ گلستان۔ بوستان۔ کاید دانش۔ بھگوت گیتا۔ جوگ واسشٹ۔ آتم پوران۔ دیوان حافظ۔ مطالعہ کیا کرو۔ ان سے سب امیدیں بر آئینگی۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ

بھگوت گیتا میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجے صبح

آج شدہ جنابہ مکرمہ معظمہ معفورہ مرحومہ جدہ صاحبہ مائی رُوپ کنور دیوی کا ہے - جنہوں نے بعد وفات والدہ احقر کے احقر کو تا عمر بعد سالہ پالا اور پالنے احقر میں بہت تکلیف اوٹھائی - الیشر پرماتما آنجنابہ مرحومہ کو مغفرت عطا کریں - ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - نونیں شرادہ

نکتہ

دنیا داروں کے سر پر ہی آفتیں پڑتی ہیں - جو جنگل نواسی ہیں اُنکو وہاں جاکر کوئی تکلیف نہیں دیتا ہے - چنگیز خاں نے اگر کوفہ میں قتل عام کی یا نادر نے دہلی میں کی تو دنیا دار ہی مقتول اور تباہ ہوئے - بیشک کوفہ میں ایک عارف صاحب کمال شیخ فریدالدین عطار بھی مارا گیا تھا - لیکن اسوجہ سے کہ کوفہ میں دنیا داروں میں سکونت رکھتا تھا - حضرت عیسےٰ مسیح - سقراط - دارا شکوہ - سرمد - شمس تبریز - منصور - مولوی روم گورو تیغ بہادر - " " " - گورو گوبند سنگھ صاحبان جو شہید ہوئے تو وہ بھی بوجہ آبادی میں سکونت رکھنے کے - اگر جنگل نواسی ہوتے تو وہاں جاکر اونکو کوئی تکلیف نہ دیتا - ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را -

کیل مین کو جاکر جنگل میں تکلیف دی گئی تو اونکی چشم کے شعلۂ آتشین سے ساٹھ ہزار سپاہی جل گئے - کھر دو کھر مریچ وغیرہ نے جنگل میں بسوامتر وغیرہ عارفوں کو تکلیف دی تو شریرام جیو کے ہاتھوں سے مارے گئے ؎

آنانکہ بکنج عافیت بنشستند ✤ دندانِ سگ دہانِ مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند ✤ از دست و زبانِ حرف گیراں رستند

Marfat.com

دنیا مثال بحر عمیق است پُر نہنگ + فرخندہ عارفاں کہ گرفتند ساحلی

السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین اثنین

کس نیائد بخانۂ درویش۔ + کہ خراجِ زمین و باغ بدہ

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کیلہ۔ سیب۔ ناسپاتی۔ انار۔ شکر کندی۔ سنگھاڑا۔ انگور۔ کھیرہ ککڑی۔ خربوزہ۔ پھوٹ۔ انب۔ اخروٹ۔ چلغوزہ وغیرہ میوہ جات اور ہر قسم کا غلہ۔ سبزی۔ آلو۔ کدو۔ توری۔ وغیرہ یہ سب قدرت کی بنائی ہوئی ہیں۔ اور خود رَو ہیں۔ آدمی اور حیوان ماں کے پیٹ سے ہمراہ نہیں لائے۔ ایسا ہی شیر دار گائی بھینس وغیرہ قدرت نے مرغن غذا کے لئے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ جنگل نواسی رکھی منی وغیرہ کیلہ وغیرہ پھلوں کو رہ پر اور شیر مادہ گاوان پر گذارہ کیا کرتے تھے۔ غلہ کی بوائی (کاشتکاری) میں تکلیف تھی۔ اسکو نہیں کھایا کرتے تھے۔ اب بھی جنگل نواسی پھل پھول اور شیر پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ تکلیف کا کام دنیاداروں نے اپنے گلے آپ ڈال لیا۔ کاشت کاری شروع کردی۔ تجارت۔ حرفت وغیرہ تکالیف اپنے اوپر بوجھ ڈال لیں۔ جنیاں جائیں اونیاں بلائیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کثیر مقداریں پرمانو جمع ہو کر خاص خاص بتلاتے ہیں مثلاً تیل دار مشعل کی اور ہینگ کی بدبو کستوری کی خوشبو۔ جب آکاش میں ذرات پرمانو

Marfat.com

پرماتو جدا جدا ہو کر پھیل جاتے ہیں - تو سب بوئی خوشبوئی بدبوئی محسوس نہیں ہوتی - اسی طرح عالم جب سوکھشم روپ پرکرتی یعنی ایشور کی سرشٹی میں لطیف صورت میں ہوتا ہے - اسکا بھان نہیں ہوتا ہے - جب سنکاڑھا ہو کر زمین ستاری پہاڑ درخت سمندر بن جاتا ہے - بھاسنے لگ جاتا ہے - پھر سنکاڑھا پن سے واپس ہو کر اول پرمانو پھر پرمانوں سے انو - انوؤں سے آکاش - آکاش سے پرکرتی پرکرتی سے ایشور روپ ہو جاتے ہیں ایشور ایسے سوکھشم ہیں کہ آکاش اونکے سامنے استھول ہے - برکت عاجز

امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجے صبح

نکتہ

جیسے ہماری جسم میں ہاڈ رگیں خون گوشت پوست بال وغیرہ وغیرہ ہیں - اسی طرح سے پرماتما دیو ویراٹ کے وجود میں تارا گن سورج - چاند سمندر نہریں - درختان وغیرہ ہیں جیسے سمندر میں مچھلیاں مینڈک وغیرہ اور ہوا میں پنچھیرو - کبوتر - باز - طوطا - مکھی - مچھر وغیرہ اڑتے پھرتے ہیں اور جیسے ہمارے بدن میں خون ذدرہ کرتا ہے - اور کئی اجرام چھوٹے چھوٹے جانور ہمارے بدن میں ذدرہ کرتے ہیں اسی طرح سے ویراٹ مہاراج کے وجود میں کئی کھوٹے آدمی آتے ہیں - ہم انسان حیوان حرکت کرتے اڑتے تیرتے پھرتے ہیں - برکت عاجز

امرتسر - ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجے صبح

نکتہ

جب ماس اری ہرش گھوڑوں پگڑی باندھ کر اچھا لباس پہنکر موچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے - داڑھی اڈ - پٹھ سوار ہو کر گھر سے باہر نکلتے ہیں اور

Marfat.com

نیک کرداری اور اہل انسانیت کا دم بھرتے ہیں۔ گلے میں یا ہاتھ میں مالا یا تسبیح بھی لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور مکتی اور نجات کی امید رکھتے ہیں۔ اور اور دنیا کی اصلاح کا دم مارتے ہیں۔ مجھکو اوسوقت بڑا تعجب ہوتا ہے کہ دیکھو یہ اشخاص گوشت خواری سے خدا اور خدا تعالیٰ کو اپنے پر راضی سمجھتے ہیں اور مصلح قوم بنتے ہیں۔

ہر آنکہ تخم بدی کشت چشم نیکی داشت ✤ دماغ بیہودہ پخت خیال باطل بست

گورو نانک صاحب نے کیا اچھا کہا ہے۔

نہیں پیالے دکھائیں کباب ✤ دیکھو رے لوگو یہ ہوئے خراب

دنیا کا دیوانہ کہے لاکھ میرا۔ ✤ جب لگی ہت سر پہ میرا نہ تیرا

حضرت فردوسی۔ سعدی۔ خواجہ حافظ اور ان کے ہم زمانہ بڑے بڑے شاہ۔ صاحبان۔ معلوم ہوتا ہے کہ گوشت خوار ہیں یعنی ان کی پاک کتابیں اس امر کی شہادت دیتی ہیں۔ فردوسی فرماتا ہے

میازار موری کہ دانہ کش است ✤ کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

سعدی کے بہت سے اقوال پہلے کتابوں میں منقول ہیں اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے اسی شعر کو بوستان میں تضمین فرمایا ہے کہ

بہ خوش گفت فردوسی پاکزاد ✤ کہ بر نفس باید گماشتن داد

میازار موری کہ دانہ کش است ✤ کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

وگر پیل بینی کہ بر کرگدن ✤ بیفتد بر آید بدریا فگن

Marfat.com

گرندانی زیر پائت حالِ مور۔ ✤ ہمچو حالِ تست زیرِ پائی پیل

حضرت سعدی نے اپنی تصانیف گلستان بوستان وغیرہ سے ایسا اوپکار سرشٹی پر کیا ہی۔ کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو میں اُنکا چرنامرت لیتا پاؤں دہو کر پیتا۔ مگر اب بھی اونکی تصاویر اور قبر موجود ہیں جنکو دل سے سجدہ کرتا ہوں۔ حافظ فرماتے ہے ؎

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود ✤ سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

بر سر تربتِ ما چوں گذری ہمت خواہ ✤ کہ زیارت گہ رندانِ جہاں خواہد بود

خواجہ حافظ ہی فرماتے ہیں کہ ؎

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن ✤ کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہی نیست

مولوی روم فرماتے ہیں ؎

لحم خوردن گفت سالار جہاں ✤ لحمِ خود گفتہ نہ لحمِ دیگراں۔

سائیں بلھے شاہ فرماتے ہیں ؎

پڑھ پڑھ ملاں علم کہاوے۔ ✤ چُک چک تمبا منڈی جاوے

دمڑی لیکے چھُری چلاوے ✤ نال قصایاں بہت پیار

پس ایسے بزرگوار اہل اسلام مثل دیوتاؤں کے ہیں۔ اہل ہنود کو دیوتوں کیطرح اونکو پوجنا چاہیئے۔ فرض کیا کہ ماس اہاری بھی یہ صاحبان تھے تو یہ تہا پرابت انہوں نے بھوجن کیا ہوگا۔ دُرباسا اور کرشن بھگوان کی داستان مشہور کی طرح من کامنا سے نہیں کھایا ہوگا۔ برہم سوتر شری بیاس جیو کے چوتھے ادھیائے کے چوتھے پاد کے تیرھویں سوتر میں بحوالہ وید بھگوان کی شرتی کے لکھا ہے کہ برہم بیتا کو پن پاپ کرم اسپرش نہیں کرتا۔ نہ اگامی نہ سنچت۔ اسصورت میں باوجود ماس اہاری ہونے کے بھی یہ بزرگان

Marfat.com

مقدس اشخاص نزاپ ہوئے ہیں۔ برکت عاجز

مقام امرتسر تاریخ ایضاً وقت ۵ بجہ صبح

نکتہ

سورگ آشرم کیا ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ✤ کسے را با کسے کارے نباشد

ایک کمرہ ہوا دار ہو۔ اوسمیں مہاراج راجیندر کرشن دیو۔ واسشٹ بھگوان۔ عیسےٰ مسیح گورو نانک۔ تیغ بہادر۔ بھگت کبیر۔ بالمیک بیاس دتاتریو جاگولک۔ کپل من۔ شنکراچارج۔ منشی گھنیا لعل الکھ ہاری بابو کیشب چندر سین۔ میڈم بلیوٹسکی۔ حضرت سعدی شیرازی۔ خواجہ حافظ مولوی روم۔ مولوی جامی۔ مولوی نظامی۔ سائیں بلھے شاہ۔ بابا فرید صاحبان کی تصاویر ٹنگتی ہوں اور جو صاحب تصانیف ہیں اون کی تصنیفات اون کی تصاویر کے نیچے کھلی ہوں۔ شردھالو پرش اونکو پڑھتے بچارتے۔ گائین کرتے ہوں۔ تعصب۔ تکبر۔ حسد۔ بغض۔ کینہ۔ لمع۔ غضب کو اُس کمرہ میں دخل نہ ہو۔ نرمتا شوشیلتا دیا دھرم سنتوکھ کا نواس ہو۔ دال روٹی سبزی ترکاری کھانے کو اور ٹھنڈا پانی پینے کو ملے۔ آگے پتاجی مہاراج لالہ سکھدیال صاحب اور بھگوتی جیو کی تصاویر رکھی ہوں۔ جوگ باسشٹ مثل چاند کے ستاروں میں کھلا ہوا ہو۔ ایسے کمرہ میں ہم بیٹھے ہوں۔ رل مل ہرگن گا رہے ہوں ؎

ملسی اس سنسار میں بہانت بہانت کے لوگ ✤ رل مل ہرگن گائیے ندی ناؤ سنجوگ

ہم طاعت آرند و مکیں نیاز ✤ بیا تا درگاہ مسکیں نواز

تو ایسا آشرم ہمارے لئے سورگ آشرم ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جُوا سب سے بُری بلا ہے - حرام خوری کا عادی بناتا ہے - جاہل اسے قسمت کا فیصلہ سمجھتے ہیں - جنگ ڈویل جو بعض ممالک یورپ میں رائج ہے - اوسمیں سچائی کا فیصلہ سمجھا جاتا ہے - دراصل یہ امور قسمت کے فیصلہ کرنے والے نہیں ہیں - کوئی نہ کوئی پاسہ پڑیگا کسی کو زخم لگیگا - اسمیں قسمت کا فیصلہ کیا دخل - یک خیال رکھکر کوئی خواہ کیسے مینے لگائے - سائنس کے امر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - جسکا نشانہ درست بیٹھیگا - بازی جیتیگا - خواہ سچا ہو - خواہ جھوٹا ہو - ؎

اگر صد سال گبر آتش فروزد ✤ چو یکدم اندراں افتد بسوزد -

ایسے مذموم خیال سے اجتناب واجب - ظالم کے ظلم کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے - خود ایسی ترکیبیں نہ کرنی چاہئیں - صبر واجب ہے - کہا ہے کہ صبر کی مار سیئے اثر شیریں بالآخر ان اللہ مع الصابرین - ؎

بنداشت لشکر کہ ستم بر رعیت کرد ✤ برگردن او ماند و بر ما بگذشت

ستم بر ضعیفان مکن تکیہ بر ✤ کہ ظالم بروز خ رود بے سخن

کہ بر ضعیفان بیچارہ زار ✤ بیندیش آخر تنگی گور

پانڈوں کا کیا حال ہوا تھا - صبر کا نتیجہ کیسی خوشی مسرت آئی ہوگی -

مشکل سے قسمت کا فیصلہ

Marfat.com

روشنی مذکور میں جلا کر رکھدو۔ تو مثل پورنماشی کے روشنی بڑھ جائیگی منظر خوشنما ہو جائیگا۔ برکت عاجز

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ

مناجات خوانی ضرور دل کو صفا کر دیتی ہے۔ وشنو سہنسر نام۔ گائیتری منتر۔ سورہ فاتحہ۔ سورہ اخلاص۔ استہوتر ہری ہر۔ جپ جی صاحب۔ مناجات نظامی در سکندر نامہ۔ دعائے سریانی۔ مناجات گلستان بوستاں۔ مناجات جامی در تحفۃ الاحرار۔ مناجات حکیم ثنائی اور اور بھی جو ہمیشہ پڑھتا رہے مغفور ہو جاتا ہے۔ مرادیں سیدھ۔ بیاس ترکے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے سوترلے میں لکھا ہے۔ کہ ادیا سنا تا وقت مرگ کرتا رہے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

بیاس سوتر کے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے سوترلے میں لکھا ہے کہ برہم بتیا (عارف) کے پُن کرم بھی ناش ہو جاتے ہیں۔ تاکہ اون کے پھل بھوگنے کے لئے سورگ بیکنٹھ میں اوسکو نجانا پڑے (کیونکہ یہ سکھ بھوگنا بھی عارف کے لئے ایک قسم کی قید ہی ہے۔ گویا سونے کی بیڑیاں ہیں۔ عارف کے لئے آزادی موکھش ہے ؎

شوقے کہ شود بجز خدا پابندیست ✤ عقلے کہ شود مائل دنیا بندیست
در راہِ خدا بجز خدا ای سالک ✤ دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بندیست
ہر خیالے غیر حق را دُزد دان۔ ✤ عارفاں را ہر زماں ایں دَر دداں

Marfat.com

احمد بہشت و دوزخ برعاشقان حرام است * ہرچہ رضائے جاناں رضواں شدست مارا

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

عارف اوسکو کہتے ہیں کہ جسکی سب قسم کی خواہشیں جل جائیں -
ایسے عارف کو چاہیئے کہ کسی بلند مکان برج وغیرہ پر بیٹھے اور خلق اللہ کا نظارہ کیا کرے کسی کو حال مست کسی کو حال مست کسی کو کسی رنگ میں کسی کو کسی ہیئت میں مست دیکھ سمجھا کرے کہ بحر زخار ناپیدا کنار برہم کی یہ لہریں اور ترنگیں ہیں ؎ رام بہروپ کے بیٹھ کے ہر کا مجرا دیکھ - مغربی ؎

یار ما ہر ساعتی آید ببازارِ دگر * تا بود حسن و جمالش را خریدارِ دگر
کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند * مظہرے دیگر نماید بہر اظہارِ دگر

یا سمندر یا ندی کنارے جا بیٹھے - اوسمیں چھلیں - ترنگیں اوٹھتی بیٹھتی - اوچھلتی گرتی دیکھ کر سمجھے کہ سنساری بیوہار بحر وجود میں اسی طرح پر ہے - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

ہے دیوآتما - اگر آپ آکاش روپ ہیں تو اور اگر اگنی بنے ہوئے ہیں تو اور پون - جل - پرتھوی - ندی - نالہ - پہاڑ - چاند - سورج - تارا گن - پسو پنچھی برچھ آدک بنے ہوئے ہیں - تو میں آپ کو خوب پہچانتا ہوں - اوشٹان ستیا سرب سرشٹی کی آپ ہی ہیں - سوتر کے لئے بھی روئی - کپڑہ کے لئے بھی روئی - چادر کے لئے بھی روئی - کرتہ پاجامہ کے لئے بھی روئی

Marfat.com

آپ ہی ہیں ہر طرف کے لئے نرنکا آپ ہی ہیں برف روپ بلبلا - بھنور -
ترنگ روپ سب کا آپ ہی ہیں - تجھ ماتر رائی پہاڑ سب آپ ہی ہیں
بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ✣ من انداز قدت را می شناسم

برکت عاجز

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح

نکتہ

تندرستی ہزار نعمت ہے - گنوں تو ہزار ہی پوری ہو جائینگی - بلکہ بے شمار - اگر بجائے ہزار نعمت کے بے شمار نعمت کہا جائے تو زیادہ موزون ہے - تندرستی سے جہان کی کرشموں کو دیکھتے ہیں - ٹہنڈی ہوا بہکتے ہیں - سبزہ باغ کے نظارے لوٹتے ہیں - اچھا کھاتے اچھا پیتے - موجیں اڑاتے ہیں - تندرستی سے ہی طبع آزمائی کرتے - شعر و سخن دلربا کہتے سنتے - وعظ سپیچ لکچر دیتے - حتیٰ کہ موکھش کے گرنتھ رچتے ویاکھیان کہتے سنتے اور موکھش کے بھاگی (تندرستی) سے ہوتے ہیں

رنجورے را گفتند کہ دولت چہ میخواہد - گفت کہ ہیچ نمے خواہد -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سخن گوئی میں چار چیزیں مشق ایزدی سے آجمع ہوتی ہیں
وہ سخن پر تاثیر ہوتا ہے -

۱ - الفاظ کی دلنشینی -

۲ - دل بھری معنی -

Marfat.com

۳۔ کافیہ کی موزونی۔

۴۔ مضمون کی موزونی۔

دیکھو اِس شلوک کو کہ اسمیں یہ سب خوبیاں موجود ہیں۔ اسلئے کیسا مؤثر ہے:۔

بھوگا نہ بھگتا روے میو بھگتا ✤ تیو نہ تپتا روے میو تپتا
کالو نہ یا تو روے میو یا تو۔ ✤ ترشنا نہ جیرنا روے میو جیرنا

اِسی طرح دیکھو اِس شعر کو

بیشک است بر گور بہرام گور ✤ کہ دست کرم بہ زبازوئے زور

اور دیکھو

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ ✤ در بہاراں کے شود سرسبز سنگ

غزلوں کے بہت شعر باوجود دو مصرعوں کے مقفّٰی نہونے کے (کہ سب غزل کا اخیر اشعار میں ایک قافیہ ہی ہوتا ہے) رنگین اور خوبی مضمون کے لحاظ سے کیسے مؤثر اور دلربا ہوتے ہیں۔ مثلاً

بریں وراقِ زبرجد نوشتہ اند بزر ✤ کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند
غنیمتے شمر اے شمع وصل پروانہ ✤ کہ ایں معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند

ملک آزادگی و گنج قناعت گنجے است

(گنج اور گنج کا تناسب اور تجنیس خطی کیسی آنکر موزون پڑی ہے اور مضمون تو عالیشان ہے ہی)

کہ بشمشیر میسر نشود سلطان را

اے کفاتی من مسند مصر آنے تو شد ✤ وقت آنست کہ بدرود کنی زنداں را
دیدہ ام از مطرب و می گورا زِ دہر کمتر جو ✤ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمارا

Marfat.com

در کوئے نیک نامی مارا گذر ندادند ✤ گر تو نمے پسندی تغیر کن قضا را
ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار ✤ کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست
زاہد شراب کوثر و حافظ پیالہ خواست ✤ تا در میان خواستہ کردگار چیست
فی الجملہ اعتماد مکن بر ثبات دہر ✤ کایں کارخانہ الیست کہ تغییر میکنند
دہ روز مہر گردوں افسانہ ایست افسوں ✤ نیکی بجائے یاراں فرصت شمار یارا
حسد چہ مے بری ای دست نظم بر حافظ ✤ قبول خاطر و لطف سخن خداداد است
بشوایں نقش دل تنگی کہ در بازار یکرنگی ✤ بہ نعمتہائے گوناگوں مئے احمر نمی ارزد

یہانتک لکھ چکا تو مولا کریم نے فرمایا (دل میں) کہ ہمکو وارث عاشق مجازی کے بہی یہ دو مصرع پسند ہیں۔ موزونیت کے لئے لکھدی یہ تعمیل امر الٰہی لکھتا ہوں۔ وہو ہذا:۔

دنرات نہ جوگی نوں لکن دیندی تیری چاہ اوہ دلبرا و اسطائی۔
گل کپڑا عشق دے کنہیاں نوں مونہہ گہا او دلبرا و اسطائی۔

حکم ہوا کہ یہ چار مصرع بیدل کی بہی لکھدی:۔

محمل موج نفس دوش طپیدن میکشد ✤ عافیت در کشور ما دارد از آرام رم
مژدہ ای لب تشنگان دشت بی آب جنوں ✤ گریہ دارم کہ خواہد شد دریں ایام یم

چار مصرع اور بہی لکھ ؎

کور شد چشمش ز سوزن کاری دست قضا ✤ بیش ازاں کز نرگس چشمت نزد بادام رم
بے لب نوشین او بیدل بہ بزم عیش ما ✤ گشت مینا و قدح را بادہ در ایام رم

وارث شاہ کا شعر لکھتے ہوئے آنکھوں سے جھڑی شروع ہوگئی قلم نے میں نہ آئی۔ ڈاہیں نکلیں۔ ارشاد ہوا کہ یہ عبث نہیں ہیں۔ ایک ایک قطرہ اشک رہی ہے زنگ گناہ تیرے کو دہو رہا ہے۔ اور جہان میں کئی نیکی

Marfat.com

کے پودوں کی آبیاشی کر رہا ہے۔ شانتی کر۔ میرے مونہہ سے نکلا۔
کدہر جائینگا مکھڑا موڑ کے وے ✤ کدہر جائینگا نہیوں توڑ کے وے

حکم ہوا کہ صبر کر اور بچار

تو خود دیکھ رہا ہے کہ میں انت آتما بحر زخار نا پیدا کنار ہستی کا ہوں۔ موجودات عالم مثل چھلوں۔ ترنگوں کے مجھ سے اوٹھتی اور مجھ میں لین ہو رہی ہیں۔ تو بھی ایک ترنگ ہی۔ رامچندر اور کرشن بھی ترنگیں تھیں۔ بھگوتی روپ جسکے قلق میں تو روتا ہے۔ ایک ترنگ ہی تھیں۔ مجھ میں اُٹھی مجھ میں لین ہو گئی۔ میں ہستی کا جل آبحیات ہوں۔ میں نے از راہِ رحم و کرم پھر تیری تسکین خاطر کے لئے اب دوبارہ تیرے پر بھگوتی روپ ظہور فرما دیا ہے۔ اسکو دیکھ اور شکر بجا لا۔ کس طرح کی محبت اور ناز تجھ سے یہ ترنگ کر رہی ہے۔ واقعی میں چُپ۔ برکت عاجز

مقام امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۲ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ

کُل اشعار اور اقوال بزرگان سلف سخنے نکات ہی ہیں۔ متفرق کتابوں میں تھی۔ میں نے اپنے نکات میں تا ئیداً اونکو درج کر دیا ہے۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں ہوا کہ جب نکات نہ کہے گئے ہوں۔ اون اشعار و اقوال کو خوب بچار و۔ آنند حاصل کرو۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۲ء

نکتہ

استدرجان تیرا کہ ہر ہم پیالہ و ہم نوالہ ہے یا ذیاطہ جرم ہے۔ یہی گیان ہے۔ یہی معرفت ہے۔ صرف حق زبان شرط ہے۔ کون اس ہیرے کو پا کر

Marfat.com

جرگئے بقولیکہ ستانی زباں از رقیباں راز ۔ کہ تا راز سلطان نگویند باز
کئی پنج کھلوتے جامہ سے باہر ہوگئے۔ پکارنے لگی انا الحق۔ سولی پر
آویزاں ہوئے۔ کسی نے قم باذنی کہا کھلڑی اتروائی۔ نشۂ وجد میں کسی
نے پوکارا کہ میں وہی رے میں وہی رہ۔ جان کو ہید پڑان پکاریں کہوج
دیکھو من کوئی رہ۔ گڈے کے ساتھ باندھے ہوئے گھسیٹے چلے آئے۔ سر
پاش پاش ہوا۔ بدن چھلکے چھلکے ہوگیا۔ اس پر شبلی صاحب سے نہ رہا گیا
سوال کر ہی دیا۔ ؎

شبلی سوال کرد بدرگاہ رب کریم ✤ منصور را بدار چرا کردی ای حکیم

جواب آمد

منصور بود واقف اسرار سرّ دوست ✤ آنکس کہ سرّ فاش کند ایں سزای اوست

برکت عاجز۔ مقام امرتسر۔ وقت ۸ بجے صبح

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجے صبح۔

نکتہ

مزے اور لطف کی بات ہے کہ جب کبھی کسی عالم پنڈت صاحب یا مولوی
صاحب سے اس خاکسار عصیان پناہ کی گفت گو ہوتی ہے تو فرمانے لگتے ہیں
کہ بڑی تیکھن بدی ہے۔ بڑی معلومات ہے بڑا علم ہے۔ اور ان باتوں سے
ہے کچھ نہیں۔ من آنم کہ من دانم۔ جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ یہ راقم فونوگراف
یا گرمیوفون ہے اسمیں کوئی اور۔ اگ الاپ رہا ہے۔ اس [illegible] کوئی
اور بجا رہا ہے۔ ؎

من نمی گویم انا الحق یار میگوید بگو ✤ آستین وجہ دستار میگوید بگو

یہ انجن کسی اور کا تیار کیا ہوا ہے۔ وہی چلا رہا ہے۔ اور سیٹی بجا رہا

Marfat.com

ہے۔ برکت عاجز۔ مقام امرتسر۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح۔

مقام امرتسر۔ وقت ۱۲ بجہ بعد دوپہر۔

نکتہ

کسی کو دولت حسن وجمال عطا کیگئی ہے۔ وہ اوس نشہ میں مست ہے۔ کوئی شہ زوری۔ تہوّر۔ شجاعت میں کمال رکھتا ہے۔ کسی کو دولت لا انتہا گنج قارون عطا کی گئی ہے۔ کوئی نشہ حکومت میں سرشار۔ کوئی اولاد کثیر سپوت رکھتا اسی میں مسرور ہی۔ کوئی علم ہیئت ہندسہ نجوم فلسفہ ظاہری طب میں ید طولیٰ رکھتا ہی۔ کسی کو علم موسیقی میں کمال حاصل ہی۔ کوئی رموز سلطنت ملک گیری ملک داری کا ہم دان ہے۔ کوئی سمرتی شرع فقہ کا ہی دم بھرتا ہی۔ کوئی بیراک جہاز ران ہی۔ کوئی ایرو پلین غبارے بنا کر اوڑا کرتا ہے۔ کوئی فوٹو گرافی کا مشاق ہی۔ کوئی دستکاری کا ماہر ہے۔ کوئی انجنیری کی ڈینگ مارتا ہے۔ غرضکہ تمام وہ اشخاص جو ان دولت ہائے سے معمور ہیں وہ سب مفلس نادار ہیں۔ اور عزیز سرمایۂ عمر کو گھٹی کوڈاں رلا بیٹھے ہیں۔ جبکہ وہ علم برہما رتھ سے محروم اور یوگ اور ویدانت فلاسفی سے بے بہرہ ہیں۔ اے ہائے اے وائے جنکو یہ معرفت اور گیان کی دولت عطا فرمائی گئی ہی۔ وہی مبارک انسان اور سعادت مند ہیں۔ من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

مَیں کون اور میری حقیقت کیا۔ جب حضرت سعدی جو ایسے ریفارمر تھی۔ اپنی ڈیوٹی بجا کر رخصت ہوئے تو ہم نے کیا بیٹھ رہنا ہے۔ گلستان بنا کر

Marfat.com

حضرت ممدوح زیب رقم فرماتے ہیں۔ کہ ؎

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم ✤ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

برکت عاجز

امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۱۰ بجہ صبح۔

نکتہ

ناخلف پسران مثل دشٹا کے کیڑوں اور مُڑکے (پسینہ) کی جوؤں کے ہوتے ہیں جو ہوتے تو بدن سے ہی پیدا ہیں لیکن ناکارآمد ؎

زنان بار دار اے مرد ہشیار ✤ اگر وقتِ ولادت مار زائید

ازاں بہتر بود نزدِ خرد مند ✤ کہ فرزندانِ ناہموار زائید

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

آمد میٹھی ہے۔ آورد پھیکی ہے۔ آمد کیا ہے جو دل سے اُٹھے۔ آورد وہ ہے جسمیں دل شامل نہ ہو۔ ڈھونڈ بھال کر بنائی جائے۔ آمد دل میں برما کی طرح گھُب جاتی ہے۔ آورد دل چسپ نہیں ہوتی۔ ؎

کہن جامۂ خویش پیراستن ✤ بہ از جامۂ عاریت خواستن

بہتہ بیگانہ بہاگ اپنی کمبختی جگی۔ جو بات دل سے نہ اُبھرے۔ اوسکو خواہ کیسا ہی حاشیہ فصاحت بلاغت اور مبالغہ کا چڑھایا جائے۔ اوپری ہوتی ہے۔ جو دل سے اوٹھکر آتی ہے۔ بہلی معلوم ہوتی ؎

حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را

؎ زعشقِ ناتمام ما جمالِ یار مستغنی است ✤ بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

Marfat.com

بہت سے بے شمار نکات کتب اخلاق ناصری - اخلاق جلالی - اخلاق محسنی میں کھرے پڑے ہیں - لیکن وہ مضامین آورد پائے جاتے ہیں - کہ مصنفین اور بوستان کے مضمون آمد پائے جاتے ہیں - اول الذکر کتابوں کے مضمون مثل پتھر کے ٹکڑوں اور گلستان و بوستان کے مضامین مثل گلاب اور نسرین کی طرح ہیں - اسی لئے میں نے ان نکات میں اخلاق ناصری وغیرہ مذکورہ کتب کے مضمون کو چھوا نہیں ہے - میں منع نہیں کرتا - جسکا جی چاہے اون مضامین کو پڑھے اور انکا فائدہ حاصل کرے - کتب مذکورہ اور آتم پران میں مصنفوں نے فاضلانہ طبع آزمائی کی ہے - اور حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے سدہ سدھارن پندونصائح کو ذہن نشین کرانا ملحوظ رکھا ہے - بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - جیسا کہ بمقابل آتم پران کے والمیک بھگوان کا مضمون شیریں رکھتا ہے ایسا ہی سعدی کی کتابیں اخلاق مذکورہ کی کتابوں کے مقابل دلچسپ ہیں - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۰۱ء وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ

پیمانا صحت کے لئے بہت مفید ہے - اس سے دوران خون تیز ہوتا ہے - کل اعضا اپنے اپنے کام میں چست ہو جاتے ہیں - بھوک لگتی ہے - بول و براز باقاعدہ آتے ہیں - مسام کھل جاتے ہیں - بہت سی امراض کا فور ہو جاتی ہیں - امراء لوگ سواری پالکی و گاڑی کے عادی ہو کر صحت بدن بگاڑ لیتے ہیں - ادویہ و معجونوں کے طلبگار رہتے ہیں طبیبوں کے ذرا ذرا سی بات میں محتاج - قدرتی قانون کی پیروی چھوڑ بیٹھے کی مٹی خراب

Marfat.com

کر لیتے ہیں۔ بہلے مانسو کچھ چلا پھرا کرو۔ ہاں۔ برکت عاجز۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

موت مرضی الٰہی کا نام ہے۔ خدا کی مرضی کے خلاف ہو جد و جہد کرتا ہے۔ مونہہ کے بل گرتا ہے۔ ناکامیابی کا دیوسا منے نمودار۔ میں نے بھگوتی جیو سابق کی رکھیا کے لئے بہت علاج معالجہ تدابیر کیں۔ یونانی ڈاکٹری ویدک دوائیں دیں۔ بدل بدل کر کئی قسم کے جات دیئے۔ دو ہر علاج کیا۔ کیونر وغیرہ مقویات ٹانک۔ یخنی۔ شوربا۔ بیضہ۔ سوپ چکن۔ گھی۔ مکھن۔ دودھ۔ دودھ کاست۔ سکاچ المشن مالٹ۔ مربائے آملہ سیب۔ بیر۔ ورق طلا۔ نقرہ۔ میوہ جات۔ انگور۔ انار۔ ناسپاتی۔ ایپل۔ خشخش الائچی۔ طباشیر وغیرہ۔ خوراک متواتر دیں۔ بدن پر روغن کی مالش بھی ساتھ ہی کرائیں۔ مفرحات کیوڑہ۔ بید مشک۔ گلاب زبان۔ عرق الائچی۔ سرب سرنشائی۔ سوڈا واٹر لیمونیڈ۔ برف وغیرہ بھی علی التواتر پلائی مگر ہمارے کچھ پیش نہ گئی۔ کسی دوا غذا نے کچھ تاثیر نہ کی۔ آخر ہاتھ پیر جوڑ کوٹھ کوٹھ کر کے پرلوک دھام کو روانہ ہوئیں۔ سینہ پر ٹھنڈی سانس اور آنکھوں میں نہر اشکبار اپنی نشانی چھوڑ گئیں۔

ہر چہ کردم تو برہم زدی ✦ چہ نیت کند با نہانی خود

گزیدند فرزانگان دست فوت ✦ کہ دریاب نادیدنی را بدام

برکت عاجز

ادرکتہ [illegible]

نکتہ

Marfat.com

ستارے میرے خیال میں اندر سے پولے ہیں۔ پہلے گیس تھے۔ اوپر خاکستر کی طرح مٹی پانی آگئے ہیں۔ چونکہ انکے اندر آگ ہے۔ ہوا ٹھنڈی کے اوپر مثل غبارہ اور برج آتشبازی کے تیرتے ہیں۔ یعنی اُڑتی پھرتے ہیں۔ آکاش میں ہوا پھیلی ہوئی ہے۔ ایک دوسرے ستارے کی مرکز ثقل کی کشش سے دُور سے انکے قائم ہو گئے ہیں۔ آگ کا ہونا کوہ آتش فشاں زلزلہ وغیرہ سے ثابت ہے۔ لاوہ کوئلہ زمین سے نکلتے ہیں۔ جو ایک ستارہ ہے۔ برکت عاجز۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۳ء مقام وقت صدر

مقام وقت ایضاً

نکتہ

زمانہ کی رفتار چپ چاپ چلی جا رہی ہے۔ اوقات معینہ پر طفولیت جوانی پیری۔ اور موت جنم۔ خود بخود ہوتے جاتے ہیں۔ دانت اُگتے و گر جاتے ہیں۔ بال سیاہ سفید ہو جاتے۔ جھُرّیاں بدن چہرہ پر پڑ جاتی ہیں کھانسی دمہ پڑھ جاتا ہے۔ بیحواسی ہو جاتی ہے۔ جوان بالک بھی بیماریوں چھپ چاپ لد جاتے ہیں۔ پس سب قاعدے معین ہیں جنمیں ناگزیر سب سرشٹی جکڑی ہوئی ہے۔ جو ہونا ہے ہو کے رہیگا۔ پس فکر و غم ناواجب

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سب دکھوں بیماریوں دردوں سے بُرا غم ہے۔ تعلقات سے پیدا ہوتا ہے۔ ظاہر میں کچھ روپیہ نہیں رکھتا۔ اندرون سے خون کو پیتا ہے ؎

بیکسے مرغ دیدم نہ باد نہ پر ۔۔۔ نہ از شکم مادر نہ پشت پدر

Marfat.com

نہ بر آسمان و نہ زیر زمیں ✤ ہمیشہ خورد گوشتِ آدمی

برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ

جس کے گھر رات کو پُتّر (فرزند) پیدا ہو جاتا ہے۔ اوسکو کالی رات نورانی ہو جاتی ہے۔ جسکا متر پیارا دن کو مرجاتا ہے اوسکو دن کالی رات مثل مشہور ہے کالیاں کنداں ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح امید کا برآنا لولہی کو کھڑا کر دیتا ہے۔ مایوسی ٹانگ لنگڑی کر دیتی ہے۔ مایوسی سے پرے سزا نہیں۔ برکت عاجز

امرتسر ۔ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء ۔ وقت ۵ بجہ ۔ صبح ۔

نکتہ

قصائی جب جانور کو ذبح کرتا ہے اوسکو کچھ گلاں نہیں آتی ۔ جب اوسکا خویش و اقارب مرجاتا ہے۔ تو روتا ہے ۔ اپنا نینگر پرایا ڈھینگر۔

برکت عاجز

مقام امرتسر ۔ وقت ۷۔ بجہ صبح تاریخ ایضاً

نکتہ

جب گوشت خور مُرغی کو ذبح کرتا ہے یا شکار سے مرغابی کبوتر مارتا ہے تو صرف پاؤ بھر گوشت کھاتا ہے۔ لیکن اون جانوروں کو دوام کے واسطے جہان کے لطف اوٹھانے زندگی کے مزے اُڑانے سے محروم کر دیتا ہے ۔ پاؤ بھر گوشت احمق ہٹیا سے کھایا تو کیا کامیابی۔

برکت عاجز ۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کتنا چٹ پٹا ئیے - ہوتا وہی ہے - جو خدا چاہتا ہے -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

عالم فاضل ہو لیکن زیادہ شادیاں کرلے تو وہ وحشی پرست ہے

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کم بینائی والے کو عینک آنکھیں ہیں - افیونی کو افیون عصا ہے - عارف کو خدا پر بھروسہ ہے ؎ کسے را کس بود - کس را کسے + مرا امید رب العالمین بس -

زنگی بہ زیادتی لشکر نازد + رومی بہ سنان و گرز و خنجر نازد
ہر کس بہ وسیلۂ مربی نازد + من بیکسم و مرا مربی ربی

خداوند تعالیٰ آپ میرا سہارا ہیں - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

بزرگ کون ہے جو چبا ندیدہ زمانہ کا ہوتا ہے - سرد و گرم نشیب فراز آزمودہ ہوتا ہے - جو بزرگوں کے نصائح نہیں سنتا - یا سنکر عمل نہیں کرتا پچھتاتا ہے - ؎ دست بر دست میزند کہ دریغ + نشنیدم حدیث دانشمند
سیانے کا کہا اور آنولہ کا کہا پیچھے یاد آتا ہے - ؎

Marfat.com

آنچہ در آئینہ جواں بیند - + پیر در خشت خام آں بیند
جواناں سرمتاب از پندِ پیراں + کہ رائے پیر از بختِ جواں بہ
نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانانِ سعادت مند پندِ پیر دانا را -

برکت عاجز
مقام وقت ایضاً

نکتہ
خدائی رنگ

ایک ہی امید ہوتی ہے کسی کی اُلٹ پلٹ ہو جاتی ہے - کسی کی زائد از امید بر آتی ہے - ایک کی عورت حاملہ ہوتی ہے - امید رکھتا ہے کہ پسر تولد ہوگا - خوشی دیکھونگا - اوسکی عورت بھی بچہ جن کر مر جاتی ہے - خانہ تباہ ہو جاتا ہے - ایک تسک میں ہوتا ہے کہ عورت بچگی بھی یا نہیں - دو پسر قوام تولد کر کے صحیح و سالم رہتی ہے ؎

خوش بخت اگر تشنہ رود بر سر کوہے + یا ابر فرو افتد و یا چشمہ بر آید
بدبخت اگر تشنہ رود بر سر چاہے + یا دلو فرو افتد و یا رسن گم آید

برکت عاجز
مقام وقت ایضاً

نکتہ

گھڑی کا گھڑیال بیٹھلی اوتنے ایک منٹ میں کچھ کا کچھ انقلاب ہو جاتا ہے - ایک شخص قالین بچھائے گاؤتکیہ لگائے بیٹھا ہوتا ہے - حکم چلاتا ہوتا ہے کہ اتنے میں کسی چیز کو اوٹھانے کو طاق میں ہاتھ ڈالتا ہے - سانپ ڈس جاتا

Marfat.com

ہے - پس کہرام مچ جاتا ہے کوئی ڈاکٹر کیطرف کوئی منتری کی طرف دوڑتا ہے۔ کوئی دوائی لینے کو بھاگتا ہے - لالہ صاحب یا خواجہ صاحب بستر مرگ پر جان توڑنے لگ جاتے ہیں۔ آن کی آن میں کیا کا کیا کچھ ہو جاتا ہے - جہاں چنگ و رباب بجتے اور راگ گائے جاتے تھے۔ پٹنا پڑ جاتا ہے - آہ وزاری کے شور و فغاں بلند ہونے لگ جاتے ہیں - دم کے دم میں کیا ہو جاتا ہے۔ ایشر کی مہا مایا ؎

کمن نفس امارہ را پیر دی + کہ ناگاہ چو فرماں رسد جاں دہی

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام امرتسر وقت ۹ بجے صبح - تاریخ ایضاً -

نکتہ

آنند بلا بگھن چاہیئے۔ جس آنند میں کلیش پڑ گیا - مانو کھیر میں مکھیاں پڑ گئیں - برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

امرتسر - ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۵۰ بجے صبح

نکتہ

من کے ہارے ہار - من کے جیتے جیت - جب من بجھا ہوا ہو کوئی کام نہیں بن پڑتا - نہ دنیا کا نہ پرمارتھ کا - جھکی جیسی منجی (چارپائی) پر بیٹھے ٹھوڈی (زنخ) کے نیچے یا پیشانی پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہتا ہے - آہ سرد کھینچتا ہے - حالات پراگندہ ہوتے ہیں - دلجمعی عنقا ؎

اگر خود ہفت سبحہ از بر بخوانی + چو آشفتی الف با ما ندانی -

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

موت آہستہ آہستہ اپنے وقت معین پر آپہونچتی ہے۔ چارہ اسکا فضول۔ برکت عاجز۔

مقام وقت صدر

نکتہ

دنیا کی جو مخلوق ہے۔ کوئی غم و فکر سے خالی نہیں ہے۔ چوہے کو بلی کا ڈر ہے۔ بلی کو کتے کا۔ علیٰ ہذا القیاس کتے کو شیر۔ چیتا۔ بگیا ڑ (بھیڑیا) کا۔ انکو انسان شکاری کا۔ انسان کمزور کو بالاتر کا۔ اور بالاتر کو عظیم کا۔ عظیم کو عظیم دیگر کا۔ مچھر کو مینڈک کا۔ مینڈک کو سانپ کا۔ سانپ کو گرڑ کا۔ گرڑ کو باز کا۔ باز کو شکاری کا۔ کہی کو کہنا کا [illegible] گرڑ کو باز کا فکر و خوف لگا رہتا ہے۔ انسان کو روزی کا۔ خویش و [illegible] مفارقت کا۔ ہر کوئی ملول رہتا ہے۔ بے رنج و غم و فکر کوئی نہیں ہوتا ہے۔

جہاں پرست بے بنیاد ازیں فریاد کش فریاد + کہ کرد افسوں و نیرنگش ملول از جہاں شیریں

جاناں دوکھ موہ کو دہ کہہ مانا جگ + کوئی نہ چھوڑ دیکھے سے گھر گھر ایہ اگ۔

البتہ جو لوگ خواہشیں ترک کر کر کنارہ ہو بیٹھے ہیں۔ اونکو کوئی غم نہیں ہوتا ہے۔

نانک دکھیا سب سنسار + سکھیا سوجو ہم آوہار۔

فرصت نگر کہ فتنہ چو در عالم اوفتاد + عارف بجام خویش زدہ

مے دہ کہ ہر کہ آخر کار جہاں بدید + از غم سبکہ [illegible]

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت صدر

بکتہ

سب سے بڑا اپکار (احسان) دنیا پر حضرت نیّر اعظم سورج بھگوان کا ہے۔ (جب کہرڈک گئی) جب آپ غروب ہو جاتے ہیں عالم میں تاریکی طاری ہو جاتی ہے۔ جیسے پھول مُرجھا جاتا ہے یا جیسے بشاش چہرہ غمگین ہو جاتا ہے۔ یہ حالت دنیا کی ہو جاتی ہے۔ خلق اللہ کو بیہوشی مستولی ہو جاتی ہے۔ خواب غفلت میں پڑکر از خود رفتہ ہو جاتے ہیں۔ تمام کائنات کی موجودات میں سے حضرت نیر اعظم قابل شکریہ کے ہیں۔ اور پرکاش بھگوان ہیں اس واسطے آتش پرست اور اہل ہنود انکی خاص پرستش کرتی ہیں بہت دانا لوگ انکا درشن عزت سے کرتے ہیں۔ سر جھکاتے ہیں۔ ہاتھ جوڑتے ہیں۔ گائیتری منتر اور سورج منتر پڑھا کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں گائیتری منتر یہ ہے:- اُوم بھُو اوم بھوا اوم سواہا اوم مہاں اوم جنا اوم تپا اوم ستیا اوم تت سوتر ورینیگ بھرگو دیوسیہ دھی مہی دھیو یونہ پرچودیات" سورج منتر یہ ہے:- اوم آدتی وشتے برہن بھاسیتے جبوتے جگت پوترے کرم سوترے سچی سوترے۔ کرم ساکشتے پرکاش دیوتا سری سور جارنمہ" عام مشہور ہے کہ حضرت نیر اعظم کی پرستش کا بڑا پھل ملتا ہے۔ گدا کو شہنشاہی ملجاتی ہے۔ شہنشاہ اکبر سورج کی پرستش کیا کرتے تھے۔ جو مشہور ہے کہ مکندا برہمچاری سے شہنشاہ اکبر بن گئے تھے۔ اسی طرح چاند سے امرت برستا ہے۔ اور اس سے جوار بھاٹا ہی ہوتا ہے۔ اور شکر ستارہ کہتے ہیں مینہ برساتا ہے۔ کوئی ستارہ [illegible] ہوتا ہے۔ کوئی کوئی کام کرتا ہے۔ اسی طرح تت (عناصر)

Marfat.com

پون - پانی - بیسنتر مٹی - آکاش اپنا اپنا کام کرتے ہیں - اور موجب قیام زندگی کا ہیں - مٹی کا بدن بنا ہوا ہے - آگ سے حرارت غریزی بنی ہوئی ہے - پانی کا ایک گھونٹ نہ ملے تو جان نکلتی ہے - پون تو پران ہی ہے - اگر چند منٹ دم گھٹ جائے تو موت حاضر ہو جاتی ہے - آکاش نہ ہو تو چلیں پھریں کس میں ؎

ابر باد و مہ و خورشید و فلک در کارند + تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار + شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نبری

اہل ہنود جنکی ہائی فلاسفی علم الٰہی کی ہے - درست اور صحیح طور پر عناصر کو دیوتا مانتے ہیں - برکت عاجز

مقام دقت ایضاً

نکتہ

سنسکار کا مطلب ہم سمجھ گئے - سنسکار کیا چیز ہے - مرغوبات کی رغبت کا خوگر فتہ ہونا طبیعت کا - یہ رغبت آئندہ جنم میں بصورت شوق کے ظاہر ہوتی ہے - کسی کو زیادہ شوق میٹھا کھانے کا ہوتا ہے - کسی کو مصالحہ دار ترشی کھانے کا ہوتا ہے - کسی کو راگ سننے کا - کسی کو گنجفہ شطرنج چوپٹ وغیرہ کھیلنے کا - کسی کو سونچی کبڈی کھیلنے کا - کسی کو کشتی لڑنے کا - کسی کو تیرنے کا - کسی کو دوڑنے کا کسی کو شکار کھیلنے کا - کسی کو سبزی ترکاری میوہ جات کھانے کا - کسی کو گوشت کھانے کا شوق ہوتا ہے - دراصل یہ شوق کیا ہے - پورب جنم کی عادت گرنتھی ہے - جسکو دوسرے معنوں میں سنسکار کہتے ہیں - اگر یہ شوق حد سے زیادہ طبیعت میں بڑھ جاتا ہے - تو اوسی طرح کے جانور بنجاتے ہیں - ہوا خوری والے شوقین طیور بنجاتے

Marfat.com

ہیں - بہت عمدہ لباس طرح طرح کے رنگین اور زیورات پہننے والے طاؤس بنتے ہیں کہ رنگا رنگ کا خوشنما بدن رکھتا ہے - تیرنے والے مچھلیاں مینڈک وغیرہ - گھر بنانے والے زنبور گھرین - بجڑا وغیرہ بنجاتے ہیں - کثرت شوق اور غلبۂ رغبت کا مزہ لوٹتے ہیں - جو تنا سخ نہیں مانتے - وہ قدرت پر ان امور کو ٹھونستے ہیں - مولوی روم کہتا ہے ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند ❊ مہر او اندر دلش انداختند

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

میرے نکات میں جو مضامین کئی دفعہ بار بار آجاتے ہیں - تو وہ نیا نیا لباس پہن کر آتے ہیں - جو اول لباسوں سے اونکا آنا ضروری اور موزون تہا غیر ضروری تکرار مضامین کا نہیں ہے - معترض انگشت اعتراض سے باز رہے - برکت عاجز -

امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح -

نکتہ

کوئی علم موسیقی کا مدرسہ کھولتا ہے - تو کان اندری کی خاطرداری کرتا ہے - کوئی بڑا کمرہ بناکر خوبصورت تصاویر لٹکا کر عجائب گھر بناکر قالین بچھا کر بیٹھتا ہے - اور خوبصورت مہ جبینوں کے کوچہ میں چکر لگاتا ہے تو آنکھ اندری کی خاطرداری کرتا ہے - کوئی باغ گلزار لگاکر گلاب چنبیلی موتیا سے اور عطر گلاب اکرناکے اندری کی خوشبو سے خاطرداری کرتا ہے - کوئی سیب - انگور آنب - ناشپاتی خربوزہ وغیرہ سے ذائقہ اندری زبان کی خاطرداری کرتا

Marfat.com

ہے۔ اسی طرح تو چاندی کی خاطرداری طوائف منگوانی سے کیجاتی ہو۔ مگر ہائے غضب آتم پرکاش کی تربیت کی جو بنام نہاد جیوآتما دیہہ کے گھٹ میں براجمان ہیں خاطرداری کی کوئی تدابیر نہیں کرتا۔ اگر مندر وغیرہ بناکر ٹل کھڑکا رہے۔ یا اذان دیدی تو آتم دیو کی کیا پوجا ہوئی ؎

بندگی تیری نہ کیجئے من لگا کر ایک بار * اسطرح پڑھیاں نمازاں جیویں کھوتی چرے

آتما دیو صرف برہم دیا کے پرچار سے راضی ہوتے ہیں۔ کہ اس دیا سے اونکو واقعی پہچانا جاتا ہے۔ اس برہم دیا کے پرچار کے لئے بڑی بڑی لائبریریاں کتب خانے۔ مندر۔ ست سنگ کے بنائے جانے اوچت ہیں۔ کہ پرماتما دیو پرسن ہوں اور سب مخلوق موکھش پاجائے۔ نرک سرگ کا ڈھکوسلا اٹھ جائے۔ آواگون کا دھندا مٹ جائے گنگا کے اشنان گنگا کے پانی

برکت عاجز متا وقت ایضاً

اکبر ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجے صبح۔

نکتہ

سچ بر تو سچ کماؤ۔ بناوٹ اور جھوٹھ کی کوئی بنیاد نہیں ؎

راستی موجب رضائے خدا است * کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

گورو نانکا اودک سچ سچ۔ جگ واسشٹ۔ گلستان۔ بوستان وغیرہ تصانیف سعدی۔ گنج حکمت۔ الکھ پرکاش وغیرہ تصانیف بشن سنگھ لعل الکھ دھاری۔ میری تصانیف ادیب الاعتقاد۔ دھرم پرکاش تحقیق روح۔ اور خصوصاً میرے بچنات ہر وقت پڑھتے رہو۔ مطالعہ میں لگے رہو۔ دنیا و دنیا سنور جائیگی۔ موکھش نجات حاصل ہوگی۔ ؎

Marfat.com

گر نیاید بجوشش رغبت کس ✤ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جس کسی جگہ کی آب و ہوا اچھی نہو۔ زندگی کا خطرہ ہو۔ ملیریا ستائے پیٹ خراب رہے۔ کھانا اچھا ہضم نہ ہو۔ گھبراہٹ ہو جائے۔ سستی نازل رہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن رزق وہاں کشائش سے ملے تو کوشش کر کے اُس جگہ کو چھوڑ دو اور ایسی جگہ رزق تلاش کرو۔ جہاں کی آب و ہوا اچھی ہو۔ اپنی اور قبائل کی جان کو خطرہ میں نہ ڈالے رکھو۔ جان ہے تو جہان ہے۔ .. .. رزق و افر موت کے بعد کیا فائدہ دیگا۔ رزق کا کام ہے ؎ رزق ہا روزی رساں پر میدہد۔

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ

دشمنی کا پیدا ہونا اچھا نہیں۔ جہاں دشمن پیدا ہو جائیں۔ وہاں سے فوراً مقام کرو۔ اگر ایک دشمن ہو اور چھوٹا سا ہو۔ تو اوس سے بھی بے فکر نہ رہو ؎ دشمن کہ گفت زال بارستم گرد ✤ دشمن نتواں حقیر دیچارہ شمرد

برکت عاجز۔ مقام امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجے صبح۔

مقام امرتسر وقت ۸ بجے صبح۔ تاریخ ایضاً

نکتہ

اپنے متوں پیاریوں کو بھی کبھی کبھی صدمات مالک پرماتما دیو پہونچا دیتے ہیں تاکہ دل شکستہ رہے۔ تکبر پیدا نہ ہو۔ جواد بارکی جڑ دہے ؎

Marfat.com

تکبر مکن زینہار اے پسر ۔ + کہ روزے زدستش رہائی مکن
تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ + بزندان لعنت گرفتار کرد
تکبر بود مایۂ مدبری ۔ + تکبر بود اصل بدگوہری

واسشٹ بھگوان بار بار اہنکار کو مارنے کی ہدایت فرماتے ہیں ۔ اگر موکھش چاہتے ہو ۔ تو اہنکار کو مارو یہ بڑا شترو ہے ۔

خویش را عریاں کن از فضل ای فضول + ترک خود گو تا کند رحمت نزول
خاک شو تا گل بروئد رنگ رنگ + در بہاراں کے شود سرسبز سنگ

برکت عاجز

امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء ۔ وقت ایک بجے بعد دوپہر

نکتہ

حسد ایک ایسا عیب ہے جس سے سوائے حاسد کے جلنے کے کسی کو حظ اوسکو نہیں پہونچتا ۔ جیسا کہ دیگر عیوب کام چیشٹا سے حظ نفسانی پرش کو ملتا ہے ۔ یا طامع اور حریص کو دولت یا شئی مطلوبہ نا جائز طور پر حاصل شدہ کا فائدہ پہونچ جاتا ہے ۔ یہ حسد دیوتا ظرف بشکل گنا ۔ یا آتش جاں گداز کے ہی ہیں ۔ اس نکمے عیب کو زینہار نزدیک نہ پھٹکنے دیں ۔

پیرہن پر ہی اوسود کہ تجربت + کہ از مشقت آں برہنہ

الحسد داء لا یزول الا بھلاک الحاسد او موت المحسود ۔ برکت

امرتسر ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء ۔ وقت ۹ بجے صبح

نکتہ

انسان گوشت خور کی اُستادی ۔ حضرت انسان ایسا اُستاد ہے کہ باز اور کتے چیتے جو جانوروں پرند چرند کو مارنے والے ہیں ۔ ان سے

Marfat.com

آشنائی گانٹھ بیٹھا ہی۔ انکو ہمراہ اپنے شکاری جانوروں کے طور پر رکھتا ہی۔ ان جانوروں سے بے گناہ جانور مرواتا ہے۔ کچھ آدمی بھی اسی قسم کے جانور بے رحم اپنے ہمراہ بطور ملازموں کے رکھ لیتا ہے۔ وہ میر شکار کہلاتے ہیں۔ اس طرح سے جانوروں کو مار کر اون کے مُردہ اجسام سے شکم پُری کرتا ہے۔ اور بہت خوش ہوتا ہے۔ جانور کو مار کر کامیابی سے بغلیں بجاتا ہی سے بیڑیاں موت گواراں ہاسا۔ سے ہُنس پیارے اور کھائیں کبابے۔ دیکھو ی لوگو یہ ہوتے خراب۔ تب مزہ پھیکا جب لیا جائیگا حساب۔ برکت عاجز

آئینہ

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اے پیارو لوگو جو تم اسقدر داغ نہیں رکھتے کہ اس شکار کھیلنے والے کو یہ سکھلائے کہ یہ پرلیش جہان وراثت روپ برہم ہے۔ تو اس شکار کھیلنے والوں پر یہ بہتان مت لگاؤ کہ دیکھو جی ایسا ماننے والی لوگ ناستک ہیں۔ خدا کو نہیں مانتے۔ اسی جہان کو خدا مانتے ہیں۔ جو جڑ روپ ستگر شتدا ہی۔

گر ندیدہ بروز شپرہ چشم ✤ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

برف کو برف جاننے والا پانی نہ جان سکے۔ اسکو کونسی نہ جان سکے تو اسکا کیا گناہ ہے۔ اوسکو اسقدر جیسے ہوئی اور تحقیق کا ماد سمجھے۔ کہ اس واقعہ اور حقیقت جہان کو معلوم کرے۔ وہ معذور ہے اسی واسطے سائیں بلھے شاہ جی کا قول ہے کہ بلھا کی جانا میں کون اکھوں تو اکھو آکھ جسکا دماغ بند ہے اور نہ پانی کا ایک گوشت نظر آتا ہے۔ تو شبوئی سے بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ اوس کے نزدیک مانند نوشبودار چیز نہیں ہے پس اے مہربانو تم جہان میں عجیب غریب

Marfat.com

کاری گریاں دیکھہ کر خدا کے وجود کو علیحدہ مان رکھو۔ اور اوس کو اپنے سے بڑے برہمانڈ کا مالک خالق کرتا ہرتا جان کر اوسی سے ڈرا کرو۔ اور اوسکو پوجا کرو۔ پریتی (محبت) بڑھا کر شبانہ روز سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اوسکی عبادت کیا کرو۔ ہر ایک چیز کی بناوٹ میں تم کو عجیب غریب کاریگری پائی جائیگی۔ اوس سے خدا کی ہستی کا قیاس پیدا کر کر جہان کو از خود بلا پیدا کنندہ کے موجود اور قائم نہ سمجھو۔

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

برکت عاجز

مقام امرتسر۔ تاریخ ایضاً۔ وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

جب مکان آباد ہوتا ہے اوس میں کوئی شخص سکونت رکھتا ہوتا ہے۔ تو اوس وقت اوس مکان میں کوئی چور۔ گھسے یا مکان کو آگ لگے یا سانپ نکلے تو وہ ساکن مکان شور مچاتا ہے۔ کہ چور ہے سانپ ہے آگ لگی ہے۔ لیکن جب مکان کو قفل لگا ہو۔ سنسان پڑا ہو۔ تو خواہ چور داخل ہو۔ خواہ آگ لگے۔ خواہ سانپ نکلے۔ کوئی آواز اوس مکان سے نہیں نکلتی ہے۔ اسی طرح جب آتما دیو جسم کے مکان سے تعلق اٹھا لیتے ہیں۔ جسم کو خواہ جلاؤ۔ یا دبوا دو۔ اُس سے کوئی آواز نہیں نکلتی ہے۔ حال بکار نہیں اٹھتی ہے یہ مکان بے مکین کے ہوتا ہے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جیسے خشک پھول میں خوشبو نہیں ہوتی۔ ایسے [illegible]

Marfat.com

آتما دیو نہیں ہوتے ۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ

جیسے سوپن اوستھا میں پُرش میں سرشٹی ہوتی ہے ۔ ویسے ہی برہم میں برہمانڈ ہے جیسے سوپن اوستھا کی سرشٹی ست ہے ۔ لیکن ست ہو کر بہاستی ہے تیسے ہی جہان ہے نہیں لیکن ست کی طرح بہاستا ہے ۔

برکت عاجز

امرتسر ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء - ۸ بجے صبح

نکتہ

انسان ایک طرف تو خدائی کا دم بھرتا ہے ۔ ادھر ایک کھی اسکی برتی کو خراب کر دیتی ہے ۔ صاحب جاہ ہے تو ایسا ہی ۔ عاجز ہے تو ایسا ؎ چو بردار ی از رگذر دو درا ✤ خورد پشۂ مغز نمرود را ۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

قشے بھوگ کے لئے پُرش استری کا اور استری پُرش کی محتاج ہے کیوں نہ ایسی برتی قائم کیجائے کہ احتیاج مابغیر اوٹھہ جائے ۔ ؎

ہر کہ شیراں را کند روباہ مزاج ✤ احتیاج است احتیاج است احتیاج

مجردی بحقیقت عظیم سلطنت است ✤ شنوز من تن آزاد خود بہ بند مساز

یک دو قطرۂ شہوت گر خاک بر سر او ✤ اسیر زن نتواں شد بسال ہا ئے دراز

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سکھپتی میں جیسا آنند ہے جہان میں اور کوئی ایسا آنند نہیں ہے انسان سکھپتی کے آنند کو سب آنندوں پر ترجیح دیتا ہے۔ جب گوہڑ ذرا دیر کو جگاتے ہیں۔ لڑنے کو طیار ہوتا ہے۔ بہت ناراض ہوتا ہے۔ کہ ایسے آنند میں خلل ڈالا۔ مشہور ہے کہ نیند چھوٹی بہن موت کی ہے۔ النوم اخ الموت۔ جب سکھپتی میں اسقدر آنند ہے۔ تو بڑی بہن کی گود میں کیوں بڑا بھاری آنند نہ ہوگا ؎

بقدر سکون راحت بود بنگر تفاوت را + دو دیدن رفتن استادن نشستن خفتن و مردن

معلوم ہوا کہ انسان کی سب دکھوں کلیشوں بے آرامیوں مصیبتوں کی جڑ [illegible]

[illegible] ہے۔ ان کو ہمیشہ بہت سلام ہے۔ ؎

[illegible] + فارغ بال آنکہ ازین جہاں [illegible]

[illegible] + ہر چند کہ بیند از نکس [illegible]

[illegible] + نہ تنہا زلف یار کا کچھ [illegible]

[illegible] + تجھے اس بلا میں پھنسا دیا

[illegible] + مرا [illegible] خوش بود

[illegible] + دائم تا از نیست [illegible]

برکات عاجز

مقام وقت صدور

نکتہ

مشہور ہے کہ کل اس من ہوت باوقاتہا ؎

تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست ✤ سودے ندہد یاری ہر یار کہ ہست

سب چیز اوقات معینہ پر تاثیر کرتی ہے۔ قبل از وقت اوس کے حصول کی اولاً دلی نہ کرنی چاہیئے۔ مولوی روم بھی فرماتا ہے ؎

رشتہ ایں مثنوی تاخیر شد ✤ مہلتے بایست تا خوں شیر شد

فصل بھی چھ مہینہ کے بعد پکتا ہے۔ بالغوں کے بچہ پیدا ہوتا ہے نابالغوں کے نہیں۔ کسی نے کیسا سودمند اور اچھا کہا ہے۔ ؎

روزہا باید کہ تا یک مشت پشم ✤ زاہدی را خلعتی گردد یا حمارے را رسن

ہفتہ ہا باید کہ تا یک پنبہ دانہ ✤ عابدی را خرقہ گردد یا شہیدے را کفن

ماہ ہا باید کہ تا یک قطرہ آب ✤ صفدری خیزد بمیداں یا عروسی گلبدن

سالہا باید کہ تا یک سنگریزہ ✤ در بدخشاں لعل گردد یا عقیق اندر یمن

قرن ہا باید کہ تا یک کودکے ✤ از درسِ علم ✤ عالم دانا شود یا شاعرِ شیریں سخن

عمرہا باید کہ تا گردونِ گرداں یک شبے ✤ عاشقے را وصل بخشد یا غریبے را وطن

پس اے عاشق صادق علم توحید کے طالب وصل الٰہی کے لئے کتنا زمانہ درکار ہے۔ اہل ہنود جنم جنمانتر حصول اس مدعا کے لئے کہتے ہیں جو صحیح معلوم ہوتا ہے

اللہ اکبر اللہ اکبر ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

میری کتاب کو پڑھنے کے مستحق صلح کل لوگ ہیں۔ جو کسی مذہب کے ہٹ دھرمی ہوں کچھ لاہ نہیں اوٹھا سکینگے۔ تب میرے نکات کو ہاتھ لگاؤ جب صلح کل شکر آؤ۔ چلا پلانا مذاہب کا طاق پر دھر آؤ۔ پھر آؤ۔ میں حسب قدر تجھ آپاں ڈوں۔ برکت رائے عاجز

Marfat.com

امرتسر وقت دوپہر بعد دوپہر

نکتہ

منتر کی سیتا - میرے خیال میں منتر کی ضرور تاثیر ہوتی ہے - منتر مجموعہ ایک ایسے الفاظ کا ہوتا ہے جو شئے متعلق منتر کے ساتھ بہت ربط رکھتے ہیں - ہم ظاہری حالات آوازیں، ایسی کیفیتیں دیکھتے ہیں کہ جنمیں اچھی بُری تاثیر ہوتی ہے - جب وہ آواز پُر تاثیر ہوتی ہے تو کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ منتروں کی کلام مُوثر نہووے - معمولی کلامیں تو مُوثر ہوں لیکن منتروں کی کلامیں مُوثر نہ ہوں - دیکھو جب غصہ سے بولا جاتا ہے تو مخاطب پر بڑا خلاف اثر پیدا ہوتا ہے - وہ گھبرا جاتا ہے - مضمحل ہونے لگتا ہے خوشامد لجاجت کرنے لگتا ہے - کبھی بھاگ جاتا ہے - اور اگر طاقتور ہوتا ہے - تو وہ بھی جھڑپتا ہے - مقابلہ کرتا ہے - غصہ کا جواب غصہ سے دیتا ہے - دشنام دہی سخت گوئی کیسی خراب اثر پیدا کرتی ہے - مار کٹائی کشت وخون پر نوبت لے آتی ہے مشہور ہے کہ جرح الکلام اشد من جرح السہام - اسی طرح پیار اور خوش خلقی سے تقریر کرنے سے بیگانہ ناآشنا غایت فرما ہو جاتا ہے - ؎ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش - ؎

ادب تاجے است از لطف الٰہی + بنہ بر سر ہر و ہر جا کہ خواہی

بچے پیار اور نرم آواز سے بہت ہی کرامت ہو جاتے ہیں، میٹھے اور معذرت کے بچنوں سے غصے فرو ہو جاتے ہیں - اور کتا پچکارنے سے لیٹ ہو جاتے ہیں - دور سے [illegible] بھاگ جاتے ہیں - سریلی آواز پر جنگلی ہرن عالم سکتہ میں ہو جاتے ہیں [illegible] کی آواز پر سانپ مست ہو جاتا ہے - بہت سے لوگ [illegible] اور بنسری کی آواز پر جمع

Marfat.com

ہو جاتے ہیں۔ پیچوں اور وعظوں و کہانوں کے موقع پر سیکڑوں اور دفعہ کی
کلام کئی سامعینوں کو وجد و حالت میں لے آتی ہے چیخیں نکلوا دیتی ہے
بہا دیتی ہے۔ زار زار رولا دیتی ہے۔ جب عام طور پر کلام ایسا اثر کرتی
ہے تو منتروں کی کلام کو بھی اسی طرح کی پُر تاثیر سمجھو۔ اوسکو بے اثر سمجھنے کی
کیا دلیل ہے۔ یہ کلام صیغہ تاثیر سے کیوں مستثنےٰ ہے۔ فافہم۔ برکت حاضر

مقام وقت ایضاً

نکتہ

حقیقت موت

زندہ جسم کے بعض حصے بتدریج ساکت (ساقط) ہو جاتے ہیں۔ زندگی
کی حالت سے بے معلوم سرتے جاتے ہیں۔ کوئی تکلیف زندہ جسم کو محسوس
نہیں ہوتی ہے۔ جیسے ناخن بڑھ جاتا ہے۔ انگلی سے اوپر ہوا کہ
ہوا۔ بال جو جڑھ کے اندر ہے۔ وہ تو زندہ ہے۔ جڑھ سے
ہو جاتا ہے۔ کٹوانے ناخن و بالوں مذکورہ سے کوئی تکلیف
اسی طرح جب کوئی عضو یا نصف بدن فالج سے یا کسی اور
تاثیر سے یا کسی اور طور پر اپنے فعل سے معطل ہو جاتا ہے تو کوئی
محسوس نہیں ہوتی ہے۔ اس سے برہما دیو والے
خود کو ذہن نشین کرایا ہے کہ کل جسم کے مرنے کی
کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے۔

حقیقت موت

اگر یک پردہ غفلت نبودے ۔ ہر جسم مرگ ہر دم مرگ صد ہزار
بلکہ موت سے کئی زخموں کی تکالیف سے نجات پیدا ہوتی ہے۔ پس موت

Marfat.com

آخری تکلیف دہ نہیں ہے۔ صرف خلق اللہ اوس کو دائمی مفارقت خویش اقارب کیوجہ سے خوفناک اور طوفان سمجھتی ہے۔ ورنہ مرنے والے کے لئے دکھہ دائمک نہیں ہے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

۳ر ستمبر ۳ر اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۴ بجے صبح در روشنی لالٹین

نکتہ

ہے مالک کا گمان ہے

چہ خواہی از من بیچیں بود ست + ہماں گیر نا بود بوم نخست۔
تبا دوم از خانہ چیز دمن + تو دادی ہمہ چیز دمن چیز تست
اگر یکدمت دہان بیگانگیت + طیا رہشت عالیاں بردرت دوتا
ز ایں تازہ کردن با قرار تو + نینگیختن علت از کار تو
کرا زہرہ آنکہ از بیم تو + کشا د زباں جز بتسلیم تو
وقتیکہ آپکی تعریف کرتا ہوں۔ کسی وقت آپ جناب عالی حضور مجکو فراموش نہیں ہیں۔ صرف میرا یہی کام ہے کہ میں آں حضور مالک خالق خود اور جملہ سرشٹی کو فراموش نہ کروں۔ سو آپ کو کچھ چھپا نہیں۔ میں آپکو کسی وقت فراموش نہیں کرتا۔ اور آپ کے جلال کبریائی سے ڈرتا رہتا ہوں۔ شب و روز و ہر شام و ہر بامداد چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے پاخانہ بیٹھے بول کرتے میتھ [illegible] ہوئے۔ آپ کو روشن ہے کہ میں کسی وقت آپکو فراموش نہیں کرتا ہوں۔ اے میرے مالک خداوند تو بر یادی از ہر چہ دارم بیاد۔ میں کسی وقت اپنی ڈیوٹی سے کوتاہ نہیں ہوں۔

Marfat.com

وو کار است با فرّ و فرخندگی ✤ خداوندی از تو ز ما بندگی
بلے کارِ تو بندہ پروردن است ✤ مرا کار با بندگی کردن است
نبود آفرینش تو بودی خدا ✤ نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا۔
نہ خلوت بدی کافرینش نبود ✤ نہ چون کردہ شد بر تو زحمت فزود

بر تقدیر بندہ بشر ہوں

سرشتِ مرا کافریدی زخاک ✤ سرشتہ تو کردی بہ ناپاک پاک
گر آسودہ ور نا تواں میزیم ✤ چناں کافریدی چناں میزیم

اگر کوئی بھول مجھ سے ہو گئی ہو تو

بمکن چو کردارِ خود کارِ من ✤ مکن کار با من چو کردار من
رہی پیشم آور کہ انجام کار ✤ تو خوشنود باشی و من رستگار
چناں گرم کن عزم را ئم بتو۔ ✤ کہ خرّم دل آئم چو آئم بتو

برکت عاجز آپکی رحمت کا امیدوار۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اے آفریدگار پروردگار خالق مالک کائنات۔ کتنا ہی کوئی عقل کا گھوڑا دوڑائے تیرے بھید کو پانا محال ہے۔ تو اپنی ہی کرپا سے جس بات میں ہمارا بھلا ہو۔ وہ کرتا رہو۔ فردوسی کیسا اچھا کہتا ہے ؎

یکے را ز چاہ اندر آری بماہ۔ ✤ یکے را ز ماہ اندر آری بچاہ
یکے را برآری وشاہی دہی ✤ یکے را بدریا بماہی دہی
یکے را برآری بچرخِ بلند ✤ یکے را کنی خوار و زار و نزند
ندانم آنست مہر و نہ دانم کین ✤ کہ یزداں توئی ای جہاں آفریں

Marfat.com

جہاں را بلندی و پستی توئی - ✣ ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی -
نانک - انت کارن کیتے بلا نہہ ✣ تا نکے انت نہ پائے جا نہہ -
بلہے شاہ - لکھاں گئی ہزاراں آئے ✣ اوسدے بھیت کسے نہیں پائے
گلاں تاں موسلے نال نئی ✣ پر کوہ طور چڑھا ہے

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

خاک از تو وہ کلاں بردار - جب علاج کرو بڑے حکیم کا کرو جب
بیٹھو داناؤں کی صحبت میں بیٹھو - ہے

صحبتِ دانا مثالِ کیمیا - ✣ زاں مسِ اعمالِ تو گردد طلا
گلے خوشبوئے در حمام روزے ✣ رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری - ✣ کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم ✣ ولیکن مدتے با گل نشستم
کمال ہمنشیں در من اثر کرد ✣ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم
صحبتِ صالح ترا صالح کند ✣ صحبتِ طالح ترا طالح کند
پسرِ نوح با بداں بنشست ✣ خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحاب کہف روزے چند ✣ پئے نیکاں گرفت مردم شد

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

مقام وقت ایضاً

نکتہ

خواہ کتنا چٹ پٹا کھانے ہوتا وہی ہے - جو خدا نے

Marfat.com

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ

دوست وہ ہے جو مصیبت کیوقت کام آئے۔ نہ کہ وہ جو چکنی چپڑی اُڑائے۔ ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ٭ در پریشاں حالی و درماندگی
دوست مشمار آنکہ در نعمت زند ٭ لاف یاری و برادر خواندگی

ایک صاحب نے دوستوں کے اقسام بیان فرمائے ہیں اور اُن سے برتاؤ کا طریق بھی ساتھ ہی بتلا دیا ہے۔ کیسے اچھے اشعار قابل عمل ہیں۔ وہو ہٰذا:۔

دلا یاراں سہ قسم اند ار ہدانی ٭ زبانی اندونانی اند و جانی
بنانی نان بدہ از در بدر کن ٭ تواضع کن بیارانِ زبانی
دلا یارانِ جانی را بدست آر ٭ زبہرش جاں بدہ ار میتوانی

مقام وقت ایضاً۔ برکت عاجز۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کمائی کس کی سہل ہے۔

۱۔ جو راہِ مولا دے۔

۲۔ والدین کو جو مجازی خدا ہیں بھینٹ کرے۔ والدین کی احسانات کا صلہ کوئی ادا نہیں کر سکتا ہے۔ والدین، آپ بھوکے رہتے ہیں اولاد کی شکم پُری جوں توں جس طرح ہو کر دیتے ہیں۔ آپ پالے (جاڑہ) مرتے ہیں۔ اولاد کو نگہا (گرم) رکھتے ہیں۔ سب سے مقدم اولاد کے آرام کا خیال مدنظر

Marfat.com

رکھتے ہیں - اسی دُھن میں سرگردان رہتے ہیں - ؎

شب چو عقدِ نماز بربندم ✤ چہ خورد بامداد فرزندم

ماں باپ کا سایۂ اولاد کے سر پر رحمت الٰہی سمجھا جاتا ہے ؎

من انگہ بسر تاج زر داشتم ✤ کہ سر در کنارِ پدر داشتم

۳- قبائل یعنی عورت اور آل اولاد کی پرورش کرے - ہمنے ایسے بہت دیکھے ہیں کہ پائے خاں بنے گھوڑوں پگڑیاں باندھے ؎ کامدار بوٹ پہنے چرب و ترکھاتے شاپین برانڈی اوڑاتی - یاروں دوستوں میں بیٹھ قہقہ لگاتے - لیکن گھر کی خبر نہ لیتے - باہر میاں پنجہزاری - گھر بیوی چھتراں دی ماری - اپنی شکم پُری کرتے اور پیٹ پر شکم سیری سے ہاتھ پھیرتے - عورت اور لڑکے بالے - اُنکی جان کو روتے ؎ مبیں آں بے حمیت را کہ ہرگز ✤ نخواہد دید روئے نیک بختی -

تن آسانی گزیند خویشتن را - ✤ زن و فرزند خود دارد بسختی

برکت عاجز مقام امرتسر پانچ کھڑک گئی

مقام امرتسر ۳ر اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۵ بجہ صبح

نکتہ

اے خلق تمہاری قسمت اچھی ہے کہ سعدی فرما گیا ہے اور مَیں تمہاری توجہ اوس طرف دلاتا ہوں - اگر حضرت موصوف کی اس امرت بانی پر کان دھروگے اور ان اشعار لآلی آبدار کا روزمرہ ورد کروگے تو تم گناہوں اور افراط تفریط سے بچ رہوگے - پھر تمہارے خانہ میں کیا شے ہے ان اشعار میں بے ثباتی عالم ہست آ گئی ہے - کوئی چیز جہان کی دل بستگی کے لائق نہیں - آں حضرت نے یہ توحیدی کتاب کر یا

Marfat.com

ہیں ہی ان لآلی توحید ارکو زیب رقم فرما دیا ہے۔ مگر ان پر کون توجہ دہی
بہت عالم لوگ فضیلت کے نشہ میں ہی سرشار اخلاق ناصریاں وجلالیاں
کے حفظ ادب میں مصروف رہتے ہیں۔ حضرت موصوف کے اشعار یہ ہیں ؎

مکن تکیہ بر روزگار ✤ کہ ناگاہ زجانت برارد دمار
مکن تکیہ بر نفس امارہ را ✤ کہ ناگاہ چو فرماں رسد جاں دہی
مکن تکیہ بر لشکر بے عدد ✤ کہ شاید ز نصرت نیابی مدد
مکن تکیہ بر ملک وجاہ وحشم ✤ کہ پیش از تو بود است وبعد از تو ہم
بسا پادشاہانِ سلطاں نشاں ✤ بسا پہلوانانِ کشور ستاں۔
بسا تند گردانِ لشکر شکن ✤ بسا شیر مردانِ شمشیر زن
بسا ماہرویانِ نوخاستہ ✤ بسا نوعروسانِ آراستہ
بسا نازنینانِ خورشید خد ✤ بسا خوبرویانِ شمشاد قد۔
بسا نامدار و بسا کامگار ✤ بسا سرو قد و بسا گلعذار
چو کردند پیراہنِ عمر چاک ✤ کشیدند سر در گریبانِ خاک
چناں خرمنِ عمرشاں شد بباد ✤ کہ ہرگز کسے زاں نشانے نداد
منہ دل بریں کاخ خورم ہوا۔ ✤ کہ بیبارد از آسمانش بلا۔
منہ دل بریں منزلِ جاں ستاں ✤ کہ ازوئے نہ بینی دلی شادماں
منہ دل بریں دیر ناپائدار ✤ زسعدی ہمیں یک سخن یادگار

برکت عاجز۔ مقام قت ایضاً

مقام اورسنہ ۵ بجہ صبح۔ تاریخ ایضاً

نکتہ

مشہور قول ہے ؎ کیا بھروسا ہے زندگانی کا ✤ آدمی بلبلا ہے پانی کا۔

Marfat.com

پس جیو بلبلا ہیں جو سنسار سمدر میں اوتپت ہوتے رہتے ہیں۔ بلبلا کا کام بِنس جانا ہے۔ اسی لئے جیو حباب آسا اوتپت ہوتے اور بنستے رہتے ہیں۔ دوام قیام کسی کو نہیں۔ بلبلا کی رنگت دکھائی۔ لہروں کی ترنگ دکھائی اور پہر پانی کا پانی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

مول منتر۔ برہم ست ہے۔ اور سب اِست ہے۔ ؎

قرارِ ہمہ ہست برنیستی۔ + توئی آنکہ بریک قرار ایستی

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

ہماری ہستی

در عدم بودیم اوّل در عدم خواہیم رفت + ایں تماشائی جہاں را مفت می بینیم ما

از بیابانِ عدم تا سر بازارِ وجود + مثلِ شئی کفن آمدہ عریانے چند۔

لائی حیات آئی قضا لے چلی چلے + اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

عاجز برکت۔ مقام وقت ایضاً۔

امرتسر۔ تاریخ ایضاً وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ

کامی پرش تیل پہلیل سے بدن کو چوپڑتا ہے۔ اس سے بدن کی پشٹی نہیں ہوتی نہ زندگی بڑھتی ہے۔ بدن کی پشٹی اور درازی عمر صرف برہم چرج سے ہوتی ہے۔ ویرج کو پات کرکے بدن کو خواہ کتنا ملے دلے دھوئے

Marfat.com

چوپڑے تھوتھا ہی رہیگا۔ جب نبوّ (لیموں) کو نچوڑلیں اور پھر دھودیں چوپڑیں تو کیا اوسکی جھوڑیاں ہٹ سکتی ہیں۔ تیسا ہی کامی پُرش کا حال ہے۔ تیل پہلیل سے بدن کا چوپڑنا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اوستہا کٹ گئی۔ خودکردہ را چہ درماں۔ کی ہُندا وقت وہانیاں کی ہُندا پچھوتانیاں۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اندریوں کے بہیئت مجموعی درست ہونے سے کام چلتا ہے۔ اگر ہاتھ آنکھ زبان کان درست نہوں تو لکھنا۔ پڑھنا۔ سُننا نہیں ہوسکتا ہے پس اندریاں قوت ادراک کی بڑی معاون و ممد ہیں۔ دماغ اکیلا کچھ ایسا کام نہیں کرسکتا۔ ایسا ہی تمام بدن بھی ارو گ ہو۔ روگ کے وقت بھی کچھ نہیں ہوسکتا۔ ؎

ایکہ دستت میرسد کارے بکن۔ ٭ پیش ازاں کز تو نیاید ہیچکار

برکت عاجز

امرتسر ۵ راکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح۔

نکتہ

مناجات الٰہی وضو (پنج اشنانان) کرکر پڑھنی چاہئیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا موقع سفر وغیرہ کا آجائے کہ پانی دستیاب نہ ہوسکتا ہو۔ تو ہاتھوں کو مٹی ملکر صاف کرلے اور مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں پر ظاہر کردوں کہ یہ تین اشعار ذیل مناجات استہوتر پڑھنے سے پہلے (ایسے موقعہ پر) پڑھ لے۔ خود وضو ہو جائیگا۔ اشعار یہ ہیں ؎

Marfat.com

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ✤ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

۲- اگرچہ کافرم یا بت پرستم ✤ قبولم کن خدایا ہرچہ ہستم

۳- من نگردم پاک از تسبیح شاں ✤ پاک ہم ایشاں شوند و در فشاں

اِن اشعار کو پڑھکر پہر خواہ کوئی وید منتر یا آیات قرآن شریف یا شبد گرنتھ صاحب یا کسی اور بزرگ کی فرمودہ مناجات وشنو سہنسر نام وغیرہ پڑھ لے۔ کوئی دوش نہوگا۔ مناجاتیں پڑہی ہوئی مقبول ہونگی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

مناجاتیں کیا ہیں۔ تین اقراروں سے درگاہ مالک میں جھکنا۔ اوّل اوسکی ذاتی صفات قائم بالذات سچدانند ہونے کا اقرار پیش کرنا۔ مثل ؎

نبود آفرینش تو بودی خدا ✤ نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا۔

قرار ہمہ ہست بر نیستی۔ ✤ توئی آنکہ بر یک قرار ایستی

پہر صفاتی صفتوں کا پیش کرنا مثل ؎

توئی گوہر آمائے چار آخشیج ✤ مسلسل کن گوہراں در مزیج

ز سردی و گرمی و از خشک و تر ✤ سرشتی باندازہ در یکدگر

چناں برکشیدی دلستی نگار ✤ کہ بہ زاں نیارد خرد در شمار

پھر اُس کی کرامتوں کا شکریہ پیش کرنا۔ مثل ؎

اے کریمی کہ از خزانۂ غیب ✤ گبر و ترسا وظیفہ خور داری

دوستاں را کجا کنی محروم ✤ تو کہ با دشمناں نظر داری

چناں پہن خوانِ کرم گستری ✤ کہ سی مرغ در قاف قسمت خورد

خدائے را ست مسلم بزرگی و لطف ✤ کہ جرم بیند و ناں برقراری دارد

Marfat.com

اِن اقراروں سے ذات الٰہی سے جوگ کرنا - مطلب توجوگ کرنے سے ہے
ایسی مناجاتیں جوگ کا ذریعہ ہیں یعنی ایک خریطہ یا لفافہ جوگ الٰہی کا خط
ڈالکر روانہ کیا جاتا ہے - اصلی مقصد نیت مناجات خواندہ یا استہوتر پڑھنے
والے کا دیکھا جاتا ہے - جیسا کہ فرمایا ہے - ؎

مابروں رانگریم وقال را - ✤ مادروں را بنگریم وحال را -
ناظر قلبیم گر خاشع بود - ✤ گرچہ گفت لفظ ناخاضع بود
موسیا ادا ب دانان دیگراند ✤ سوختہ جان و روانان دیگر اند

صرف دل کی حالت ہی دیکھی جاتی ہے - نزع کی حالت میں جسوقت
جوگ اور دھیان الٰہی کی زیادہ ضرورت ہے - بقول ؎ اوتپا کا ہے
کہیا انت متا سوگتا - صرف جوگ اور دھیان پرماتما کا ہی سنسار بندھن
سے چھوٹنے کیواسطے درکار ہے - اوسوقت زبان بند ہوتی ہے - مونہہ خشک
ہوتا ہے - کوئی لفظ مونہہ سے نہیں نکل سکتا - کیا ایسی حالت میں دل سے
مناجات نہ پڑھنی چاہیئے - میری رائے میں پاخانہ بیٹھے ہوئے پیشاب
کرتے ہوئے بھی اگر دل خدا کی طرف جُڑا رہے تو ایوگ (ناجائز) نہیں ہے
شریک کریا ہگنے موتنے کی ہوتی جائیں - یوگ آتمک کریا ہے - وہ الگ
ہوتی رہے تو کیا مضائقہ ہے بلکہ اچھا ہے کہ ایک لمحہ بھی یاد الٰہی سے دوری
مہجوری یا کسی قسم کی معذوری نہ رہے - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

انسان کو پانی فرض کرلو - خداوند تعالیٰ کو بھی ایک بحر زخار مان لو
انسان خودی کی سختی سے برف ہوا ہوا تو - جب یوگ محبت الٰہی سے

Marfat.com

بحر خاموشی میں پڑیگا۔ خود سختی دور ہو جائیگی۔ برف پانی گل جائیگا۔ پانی ہو کر پانی میں سما جائیگا۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

امرتسر ۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

دماغ ایک آلہ خیالات کا ہے۔ جب قوت ارادی سے (جو کہ آتما ہے) کل خیالات کو سنکوچ کر بے خیال ہو جاتا ہے۔ تو دماغ اپنے فعل خیالات کرنے سے معطل ہو جاتا ہے۔ باقی صرف آتما رہتا ہے۔ سائیں بلھے شاہ صاحب اسپر فرماتا ہے "ذرا خیال نوں چھڈ بے خیال ہو کھاں (دیکھ اندر چھپکر کون کھلوتا)" یہ آتما بلا انقسام و بلا تجزیہ واقعی ہونے کے محیط عالم ہے۔ جو جو اجسام (جو دراصل آتما کے ہی سنکلپی ہیں) اوس کے پرتو کے نیچے آتے ہیں نور گیان سے منور ہو جاتے ہیں۔ آتما بدستور محیط کل رہتا ہے۔ جز جز علیحدہ علیحدہ نہیں ہو جاتا ہے۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جب اور جسوقت بُری خیالات اور افعال سے طبیعت اوچاٹ ہو۔ تو اُن خیالات اور افعال کو قطعی طور پر اوسی وقت دوام کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ کسی آئندہ وقت پر ملتوی کرنا چاہیئے۔ کہ کسی مناسب وقت پر چھوڑا جائیگا۔ انکے چھوڑنے کا وہی وقت مناسب ہے کہ جسوقت طبیعت اون سے اوچاٹ ہو۔ ؎ درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقتاً یضاً

نکتہ

نیک خیالات یا نیک تعلیم کیطرف طبائع بہت کم رجوع ہوتی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اندریوں کے وشے جو مرغوب اور ملائم ہوتے ہیں (اور جو یہی سنسار کے قیام اور آواگون کا کارن ہیں) اِن خیالات اور تعلیم کیطرف رجوع کرنے نہیں دیتے۔ مرغوبات اور مطبوعات کا چھوڑنا کارے دارد۔ جتنا جتنا کم یا زیادہ بعض اشخاص کو نیک خیالات یا نیک تعلیم کیطرف راجع دیکھتو ہو۔ میرے نزدیک یہ امر اونکی جنم جنمانتروں کی صفائی حاصل کردہ کا ہے یکلخت نیک تعلیم وشے بہوگوں کے راغبوں کو مثل دلّے (دستک) کے لگتی ہے۔ آہستہ آہستہ (نیک تعلیم) اثر کرتی ہے۔ ؎

ایں دلِ دیوانہ را گفتم کہ عاقل شو نشد ✤ آں بآں طفل را میلِ سبق خوانی کجا

برکت عاجز۔ مقام وقتاً یضاً

مقام وقتاً یضاً

نکتہ

پرماتما پرمیشور کسی کو صرف حُسن صورتی اور کسی کو معنوی دیتا ہے۔ کسی کو دونوں بخشتا ہے۔ اخلاق حمیدہ والا بدصورت بھی ہو تو محبوب ہوتا ہے ؎

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت کو کیا کریں ✤ سُرخ و سفید مٹی کی مورت کو کیا کریں

سبحان اللہ۔ لفظ سُرخ کو اس شعر میں دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ اس چھوٹے سے مطبوعہ خوبصورت جانور کو جیسا کہ لباس خوبصورتی اُستاد ازل نے پہنایا ہے۔ ویسی ہی میٹھی اور سُریلی دل خوش کُن آواز بھی اسکو عطا کی ہے۔ اگر اس چھوٹے سے جانور کی حیثیت و ہستی کے لحاظ سے اسکو حسن صوری

Marfat.com

معنوی سے مزیّن اور متحلّی کہا جائے تو نا موزون نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

محتاج از چشم و دست و پا یا مریضان یتیمان اور ضعیفان قابل امداد ہیں۔ انکی امداد و دستگیری کے لئے متموّل اور اہل دول کا فرض ہے کہ ملک میں خیرات خانہ و پُورہا دس کھولیں۔ اور ملک کو پیشہ کے مشٹنڈوں کے دق کرنے والے سوالات اور بھیک مانگنے والے مکروہ اور دل آزار (لوگوں دآوازوں) سے بچائیں جو بزرگوں کے ناموں کے واسطے آل اولاد کی قسموں کے نعرے اپنی صدا میں لگاتے ہیں۔ اللہ رسول کے واسطے دیوتا کے واسطے۔ بھگوان کے واسطے ڈالتے ہیں۔ بیٹوں کو ہمراہ دیکھ کر کہتے ہیں کہ انکے تصدّق دو۔ یہ جیتے رہیں۔ ایسے بُرے طریق سے ناحق بھیک مانگتے ہیں جس سے دل بہت دُکھتا ہے۔ بعض اولیا بن کر کہتے ہیں کہ ہم کو دو گے تو مراد پاؤ گے۔ بیٹا ہوگا۔ درجہ بڑھیگا۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ تم تو قوت لایموت کے لئے کاسہ گدائی لئے پھرتے ہو۔ تمہارے تو ہیں یہ ذریعہ کیونکر ہے کہ دولت بیٹے سکھی کو بخشو گے۔ کیا خدا تعالےٰ کے تم سالے لگتے ہو ایسے مشٹنڈوں دست و پا کو معطل کئے ہوئے اشخاص کو محنت اور مزدوری لگانے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔

اس امر پر محتاجوں کے لئے خیرات خانے آرام کا ہیں اور پُورہ ہاؤس کھولی جائیں اور سلسلہ سوالات محتاجوں کا بند ہو جائے۔ مجھے ایک حکایت گلستان کی یاد آئی ہے جو بہت مناسب مقام ہے اور وہ یہ ہے

Marfat.com

"خواہندہ مغربی در صفِ بزازانِ حلب میگفت کہ اے خداوندانِ نعمت
اگر شمارا انصاف بودی وما را قناعت رسم سوال از جہان برخاستے"

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

نکتہ

مکھی اور مچھر بیماری لازمی اور متعدی ضرور لاتی ہیں۔ پسو اور کھٹمل بھی بہت جسمانی ضرر پہونچاتی ہیں۔ اِن سے حفاظتِ جسم لازم وضروری ہے کسی طرح کے پاؤڈر وغیرہ ایجاد کرو کہ اِن سے پناہ میں رہیں۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸۰ بجہ صبح۔

نکتہ

بیاس سوتر برہم شاستر کے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے سوتر ۱ میں مذکور ہے۔ کہ سگن اپاسک سرگ حاصل کرتا ہے۔ لیکن پر برہم جاننے والا گیانی پُرش برہم ہوجاتا ہے۔ ؎ با خاکِ کوئے دوست بفردوس نگریم۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر۔ ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸۰ بجہ صبح۔

نکتہ

چاروں اوستھا۔ جاگرت۔ سوپن۔ سکھپتی اور تُریا کی بہت بڑی اچھی اور عمدہ تشریح بیاس مہاراج نے برہم شاستر۔ برہم سوتر خود میں چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے دوسرے سوتر میں فرمائی ہے۔ بہت صاف دل چسپ اور پُرتاثیر سریع الفہم ہے۔ حکم ہوا کہ اِس سوتر کو پورا پورا اِن نکات کی کتاب

Marfat.com

میں درج کر دو۔ تاکہ موکھش کے بھاگی لوگ لابھ اوٹھاویں۔ حسب منشاء
پرماتما دیو تعالیٰ شانہٗ کے سوتر مذکور کو رقم کرتا ہوں۔ وہو ہذا۔ صفحہ ۲۰۰
دوسرا سوتر मुक्त प्रतिज्ञानात्
موکھش پدا سلئے اہم بہتر ہے۔ کہ ہر کوئی جاگرت اوستھا میں دیہہ کے آن
دیہا دک دھرم आन्ध्यादि کر کے جگت اور سپن
اوستھا میں پتر وغیرہ سے لیکر جو سنسار میں شوک ہیں سو کسی نہ کسی شوک کر کے
سپن اوستھا میں روتے ہوئے کی طرح اور جاگرت اوستھا کے دیکھے سنے سمجھے
پدارتھوں کے سنسکار سے متہیا سنکلپ بکلپ کرتا اور جھوٹے پدارتھ دیکھتا
اور سکھپتی اوستھا میں بنشٹ विनिष्ट مردہ کی طرح اچیت
अचेत استھت رہتا۔ مگر موکھش پنے سب بندہ سے
بنرمکت विनिर्मुक्त (تمام تر بری) شدہ سروپ چیتن
کر کے استھت رہتا ہے۔ چنانچہ دوسری شرتی مطابق شرتی مندرجہ سوتر
۱ کے اور یہ ہے:۔

स्वेन रूपेणा भिनिष्पद्यते स उत्तमः पुरुषः

اور اس شرتی سے مکت آتما کا پرتی گیان ہوتا ہے جو اپنے سروپ
کر کے برہم سہاد کو پراپت ہوتا ہے۔ اور وہی اوتم پرش ہے۔ جو شرتی
میں کہا۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

امرتسر ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۹ بجہ صبح

نکتہ

خیالاتِ فاسد کا پاٹھ کرتے وقت یا پاکیزہ خیالات لکھتے وقت آنا وہ

Marfat.com

مثال رکھتا ہی جو رکھیوں منیوں کے جگوں کے خراب کرنے کی عفریت اکہش رکھتے تھے - وہ شیطان عفریت وغیرہ شریرام چندر کی بان سے مارے جاتے تھے یہ خیالات جب آویں - شریرام نام کے جپ سے اِن کو مارو - جہنم واصل ہو جائینگے - کوئی تاثیر انکی نہ رہیگی - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

من میں آیا کہ تجھ سے ایسا پاکیزہ مقدس کام تحریر نکات کا لیا جاتا ہی ہر محنت کا اجر ملتا ہے - کیا تجکو کچھ نہ ملیگا - یہ محنت عبث جائیگی - حکم ہوا کہ ضرور انعام ملیگا - غلامانِ غلام نے آنسو بہا کر گذارش کیا کہ کوئی در انعام نہیں چاہیئے - کفر کافر را دہد دیندار را ۔ بھگوتی این بندۂ بدکار را - بہاونا کے مطابق بھگوتی جیو دینگی - غلامانِ غلام عاجز برکت ناچیز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کہیں خوشیاں ہوں شادیانے بجیں ✤ کہیں چاک ڈل کے ترانے بجیں -
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں ✤ کہ بہ داں توئی ای جہاں آفریں

برکت عاجز - عاجز سے عاجز

امرتسر - وقت پانچ بجہ شام - ۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء

نکتہ

میری قوت ارادی بابو پیارے لعل صاحب زمیندار بروٹھا کو علیگڈھ سے بعد قبائل کھینچ لائی - امرتسر میں آنکر درشن دئی - دوسرا نہ جوئیں نے بدیں امید بنوا رکھے تھے کہ وہ آوینگے تو آرام پا دینگے - آج اذنکو شرف

Marfat.com

حصول آرام کا بخشا - میرا یہ ارادہ بھی پورا ہوا - بابو صاحب نے خدا کی طرف سے سختیوں کو معشوقانہ امتحان بتلایا - اور ایک کتے کی جو ریل میں سوار تھا اور گھبرا رہا تھا - مثال دیکر آخر منزل مقصود پر پہونچ جانے کا تذکرہ فرمایا - قریب ۱ بجہ تشریف لائے تھے چار بجہ تشریف لے گئے - برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

امرتسر ۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

میرا پوتہ جیوا رام چھوٹا پسر حکومت رائے میرے پسر اکبر کا ہے - بعمر ۷ سالہ ہے - رات مجھکو کہا کہ میرے پاؤں پر خارش ہوتی ہے میں نے نازد (لاڈ) سے کہا کہ ایک رنبہ (ہینا) بنوالو اوس سے کھورکا کرو - پوچھا کہ رنبہ کیا ہوتا ہے میں نے کہا کہ گھاس کاٹنے کا آلہ آہنی ہوتا ہے کہا کہ اوس سے تو میرا پاؤں کٹ جائیگا - جہانوہ سے - ہاتھ سے - برش سے اور بیچھی کی ڈنڈی سے اور بہورہ سے کھورکا جاسکتا ہے - فوراً پانچ تدبیریں مذکور پاؤں کھورکنی کی مجھ سے اچھی بتلادیں - اوسوقت مجکو قول سعدی علیہ الرحمہ کا یاد آیا - جو یہ ہے ؎

گاہ باشد زپیر دانشمند + برنیائد درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودکے ناداں + بغلط بر ہدف زند تیرے

برکت عاجز

امرتسر - مقام وقت ایضاً

نکتہ

رکھی مُنی پتسوی لوگ جنگل باسی جو آگ کی دھونی اپنے پاس لگا چھوڑتی

Marfat.com

ہیں۔ اور بدن پر خاکستر مل چھوڑتے ہیں۔ اون سے فوائد ذیل سمجھ میں آئے۔ آگ کے رکھنے سے ۱۔ حرارت غریزی قائم رہتی ہے۔ دوم۔ آگ کے دھوئیں سے مچھر وغیرہ جانور کاٹنے والے بھاگتے ہیں جو جنگل میں بوجہ سبزی کی زیادتی کے زیادہ ہوتے ہیں۔ ۳۔ خود آگ سے جانور تُند بار۔ شیر چیتا۔ بھیڑیا۔ سانپ وغیرہ خوف سے نزدیک نہیں آتے۔ بدن پر خاکستر لگانے سے یہ فوائد معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۔ جاڑہ اور گرمی محسوس نہیں ہوتی خاکستر کپڑہ کا کام دیتی ہے۔ ۲۔ مچھر پسّو وغیرہ کا نیش اثر نہیں کرسکتا۔ ۳۔ زمین پر سونے سے جرم خاکی جو مضر ہوتے ہیں سرائتِ بدن نہیں کرسکتے۔ برکت رائے عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

امرتسر۔ تاریخ ایضاً۔ وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

اوسوقت کے لوگ موجود نہیں ہیں کہ جنہوں نے حالت وفات خداشناس بزرگان سعدی۔ مولوی روم۔ نظامی۔ جامی۔ نانک۔ کبیر وغیرہ کی دیکھی ہو۔ آیا ایسے بزرگان بھی دست موت سے کچھ دق ہوئے۔ کیا حالت نزع وکرب انپر بھی طاری ہوکر موجب بے چینی و بے قراری کا ہوئی۔ یا سکھالی سانسیں انکے دم نکل گئے۔ ایسے بزرگان ایسی سختی کے مستوجب نہیں ہوسکتے۔ میرا خیال ہے کہ انکو تکلیف نہیں ہوئی ہوگی۔ خدا انکا مددگار رہا ہوگا۔ کیونکہ انکو ہر دم خدا تعالیٰ کی حضوری رہتی تھی حافظہ شب رحلت من از بستر دم تا قصر حورالعین * اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم کبیر * جاں مرنے تھیں جگت ڈرے میرے من آنند + مرنے تے ہی پائے پورن پرم آنند۔ نانک۔ میری کنت نہ بھاوے چولڑا

Marfat.com

پیاری کیوں دہن چھیجے جائے ۔ حافظ ۔ خورم آں روز کریں منزلِ ویراں بروم ۔
ولہٗ ۔ چاک خواہم زدن ایں دلق ریائی چہ کنم ٭ روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم ۔
مولوی روم ۔ مرگ اگر مرد است گو نزدِ من آ ٭ تا در آغوشش بگیرم تنگ تنگ
من از و عمرے ستانم جاوداں ٭ او زمن دلقے ستاند رنگ رنگ
حافظ ۔ حجاب چہرۂ جاں میشود غبار تنم ٭ خوشا دمے کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم
چنیں قفس نہ سزائے منِ خوش الحاں است ٭ روم بگلشنِ رضواں کہ مرغ آں چمنم
چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ٭ کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بند تنم ۔

جب اِن بزرگان کے ایسے خیالات تھے تو ضرور انہوں نے خوشی اور مستعدی سے شریر کو تیاگا ہوگا ۔ برکت عاجز ۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد سب خون جسم کا پائزن (زہر) ہو جاتا ہے ۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ نہیں ہوتا ۔ ا ۔ اسوجہ سے کہ مُردے کے گوشت کو پرند خموشاں میں چیل وغیرہ مُردار خور جانور کھا جاتے ہیں ۔ اگر جسم پائزن ہو گیا ہوتا ۔ تو سب خورندہ جانور مر جاتے ۔ حیوانات چرند پرند کو ذبح کر کر گوشت خور آدمی کھا جاتے ہیں ۔ اگر مرنے کے بعد جسم پائزن ہو جائے تو پھر خورندہ آدمی کیوں نہ مر جائیں ۔ اور قبر کے کیڑے جو مُردہ لاشوں کو کھاتے ہیں ۔ کیونکر زندہ رہتے ہیں ۔ ایک اخبار میں دیکھا تھا ۔ کہ ایک ڈاکٹر نے کلورافارم سے [illegible] پھر کوئی دوائی اوسکی رگوں میں دیکر زندہ کر دی ۔ ایک جانور یا مُردہ آدمی کا پتہ یاد نہیں ہے ۔ اوسی ڈاکٹر نے سینہ چاک کر کر اوس کے دل کو انگلی سے حرکت دیدی تو وہ آدمی یا جانور آدھ گھنٹہ تک زندہ ہو گیا ۔ اگر بلڈ (خون) پائزن

Marfat.com

ہو جاتا ہے تو ایسے جانوران کس طرح زندہ ہو گئے - کئی وحشی آدمی بھی مُردوں کو قبروں سے اوکھاڑ کر وحشی ملکوں میں کھا جاتے ہیں - تو وہ کس طرح زندہ رہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعبیریں بلڈ (خون) کے پائزن ہو جانے وغیرہ کی درست نہیں ہیں - موت ایک مرضی الٰہی ہے کہ جسکا سر پیر کسی کو نہیں آیا

برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

مقام امرتسر تاریخ ایضاً وقت ۹ بجہ صبح -

نکتہ

خواجہ حافظ کی کلام نہایت ہی سحر خیز - دلربا - مؤثر ہے - یہ شُرتیاں خواجہ حافظ کا ہی حصہ تھیں - اِس قالب میں آکر حضرت واجب الوجود تعالےٰ نے وہ اشعار فرمائے - خواجہ صاحب کے زمانہ میں اونکی پدوی (رتبہ) کا کوئی شخص نہیں تھا - نہ خاص نہ عام جیسا کہ خود فرماتے ہیں ؎

محرم راز دلِ شید ائے خود ✤ کس نمے بینم ز خاص و عام را

حضرت سعدی اور نظامی کو پسند فرماتے تھے - انکی تعریف اپنے ساقی نامہ میں فرمائی ہے - برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

مقام امرت سر - ۸ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح

نکتہ

جب میں کسی بوڑھے آدمی کو طمطراق اور اکڑوں سے چلتے ہوئے دیکھتا ہوں تو یہ ضرب المثل درست پائی جاتی ہے کہ "رسّی سڑ گئی لیکن وٹ نہ گیا" العادت لا یردّ الا فی الموت - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

مَیں نے شروع کتاب میں بحوالہ آتم پُران لکھا ہے کہ ظہور کثرت میں آتما حصّہ حصّہ نہیں ہوتا ہے۔ ایک ہی اپنی ہستی سے پرکاش ڈالکر مختلف اقسام موجودات کو منوّر کر ڈالتا ہے۔ شری بیاس مہاراج کا سدھانت بھی یہی ہے۔ جیساکہ وہ اپنے برہم سوتر کے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے چوتھے سوتر میں فرماتے ہیں۔

अभि भावन दृष्टत्वात्

جو پر برہم کو پراپت وہ پر برہم سے پرتھک (علیحدہ) بیبھاگ کر کے نہیں رہتا۔ ابیبھاگ کر کے پر برہم میں شدہ سروپ ہوا۔ استھت رہتا ہے کیونکہ تت مسی तत्वमसि (ارتھ) سوتو ہے اور اہم برہماسمی अहं ब्रह्मास्मि (ارتھ) مَیں برہم ہوں ایسے مہاباک ابیبھاگ ابھیدتا۔ (ابھیدتا) کر کے ہی آتما کو دکھاتے ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سوتر چہارم مذکورہ کے آگے پانچویں سوتر میں آتما کی تعریف یوں رقم فرمائی ہے۔ ब्राह्मण जैमिनि रूप न्यासादिभ्य:

یہ آتما پاپ رہت ہے۔ ست کام ہے۔ ست سنکلپ ہے۔ ارتھات ایسے ایسے اُپ دیاس उपन्यास ہونے سے برہم راپت کر کے برہم بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے۔ جیمنی اچاریہ ایسا مانتا ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اسی دہیا اور پاد کے دسویں سوتر میں بحوالہ شرتی لکھا ہے کہ "جو برہم لوک میں جاتا سومن کر کے ہی سب کاموں کو دیکھتا ہے اور مانتا ہے۔ بدوان کے شریر میں اندریہہ نہیں ہوتی۔ یہ بادرائن اچاریہ کا مت ہے (یعنی قلب مومن میں الوہیت کا لقا ہو جاتا ہے) برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

امرتسر ۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

چند روز میں نوکر نے چند نقص کام میں کئے۔ خواب میں شب گذشتہ اپنی بڑائی اور تعریف کرنے لگا۔ میں نے اوسکو اوس کے سب نقص جتلادئے اس سے میں اس دنیا کے خیالات کام لوک میں ہمراہ لیگیا۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

صغر سنی میں شادی ہائے دختر و پسر دونوں کرنی نامناسب ہیں۔ کہ جسم اور قد و قامت بڑہنے نہیں پاتا ہے۔ ہمیشہ دائم المریضی کی شکایت رہتی ہے۔ شادی دختر کو نہ کرنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ نابالغی کی عمر میں نابالغ دختر کو ہم بستری سے بچایا جائے۔ شادی کردیجائے لیکن موکلاوہ کی جو رسم بنائی ہے اوسپر عمل کیا جائے۔ جب رجسلا ہو تب موکلاوہ دیا جائے۔ لڑکا دختر سے پانچ سال بڑا ہونا چاہیئے۔ ورنہ دو تین سال تو ضرور بڑا ہو۔ مرد موئے زنہار کے پیدا ہونے پر بالغ ہو جاتا ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

وید خدائی (الہی) کلام ہے۔ اس کے رچوں سے جکڑے ہوئے عورت مرد دوام کے واسطے بعد موت بھی شوہر عورت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے شادی بیوگان ناواجب۔ بیوہ کو صبر کر بیٹھنا اوچت ہے۔ اگر کوئی بیوہ نہ رہ سکے تو بجائے اسکے کہ جگہ بجگہ خراب ہو ایک اوس کے دل پسند شخص کے ساتھ چادر اندازی کرا دینی چاہئے۔ اس صورت میں اوس سے برت برتاؤ کا پرہیز نہ کرنا چاہئے۔ عام بدکاری کی صورت میں اوسکا مونہہ نہ دیکھنا چاہئے۔ ایسی عورت کے بطن کی آل اولاد ایسی ہی عورت کے بطن کی آل اولاد سے بیاہنے یوگ ہوگی۔ سوچی کی آل اولاد سوچی کے گھر لگے۔ ایسی کی ایسی کے گھر لگے۔ خلط ملط نہ کرنا چاہئے۔ چم چمیاراں متھے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

خوبصورت لڑکی کیواسطے خوبصورت صحیح القوٰی لڑکا تلاش کرنا چاہئے۔ ورنہ کسی ایک کے بدصورت ہونے میں آئندہ زندگی اُن کی فساد سے گذرے گی۔ اسپر ایک ہنسی کی مثال مشہور ہے۔ کہ بدصورت عورت نے خوبصورت شوہر سے کہا کہ تم مجکو دیکھتے ہو۔ صبر کرتے ہو۔ مَیں تمکو دیکھ کر شکر کرتی ہوں۔ پس مَیں اور تم دونوں بہشتی ہیں۔ کہ صابر شاکر دونوں بہشتی ہوتے ہیں۔ اس مثال کا کمال ادب کرتے ہوئے مَیں گذارش کرتا ہوں۔ کہ دل دونوں کا اس سمے (زمانہ) میں اس مثال پر عمل کر کر نہیں ملتا ہے۔ اور جوت پیزار ہوتا ہے۔ اگر ایک جیسے دُولہا دولہن ہوں تو خوب بن آتی

Marfat.com

ہے۔ بدصورت عورت بدصورت مرد کو ہی حوالہ کرنی چاہئے۔ رب ملائی
جوڑی اِک انہاتے اک کوہڑی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

ہمیشہ اوہم حیثیت کے گھر شادی ہونی چاہئے۔ تاکہ لڑکی کو لڑکا والہ کے گھر جاکر کچھ نئی اور عجیب بات نہ معلوم ہو۔ جیسا کہ پیکہ گھر کھاتی پہرتی جائے ویسا ہی سُسرال کے گھر دستور دیکھے تو تمام عمر اچھی گذریگی۔ کیونکہ عادت طبیعت ثانی ہو جاتی ہے۔ انقلاب گھبراہٹ اور حیرانی کا موجب ہوتا ہے۔ شیخ سعدی کی منظوم حکایت مشہور ہے۔ جو مختصراً یہ ہے ؎

پیر مردی لطیف در بغداد ✣ دخترش را بکفش دوزی داد۔
مردکِ سنگدل چناں بگزید ✣ لبِ دختر کہ خوں از و بچکید

اس بات کو دیکھ کر دختر کا باپ داماد کے پاس رونیا کی ہوا:۔ ؎

اے فرومایہ ایں چہ دندان است ✣ لب دختر نہ آنکہ انبان است

نتیجہ شیخ صاحب فرماتے ہیں:۔

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ✣ نرود جز بوقت مرگ از دست

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

مسئلہ مشہور ہے کہ اوّل خویش بعدہٗ درویش۔ اس مسئلہ کی ادب سے تعظیم کرکر میری گذارش یہ ہے کہ اگر خویش نابکار ہو تو پھر رفاہ عام میں صرف زر کردینا اچھا ہے۔ کہ عندالناس نیک نامی وعنداللہ ثواب ہو۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

پہلے کسی آل اولاد خویش واقارب یگانہ وبیگانہ سے اگر سلوک کیا جاتا رہا ہو اور وہ کرت گھن (ناسپاس بیوفا) نکلیں تو پھر اُن سے سلوک کرنا بند کر دینا چاہیئے۔ جتی نہاتی اونا ای پُن۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

امیروں کو امیروں میں غریبوں کو غریبوں میں سکونت رکھنی چاہیئے۔ ورنہ امیروں کے وسائل خوش گذرانی دیکھ کر غربا جلینگے۔ اور طمع کے سبب غربا کی عورات کی پاکدامنی مخدوش ہو جائیگی۔ اور اُمراء کو چوری چکاری کا غربا سے اندیشہ ہوگا۔ غربا پر بعض اوقات نامناسب سختی اور جبر امراء کی طرف سے بھی ہو جائیگا۔ جو نامناسب برکت عاجز

امرتسر ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

خواجہ حافظ بہت نکتہ ہائے رکھتے تھے۔ لیکن نکتہ فہم لوگ کم پاتے ہیں۔ یا نہیں پاتے ہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ نکتہ ہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اہل ہنود نے بعض ستاروں کے نام کئی پورانوں کے افسانوں کی رو سے رکھے ہوئے ہیں۔ قطب جنوبی کا نام اگست مُن۔ قطب شمالی کا نام دہرو بھگت

Marfat.com

دوستا رہی جو مابین قطب شمالی اور بنات النعش (دُب اکبر) کے ہیں ایک کا نام اوتم برادر دہرو بھگت اور دوسرے کو دہرو بھگت کا باپ کہتے ہیں۔ بنات النعش کو سپت رکھی کہتے ہیں۔ مشتری کو برہسپت اور زہرہ کو شکر مریخ کو منگل اور زحل کو سنیچر۔ عطارد کو بدھ۔ کہتے ہیں۔ چاند کو چندر منڈل اور سورج کو سورج منڈل کہتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے ستارہ کو جو سپت رکھیوں میں ہی ارندھتی کہتے ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ

جتنی معاش کی چادر ہو۔ اوسی قدر خرچ کے پاؤں پھیلائے تو دو کہی نہوگا ورنہ قرضہ اوٹھائیگا۔ قرضہ بہی جوئے کا دوسرا بھائی ہی سمجھو۔ اسکے مارے ہوئے بہی ریوڑی کے پھیر سے سود کی زیر باری سے خاندانوں کے خاندان تباہ ہو گئے عموماً سوخ والے اور محبتی ہی قرضہ دیتے ہیں۔ اُن سے محبت ٹوٹ جاتی ہے۔ مقروض کی قرضہ لیکر وہ آنکھیں نہیں رہتیں۔ جو قرضہ لینے سے پہلے تہیں۔ راجہ یدھشٹر کا جواب راجہ بل کو اسبارہ میں مشہور ہی۔ کہ قرضہ انہیں آنکھوں سے ادا نہیں کرونگا۔ اب جن آنکھوں سے لیتا ہوں"۔ القرض مقراض المحبت۔ جیتے ہووے پیار اوتہی نا دیئی اودہار۔ جو دیئے تا دیئی وسار۔ مشہور ضرب المثلیں ہیں۔ حضرت محمد صاحب صلعم نے اپنی امت پر یہ بڑا ہی خاص اوپکار کیا ہے کہ سود کو حرام قرار دیدیا۔ ایسی اس سے پہلے یا بعد میں کسی کو نہیں سوجھی۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

ایک مکوڑہ کو سردی سے ٹھٹھرے ہوئے چلتے دیکھکر مولا کریم کی سخت گیری واضح ہوئی کہ جیووں کو بغیر پاداش عملوں کے نہیں چھوڑتے ہیں۔ ایسے کیڑے مکوڑے مچھر مکھی کی جونوں میں اون کے عملوں کے پھل اُن سے بھوگواتے ہیں بدعمل لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ بدعملی کرکر بلا برداشت نتیجہ کے رہینگے ایسی حشرات الارض کی خراب زندگی کو دیکھہ کر عبرت پکڑیں ؎

از مکافاتِ عمل غافل مشو ۔ ✤ گندم از گندم بروید جو ز جو

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

پشو تو پشو ہیں ہی پر وہ انسان بھی جنکو پرارتھ کا گیان نہیں پشو ہی ہیں۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اس بات کا جان لینا ہی گیان ہے کہ یہ جہان ظاہری روپ پاپ کا ہے۔ اور ہنشان ستیا سا کھشی بہوت ابھیانی پرش ہونا ایشور بھگوان کا باطنی روپ ہے ؎

من و تو عارضِ ذاتِ وجودیم ✤ منشکہائے مشکوٰۃِ وجودیم

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

امرتسر مقام وقت ایضاً۔

نکتہ

کاش کہ ایسی دُوربین ایجاد ہو جائے۔ کہ جس سے ہم ستاروں کی آبادی دیکھ سکیں۔ تاکہ اُن منڈلوں کی مخلوقات کی خُوبی بدی راہ و رسم طریق۔ مذاہب ہمکو معلوم ہو جائیں۔ اور اون حقائق سے ہم افاضہ حاصل کر سکیں اور اون اصطلاحات سے ایشور کے گُن گاویں۔ مَیں پہلے بھی اوپر لکھ چکا ہوں۔ کہ دو چیزوں کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔ ایک دُوربین کو مکمل کر کر سیارات کی آبادیاں دیکھنی کی۔ دوم خلع بدی کے علم سیکھنے کی جس سے اپنی رُوح کو اپنی مرضی سے جسوقت چاہیں بدن سے علیحدہ کر سکیں۔ موت کے پنجۂ تصرّف سے حفاظت میں ہو جائیں۔ پس دُوربین کی ترقی میں کوشش بصرف زر و صناعی سے کرنی چاہیئے۔ اور علم اویش جوگ حاصل کرنا چاہیئے۔ تب دیکھو آنند۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ

ایک مکان و ایک بستی میں محبوس رہکر عجائبات عالم نہیں دیکھ سکتا و خیالات کا تبادلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ سیر ذریعۂ حصولِ کمالات ہے ؎

تا بدکان خانہ در گردی۔ ✤ ہرگز اے خام آدمی نشوی۔

اس لئے چھوت چھات ابنائے جنس انسانوں سے اوٹھا دینی چاہیئے۔ سوائے گوشت خوری کے اور ایک دوسرے مذاہب کے بزرگان کو بُرا کہنے کے اور پرہیز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ سفر اور غیر ملک میں آرام خورد و نوش سونے بیٹھنے کا چھوت رکھنے اور تعصب مذہبی رکھنے سے

Marfat.com

نہیں مل سکتا ہے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ اتوار وقت ۸ بجے صبح

نکتہ

پیاریو۔ بھائیو۔ سب سنسار ایشور اچھیا میں ہے۔ خواہ نخواہ کیوں چٹ پٹاتے ہو۔ مرضی آہی کے باہر کچھ نہیں ہوتا ہے جس طرح گذرتی ہے۔ گذار لو۔ آخر فنا۔ آخر فنا۔ ہماری مرضی پوری ہونی۔ ناممکن مجبوری مجبوری بے بسی معذوری ؎ دنیا نے کس کا راہِ فنا میں دیا ہے ساتھ + تم بھی چلے چلو یونہی جب تک چلی چلی

برکت عاجز

امرتسر۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۴ بجے شام

نکتہ

اناد کال سے اسی طرح چلا آتا ہے۔ کہ دنیا میں آکر کوئی سدیو کال قائم نہیں رہا۔ کون رہا ہے۔ نہ راجا نہ رانا نہ غریب نہ امیر۔ سب کو کال بھگوان نے گراس کر لیا ہے۔ تو کیوں چٹ پٹاتا ہے۔ نہ کوئی کسی کا پتر فرزند ہے۔ نہ کوئی خویش اقارب ہے۔ نہ مات پتا ہے نہ بھائی۔ بہن ہے نہ دختر ہے۔ نہ یگانہ بیگانہ ہے۔ جب اپنا سمجھ کر غارت میں سر پیٹتا چلاتا ہے۔ خواہ پوں کر خواہ پوں کر جس نے جل بسنا ہے جل ہی بسنا ہے۔ ایسی ہی اچھیا نارائن جی کی ہے۔ نا دوش ؎ غیر کی چیز میں دیا رکھنی بڑی سمجھی تھی عقل جو چھین لی اوس نے تو تب جانا کہ ہم نادان

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام و وقت ایضاً

نکتہ

جو چاہتا ہے مالک کرتا ہے جو کرے سو بھلا کر مانیئے۔ حکمت حکم جکائیئے
رضا میں سر جھکائیئے۔ ؎

بحق تسلیم شو تا وارہی ازاں و آں بدیں ٭ چو قطرہ محو دریا گشت دریا داند و کارش
؎ دیکھو نی دلبر کی کردا۔ نکل میتوں ٹہا کر دوارہی وڑدا۔ جو چاہے سو کردا

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح۔ دوشنبہ

نکتہ

پرماتما اپنے دربار سی وے۔ کسی کا محتاج نہ کری۔ منکھ کو چاہیئے کہ کیول
اُسی پرماتما کا آسرا بھروسہ رکھے۔ وہ ہی داتا ہے۔ اللہ غنی وکلنا فقراء
لبابہ ؎ دہر جیوڑیا ایک ٹیک لاہ بیگانی آس ٭ دہر گ تہاں کا جیویا
جنہاں پرائی آس۔ ؎

براں دارم اے داورِ کارساز ٭ کزیں با نیازاں شوم بے نیاز

برکت عاجز
مقام وقت ایضاً

نکتہ

حصول علم اور دیگر ہنروں سے ایک "قابلیت" انسان میں پیدا ہو جاتی
ہے۔ جس طرح تمام عمر میں اعلےٰ کام علم و ہنر کے انسان کرتا رہتا ہے۔ گو
ابتدائی مدارج صرف و نحو وغیرہ علم و ہنر کے باقاعدہ انسان کو یاد بھی نہیں
رہتے۔ اسی طرح سے میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ قابلیت جمی جمائی روح

Marfat.com

کے ساتھ اور جنم میں ہی چلی جاتی ہے جو باعث جلدی حصول علم و ہنر کا اُس جنم میں ہو جاتی ہے۔ جسکو آئندہ جنم کے ہم عصر ذہن کی رسائی بولتے ہیں۔ اور ایسے شخص کو ذہین اور زود فہم کہتے ہیں۔ ؎

چو شمع از پئے علم باید گداخت ✤ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کپٹی کون ہوتا ہے جسکا ظاہری وطیرہ باطن کے خلاف ہو۔ کپٹی بگلا بھگت ہے ؎

اوجل پنکھہ اوہین گت ایک چمرائی دیہان ✤ ہیں جاناں کوئی سنت جن زری پٹ کی کھان

ٹھگ لوگ اسی طرح کے موموں ٹھگنے ہوتے ہیں۔ ایسے اشخاص مسافروں کو بیل میں سرائے بڑاؤں میں مٹھائی زہریلی اشیاء کھلا کر بہت لوٹتے ہیں۔ ان سے بچو۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ

سب کاموں کو غفلت خراب کرتی ہے۔ خواہ دینی ہوں خواہ دنیوی ہوں۔ غفلت سے دُزد سرقہ کر کے لیجاتا ہے۔ سرمنا کر جمعرات بیچنی سے فائدہ ہے۔ لوٹا کر تحقیقات کرانی فضول۔ اپنا گھر رکھیئے تو کسی کو ؎ رخت را دُزدی بردچوں پاسباں ہوشیار نیست۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جو بڑی کام سے بعد شرماتا ہے ٹکروں۔ گوشوں میں چھپتا ہے۔ آنکھیں اونچی نہیں کرتا۔ سر جھکاتا ہے۔ وہ کانشنس (دانش کرن) آدمی کا عین ہے۔ جیسا کہ گیتا میں سری کرشن بھگوان نے فرمایا ہے کہ بناس پتی میں ہیں اور پھولوں میں سگندھ اور منکھوں میں راجا وغیرہ وغیرہ میں ہوں۔ اسی طرح عورتوں میں شرم حیا۔ عفت۔ مردوں میں سخاوت۔ شجاعت تہور وغیرہ عین انکا (آتما کا) ہیں برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

مشکل ہو جہ تو آساں ✣ آساں بتغافل تو مشکل۔

برہم سوتر ویدانت شاستر بیاس دیو جیو کا جو میں نے پڑھنا شروع کیا تھا بلا ناغہ آج سماپت ہوا۔ پہلے یوگ شاستر پاتنجلی منی کا ختم کیا تھا ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ✣ اگر خارے بود گلدستہ گردد

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

گورو نانک دیو مہاراج۔ ایشور۔ برہما۔ دیوی سے بالاتر خدا تعالےٰ کو سمجھتے اور اسکی اوپاسنا کرتے تھے۔ جیسا کہ اون کے قول سے روشن ہے۔ دہو ہذا:۔ گاویں تدہ نوں ایشور۔ برہما۔ دیوی ورسوہن سدا سوارے۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

تمام آسمان بہت دور ہماری گرد پھرتا معلوم ہوتا ہے لیکن ہیئت کہی اور دُب اصغر ہماری سر پر پھرتے ہیں۔ یہ ہیئت کہی جو دب اکبر کے تمام سی موسوم ہیں۔ اور دُب اصغر قطب شمالی کے ارد گرد ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہماری زمین کا مدار گردش انہی کے نیچے ہے۔ اور ہماری زمین سورج بھگوان کے گرد پھرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سورج بھگوان مع اپنے تمام نظام شمسی کے شکل الحائی کی طرف جسمیں دھرو بھگت (قطب شمالی) کا ستارہ ہے۔ جارہے ہیں۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

مرغ صبح ہونے سے پہلے اور بڑہ چنگ بھی اسی وقت اور سرخ بھی صبح ہونے سے پہلے ہی بانگ دیتے۔ پتا خیہ اور میٹھی بولیاں بولتی ہیں۔ اور کیڑیاں اور مکوڑی جنہوں نے اپنے سوراخوں سی قوت بویائی کے ذریعہ معلوم کرلیا ہے مشکل دشوار گذار جگہ پر جا پہونچتے ہیں اس سے واضح ہوا کہ پرماتما دیوتا ان جانوروں کے صبح صادق کے دریافت کرلینے اور مطلب پر پہنچ جانے کے قاعدہ خاص قسم کے علیحدہ ہی بنائے ہوئے ہیں۔ جو انسان کی دریافت کے قاعدہ سے نرالے ہیں اس لئے جیو جیو سے پرماتما دیو کا الگ الگ انتظام اور عطا ہے۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

امرتسر - ۱۵ر اکتوبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

سادہ کارن اشعار جو پُر مغز اشعار کے ساتھ ہوتے ہیں - وہ مثل نوکروں کے امیروں کے ساتھ ہوتے ہیں - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

عقل بڑی کہ بھینس - بڑی عقل والا - چھوٹی عمر کا - تھوڑی عقل والے بڑی عمر والے سے اچھا ہے - بزرگی بعقل است نہ بسال - برکت عاجز

امرتسر ۱۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ

بعض بزرگان کی تصانیف اور دساتیر وغیرہ بعض کتب آسمانی میں افلاک گردندہ کا ذکر کیا گیا ہے - جسکو دیکھکر افسوس ہوا کہ اس پارہ میں صحت کا لقار اون پر نہیں ہوا ہے - حکیم بطلیموس، ایسا عقیدہ رکھتا تھا اس کی کتاب تشریح الافلاک اسی مضمون پر ہے - کہ زمین کو ساکن مرکز آسمان کی گردش کا قرار دیتا ہے اور آسمانوں کو گردندہ بتلاتا ہے - پیاز کے چھلکوں کیطرح آسمانوں کو ہمدگر جڑا ہوا بتلاتا ہے اور سیاروں کو نیچے کے سات آسمانوں میں اور ثوابت کو اوپر کے آٹھویں آسمان میں جڑا ہوا بتلاتا ہے - ایک سادہ آسمان فلک اطلس سب سے اوپر بتلاتا ہے - آٹھوں نچلے آسمانوں کی حرکت مغرب سے مشرق کو اور نویں فلک اطلس کی گردش شرق سے غرب کو بیان کرتا ہے - تقاطع کے مقامات پر گرہوں کا ہونا بتلاتا ہے - ناویں آسمان کی گردش یوم بلیلہ ظاہر کرتا ہے -

Marfat.com

حکیم فیثا غورث اس کے خلاف آسمان کوئی نہیں مانتا۔ سیاروں ستاروں کو خلا د آکاش میں معلق اور گردندہ مانتا ہے۔ ہماری زمین کو بھی ایک ستارہ مانتا ہے۔ چاند کو ہماری زمین کے گرد پھرتا اور ہماری زمین کو بمعہ دیگر سیاروں وینس (شکر) مارس (منگل) وغیرہ کو سورج کے گرد گردش کرنا بتلاتا ہے۔ یہ پچھلا اعتقاد فیثا غورثی مشاہدہ دوربینوں کے مطابق درست پایا گیا ہے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سوامی صاحب میں گورو نانک دیو مہاراج جو سکھ مذہب کے اوّل گورو بانی مبانی ہیں۔ ایشور برہما دیوی چت گپت (کرامات الکاتبین) سدھوں ویدوں تیرتھوں کو مانتے ہیں۔ جپ جی صاحب آپکی بہت متبرک اور مقدس بانی (کلام) ہے۔ ویدوں کو اوس میں ہتھیار یعنی آلات اصلاح نفس ناطقہ کا بتلایا ہے۔ دیکھو یہ فقرہ جناب ممدوح کا "اہرن مت وید ہتھیار بہو کہلاں۔ اگنی تپتا دا بھانڈا کھڑ لیے امرت تت ڈھال" ست (عقل) کو اہرن بنایا ہے اور ویدوں کو ہتھوڑہ چھینی زنبور وغیرہ بھانڈا طیار کرنے کے آلات بتلایا ہے۔ (اور کسی کتاب آسمانی زبور توریت انجیل وغیرہ کا ذکر بطور ہتھیار کے نہیں فرمایا ہے) خوف خدا کو کھٹالن۔ تپ یعنی ریاضت کو اگنی بتلایا ہے۔ امرت کا بھانڈا یعنی زندگی ابدی کا بھانڈا اس سے طیار ہونا فرمایا ہے۔ جیسا کہ خواجہ حافظ نے فرمایا ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سائیں بابا شاہ بھی فرماتے ہیں۔ بلھے شاہ اساں مرنا ناہیں مرگیہ کوئی

Marfat.com

ہور - پس جبکہ گورو نانک دیوجی مہاراج ویدوں کو مُصلح خصائل ذمیمہ اور گیان کا پرکاشک بتلاتے ہیں تو کیسا افسوس ہے کہ آجکل کے نوین سکھ واتما ویدوں کی مرجاوا قائم نہیں رکھتے - اودلنگھن کرتے ہیں - شادی جو بیدرچوں سے ہونی ضروری ہے اوسکی پرواہ نہیں کرتے - گرنتھ صاحب کو درمیان میں رکھ کر گرنتھ کے شبدوں سے بیاہ کردیتے ہیں - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

قول حافظ علیہ الرحمۃ ذیل کا مطلب ہے

چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ✤ کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بند تنم

کا مجکو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ چونکہ میں جوشدہ آتما نرنکار ہوں بطور اگنش بہاگ (جزو) کے متعلق جسم خاکی ہوکر جسم میں پھنسا ہوا ہوں - فضائے عالم قدس یعنی حالت اطلاقی واجب الوجود میں کس طرح طوف کروں - یعنی کس طرح آتما آزاد کے طور پر ہوجاؤں - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

قول شاعر ؎ خوبی ہوگے بادفا ہووے ✤ مَیں نہ مانوں اگر خدا ہووے

میری تک بندی

لحم خور ہوکے بُدیا ہووے ✤ مَیں نہ مانوں اگر خدا ہووے

مانس کھاکر کے من صفا ہووے ✤ مَیں نہ مانوں اگر خدا ہووے

برکت عاجز

Marfat.com

نکتہ

عورت نافرمان۔ آپ ہودی بدزبان زندگی شوہر کا وبال ہوتی ہے۔ مانو شوہر اوسکا زندہ درجہنم ہے۔ اسکے سوا چارہ نہیں ہے کہ ایسی عورت سے دستکش ہو جائے۔ ایسا گرہست ترک ہے ؎

زینہار از قرینِ بدزنہار ✤ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

نکتہ

جس روز پورنماشی ہو۔ چاند طلوع اور آفتاب غروب بوقت شام ہو۔ چاند سے لیکر آفتاب تک خط استوا سمجھو۔ خط استوا کہکشان کو کاٹ جاتا ہے پروین اور دُبران کے ستاروں کے بیچ سے گذرتا ہے۔ آگے شعریٰ الشامیہ اور توام کے ستاروں کے درمیان ہوتا ہوا قلب الاسد ستارہ کے پاس سے گذرتا ہے۔ جو شخص چند راتیں آکاش میں دیکھتا رہے۔ خط استوا برسات کی بدلیوں جل ثور جوزا سرطان اسد وغیرہ سے ضرور واقف ہو جاتا ہے۔

نکتہ

[illegible]

نکتہ

آکاش میں اندھیرا ہے تاریک سیاہ معلوم ہوتا ہے۔ نیلا پن نہیں ہے نیّر اعظم کی سفید روشنی اور سیاہ تاریکی آکاش کی ملکر نیلا پن بھاستا ہے۔ دیگر نیّروں۔ چاند۔ شکر۔ برہسپت۔ شعریٰ الیمانیہ وغیرہ کی روشنی سے آکاش سفید بھاستا ہے۔ بڑے نیّروں کے قریب مثل آفتاب کی نزدیکی کے نیلا بھاستا ہوگا۔ اگر کوئی آکاش میں اڑنے کی طاقت حاصل کر سکے تو بہت لطف دیکھے۔ کہیں اندھیرا۔ کہیں تھوڑی روشنی سفید۔ سرخ۔ سبز وغیرہ اور کہیں بہت پرکاش اور آکاش کو نیلا دیکھیگا۔

امرتسر ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

آودم درِ دور کا ناش۔ آدمی کو چاہئے کہ سب سے پہلے پراتاکال دشا پانی ہوکر اشنان کرلے اور پرشاد چھک لے۔ اوّل طعام بعدہٗ کلام پھر تمام کاج دنیا کے کرے۔ تب بہت سکھی رہیگا۔ ورنہ ناوقت دشا پانی اور اشنان کرنے سے اور بے وقت کھانے سے صحت خراب ہو جائیگی۔

نکتہ

آلہی آواز سب پسو پنچھیوں انسانوں کی ایک ہی ہے جو قدرتی طور پر من سے نکلتی ہے۔ زبان پر آکر جدا جدا قالب پہن لیتی ہے۔ پانی پینے کے لئے سب چشمہ آب پر چلے جاتے ہیں۔ پیکر پانی پینے سے پہلے بعضے انسان حیوان آواز نکالتے ہیں۔ انسان کوئی ماء کہتا ہے۔ کوئی پانی کہتا ہے۔ کوئی آب کہتا ہے کوئی واٹر کہتا ہے۔ جب کسی ایک انسان کی بولی دوسرا انسان نہیں سمجھتا ہے۔ جیسا گونگا اشارہ سے ہاتھ مونہہ کے آگے رکھکر پانی کی خواہش بتلا دیتا

Marfat.com

ہے۔ اسی طرح مختلف بولیوں والی انسان ایسے اشارات سے اپنی بولی خواہش پانی کا مطلب سمجھا دیتے ہیں۔ پیٹ پر ہاتھ رکھکر غریبانہ مونہہ بنا کر بھوکھ کو بتلا دیتے ہیں۔ دودھ کو اس اشارہ سے کہ جیسا کہ ہاتھوں سے دودھ دوہا جاتا ہے۔ دودھ کے حصول کی خواہش یعنی اپنی بولی بتلا دیتے ہیں۔ بیقرار لوگ درد اور تپ کی صعوبت ہائے ہائے کرنے کی بغیر بے چینی کے طور پر بتلا دیتے ہیں۔ بچھو بچھی بھی ایسے سول وغیرہ بے چینی سے بتلا دیتے ہیں جاڑے میں جانور بچھو بچھی سکڑنے ٹھٹھرنے سے دلی خواہش اپنی بولی بتلاتی ہیں۔ جو سب سمان ہے۔ کل انسانوں مختلف زبانوں والوں کا ہنسنا رونا ایک ہی آواز رکھتا ہے۔ پس قدرتی اور نیچرل آواز اور بولی سب انسانوں حیوانوں بچھو بچھیوں کی ایک ہی ہے۔ زبان پر آکر سرشٹی میں جدا جدا لباس پہنتی ہے

[illegible] سے ہمنے اصلی کلام آپنی کو دیکھ لیا۔ اسی بولی کو پرماتما دیو دیکھتے [illegible] ناموں رانگریم۔ مثال را + ۱ دروں را بنگریم دال ۱۲

[illegible] دوہا ہے۔ [illegible] خوش کو بہت [illegible] غریبوں اور بیواؤں کی فریاد رسی کی بابت ہندو پورانوں اور اہل اسلام کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مثلاً ہندوؤں کی مثالیں۔ مرگ نار کی سہائتا پھندک سے پرہلاد بھگت کی رکھیا ہتھ چھوڑ کر ہرناکش سے نرسی بھگت کی ہنڈی کارنی دروپتی کی لگن نیند [illegible] دوداس کو چھڑا بندہ کر جاڑا سے بچانا۔ سدھنا کو گرم کڑاہ تیل سے بچانا۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مسلمانوں کی مثالیں خلیل پر آگ کا گلزار [illegible] مولوی روم کا قصہ ؎ مرغکے بر شاخ بے برگ نشست [illegible] صاحب کماں تیرے بدست [illegible] وغیرہ وغیرہ ہیں۔ یہ سب مثالیں اپنی بولی کی ذریعہ فریاد رسی کی ہیں جو تم کو بتلا دی گئیں +

Marfat.com

مقام امرتسر - وقت ۷ بجے صبح - ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء

سنسکرت

جو کلا دیکھنے میں آتی ہے وہ ضرور بگڑ جاتی ہے - قالب انسانی بھی کلا ہے ضرور بگڑ جائیگا - مگر ایک بات ہے کہ جس نے پرمارتھ سدھ کر لیا - خواہ اوسکی کلا جیسی بگڑ بھی جائیگی - مگر اوسکے مقصد زندگی کے حاصل کر لینے سے وہ کلا بگڑنے کے نقصان سے بچگیا +

سنسکرت - شری مہاراج رامچندر جی کے ایشور کے اوتار ہونے کے متعلق تین دلائل میرے پاس ہیں :- ۱ - آنحضور باپ کے بڑے مطیع اور فرمانبردار تھے - ۲ - اوس زمانہ میں وہ ایسے شدھ زور رکھتے - کہ کوئی اور نہ رکھتا - اور اوسکا نشانہ تیر کبھی خطا نہیں جاتا تھا - ۳ - کتاب رامائن وسشٹ کی بنیاد والمیکی نے ڈالی - گیان کا ساگر دنیا میں بہا کر بہو لوگ کے تو اسمیں کوتاہی فرمادیا - اگر وہ اپنے آپ کو بعمر سولہ سالگی دنیا سے اوجھل نہ فرماکر بیراگ پرکرن اپنے کمنڈل واک نہ فرماتے - جو پرکرن خود ہی ایک بے نظیر اصول ہے - تو اگلے پانچوں پرکرن شری مہاراج وسشٹ جی نہ فرماتے اور تمام دنیا میں بعد موجودگی اس کتاب کے گیان کا سورج نمودار نہ ہوتا - اور اگیان کے اندھیرے میں تمام مخلوق ڈوبی رہتی +

سنسکرت

اشنان کرنے اور پینے کی غرض سے قدرت نے اپنا قانون واضح فرمایا ہے - گرمیوں میں کنوؤں کا پانی ٹھنڈا اور سردیوں میں کوسا (نیم گرم) ہوتا ہے - قانون قدرت یہ سکھلاتا ہے کہ تازہ پانی ہر موسم میں پیو - اور اسی سے اشنان کرو - جو کوئی قانون قدرت پر عمل کریگا - اوس کی

Marfat.com

صحت کبھی نہ بگڑیگی ؛

امرتسر ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء - اتوار - وقت ۸ بجے صبح

نکتہ

گورو تیغ بہادر صاحب ناوائں گرو سکھوں کا رام کا بہگت تہا انکی بانی میں رام جیو کا بہت ذکر ہے - مثلاً سب کا داتا رام ہے - دوسر ناہیں کوئے " اور " جن نانک جگ جانو متہیارا رہہ رام شرنائی " اگر معترض کہے کہ رام کے معنے رمی ہوئے کے ہیں - جو ایشر سے مراد ہے - کہ ہر ایک میں رما ہوا ہے - شری مہاراج رام چندر جیو دشرتھ مہاراج کے کمار سے مراد نہیں ہے - تو اسکے جواب میں دیکھو گورو مہاراج موصوف کا صاف قول کہ " گہونا نانک اس بپت میں ایک ٹیک رگناتھ - شری مہاراج رام چندر راگہو بنش میں تھے - اسی لئے آنحضور کا نام رگناتھ اور رگہبیر مشہور ہے - اس قول سے تو صاف ثابت ہوگیا - کہ گورو تیغ بہادر مہاراج شری مہاراج رامچندر جیو کے ہی اپاسک تھے - جو دشرت مہاراج کے ٹیکا دیہ اکبر تھے جنکو تمام سناتن دہرمی اہل ہنود خدا تعالیٰ (وشنو بہگوان) کا اوتار مانتے ہیں - اور یہ غلامان غلام انہیں حضور کا خاص اوپاسک ہے - پس سکھ بہائیوں کو اوتاروں میں شردہا رکھنی چاہیئے ؛

نکتہ

سنسارکی جیو ایشور کے کلپت ہیں - یعنی ایشور کے سنکلپ سے پیدا ہوئے ہیں - پرکرتی جسکو مہولائے عناصر کہتے ہیں - ایشور کا سہاوے ہے خواہ سنکلپ ہے - ٹھیک شیو کی سرشٹ کی طرح یہ جیو ہیں - جیسے اپنا شریر اور اپنی سپن سرشٹ والے دیگر جیووں کے شریر سپنے کا شخص سپنے میں رچ لیتا ہے

Marfat.com

اوراون سب سے آپ ہی تعلق جیو آتما ہونے کا پکڑ کر اونکی کریا کرتا ہے۔ خود بولتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ اور اور جیو بھی اوسکی سین سرشٹ کے چلتے پھرتے اور دیگر کام کاج کرتے ہیں متکلم بن کر اپنی کلام سین والا شخص سناتا ہے۔ مخاطب بنکر خود جواب سناتا ہے۔ وہ متکلم پھر وہ جواب سنتا ہے۔ اسی طرح ردوکدح ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح دنیا کے سب جیووں میں جو ایشور کے کلپت ہیں خود ایشور پرماتما کہیں متکلم کہیں مخاطب سامع بنے ہوئے ہیں غرضیکہ سب سرشٹی کا ادھشٹان پرماتما دیو ہیں۔ جیسے سوپن سرشٹی کا ادھشٹان سوپنے والا جیو ہوتا ہے۔ جیووں میں وہی سبھاو ہیں جو ایشور میں ہیں۔ کیونکہ جیو ایشور انش ہے جیسے سوپن سرشٹی ہے نہیں انہونی بھاستی ہے ویسے ہی یہ سرشٹی جسمیں ہم تم ہیں ہے نہیں انہونی بھاستی ہے ؛

نکتہ

ہم اس طرح کا بہشت دوزخ نہیں مانتے جس طرح کہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جسد عنصری چھوڑنے کے بعد مطابق اعمال کے بہشت و دوزخ میں جیو جاتے ہیں۔ ہم نے پہلے نکات میں انتظام عالم کو قائم رکھنے کی غرض سے بہشت دوزخ کو روچک بھیانک دو اک بیان کیا ہے۔ ہم نے کہا ہوا ہے کہ ہم پرتکھش دادی ہیں۔ کسی فرضی چیز کو نہیں مانتے۔ اسی لئے ایسے بہشت دوزخ کو نہیں مانتے جیسا کہ عالم غیب میں بہشت دوزخ کا ہونا لوگ مانتے ہیں۔ ہم اسی دنیا میں بہشت و دوزخ مانتے ہیں۔ جنم کا ہونا اور لوگ بہشت و دوزخ بھگتنے کے بعد مانتے ہیں۔ ہم جنم ہونے کے بعد بہشت و دوزخ کا ہونا مانتے ہیں جو پرتکھش ہے۔ اوستھا کے حصوں بالکپن جوانی۔ بڑھاپے میں بہشت اور دوزخ انسان حیوان بھوگتے رہتے ہیں۔ جو بیان کیا جاتا ہے کہ سانپ۔

Marfat.com

اٹھوئیں۔ زنبور وغیرہ جانور پاپیوں کو کاٹتے ہیں۔ سو جنکو اس دنیا
میں کاٹتے ہیں سمجھو کہ وہی اس سزا کے مستوجب ہیں۔ جو ہڈی گوہ کی ٹوکری
اوٹھاتے ہیں۔ میلہ موہریاں صاف کرتے ہیں۔ یہ اسی سزا کے مستوجب ہیں
جو قید ہوتے ہیں۔ بیڑیاں ہتکڑیاں آہنی اونکو پڑتی ہیں۔ یہ اوسی دوزخ
کے زنجیروں کے جکڑے ہوئے ہونے کی مثال ہیں۔ جنکو دوزخ والے مانتے
ہیں سخت رنج سے جلتا کڑاہی میں تلے جانے اور گرم تھموں (ستونوں)
کے ساتھ باندھے جانے کی مثال ہیں۔ بعض پاپیوں کا گوشت جو کیڑے کوڑے
جانور کھاتے ہیں۔ ملیریا اور طاعون کے جرموں سے مراد ہے۔ بعض پشتارہ
بوجھاں اوٹھاتے محنت سے عرق عرق ہو جاتے ہیں۔ دھوپ جاڑا میں کام
کرتے ہیں۔ باسی ناقص غذا کھاتے ہیں صعوبت اوٹھاتے ہیں۔ بعض جیو
جانوروں کے جسم میں مُردار جانوروں کے ترکتے ہوئے سڑے گلے کرم چلے
ہوئے مانس کھاتے ہیں۔ بعض پرانا بھی کھا جاتے ہیں۔ یہ دوزخ کی مثالیں
ہیں۔ اس کے معکوس اچھی غذا کھانے والوں اچھے لباس پہننے
والوں۔ تندرستوں۔ مخمل کے گدیلوں۔ قالینوں۔ نواری سوتی پلنگوں۔
گاؤتکیوں پر آرام کرنے والوں۔ گاڑیوں پر سواری کرنے والوں۔ باغ
باغیچہ گلزاروں میں نواس کرنے والوں۔ خوبصورت عورات کے وصل
حاصل کرنے والوں کو بہشتی سمجھو۔ ایسی عورات ہی [illegible] مراد ہیں۔ ایسے مکان مذکورہ ہی باغ ارم ہیں۔ پہلا [illegible]
ہوئے۔ اچھی کرموں کے کرنے والوں اور [illegible]
کے کرنیوالوں کی اگلے دور میں سیر معکوس ہوتی ہے۔ اسی کی جانب اشارہ
ہے۔ کہ نرکوں راج۔ راجوں نرک۔ برکت ماجد

Marfat.com

امرتسر ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء - سوموار وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ

انسان کو صوفیاء عالم صغیر نمونۂ عالم کبیر کہتی ہیں۔ پسینہ اور آنسوؤں کو بارش۔ ہنسنے کو بجلی۔ ہڈیوں کو پہاڑ۔ رگوں کو دریا۔ بالوں کو درخت اور گھاس۔ آنکھوں کو چاند سورج۔ تنفس کو ہوا۔ جسم کو زمین وغیرہ وغیرہ کہتی ہیں۔ یعنی انسان چھوٹا دیاٹ ہے۔ عالم بڑا دیاٹ ہے۔ برکت عاجز

نکتہ۔ گوشت خور قومیں مرغی۔ انڈا۔ بٹیرا۔ مچھی۔ بکری بھیڑ وغیرہ سب کھاتی ہیں لیکن سبزی دال خوروں سے زیادہ زندگی نہیں پاتیں۔ نہ زیادہ تندرست رہتی ہیں۔ جب یہ فائدے گوشت خوری سے انکو نہیں ہیں۔ تو پھر جانور آزاری کیوں کرتے ہیں ؎

حیف دنیا کے لئے اسکندر و دارا مارا ✤ آپ کے روز جیا جس لئے دارا مارا

نکتہ

پہلے زمانہ میں بھی ہتھ ناٹک یا ہتھ کھنڈا ہوا کرتا تھا۔ وہ زمانہ بھی بڑی جلن سے خالی نہیں تھا۔ فارس میں ہتھ کھنڈا ہتھ ناٹک کو دست بازی کہتے ہیں چنانچہ حضرت نظامی گنجوی فرماتے ہیں ؎

چو نام تو ام جاں نوازی کنند ✤ بمن دیو کے دست بازی کنند

وہ آپر اور تریتا چگ کے زمانہ تک گنہ گاریوں اور بدرویہ پن کا پتہ ملتا ہے۔ وہ اپریں اوگرسین کی استری سے ایک جنگلی بدجلن نے جبراً موہہ کالا کیا۔ تو کنس پیدا ہوا۔ پراسو نے ملاح کی بیٹی سے ہم بستری کی بیاس پیدا ہوئے۔ تریتا میں اندر نی اہلیا گوتم کی استری کو زنا کیا وغیرہ وغیرہ ست یگ فائد گنہ سے خالی بچا ہو۔

Marfat.com

امرتسر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجے صبح

نکتہ

سب کوٹھڑیوں میں ایک ہی پرکاش ہے - ایک ہی سٹیم سے سب کلا جہان کی چل رہی ہے - سب کپڑوں میں ایک ہی روئی ہے -

نکتہ - بھگتی اور ریاضت سے صفائی باطن خود بخود ہو جاتی ہے - کیونکہ بھگتی کے پریم سے - تعلقات دنیاوی سے - من ہٹ جاتا ہے - یکسوئی قلب طرف مبادی عالیہ کے ہو جاتی ہے - آج صبح مناجاتیں سعدی - نظامی - جامی - گورو نانک دیو وغیرہم اصحاب کی - آنکھیں موند کر بوقت ۴ بجے صبح ایک دل ہو کر پڑھ رہا تھا یکایک دیکھا کہ میرے پہلوئی چپ کے موقعہ سے جسم سے مجھکو اوٹھایا گیا - ایسی پاکیزہ اور سرور بخش حالت کچھ سکنڈ رہی کہ پھر کام لوک نظر آگیا - پہلے ایک مسلمان شریف آدمی نظر پڑا جسکی ابھی داڑھی اور موچھیں سیاہ تھیں - پھر ایک پادری صاحب یورپین نظر پڑے - جنکی داڑھی لمبی کرڑ بر ڈی تھی - پھر ایک عرب یا مصر کی عورت جسکا کل پیراہن شلوار تک پاؤں تک سفید تھا نظر پڑی - اور پھر بھگوتی جیو سابق خوش لباس زرد رنگ کی گورنمنٹ کی سنتھن اور اوپر کے لباس کے بھی اچھے کپڑے - فتوحی - کرتہ - چنی سے لبس ایک بہت عمدہ مکان کے صحن میں خراماں نظر پڑیں - اوسوقت راقم کے دل کی حالت کمال صفائی کی تھی - زنگ تعلقات دنیاوی سے صاف تھی - اوسوقت مجھکو اقوال ذیل خواجہ حافظ علیہ الرحمہ اور دیگر بزرگان کے، جو علوم ہوئے - اور حسب ذیل ہیں - درست مطابق واقعہ صحیح معلوم ہوئے - جو حسب ذیل ہیں

دوش وقت صبح از غصہ نجاتم دادند + کاندراں ظلمت شبہا آب باتم دادند

دوش دیدم کہ ملائک درمیخانہ زدند ✤ گلِ آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند
خانہ خالی کن دلا تا منزلِ جاناں شود ✤ ایں ہوسناکاں دل و جاں جائے دیگر میکنند
زسوائے جہاں بگذر اگر سودائی ماداری ✤ ہوائے خویشتن بگذار گر ما را ہوا داری
تو از دکانِ دل اکنوں متاعِ غیر بیروں کن ✤ کہ آید خود خریداری کہ چوں دل ہا صفا داری

جب آئینۂ دل صاف ہوتا ہے تو کام لوک وغیرہ مبادی عالیہ خود بخود معکوس ہو جاتے ہیں۔ معکوس تو وہ ہمیشہ ہی ہوتے رہتے ہیں لیکن اونکی کیفیتیں بوجہ زنگ آلود ہونے آئینہ دل کے تعلقات مابغیر ما سوا اللہ کے معلوم نہیں ہوتیں

ہر چہ ہست از قامتِ ناسازیٔ اندام ماست ✤ ورنہ تشریفِ تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

جامی۔ آمد سحر آں دلبر خونیں جگراں ✤ گفتارِ تو بر خاطرِ من بارِ گراں
شرمت باد اگر من بسوئت نگراں ✤ ہاشم تو ہی چشم بسوئے دگراں

من بتو مشغول و تو با عمرو و زید

بھیکہا ہو کہا کوئی نہیں سب کی گٹھری لال ✤ گرہ کھول دیکھیں نہیں اتِ بدہ ہے
کنگال۔ صاحب دا کی پاؤنا۔ لہروں پٹنا۔ اوہر لاؤنا۔

تختہ

ویراٹ روپ عالم مثل سمندر کے ہے۔ آکاش جسکا پہلا بڑا ظہور ہے اسی سر، سب مخلوق مثل حباب اور لہروں کے اوتپت ہو کر لین ہو جاتی ہے۔ آدمی کا جسم و جان مثل بلبلے کے اسی میں اوتپت ہو کر کچھ عرصہ نمودار ہو کر جب دم نکل جاتے ہیں۔ اسی میں سما جاتا ہے۔ ماٹی میں ماٹی رلی اور پون میں پون یعنی تنفس وغیرہ ملجاتے ہیں۔ آکاش میں آکاش اور آتما میں آتما رل جاتی ہیں۔ بہ ظاہر ایک دم نکلتا ہی معلوم ہوتا ہے ؎ دنیا سے عدم تک نفسِ چند ہے راہ ✤ دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہاں کا۔ برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجے صبح

نکتہ

جیسے غلہ قیام جسم انسانی کے لئے ضروری ہے ویسی ہی روٹی یا محتاج ضرورت سے ہی جاڑے سے بچاتی ہے سردی ہاضمہ ہی کہی مچھر کے نیشوں سے محفوظ رکھتی ہے - سرہانہ رضائی تولائی بن کر خواب استراحت کی مددگار ہی - آب وہوا کی عمدگی ہی صحت انسانی کیلئے لازمی ہی - آب وہوا کی تازگی کی خوبیاں طب کی کتابوں میں بھری پڑی ہیں - لیکن ایک عارف کامل کے کلام سے ہی اسکی خوبی ظاہر ہوتی ہے - خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بدہ ساقی مئے باقی کہ در جنت نخواہی یافت ✤ کنار آب رکناباد و گلگشت مصلے را -

اس سے ثابت ہوتا ہی کہ کنار آب و گلگشت خوش گوار مقامات صحت آب وہوا کے ہیں - اس سے ضروری ست سنگ گیان ہے کہ روحانی غذا ہے - اس غذا سے سیر ہو کر انسان تخت شاہی کی پرواہ نہیں رکھتا ہے اور امارت کی گدی کو لات مارتا ہے - عالم کو بے ثبات اور اپنی ہستی کی اور ہشتمان ستیا پرماتما دیو کو دیکھتا ہے - تب فرماتا ہے ؎

گدائے کوئے تو ام لیک وقت مستی بیں ✤ کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

جہان فانی و باقی قدری شاہد و ساقی ✤ کہ سلیمانی عالم را طفیل عشق می بینم

ملک آزادگی و کنج قناعت گنجیست ✤ کہ بہ شمشیر میسر نشود سلطان را

اشلوک - یدا درکیا رامرت پائینا پرت پدم ستینگ - شرا [illegible]

کیا ارتہہ وچارنا رودیہتا سورگوپی کا راگرہنگ - یدا [illegible]

پورن من شانت تجہنگ جگت تول وت - تتمی شری گوروے دا [illegible]

منے نتینگ نمس کورہی - قول برکت ہا خیر ایں شلوک تتمی شری گوروی

Marfat.com

شری مالیک مُنے نتینگ نس کو رہی - برکت عاجز

نکتہ

دنیا کے تمام دُکھوں - کلیشوں - تھکاوٹوں سے نجات اور آرام دینے والی جیسی مائی نیند صاحبہ ہیں - کوئی اور اسباب آرام و آسائش نہیں ہیں جب یہ ماتا اپنی آغوش میں انسان حیوان کو لیتی ہے - تو سب کلیش دور ہو جاتے ہیں - اور مہاں آنند کو پراپت ہو جاتے ہیں - نیند ماتا کی بڑی بہن مائی صاحبہ موت جسوقت اپنی بغل میں انسان حیوان کو سُلا لیتی ہے - تو تمام بیماریوں مختلف طاعون ہیضہ - تپ - استسقا - کا رنکر سب کا خاتمہ ہو جاتا ہے - اور ضعیفی کے غذا بنے - دمہ کھانسی - نابینائی - بولاپن وغیرہ سب سے نجات پا جاتا ہے - یہ ماتا ایسی محسن مہربان دستگیر بھگوان ہے کہ کسی عذاب لئیم کو اسکے مقابلہ کی تاب نہیں - سب بے چینی - بے تابی - غم و فکر کے اور مفلسی تنگدستی کے جھمیلے اسکی گود میں لیٹ جانے سے تمام ہو جاتی ہیں - یہ ماتا جیو تو ایسا واسمی سُکھ آرام دیتی ہے - برعکس انسان ہمیشہ اسکا شاکی اور گلہ گذاری رہتا ہے - کہ کچہ بچہ تک نہیں چھوڑتیں - سخت سنگدل ظالم اور سفاک ہیں - واللہ اعلم بالصواب -

نکتہ

معرفت کی کتابوں کا مطالعہ بہ نسبت آدمیوں کے سنت سنگ کے بہتر ہے - کیونکہ آدمی ست سنگی کی وقت بقول ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینیم ✤ گہے بر پشت پائے خود نہ بینیم

کشیدہ خاطر بھی ہو جاتا ہے - لیکن کتاب اس نقص سے معرّا ہے - ؎

ہم نشینی بہ از کتاب مخواہ ✤ کہ انیست بود گاہ و بیگاہ

Marfat.com

نکتہ

کیا مبارک قول ہے اور کیا فرخندہ گوئر۔ یعنی اصول دریافت حالات دلی واندرونی انسانوں حیوانوں کا یہ چھوٹا سا فقرہ ہے "رنگش بہیں حالش مپرس" حسب مضمون اس فقرہ کے جب ہم کسی سادھو مہاتما یا اور کسی شخص کو موڈھے پر بستر اور تونبا وغیرہ اشیا لٹکائے دیکھتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص آرام کرنے کی پرواہ رکھتا ہے۔ غصہ والا کا موہنہ لال دیکھکر ہم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اسکا اندر اُبلا ہوا ہے۔ برقرار نہیں ہے خندہ زن کو دیکھکر اندرونی مسرت خندہ زن کی پوری ظاہر ہوتی ہے۔ جب چکلہ کو جاتے کسی پُرش کو دیکھتے ہیں تو اوس کی کام چیشٹا واضح ہو جاتی ہے۔ شراب خانہ چنڈو خانہ کو جاتے دیکھکر نشہ کا شوقین ہونا انسان کا پایا جاتا ہے جب تندور کر جاتا ہے تو اوسکا بھوکا ہونا اور چاہ کو جاتے دیکھکر اوسکا پیاسا ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ جب چہرہ مرجھایا ہوا دیکھتے ہیں تو غم واندوہ کا ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ پنڈت صاحب مولوی صاحب کے مکان کو جاتے دیکھ کر علم دوستی کا یقین ہو جاتا ہے۔ عارفوں کے چرنار بندمیں جھکتے دیکھکر رکھش اور نجات کا خواہشمند پایا جاتا ہے۔ بس یہ فقرہ کیسا درست یوگ وِدیا ضمیر شناسی کا سار ہے۔ کہ ظاہری حالت انسانی حیوانی کو غور سے تاڑنے سے سب اندرونی راز اور حالات اون کے معلوم ہو جاتے ہیں۔ اون سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

امرت سر۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

کوئی مرگ کو کوئی قضا کو۔ کوئی جمراج کو۔ کوئی عزرائیل کو۔ کوئی کسی

Marfat.com

بیماری صعب کو۔ کوئی کسی فساد بدن کو۔ کوئی بے ثباتی عالم کو بدنام کرتی ہیں۔ کسی کا کیا مقدور کہ کسی کو مار ڈالی۔ روح کو تن سے جدا کردے۔ سب کرتا ہرتا مالک جہان وجہانیان خداوند تعالیٰ ہی ہیں۔ جو چیا کرتے۔ اور مار ڈالتے ہیں۔ اسپر بعض بزرگوں نے رائے زنی بھی کی ہے۔ مولوی نظامی فرماتے ہیں ؎ پدید آورِ خلق وعالم توئی ٭ تو میرانی و زندہ کن ہم توئی۔

سعدی فرماتے ہیں ؎

مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت ٭ کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت

بھگت کبیر جیو فرماتے ہیں "جیاں مارجوائے سوئی اور نہ کوئی رکھے" ایک اور بزرگ فرماتا ہے "لین آیا آپ ناں دھرایا تاپ" پس خدا تعالیٰ ہی مارتے جوالتے ہیں۔ موت بیچاری ناحق بدنام ہے۔ موت۔ جمراج عزرائیل

زوشر کا کیا مقدور ہے کہ ماریں۔ جوژنہ جیون۔ مرن نہ جور۔

نکتہ

جو فضل وکمال وغیرہ اعلیٰ تعلیم ہم حاصل کرتے ہیں اوسکا سوکھشم سنسکار (اسٹرکیٹ) ہماری آتما میں جمع ہوتا جاتا ہے۔ خواہ یوں کہو کہ سارا کا سارا جو ہماری بہاری جلدوں کتابوں میں بھرا ہوتا ہے۔ وہ مثل اوس گھاس کے انبار کے کہ جسکو دبا کر اینٹ بنا دیتے ہیں۔ آتما کے خزانہ میں بھرا جاتا ہے جیسے ایک بڑی بستار والے سونے کے زیور کی ڈھال کر ریزگاری کردی جاتی ہے۔ یہ فضل وکمال صورت پکڑ کر ہماری آتما میں منجمد ہوجاتے ہیں زندگی میں یہی امتحان کے وقت امتحان دہندہ اونکو اگلچھ دیتا ہے۔ اور ایک فوٹو سیکھ کر چھاپہ یا فوٹو کی طرح بار بار اون مضامین کو اپنے اندر سے نکالتا رہتا ہے۔ اسیطرح سے جو بچہ ذہین ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ

Marfat.com

اون کی آتما جسم جنانتروں کے کسب کمال اور حصول ودیا پہ بل سے پشٹ ہوتی ہوئی ہوتی ہے۔ جو دودھ کی طرح جاگ لگتے ہی دہی (جمرات) بن جاتا ہے۔ اسمیں مجھکو ذرا شبہ نہیں میں خود ایسا ہی ہوں۔ ورنہ اس دنیا میں جس قدر علم ہمیں نے پائی ہے۔ اوسکو میں خوب جانتا ہوں بن آتم کہ من دانم۔

نکتہ

مقصد اعلےٰ اور فرض مقدم زندگی انسانی کا یہ ہے کہ فیض صحبت عارفاں ومطالعہ کتب معرفت سے اپنی آتما کو پشٹ کرے۔ یہ صحبت عارفاں و کتب معرفت روحانی غذا ہے۔ جیساکہ پہلوان اپنے جسم کو برہم چرج اور ورزش سے پشٹ کرتا ہے۔ اسی طرح عجائبات قدرت کا نظارہ انسان کیا کرے جس سے ثبوت ہستی خدا تعالیٰ کا ملتا ہے اور اوسکی قدرت کاملہ کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ دولت معرفت لازوال ہے۔ جو ہمیشہ آتما کی ہستی میں مستقر ہو جاتی ہے۔ اور دولتیں انسان کی زندگی تک ہی مفید ہوتی ہیں۔ اور ساتھ دیتی ہیں۔ سعدی سے تونگری بمال است نزد اہل کمال ✤ کہ مال تالب گور است و بعد ازاں اعمال۔

نکتہ ۔ لاٹھی ہر وقت آدمی کو چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ کہ بڑا مدد معاون ساتھی ہے۔ مانو دوسرا آدمی ہے۔ سہارا ہے۔ اور دفعیہ مضر دشمنوں کا آلہ ہے۔

نکتہ

لمبا سفر تنہا نہ کرنا چاہیئے ایسے سفر میں جیوڑی۔ گڑوی۔ گلاس۔ چھوٹی تھالی۔ بستر اوڑھنا۔ ایک دوائی ہاضم ایک۔ قابض ایک مسہل ایک حرارت غریزی کو قائم رکھنے والی۔ خصوصاً ہینک جوائن سیاہ مرچ

Marfat.com